نیک بننے اور بنانے کے طریقے

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے
عاشقانِ رسول کے لیے مدنی گلدستہ

نیک بننے اور بنانے کے طریقے

پیش کش

مجلس مدنی قافلہ و

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : نیک بننے اور بنانے کے طریقے

پیش کش : مجلس مدنی قافلہ (دعوت اسلامی)

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

سن طباعت : ۱۴ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ، 17 جولائی 2011ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران
پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- **کراچی** : شہید مسجد، گھارادر، باب المدینہ کراچی　فون:021-32203311
- **لاہور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ　فون:042-37311679
- **سردار آباد** : (فیصل آباد) لائن پور بازار　فون:041-2632625
- **کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور　فون:058274-37212
- **حیدر آباد** : فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن　فون:022-2620122
- **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ　فون:061-4511192
- **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال　فون:044-2550767
- **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ　فون:051-5553765
- **خان پور** : ڈرائی چوک، نہر کنارہ　فون:068-5571686
- **نواب شاہ** : چکر بازار، نزد MCB　فون:0244-4362145
- **سکھر** : فیضان مدینہ، پیر اج روڈ　فون:071-5619195
- **گوجرانوالہ** : فیضان مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ　فون:055-4225653
- **پشاور** : فیضان مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

1. اجمالی فہرست 3
2. اس کتاب کو پڑھنے کی 22 نیتیں 9
3. تعارف المدینۃ العلمیۃ 11
4. ضرور پڑھئے (پیش لفظ) 13
5. ماخذ و مراجع 671
6. تفصیلی فہرست 676
7. تعارف کتب المدینۃ العلمیۃ 690

اجمالی فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	**باب1: مدنی قافلہ**	1
2	مدنی قافلے میں سفر کرنے کی اہمیت	1
3	راہِ خدا میں سفر کی ترغیب پر مشتمل روایات و حکایات	16
4	31 فرامینِ امیرِ اہلسنّت	29
5	علاقے میں مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے	35
6	قافلہ سے قافلے کیسے سفر کروائیں؟	41
7	امیرِ قافلہ کو کیسا ہونا چاہئے	46
8	شرکائے قافلہ کی تربیت کے مدنی پھول	48
9	مدنی قافلے کو سفر کروانے کے مدنی پھول	55
10	احترامِ مسجد کے مدنی پھول	65

11	مدنی قافلے سے متعلق چند ضروری سوال جواب	73
12	**باب2 : مدنی قافلے کا جدول**	83
13	مدنی قافلے کے جدول پر عمل کی برکتیں	83
14	**ترغیبی بیانات** برائے روانگی مدنی قافلہ	86
15	پہلا ترغیبی بیان	86
16	**مدنی قافلے میں سفر کرنے کی 72 نیتیں**	101
17	دوسرا ترغیبی بیان	104
18	مدنی قافلے کا مختصر جدول وسامانِ مدنی قافلہ	114
19	مدنی قافلے کے جدول کی تفصیل	121
20	انفرادی کوشش کے مدنی پھول	137
21	انفرادی کوشش کے لئے پہلی ترغیب: راہِ خدا میں قربانیاں	141
22	دوسری ترغیب: وقت کی قدر	144
23	تیسری ترغیب: نیکی کی دعوت	147
24	چوتھی ترغیب: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری	150
25	سنتیں سیکھنے کا حلقہ	153
26	چوک درس	158
27	نماز سیکھنے کا حلقہ	160
28	دعائیں یاد کرنے کا حلقہ	172
29	نیکی کی دعوت (مختصر)	177
30	صدائے مدینہ کا طریقہ	188
31	**باب3 : درس وبیان**	191
32	درس کی اہمیت	191

33	درس کی برکات	192
34	درسِ فیضانِ سُنّت کے مدنی پھول	194
35	مسجد میں درس دینے کے مقاصد	197
36	فیضانِ سنّت سے درس دینے کا طریقہ	199
37	بیان کی اہمیت	204
38	بیان کے مقاصد	205
39	بیان کی اقسام	211
40	بیان تیار کرنے کا طریقہ	214
41	مبلغ کے مدنی پھول	216
42	**فجر کے بیانات**	221
43	بیان نمبر 1: فیضانِ ذِکْرُاللّٰہ	221
44	بیان نمبر 2: فیضانِ تلاوت	228
45	بیان نمبر 3: فیضانِ نوافل	238
46	بیان نمبر 4: نفلی روزوں کے فضائل	249
47	بیان نمبر 5: ذِکْرُاللّٰہ کے فضائل	257
48	بیان نمبر 6: فیضانِ صلوٰۃ وسلام	266
49	بیان نمبر 7: فیضانِ بِسْمِ اللّٰہ	279
50	بیان نمبر 8: ذکر کی فضیلت	294
51	بیان نمبر 9: مدنی انعامات پر عمل کا طریقہ	308
52	**باب 4: علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت**	319
53	**بیاناتِ عصر**	328
54	بیان نمبر 1: نیکی کی دعوت	328

55	بیان نمبر2: نیکی کی دعوت	336
56	بیان نمبر3: نیکی کی دعوت	343
57	بیان نمبر4: نیکی کی دعوت	348
58	بیان نمبر5: نیکی کی دعوت	353
59	بیان نمبر6: نیکی کی دعوت	359
60	بیان نمبر7: نیکی کی دعوت	365
61	بیان نمبر8: نیکی کی دعوت	369
62	بیان نمبر9: نیکی کی دعوت	374
63	**بیاناتِ مغرب**	379
64	بیان نمبر1: حِلم وبردباری	379
65	بیان نمبر2: راہِ خدا میں خرچ کے فضائل	387
66	بیان نمبر3: دنیا کی مَذَمّت	397
67	بیان نمبر4: قبر کی پُکار	409
68	بیان نمبر5: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر	423
69	بیان نمبر6: مُحاسَبۂ نفس	435
70	بیان نمبر7: عفوودرگزر کی فضیلت	448
71	بیان نمبر8: علمِ دین	459
72	بیان نمبر9: جود وسخا	472
73	بیان نمبر10: مقصدِ حیات	482
74	بیان نمبر11: حُسنِ اَخلاق	496
75	**باب5 : دعائیں، سنتیں اور آداب**	509
76	دعا کی اہمیت	509

77	مدنی قافلے کے جدول میں شامل دعائیں	511
78	سنتیں اور آداب	527
79	سلام کرنے کی سنتیں اور آداب	527
80	سلام کے 11 مدنی پھول	539
81	مصافحہ اور معانقہ کی سنتیں اور آداب	542
82	ہاتھ ملانے کے 14 مدنی پھول	549
83	بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب	552
84	بات چیت کرنے کے 12 مدنی پھول	554
85	گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب	557
86	گھر میں آنے جانے کے 12 مدنی پھول	565
87	سفر کی سنتیں اور آداب	568
88	راہِ خدا میں سفر کرنے کا ثواب	573
89	قافلے میں چلو (امیرِ اہلسنت کے اشعار)	578
90	سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب	580
91	سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول	583
92	چھینکنے کی سنتیں اور آداب	585
93	چھینکنے کے آداب کے 17 مَدَنی پھول	586
94	ناخن، حجامت، موئے بغل وغیرہ سے متعلق سنتیں اور آداب	589
95	ناخن کاٹنے کے 9 مَدَنی پھول	593
96	زُلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب	596
97	زُلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کے 22 مدنی پھول	598
98	تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے آداب و 19 مَدَنی پھول	603

99	زینت کی سنتیں اور آداب	609
100	خوشبو لگانا سنت ہے	613
101	خوشبو لگانے کی 47 نیتیں	619
102	کھانے کی سنتیں اور آداب	621
103	کھانے کی ''40'' نیتیں	626
104	پانی پینے کی سنتیں اور آداب	628
105	پانی پینے کی 15 نیتیں و چائے پینے کی 6 نیتیں	629
106	پانی پینے کے 12 مَدَنی پھول	630
107	چلنے کی سنتیں اور آداب	632
108	چلنے کے 15 مدنی پھول	633
109	بیٹھنے کی سنتیں اور آداب	637
110	لباس پہننے کے آداب و 14 مَدَنی پھول	640
111	مَدَنی حُلیہ	643
112	عمامے کے 17 مَدَنی پھول	644
113	جوتا پہننے کی سنتیں اور آداب	646
114	جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول	647
115	سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب	649
116	سونے جاگنے کے 15 مَدَنی پھول	650
117	مسواک کے 20 مَدَنی پھول	653
118	قبرستان کی حاضری کے 16 مَدَنی پھول	656
119	اِستنجا کا طریقہ اور آداب	660
120	مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب	667
121	آہ! مدنی قافلہ اب جا رہا ہے لوٹ کر (نظم)	670

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

"نیک بننے اور بنانے کے طریقے" کے بائیس ۲۲ حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 22 نیتیں

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ" یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مدنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿2﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا ﴿6﴾ حتی الوسع اس کا باوُضو اور ﴿7﴾ قبلہ رو مطالعہ کروں گا ﴿8﴾ شرعی مسائل سیکھوں گا ﴿9﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علماء سے پوچھ لوں گا ﴿10﴾ کتاب مکمّل پڑھنے کے لئے بہ نیتِ حصولِ علمِ دین روزانہ چند صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿11﴾ اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا ﴿12﴾ قرآنی آیات اور ﴿13﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں

گا ﴿14﴾ جہاں جہاں "اللّٰہ" کا نامِ پاک آئے گا وہاں "عَزَّوَجَلَّ" اور ﴿15﴾ جہاں جہاں "سرکار" کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں "صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم" پڑھوں گا ﴿16﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِنْدَ الضَّرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا ﴿17﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿18﴾ اس کتاب میں دیئے گئے جدول کے مطابق مدنی قافلوں میں سفر کروں گا ﴿19﴾ اس حدیثِ پاک "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا" یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالك ج۲ ص۴۰۷ حدیث ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق تعداد میں) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا ﴿20﴾ جن کو دُوں گا حَتَّی الْاِمکان انہیں یہ ہدف بھی دوں گا کہ آپ اتنے دن (مثلاً 25) دن کے اندر اندر مکمل پڑھ لیجئے ﴿21﴾ اس کتاب کے ذریعے عاشقانِ رسول کی تربیت کی کوشش کروں گا ﴿22﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا

(ناشرین ومصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صِرف زَبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

کامل مسلمان کی تعریف

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ" یعنی **مسلمان** وہ ہے کہ اس کے **ہاتھ** اور **زَبان** سے دوسرے **مسلمان محفوظ** رہیں۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۵۹ بحواله صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم... الخ، الحدیث: ۱۰، ج۱، ص۱۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَلٰى اِحْسَانِهٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" نیکی کی دعوت، احیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، ان تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "**المدینۃ العلمیۃ**" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء ومُفتیانِ کرام شَرَفُہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿1﴾ شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت
﴿2﴾ شعبۂ درسی کُتُب
﴿3﴾ شعبۂ اصلاحی کُتُب
﴿4﴾ شعبۂ تفتیشِ کُتُب
﴿5﴾ شعبۂ تخریج
﴿6﴾ شعبۂ تراجمِ کتب

"المدینۃ العلمیۃ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علامہ مولینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بشمول "المدینۃ العلمیۃ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس نصیب فرمائے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

ضرور پڑھئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی**، جس کی بنیاد آج سے تقریباً تیس سال قبل ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۰۱ھ بمطابق ستمبر 1981ء میں باب المدینہ کراچی میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ نے رکھی، **میٹھے میٹھے مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عنایتوں، **صحابہ کرام** رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی برکتوں، **اولیائے عظام** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی نسبتوں، **علماء و مشائخ اہلِ سنت** دامت فیوضہم کی شفقتوں اور **امیرِ اہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ کی شب و روز کوششوں کے نتیجے میں آج "**دعوتِ اسلامی**" کا مدنی پیغام تادمِ تحریر دنیا کے کم و بیش **150** ممالک میں پہنچ چکا ہے اور کامیابی کا سفر ابھی جاری ہے۔

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی تربیت کی برکت سے تیار ہونے والے مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے ذریعے دنیا کے مختلف ممالک میں "**مَدَنی قافلوں**" کا مَدَنی جال بچھایا جاچکا ہے، **عاشقانِ رسول** کے سنّتوں کی تربیت کے بے شمار **مَدَنی قافلے** 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے ملک بہ ملک، شہر بہ

شہر اور قریہ بہ قریہ سفر کر کے علمِ دین اور سنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔ **مُتَعَدِّد مقامات پر مَدَنی تربیّت گاہیں** قائم ہیں جن میں دُور و نزدیک سے اسلامی بھائی آ کر قیام کرتے، عاشقانِ رسول کی صحبت میں سنّتوں کی تربیّت پاتے اور پھر قُرب و جوار میں جا کر "**نیکی کی دعوت**" کے مَدَنی پھول مہکاتے ہیں۔ نئے مُبَلِّغین کی تربیّت کے لئے مختلف کورسز کا اہتمام کیا گیا ہے مثلاً 41 دن کا مدنی قافلہ کورس، 63 دن کا تربیّتی کورس، گونگے بہروں کے لئے 30 دن کا تربیّتی کورس، امامت کورس اور مُدَرِّس کورس وغیرہم۔

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ **دعوتِ اسلامی** کے **مدنی قافلوں** میں سفر کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ ان مدنی قافلوں کی برکت سے پنج وقتہ نماز و نوافل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سنّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین کے لئے سفر کا ثواب الگ سے حاصل ہوتا ہے۔

حضرتِ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے **رسولُ اللہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بیشک فرشتے طالبُ العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک

زمین وآسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علما انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، بیشک انبیاء علیہم السلام درہم ودینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء...الخ الحدیث:۲۲۳، ج۱، ص۱۴۵)

اس کے ساتھ ساتھ ان **مدنی قافلوں** میں سفر کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **عاشقانِ رسول** کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور نعتِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم کی عادی بن جائے گی، غُصّے کی عادت رخصت ہوجائے گی اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابر وشاکر رہنا نصیب ہوگا، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور احترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی۔ راہِ خدا میں مسلسل سفر

کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کے مکمل فوائد اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب ہم گھر سے چلنے سے لوٹنے تک، تربیت کے تمام مدنی پھولوں سے آگاہ ہوں۔ ان مدنی پھولوں کی معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے دو کتابیں شائع کی ہیں:

(1) نصابِ مدنی قافلہ (2) رہنمائے جدول

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے محرم الحرام ۱۴۳۲ھ بمطابق جنوری 2011ء کے مدنی مشورہ میں ان پر نظرِ ثانی کا طے ہوا چنانچہ چند اراکینِ شوریٰ اور مجلس مدنی قافلہ کے ذمہ داران کا مدنی مشورہ یکم ربیع النور ۱۴۳۲ھ بمطابق فروری 2011ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہوا۔ اس مدنی مشورے میں دیگر مدنی پھولوں کے علاوہ یہ بھی طے ہوا کہ نصابِ مدنی قافلہ اور رہنمائے جدول کو یکجا کر دیا جائے تاکہ مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کو آسانی ہو اور وہ زیادہ سے زیادہ اسلامی مسائل و علوم حاصل کر سکیں نیز وہ کتاب مکمل جدول، بیانات، دعاؤں، سنتوں اور آداب کی جامع ہو تاکہ دورانِ سفر فیضانِ سنّت اور نماز کے احکام کے علاوہ کسی اور کتاب کی ضرورت نہ رہے۔ یہ کام دعوتِ اسلامی کی علمی اور تحقیقی مجلس المدینۃ العلمیۃ کو سونپا گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! مذکورہ مدنی مشورے کے مَدَنی پھولوں کی روشنی میں مجلس المدینۃ العلمیۃ کے اسلامی بھائیوں نے اس پر کام کیا اور کتاب کے نام کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ سے رجوع کیا تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی کثیر مَدَنی مصروفیات کے باوجود شفقت فرمائی اور اس کا نام **"نیک بننے اور بنانے کے طریقے"** رکھا۔ بلاشبہ یہ کتاب مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کیلئے جدول، تربیت، بیانات اور علمی معلومات پر مشتمل مدنی قافلے کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اسکو اس انداز سے مرتب کیا گیا کہ اس میں 3 دن، 12 دن اور 30 دن کے مدنی قافلوں میں سیکھی جانے والی تمام دعائیں، سنتیں اور آداب، بعد نمازِ فجر، عصر اور مغرب میں ہونے والے سنتوں بھرے 29 بیانات شامل ہیں۔

عصر تا مغرب فیضانِ سنت سے درس دینے والے تمام صفحات کے نمبر اور ظہر کی نماز کے بعد سیکھنے سکھانے کے حلقہ میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **"نماز کے احکام"** سے جدول کے مطابق صفحات کے نمبر بھی درج کر دیئے گئے۔ اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نظرِ کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص

شیخِ طریقت اَمیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں "اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش" کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

مَحَبَّتوں کے چوروں سے بچو

بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین فرماتے ہیں: عقلوں کے دشمنوں اور مَحَبَّتوں کے چوروں سے بچو، یہ چور بدگوئی کرنے والے اور چُغلی کھانے والے ہیں اور چور تو مال چُراتے ہیں جبکہ یہ (غیبتیں اور چغلیاں کرنے والے) لوگ محبتیں چُراتے ہیں۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۹۴ بحوالہ اَلْمُسْتَطْرَف ج ۱ ص ۱۵۱)

باب نمبر1

مدنی قافلہ

اس باب میں:

مدنی قافلے میں سفر کرنے کی اہمیت، راہِ خدا میں سفر کی ترغیب پر مشتمل روایات وحکایات، مدنی قافلے اور دیگر مدنی کاموں کے بارے میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ارشادات، علاقے میں مدنی قافلے تیار کرنے کے مدنی پھول، مدنی قافلے کے ذریعے مزید مدنی قافلے سفر کروانے کے طریقے، امیرِ قافلہ اور شروع سے آخر تک مدنی قافلے کا سفر کیسا ہونا چاہئے، احترامِ مسجد کے مدنی پھول، مدنی قافلے سے متعلق چند ضروری سوال جواب، ان کے علاوہ مزید عنوانات بھی شامل ہیں۔

باب 1: مدنی قافلہ

درود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''**گھریلو علاج**'' میں نقل فرماتے ہیں کہ **مدینے** کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ''جو مجھ پر روزانہ دن میں **ایک ہزار بار دُرُودِ پاک** پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

(التَّرغیب والتَّرھیب ج۲ ص۳۲۸ حدیث ۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(1) مدنی قافلے میں سفر کرنے کی اہمیّت

پیارے اسلامی بھائیو!

آج ساری دنیا میں مسلمانوں کی اکثریت شرعی اَحکام پر عمل کے معاملے میں بے حد غفلت و سستی کا شکار ہے۔

عبادات کو ہی لے لیجئے نماز و روزہ وغیرہ کی ادائیگی میں جس طرح کوتاہی کی جاتی ہے اس کا اندازہ گنجان آباد مقام پر کسی بھی مسجد میں نمازیوں کی تعداد کو دیکھ کر لگایا جاسکتا ہے یا پھر دورانِ رَمَضان ''دن دہاڑے'' ہوٹلوں وغیرہ

میں بلا عذرِ شرعی روزہ نہ رکھنے والے ''روزہ خوروں'' کی تعداد کو دیکھ کر،..... اور جہاں تک معاملات مثلاً آپس میں خرید وفروخت، نکاح وطلاق، اُجرت دے کر کوئی کام کروانے کا تعلق ہے تو علمِ دین سے محرومی کے باوجود کوئی بھی کام کرتے وقت عموماً اسکی شرعی حیثیت معلوم ہی نہیں کی جاتی کہ ہم جو کچھ کرنے جارہے ہیں وہ جائز ہے یا ناجائز؟ اور اگر کوئی خیر خواہی کرتے ہوئے اس کے ناجائز ہونے کے بارے میں بتا بھی دے تو مختلف حیلوں بہانوں سے اپنے فعل کو جائز قرار دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ رہے عقائد تو ان کا معاملہ سب سے زیادہ نازک ہے کہ ہماری اکثریت تشویش کی حد تک اپنے عقائد سے نابلد ہے جس کی وجہ سے ایسے کلمات بھی بک دیئے جاتے ہیں جنہیں علمائے کرام نے کفر قرار دیا ہے۔ (کفریہ کلمات کی معلومات کے لئے امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی کی کتاب ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'' کا مطالعہ فرمائیے)

صرف اسی پر بس نہیں بلکہ گناہوں کا ایک سیلاب ہے جس میں مسلمان بہتے جارہے ہیں، جھوٹ، غیبت، چغلی، چوری، قتل، جواء، سود کا لین دین، زنا، امانت میں خیانت، والدین کی نافرمانی، مسلمانوں کو بلاوجہ شرعی اَذِیَّت دینا، بُغض وکینہ، تکبر، حسد وغیرہ۔

الغرض وہ کون سا گناہ ہے جس کا اِرتکاب آج ہمارے معاشرے میں کثرت سے نہیں کیا جارہا؟

ایک طرف تو اتنی پریشان کن صورتِ حال اور دوسری طرف اغیار ہیں جو مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اپنے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں حتّٰی کہ اپنے تمام تر وسائل بھی اس مقصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ کفار کی تحریکیں کس قدر تیزی سے اپنے باطل مذہب کے لیے کام کر رہی ہیں اس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے:

ٹرین میں ایک اسلامی بھائی کی ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو حلیے سے غیر ملکی لگ رہا تھا۔ جب اسلامی بھائی نے اس سے پوچھا کہ ''تمہارا پاکستان آنے کا کیا مقصد ہے؟'' تو اس نے جواب دیا کہ ''میں اپنے فلاں مذہب کی تبلیغ کے لئے آیا ہوں اس کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ وہ پاکستان کے صوبہ باب الاسلام سندھ میں دادو شہر میں رہتا ہے اور 15 سال سے اس کام میں مصروف ہے، اس کی شادی پاکستان کے مشہور شہر مری میں ہوئی ہے، اس کے والدین کینیڈا میں رہتے ہیں جو سال میں ایک مرتبہ پاکستان آتے ہیں یعنی اس کی اپنے والدین سے سال میں ایک مرتبہ ملاقات ہوتی ہے اور وہ مسلسل اپنے (باطل) مذہب کی تبلیغ کر رہا ہے۔''

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو ایک مثال تھی، اس جیسے نہ جانے کتنے لوگ ہوں گے جو مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنے کے لئے سرگرمِ

عمل ہوں گے۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور اپنی آخرت کی بہتری کے لئے بانیٔ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ اس مدنی مقصد کو اپنا لیں کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''

اِنْ شَآءَاللّٰہ عزوجل

یاد رکھئے! اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے کے لئے ''دعوتِ اسلامی'' کے مدنی قافلوں کا مسافر بننا بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ ساری دنیا میں نیکی کی دعوت مدنی قافلوں کا مسافر بن کر ہی عام کی جاسکتی ہے۔

خود ہمارے مدنی آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے راہِ خدا میں متعدّد سفر کئے، جن کے دوران سرورِ کونین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے بہت سی تکالیف کا سامنا کیا، مصیبتیں جھیلیں، طعنے سنے، زخم سہے، پتھر کھائے، فاقوں کے سبب پیٹ پر پتھر باندھے،.....لیکن پھر بھی راتوں کو اٹھ اٹھ کر، رو رو کر لوگوں کی ہدایت کے لئے دعائیں کیں اور راہِ خدا میں سفر کر کے لوگوں کے پاس جا جا کر اسلام کی دعوت کو عام کیا۔

اسی طرح امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی راہِ خدا میں سفر کیا اور کربلا

کے میدان میں بھوک، پیاس اور دشمنوں کے بہت بڑے گروہ کا سامنا کیا، حتّٰی کہ اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جان تک قربان کردی۔ خود شہید ہوکر اسلام کا پرچم اونچا کر گئے اور ہمیں یہ سبق دے دیا کہ **"اسلام کی اشاعت اور نیکی کی دعوت دینے کے لئے راہ خدا میں سفر اختیار کریں۔"**

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم کی اکثریت ایسی تھی جنہوں نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے علمِ دین حاصل کیا پھر اسے ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے راہِ خدا میں سفر اختیار کیا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے مزارات صرف مدینہ طیبہ ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے متعدد مقامات پر بھی موجود ہیں۔ ان کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ عظام اور اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالٰی نے نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے اس سلسلے کو جس آب وتاب کے ساتھ قائم رکھا، وہ واقفانِ تاریخ (تاریخ جاننے والوں) سے مخفی نہیں۔ اسی طرح حضور سیدنا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دامنِ اقدس سے جو پاکباز لوگ وابستہ ہوئے انہوں نے دینِ اسلام کے لئے بھرپور کوششیں کیں اور اعلٰی حضرت، عظیم المرتبت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اور آپ کے مریدین ومتوسلین نے بھی اس کام کا بیڑا اٹھایا اور اسلام کے پیغام کو دنیا میں عام کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد کی۔

انہی اکابرینِ اسلام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے شب و روز کوشش کی اور ان کی کوششوں کا نتیجہ آج ''دعوتِ اسلامی'' کی عالمگیر تحریک کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی نے ہر اسلامی بھائی کے لئے خصوصی طور پر دو مدنی کام عطا فرمائے ہیں، جن کے تحت ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوششیں کی جاسکتی ہیں۔

(۱) مدنی انعامات (۲) مدنی قافلے۔

اگر ہر اسلامی بھائی ان دو مدنی کاموں کے لئے اپنی بھرپور کوشش صرف کرے تو پوری دنیا میں دعوتِ اسلامی کی دھوم مچ جائے گی اور کچھ ہی عرصے میں دعوتِ اسلامی کا یہ پیغام ہر ملک، ہر صوبے، ہر شہر، ہر گاؤں، ہر محلے اور ہر گھر میں پہنچ جائے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو سفر کروانے کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

بلوچستان کا واقعہ

عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ بلوچستان کی ایک آبادی میں گیا۔ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے دوران شرکائے قافلہ نے جب ایک عمر رسیدہ بزرگ کو نیکی کی دعوت دی تو اس ضعیف بزرگ نے جذبات کی شدت سے

رونا شروع کر دیا اور کہنے لگا کہ "افسوس! تم نے آنے میں بہت دیر کر دی، اب آئے ہو جب ہماری آدھی بستی دین سے دور ہو چکی ہے، خود میرے گھر میں دو نوجوان دین سے دور ہو گئے،..... کاش! میری جوانی میں یہ تحریک ہوتی تو خدا عزوجل کی قسم! میں کبھی بھی گھر میں سکون سے نہ بیٹھتا، بلکہ مدنی قافلوں میں سفر کر کے ہر غریب وامیر کو ایمان کی حفاظت کی دعوت دیتا۔"

ویران مسجد

عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ سنتوں کی تربیت کی غرض سے اندورن سندھ گیا۔ جب قافلے والے اس گاؤں میں پہنچے تو دیکھا کہ مسجد پر تالا پڑا ہوا ہے۔ لوگوں سے معلومات کرنے کے بعد جب اس مسجد کو کھولا گیا تو قافلے والے یہ دیکھ کر انتہائی غمگین ہو گئے کہ طویل عرصہ سے صفائی نہ ہونے کے سبب مسجد میں ہر طرف گرد وغبار پھیلا ہوا ہے اور دیواروں پر مکڑی کے بڑے بڑے جالے نظر آ رہے ہیں۔ مدنی قافلے والوں نے وہاں کے لوگوں سے نہایت افسردہ لہجے میں پوچھا کہ "مسجد کب سے بند ہے؟" تو انہیں بتایا گیا کہ "عرصہ دراز سے مسجد بند ہے کیونکہ لوگوں نے نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیا، لہٰذا امام صاحب بھی یہاں سے چلے گئے اور اب لوگ دنیاداری میں مصروف ہیں چنانچہ نمازیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے مسجد کو تالا لگا دیا گیا ہے۔" جبکہ اس علاقے میں اکثر دکانوں پر گانے باجے اور فلمیں دکھانے کا سلسلہ سرِ عام جاری تھا۔

بوڑھا رونے لگا

عاشقانِ رسول کا 30 دن کا ایک مدنی قافلہ سنتوں کی تربیت کیلئے سفر پر تھا۔ دورانِ تربیت ایک علاقے کے مقامی اسلامی بھائیوں نے علمِ دین سیکھنے کے حلقوں میں شرکت کی تو جب غسل کے فرائض سکھائے گئے تو ایک بزرگ روتے ہوئے کہنے لگے کہ ''میری عمر 70 سال ہے لیکن غسل کے فرائض کے بارے میں مجھے آج قافلے والوں سے پتہ چلا ہے جبکہ اس سے پہلے مجھے یہ بات معلوم ہی نہ تھی کہ غسل میں فرائض بھی ہوتے ہیں۔''

درد بھرے مکتوب کی پکار

دعوتِ اسلامی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کو بیرونِ ملک سے ایک مکتوب موصول ہوا جس کا مضمون کچھ یوں تھا کہ ''میرے والدین پہلے مسلمان تھے لیکن علمِ دین اور اسلامی تربیت سے بالکل دور تھے، جس کی وجہ سے غیر مسلموں نے ان کو اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کی، آہ! وہ آج غیر مسلم ہیں۔ اس کے باوجود آج ہمارے یہاں مسلمانوں کو شرعی احکام سکھانے والا کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی نیکی کی دعوت دینے والا۔ میرے والدین خود تو غیر مسلم ہو ہی گئے لیکن وہ دیگر افراد کے ایمان کی تباہی کے بھی درپے ہیں۔ لہٰذا یہاں ہمارے ملک میں دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں کی اشد ضرورت ہے، پاکستان سے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے روانہ کیجئے جو ہمارے ملک میں نیکی کی دعوت عام کریں۔

ان سب کی جہالت کا ذمہ دار کون ؟

ضلع ٹھٹھہ باب السلام سندھ، کیٹی بندر کے نزدیک ایک جزیرہ ہے۔ وہاں قادیانیوں نے کھلے عام اپنے دین کی تبلیغ شروع کردی اور دینی معلومات سے محرومی کی وجہ سے وہاں کے لوگ مرتد ہونا شروع ہوگئے۔ وہاں جہالت کا یہ عالم ہے کہ میت کو دفن نہیں کرتے بلکہ غسل دیئے بغیر سمندر میں پھینک دیتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ اب وہاں اور اس قسم کے دیگر علاقوں کے لوگوں کا ایمان کیسے بچایا جائے ؟ میرے دل جلانے والے اسلامی بھائیو! اس نامساعد حالات کے مقابلے کے لئے ہمیں درج ذیل دو مدنی کام اپنی ذات پر نافذ کر لینے چاہئیں:

(۱) خود بھی مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے.....اور

(۲) اسلامی بھائیوں کو تیار کر کے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کروانا ہے۔

ماں ! اسلام کیا ھے ؟

عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ سنتوں کی تبلیغ کیلئے روس پہنچا تو وہاں کے ایک مسلمان نے یہ واقعہ روتے ہوئے بیان کیا کہ

''یہاں پر میری ملاقات ایک ایسے نوجوان سے ہوئی جو اپنے چہرے اور خدوخال سے مسلمان لگ رہا تھا۔ ملاقات کے دوران اس نے بتایا کہ'' میں بھی پہلے مسلمان تھا لیکن اب غیر مسلم ہو چکا ہوں جبکہ میرے والدین ابھی بھی

مسلمان ہیں۔(اپنے غیر مسلم ہونے کا واقعہ بتاتے ہوئے اس نے کہا کہ) میرے مسلمان ہونے کی وجہ سے کالج کے نوجوان طلبہ مجھ سے بار بار مذہب اسلام کے بارے میں سوالات کرتے لیکن مغربی تہذیب وتمدن کے ماحول میں پرورش ہونے کی بناء پر میں بغلیں جھانک کر رہ جاتا۔روز روز کی پریشانی سے تنگ آکر ایک دن میں نے اپنی ماں سے پوچھا،''ماں! مجھے بتاؤ کہ اسلام کیا ہے؟ مجھ سے کالج میں طلبہ اس کے بارے میں پوچھتے ہیں۔''تو میری ماں نے جواب دیا،'' مجھے تو خود معلوم نہیں کہ اسلام کیا ہے۔'' جب میری ماں مجھے اسلام کے بارے میں کچھ نہ بتا سکی تو میں نے سوچا کہ''جس مذہب کے بارے میں نہ میں کچھ جانتا ہوں اور نہ ہی میری ماں تو میں اسے کیوں اختیار کروں، چنانچہ میں نے اپنے دوستوں کا مذہب اختیار کر لیا۔''پھر وہ نوجوان مجھ سے کہنے لگا،''اب آپ ہی بتائیں کہ قصوروار کون؟ ہم... یا...وہ مسلمان جن کو اسلام کے بارے میں علم تھا لیکن انہوں نے اسے ہم تک نہیں پہنچایا؟''

آہ! اسلام سے دُوری

مدنی تربیت گاہ باب المدینہ کراچی سے ایک مدنی قافلہ ۳ دن کیلئے باب المدینہ کے اطراف میں واقع ایک گوٹھ میں پہنچا۔اس مدنی قافلے میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ایک رکن بھی شامل تھے۔تیسرے اور

آخری دن جب دوپہر کے کھانے سے پہلے حلقہ لگا ہوا تھا تو ایک نوجوان مسجد میں آیا اور کہنے لگا کہ ''مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔'' چنانچہ دو اسلامی بھائی اسے ایک طرف لے گئے۔ اس نوجوان نے کہا کہ ''میں مسجد کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ یہاں ایک قافلہ آیا ہوا ہے، ان سے معلومات حاصل کرتا ہوں کہ مسلمانوں اور قادیانیوں میں کیا فرق ہے؟'' پھر اس نے بتایا کہ ''میری معلومات کے مطابق قادیانی بھی ہماری ہی طرح ہوتے ہیں، دونوں کے پاس ایک جیسا قرآنِ پاک ہے، ان کی تمام عبادتیں ہماری عبادتوں کی مثل ہیں۔ میرے کافی دوست اس (قادیانیوں کی) طرف مائل ہو چکے ہیں اور میں بھی پچھلے ہفتے قادیانی بننے کے فارم پر سائن کرنے والا تھا مگر کسی وجہ سے نہیں کر سکا، اب آپ مدنی قافلے والے مجھے صحیح معلومات فراہم کریں کہ مسلمان اور قادیانی میں کیا فرق ہے؟'' اس نے مزید بتایا کہ ''میں ان کی عبادت گاہ میں بھی جا چکا ہوں، میرے پاس ان کی بہت کتابیں بھی ہیں، میرا یہ ذہن بنایا گیا ہے کہ نمازیں پانچ نہیں ہوتیں بلکہ تین ہوتی ہیں جو تین منٹ میں ادا کی جا سکتی ہیں۔'' اس کی بات سننے کے بعد جب اس پر انفرادی کوشش کی گئی تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اس نے توبہ کر لی اور عطاری سلسلہ میں بھی داخل ہو گیا اور اپنے دوستوں کو بھی اُس باطل مذہب سے بچانے کیلئے آئندہ ملاقات کروانے کی بھی ترکیب بنائی۔

آہ ! سارا گوٹھ ہی داڑھی منڈا

باب الاسلام سندھ کے ضلع دادو میں ۳۰ دن کا ایک مدنی قافلہ سفر پر تھا۔ ایک گوٹھ میں تین دن کے مدنی قافلہ کی ترکیب بنائی گئی۔ جب قافلے والے ایک مسجد میں پہنچے تو کسی مؤذن کے موجود نہ ہونے کی بناء پر خود ہی اذان دی۔ جب جماعت کا وقت ہوا تو چند نمازی مسجد میں آئے اور قافلے والوں کو کہا کہ آپ نماز پڑھائیں۔ امیرِ قافلہ نے جواب دیا: ''امام صاحب کہاں ہیں؟ وہ ہی نماز پڑھائیں تو زیادہ بہتر ہے۔'' لوگوں نے بتایا کہ ''یہاں مسجد میں نماز کی جماعت نہیں ہوتی بلکہ سب لوگ اپنی اپنی نماز پڑھتے ہیں، کیونکہ پورے گوٹھ میں ایک بھی شخص ایسا نہیں ہے جو امام بن سکے جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس پورے گوٹھ میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس کی سنت کے مطابق داڑھی شریف ہو۔''

افسوس ! نماز کے لئے کوئی بھی نہ آیا

ایک مدنی قافلہ کسی بہت بڑے گوٹھ میں پہنچا۔ اس گوٹھ میں ایک بہت بڑا بازار تھا جس میں تین سو سالہ پرانی تاریخی مسجد بھی تھی۔ لیکن آہ! مسجد کے آس پاس کی دکانوں میں سرِ عام (V.C.R) وی سی آر پر فلمیں دکھائی جارہی تھیں۔

جب اذانِ ظہر ہوئی تو جماعت میں سوائے مؤذن اور قافلے والوں کے مسجد میں دوسرا کوئی نمازی نہ تھا۔ حتّٰی کہ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے

دوران جب لوگوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دی گئی تو کوئی بھی مسجد میں آنے کے لئے تیار نہ ہوا۔

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے

من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

پیارے اسلامی بھائیو! درج ذیل مختصر واقعات پڑھئے اور اندازہ لگائیے کہ اغیار ہماری بے عملی سے فائدہ اٹھا کر ہماری مساجد سے کیا سلوک کر رہے ہیں۔

(1) ''ایک رپورٹ کے مطابق ایک ملک میں غیر مسلموں نے **157** مساجد کو تالے لگا دیئے اور مساجد کو تجارتی اور رہائشی مقاصد کیلئے غیر مسلموں کے حوالے کر دیا گیا۔ سرکاری تحویل کے بہانے **324** مساجد کو نمازیوں کے لئے بند کر دیا گیا۔''

(2) ''ایک ملک کے ایک شہر میں **92** مساجد کو مویشیوں کے باڑے اور رہائش گاہوں میں تبدیل کر دیا گیا۔''

(3) ''اسی طرح ایک ملک کے ایک قصبے میں **23** مئی **1988**ء کو مسجد پر ناجائز قبضہ کر کے اس میں مورتیاں وغیرہ رکھ دی گئیں۔''

(4) ''اس طرح ایک اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی کہ یورپ کے ایک ملک میں ٹرک مسلمانوں کی ایک مسجد کو آگ لگا دی اور شہید کر دیا۔''

پیارے اسلامی بھائیو! ان سب حقائق کے باوجود ہم ابھی تک خوابِ غفلت میں ہیں۔ گھریلو آسائشیں چھوڑ کر چند دن کے لئے راہِ خدا میں سفر کے لئے ہمارا نفس تیار نہیں ہوتا، ہاں! دنیا کی مادی دولت کمانے کے لئے اپنے گھر والوں سے برسہا برس کے لئے سینکڑوں میل دور جانے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔

کیا مسلمانوں کی خستہ حالی، مسجدوں کی ویرانی، سینما گھروں کی آبادی، فیشن کی یلغار، مغربی تہذیب کی طومار، گھر گھر ٹی وی کیبل سسٹم، انٹرنیٹ اور وی سی آر، قدم قدم پر نافرمانیوں کی بھرمار، ہائے مسلمان کا بگڑا ہوا کردار،.....

یہ سب کچھ ہمیں پکار پکار کر دعوتِ فکر نہیں دے رہا ہے کہ ''ہمیں ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں کا ضرور بالضرور مسافر بننا چاہئے۔''

آج ہمیں زندگی میں یکمشت **12** ماہ ہر **12** ماہ میں **30** دن اور عمر بھر ہر ماہ **3** دن کیلئے راہِ خدا میں سفر کرنا بے حد مشکل محسوس ہوتا ہے۔

سوچئے تو سہی! اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی مجبوریوں میں پھنس کر رہ گیا تو آخر کون اِن مدنی قافلوں میں سفر کرے گا؟ کون ساری دنیا کے لوگوں تک نیکی کی دعوت پہنچائے گا؟

تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری اُمت کی خیر خواہی کون کرے گا؟ کون اغیار کی وضع قطع پر اترانے والے مسلمانوں کو سنتوں کے سانچے میں ڈھلنے کا ذہن دے گا؟ کون انہیں یہ مدنی مقصد اپنانے کی ترغیب دے گا کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔"

یاد رکھئے آج لوگوں کی نگاہیں دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں کی منتظر ہیں۔ ہر مسجد، ہر گاؤں، ہر شہر، ہر ڈویژن، ہر صوبے اور ہر کابینہ سے یہ صدا سنائی دے رہی ہے، **"مدنی قافلوں کی اشد ضرورت ہے"** کیونکہ مسلمانوں کی اصلاح، مسجدوں کی آبادکاری، ساری دنیا میں سنتوں کی دھوم مچانے، پوری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور ہر اسلامی بھائی کی مدنی تربیت کا بہترین ذریعہ مدنی قافلے ہیں۔ امیرِ اہلسنت، شیخِ طریقت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ **"دعوت اسلامی کی بقاء مدنی قافلوں میں ہے۔"**

لہٰذا ہمیں نہ صرف خود مدنی قافلے میں سفر کرنا ہے بلکہ اپنے گھر، مسجد، محلے، آفس، اسکول، کالج، فیکٹری، دکان، مارکیٹ، بازار اور ہر مقام پر دیگر اسلامی بھائیوں کو انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب بھی دلانی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(2) راہ خدا میں سفر کی ترغیب پر مشتمل روایات وحکایات

فرامین مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

(1) ''جو آدمی علم کی تلاش کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے''۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع...الخ، الحدیث:۲۶۹۹، ص ۱۴۴۸)

(2) ''جو قوم اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں قرآن پڑھنے اور آپس میں قرآن سیکھنے سکھانے کے لیے جمع ہو تو اُن پر (i) سکینہ (اطمینان وسکون) نازل ہوتا ہے (ii) رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے (iii) فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں (iv) اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔''

(المرجع السابق، الحدیث: ۲۷۰۰، ص ۱۴۴۸)

(3) ''جو شخص علم کی طلب میں چلے وہ لوٹ آنے تک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے۔'' (جامع الترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، الحدیث:۲۶۵۶، ج ۴، ص ۲۹۵)

(4) ''اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔'' (المرجع السابق، باب اذا اراد اللہ...الخ، الحدیث:۲۶۵۴، ج ۴، ص ۲۹۴)

(5) ''جو شخص علم حاصل کرے وہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔''

(المرجع السابق، باب فضل العلم، الحدیث ۲۶۵۷، ج ۴، ص ۲۹۵)

(6) تمہارے پاس مشرق سے کچھ لوگ علم حاصل کرنے آئیں گے پس جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں بھلائی کی وصیت کرو۔

(جامع الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاستیصاء...إلخ، الحدیث: ۲۶۶۰، ج ٤، ص ۲۹۶)

(7) اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہرا بھرا (یعنی دنیا میں خوش وخرم اور آخرت میں اس کا چہرہ تروتازہ) رکھے جو مجھ سے حدیث پاک سنے، پھر جیسا سُنے ویسا ہی پہنچادے کیونکہ بہت سے لوگ جن تک مسئلہ پہنچایا جائے سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔

(المرجع السابق، باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، الحدیث: ۲۶۶۶، ج ٤، ص ۲۹۹)

(8) "اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ بے شک نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔"

(المرجع السابق، باب ماجاء الدال... الخ، الحدیث: ۲۶۷۹، ج ٤، ص ۳۰۵)

(9) جس شخص نے مسلمانوں میں کوئی نیک طریقہ جاری کیا اور اسکے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی اس (یعنی جاری کرنے والے) کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اَجر میں کمی نہیں ہوگی۔ (المرجع السابق، باب من دعا الی هدی...إلخ، الحدیث: ۲۶۸٤، ج ٤، ص ۳۰۸)

(10) بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً...إلخ میری طرف سے لوگوں کو پہنچادو اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے روایات لو تو کوئی حرج نہیں اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(المرجع السابق، باب ماجاء فی الحدیث عن بنی اسرائیل، الحدیث: ۲۶۷۸، ج ٤، ص ۳۰۵)

(11) جس شخص نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جس پر میرے وصال کے بعد عمل ترک کیا جا چکا تھا تو اس کو اس سنت پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی ملے گا اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

(جامع الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، الحدیث:۲۶۸۶، ج٤، ص۳۰۹)

(12) جو شخص کسی راستے پر علم حاصل کرنے کے لیے چلے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستے پر لے جاتا ہے۔

(المرجع السابق، باب ماجاء فی فضل الفقه، الحدیث:۲۶۹۱، ج٤، ص۳۱۲)

(13) منافق میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں اچھے اخلاق اور دین کا علم۔

(المرجع السابق، الحدیث:۲۶۹۳، ج٤، ص۳۱۳)

(14) بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر رحمت بھیجتے ہیں حتّٰی کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) اس کے لیے رحمت مانگتے ہیں۔ (المرجع السابق، الحدیث:۲۶۹٤، ج٤، ص۳۱٤)

(15) مومن کبھی خیر یعنی علم سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ (المرجع السابق، الحدیث: ۲۶۹۵، ج٤، ص۳۱٤)

(16) "اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا هُوَ اَحَقُّ بِهَا" اچھی اور دینی بات مومن کی اپنی گم شدہ چیز ہے جہاں پائے وہی اس کا حق دار ہے۔ (المرجع السابق، الحدیث: ۲۶۹۶، ج٤، ص۳۱٤)

(17) اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بہت زیادہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرماتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا، الحدیث: ۷۱، ج ۱، ص ۴۳)

(18) صرف دو چیزوں پر رشک کرنا اچھا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کو نیکی کے راستہ میں خرچ کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دین کا علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا اور دوسروں کو یہ علم سکھاتا ہو۔ (المرجع السابق، باب الاغتباط فی العلم، الحدیث: ۷۳، ج ۱، ص ۴۳)

(19) علم کو خوب پھیلاؤ اور لوگوں میں بیٹھو، تاکہ علم نہ جاننے والے علم حاصل کریں کیونکہ جب تک علم کو راز نہیں بنایا جائے گا علم نہیں اٹھے گا۔

(المرجع السابق، باب کیف یقبض العلم، ج ۱، ص ۵۴)

(20) لوگوں سے وہی بات بیان کرو جس کو لوگ سمجھ لیں کیا تم پسند کرو گے کہ اللہ (عزوجل) اور اسکے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو جھٹلایا جائے؟

(المرجع السابق، باب من خص بالعلم... إلخ، ج ۱، ص ۶۷)

(21) جس نے ہدایت و بھلائی کی دعوت دی اسے اس بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور اُن کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی اُسے اِس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کمی نہ ہوگی۔

(صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة، الحدیث: ۲۶۷۴، ص ۱۴۳۸)

(22) اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے کسی ایک آدمی کو ہدایت عطا فرمادے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، الحدیث: ۳۶۶۱، ج۳، ص ۴۵۰)

(23) میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قوم سے چار غلام آزاد کرنے سے یہ بات زیادہ پسند کرتا ہوں کہ میں نمازِ فجر کے بعد ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا ذکر کرتی ہو یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور میں چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ نمازِ عصر کے بعد ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا ذکر کرتی ہو یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

(المرجع السابق، باب فی القصص، الحدیث: ۳۶۶۷، ج۳، ص ۴۵۲)

(24) اے ابوذر! صبح کے وقت تیرا کتاب اللہ سے ایک آیت سیکھنا تیرے لیے سو رکعتیں ادا کرنے سے اچھا ہے اور صبح کے وقت تیرا علم کی ایک بات سیکھنا ہزار رکعت نماز پڑھنے سے اچھا ہے خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القرآن، الحدیث: ۲۱۹، ج۱، ص ۱۴۲)

(25) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (المرجع السابق، باب فی فضل العلماء، الحدیث: ۲۲۴، ج۱، ص ۱۴۶)

(26) جو اپنے گھر سے طلبِ علم کے لئے چلا فرشتے اس کے عمل سے راضی ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ (المرجع السابق، الحدیث: ۲۲۶، ج۱، ص ۱۴۹)

(27) جو شخص میری مسجد میں علم سیکھنے یا سکھانے کے لیے گیا وہ بھلائی کے

ساتھ ہی لوٹے گا۔

(سنن ابن ماجه ، کتاب السنة،باب فی فضل العلماء، الحدیث:۲۲۷، ج۱، ص۱۴۹)

(28) مومن کو اس کے عمل اور نیکیوں سے مرنے کے بعد بھی یہ چیزیں پہنچتی رہتی ہیں: (۱) علم جس کی اس نے تعلیم دی اور اشاعت کی (۲) اولادِ صالح جسے چھوڑ کر مرا ہے (۳) مُصْحَف (قرآن مجید) جسے میراث میں چھوڑا (۴) مسجد بنائی (۵) مسافر کے لیے مکان بنا دیا (۶) لوگوں کے لیے نہر جاری کردی (۷) اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال میں سے صدقہ نکال دیا جو اس کے مرنے کے بعد اُس کو ملے گا۔ (المرجع السابق، باب ثواب معلم الناس الخیر،الحدیث:۲۴۶،ج۱،ص۱۵۸)

(29) حضرت عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے حجرہ مبارکہ سے مسجد میں تشریف لائے تو دو حلقے بنے ہوئے تھے ایک قرآن مجید پڑھ رہا تھا اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے دعا مانگ رہا تھا جبکہ دوسرا علم سیکھنے سکھانے میں مشغول تھا فرمایا: ''دونوں بھلائی پر ہیں۔ یہ لوگ قرآن کی تلاوت اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے دعا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالی چاہے تو انہیں عطا کرے یا نہ کرے اور یہ لوگ علم سیکھنے سکھانے میں مشغول ہیں اور بے شک میں معلّم بنا کر بھیجا گیا ہوں، پھر آپ صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم وہیں تشریف فرما ہوئے۔'' (المرجع السابق، باب فضل العلماء،الحدیث:۲۲۹،ج۱،ص۱۵۰)

(30) کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بھلائی کے پھیلنے اور برائی کو روکنے کا

ذریعہ ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو برائی پھیلنے اور بھلائی میں رکاوٹ کا ذریعہ ہوتے ہیں سو مبارک ہے ان لوگوں کے لیے جنہیں اللہ تعالیٰ نے خیر کے پھیلنے کا ذریعہ بنایا اور ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو برائی پھیلنے کا سبب ہو گئے۔ (سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب من کان مفتاحا للخیر، الحدیث: ۲۳۷، ج ۱، ص ۱۵۵)

(31) عنقریب علم حاصل کرنے کے لیے تمہارے پاس لوگ آئیں گے جب تم ان کو دیکھو تو کہو تمہیں رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وصیت مبارک ہو اور انھیں علم سکھاؤ۔ (المرجع السابق، باب الوصاة بطلبة العلم، الحدیث: ۲۴۷، ج ۱، ص ۱۶۱)

(32) کسی مسلمان کا دل تین باتوں میں خیانت نہیں کرتا (۱) خالص اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے عمل کرنا (۲) ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا (۳) مسلمان کی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعا دوسروں کو گھیرے ہوتی ہے (یعنی دوسروں کو شیطان کے فریب سے محفوظ رکھتی ہے)۔ (سنن الدارمی، المقدمة، باب الاقتداء بالعلماء، الحدیث: ۲۳۰، ج ۱، ص ۸۷)

(33) دو حریص سیر نہیں ہوتے۔ (۱) علم کا طلب کرنے والا (۲) دنیا کا طلب کرنے والا۔ (المرجع السابق، باب فی فضل العلم والعالم، الحدیث: ۳۳۴، ج ۱، ص ۱۰۸)

(34) جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلا اللہ تعالیٰ اس راستہ کی برکت سے اس کے لیے جنت کے راستے آسان فرما دیتا ہے۔ فرشتے طالب علم کی رضا کیلئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ طالب علم کے لیے جو آسمان و زمین میں ہیں حتّٰی کہ پانی میں مچھلیاں سب استغفار کرتے ہیں۔ (المرجع السابق، الحدیث: ۳۴۲، ج ۱، ص ۱۱۰)

(35) جسے موت اس حال میں آئے کہ وہ اسلام زندہ کرنے کے لیے علم سیکھ رہا ہو تو جنت میں اس کے اور انبیاء علیہمُ السّلام کے درمیان ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

(سنن الدارمی، المقدمة، باب فی فضل العلم و العالم، الحدیث: ۳۵۴، ج۱، ص ۱۱۲)

(36) جو علم طلب کرے پھر اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔ اگر حاصل نہ کر سکے تو ایک اجر ہے۔

(المرجع السابق، الحدیث: ۳۳۵، ج۱، ص ۱۰۹)

(37) رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنی مسجد میں دو مجالس پر گزرے تو فرمایا: ''یہ دونوں بھلائی پر ہیں، مگر ایک مجلس دوسری سے بہتر ہے پس یہ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں اور اس کی طرف راغب ہیں اللہ تعالیٰ اگر چاہے انہیں دے چاہے نہ دے جبکہ یہ لوگ دینی مسائل اور علم سیکھ رہے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھا رہے ہیں یہی افضل ہیں۔ میں معلّم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔ پھر آپ ان میں تشریف فرما ہوئے۔ (المرجع السابق، الحدیث: ۳۴۹، ج۱، ص ۱۱۱)

(38) ''کیا تم جانتے ہو بڑا سخی کون ہے؟'' عرض کیا گیا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ یعنی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بڑا جواد ہے پھر اولادِ آدم میں مَیں بڑا سخی ہوں اور میرے بعد وہ شخص بڑا سخی ہے جو علم سیکھے اور پھر اسے پھیلائے وہ قیامت کے دن ایک جماعت ہو کر آئے گا۔'' (شعب الایمان للبیهقی، باب فی نشر العلم، الحدیث: ۱۷۶۷، ج۲، ص ۲۸۱)

(39) مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقِهٖ جو شخص علم کی طلب میں رہتا

ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا ضامن ہے۔

(تاریخ بغداد، محمد بن القاسم، الرقم:۱۵۴۵، ج۳، ص۳۹۸)

(40) افضل عبادت دین کے مسائل سیکھنا ہے اور افضل دین شبہات سے بچنا ہے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث:۹۲۶۴، ج۶، ص۴۲۰)

(41) علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ ہے۔ تمہارا اچھا دین شبہات سے بچنا ہے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث:۳۹۶۰، ج۳، ص۹۲)

(42) تھوڑا سا علم کثیر عبادت سے اچھا ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم...الخ، الحدیث:۵، ج۱، ص۵۰)

(43) علم حاصل کرو کیونکہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے علم حاصل کرنا اس سے ڈرنا ہے۔ اس کو طلب کرنا عبادت ہے۔ اس کا مذاکرہ کرنا تسبیح ہے، اس کے متعلق بحث کرنا جہاد ہے اور جو نہیں جانتا اسے سکھانا صدقہ ہے۔

(جامع بیان العلم وفضلہ، باب جامع فی فضل العلم، الحدیث:۲۴۰، ص۷۷)

(44) طالب علم کو اس حال میں موت آئی کہ وہ طلب علم میں مصروف تھا تو وہ شہید ہے۔ (المرجع السابق، الحدیث:۱۹۴، ص۶۴)

(45) جس نے علم کا ایک باب اس لیے سیکھا کہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے گا تو اُسے ستر صدیقین کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم...إلخ، الحدیث:۱۹، ج۱، ص۵۴)

(46) افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان شخص علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو علم سکھائے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب ثواب معلم الناس الخیر، الحدیث:۲۴۳، ج۱، ص۱۵۸)

(47) جس نے علم سکھایا اسے اس پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔

(سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب ثواب معلم الناس الخير، الحديث: ٢٤٠، ج١، ص١٥٦)

(48) جو صبح مسجد میں صرف نیکی سیکھنے یا سکھانے کی نیت سے گیا اس کے لیے مکمل حج کرنے والے کی طرح اجر ہے۔ (المعجم الكبير، الحديث ٧٤٨٣، ج ٨، ص ٩٤)

(49) ''جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو کچھ چن لیا کرو''۔ عرض کیا کہ جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: ''علم کی مجالس''

(المرجع السابق، الحديث: ١١١٥٨، ج١١، ص٧٨)

(50) ''اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! ہمارے خُلفاء پر رحم فرما''۔ عرض کیا: یارسولَ اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا: ''جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث اور سنّتیں بیان کریں گے اور لوگوں کو سکھائیں گے۔''

(المعجم الاوسط، الحديث: ٥٨٤٦، ج٤، ص ٢٣٩)

(51) جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے اللہ تعالٰی اس کو جنت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالب علم کی خوشنودی کے لیے فرشتے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لیے آسمان والے اور زمین میں بسنے والے اور پانی کے اندر مچھلیاں یہ سب استغفار کرتے ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے کہ جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء علیہم السلام ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه، الحديث: ٢٦٩١، ج٤، ص٣١٢)

اقوالِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

(1) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو بھلائی سکھاؤ۔''

(المستدرك للحاكم،التفسير، باب شان نزول،حديث:۳۸۷۹،ج۳،ص۳۱۷)

(2) حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''تَفَقَّهُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا. '' اے لوگو! علم حاصل کرو قبل اس سے کہ تمہیں کسی قوم کا سردار بنادیا جائے۔'' (صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ، ج۱،ص۴۳)

(3) حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''عالم بنو یا طالب علم بنو یا ان کی صحبت اختیار کرنے والے بنو، ان کے علاوہ چوتھا نہ بننا ہلاک ہو جاؤ گے۔'' (سنن الدارمی،المقدمۃ، باب ذهاب العلم،الحديث:۲۴۸،ج۱، ص۹۱)

(4) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''رات میں ایک گھڑی علم کا درس تمام رات جاگنے سے افضل ہے۔''

(المرجع السابق،باب مذاكرة العلم،الحديث:۶۱۴،ج۱،ص۱۵۷)

(5) حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''دنیا اور اس میں جو کچھ ہے وہ ملعون (یعنی لعنت کیا گیا ہے) مگر علم حاصل کرنے والا اور اس کا معلِّم اچھا ہے۔''

(المرجع السابق، باب فی فضل العلم والعالم،الحديث:۳۲۲،ج۱،ص۱۰۶)

(6) حضرت حسن بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''لوگ دین میں علم

کے اس طرح محتاج ہیں جس طرح دنیا میں کھانے پینے کے محتاج ہیں۔"

(سنن الدارمی، المقدمة، باب فی فضل العلم والعالم، الحدیث: ۳۲۶، ج ۱، ص ۱۰۷)

(7) حضرتِ سیدنا ابوأمامہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم، رؤوف رّحیم صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "عنقریب فتنے ہوں گے صبح انسان مومن ہوگا اور شام کو کافر سوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالی نے علم کے ساتھ زندہ رکھا۔"

(المرجع السابق، الحدیث: ۳۳۸، ج ۱، ص ۱۰۹)

(8) حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: "میں شبِ قدر میں شب بیداری کرنے سے زیادہ یہ پسند کرتا ہوں کہ ایک ساعت دین کے مسائل سیکھنے کے لیے بیٹھوں۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم...إلخ، الحدیث: ۳۸، ج ۱، ص ۵۸)

اقوالِ بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالی

(1) حضرت سیدنا ابوعبدالرحمٰن حُبُلی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ "تو اپنے بھائی کو جو کلمہ حکمت تحفے میں دے اس سے افضل کوئی تحفہ نہیں۔"

(سنن دارمی، المقدمہ، باب فضل العلم والعالم، الحدیث: ۳۵۱، ج ۱، ص ۱۱۲)

(2) حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: "جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے صبح و شام سفر کو جہاد نہیں سمجھتا اس کی عقل اور رائے ناقص ہے۔"

(جامع بیان العلم و فضلہ، باب تفضیل العلماء علی الشہداء، رقم: ۱۴۳، ص ۴۹)

(3) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں مدینہ منورہ سے شام کا سفر ۳۰ دن میں کر کے پہنچا ایک حدیث شریف سننے کیلئے۔''

(اُسْدُ الغابة فی معرفة الصحابة، عبداللّٰه بن اُنیس، ج۳، ص۱۷۸)

(4) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''جب تک قبر میں نہ چلا جاؤں علم حاصل کرنا نہ چھوڑوں گا۔''

واقعات

(1) امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد بہت بڑے سرمایہ دار تھے، امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کا دیا ہوا سارا مال طلبِ حدیث میں صرف کر ڈالا۔

(2) حضرت امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علمِ دین کی طلب میں اپنا کل سرمایہ ۸۰ ہزار دینار بھی صرف کر ڈالا یہاں تک کہ جوتا تک نہ خرید پائے اور ننگے پیر چلتے تھے۔

(3) حضرت عبداللّٰہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علمِ دین کی راہ میں اپنی پونجی یعنی چالیس ۴۰ ہزار دینار صرف کر ڈالے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی کی صحبت اختیار کی اگرچہ لمحہ بھر کے لیے ہو، بروزِ قیامت سوال ہوگا کہ اس میں اللہ عزوجل کا حق قائم کیا یا اسے ضائع کر دیا۔''

(احیاء العلوم، کتاب اٰداب الالفة...الخ، الباب الثانی فی حقوق الاخوة...الخ ج۲، ص۲۱۸)

☆☆☆☆☆

(3) 31 فرامین امیر اہلسنّت مد ظلہ العالی

بانیٔ دعوتِ اسلامی، مرشدِ گرامی امیرِ اہلسنت شیخِ طریقت حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری** دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

(1) دعوتِ اسلامی کی بقاء مدنی قافلوں میں ہے۔

(2) مدنی قافلے دعوتِ اسلامی کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(3) ہر اسلامی بھائی زندگی میں یکمشت ۱۲ ماہ اور ہر ۱۲ ماہ میں ایک ماہ اور عمر بھر ہر ماہ ۳ دن کے مدنی قافلوں میں سفر کرے اور اس سفر کے معمول کو اپنے اوپر نافذ کر کے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرے۔

(4) ۳۰ دن کے مدنی قافلوں کی کامیابی کیلئے ذمہ داران کا سفر بے حد ضروری ہے۔

(5) مجھے ایسے ذمہ داران چاہئیں جو مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے ہوں۔

(6) میرا پسندیدہ اسلامی بھائی وہ ہے جو لاکھ سستی ہو مگر تین دن مدنی قافلے میں سفر کرتا ہو، جو داڑھی اور زلفوں سے آراستہ اور سنت کے مطابق مدنی لباس وعمامہ شریف سے مزیّن ہو۔ مجھے کماؤ بیٹے پسند ہیں (یعنی جو مدنی قافلے میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوں)۔

(7) مدنی قافلے میں سفر کے بغیر کوئی بھی دعوتِ اسلامی والا میرا پسندیدہ نہیں بن سکتا۔

(8) میری نظر میں حقیقی معنوں میں دعوتِ اسلامی والا وہ ہے جو کم از کم ان پانچ مدنی انعامات کا عامل ہو:

(۱) ہر ماہ پابندی سے ۳ دن مدنی قافلے میں سفر کرتا ہو۔ (تین دن کے مدنی قافلے کا مسافر وہ مانا جائے گا جو یہ تین دن مکمل جدول کے مطابق گزارتا ہو)

(۲) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کرتا ہو۔

(۳) ہر ہفتے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں اول تا آخر شرکت کرتا ہو۔

(۴) روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی یکم تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کراتا ہو۔

(۵) روزانہ کم از کم دو گھنٹے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں صرف کرتا ہو۔

(9) تمام اسلامی بھائیوں کو بس یہی دُھن ہونی چاہئے کہ جس طرح بھی بن پڑے ہم لوگوں کو مدنی قافلوں کیلئے تیار کریں۔

(10) مجھے مدنی قافلوں میں سفر کرنے والوں سے پیار ہے۔

(11) ہماری منزل مدنی قافلوں کے ذریعے پوری دنیا میں سنتوں کی بہاریں عام کرنا ہے۔

(12) دنیاوی یا تنظیمی کام میں چاہے جتنی بھی مصروفیت ہو جب تک کوئی مانعِ شرعی نہ ہو ہر ماہ ۳ دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کیجئے۔

(13) اسلامی بھائیوں کے ساتھ خوش طبعی کے لئے ہونے والی گفتگو میں بھی مدنی قافلوں کے واقعات سناتے رہئے۔

(14) اگر وسعت ہو تو ہر ماہ یا ہر دوسرے ماہ ایک اسلامی بھائی کو اپنے خرچ پر سفر بھی کروایئے۔

(15) اِدھر اُدھر کی باتوں کے بجائے مدنی قافلوں ہی کی باتیں کیجئے۔ آپ کا اوڑھنا بچھونا بس مدنی قافلہ مدنی قافلہ مدنی قافلہ مدنی قافلہ ہو۔

(16) مشہور مزارات اور بڑی مساجد میں لوگ زیادہ ہوتے ہیں، لہٰذا وہاں ایسے اسلامی بھائیوں کی باقاعدہ ذمہ داری لگائی جائے کہ وہ مدنی قافلوں میں سفر کیلئے انفرادی کوشش کے ذریعے اسلامی بھائیوں کو تیار کریں۔

(17) دوسروں کو ترغیب دلانے کیلئے خود سراپا ترغیب بننا پڑتا ہے۔

(18) دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مرکزی مجلس شوریٰ کا ہر نگران ورکن اور ہر ذمہ دار ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں جدول کے مطابق سفر کرے۔

مدنی قافلے یا تنظیمی کاموں کے لئے دوسرے شہر یا دوسرے ملک جائے تو صرف مسجد ہی میں مُعتکِف رہے، حسبِ ضرورت باہر نکلے تو پھر مسجد میں آکر معتکف ہو جائے، اپنے جملہ مدنی مشورے بھی مساجد میں کیجئے۔ ہر دم مساجد کو آباد رکھئے۔

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی قبر میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے

جلووں سے آباد ہوگی۔

(19) کسی بھی مشاورت کا مدنی مشورہ ہو تو اس میں اسی ماہ کے فضائل اور نفلی روزوں کی ترغیب دلائی جائے، ہفتہ وار اجتماع میں بھی یہی ترکیب رکھی جائے، اس یاددہانی سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ عمل کا جذبہ بڑھے گا۔

(20) بیان یا مدنی مذاکرہ کی کم از کم ایک کیسیٹ روزانہ سننے کی عادت بنائیے، اس مدنی کام میں اسلامی بھائیوں سے تعاون کے لئے ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ حلقہ سطح پر ایک لائبریری بنام **المدینہ لائبریری** بنائی جائے جس میں کنزالایمان، مکتبۃ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ رسائل، بیانات، اور مدنی مذاکروں کی کیسٹیں رکھی جائیں تاکہ تمام اسلامی بھائی پڑھ اور سن سکیں۔ اس کیلئے حلقہ کی مسجد میں فنائے مسجد یا مسجد میں ایک الماری رکھی جائے اور ایک وقت مقرر کیا جائے جس کے مطابق روزانہ **25** یا **30** منٹ لائبریری کھولی جائے اور اس کے انتظام کیلئے ایک مجلس بنائی جائے۔ جو اسلامی بھائی چاہے وہ ایک دن یا سات دن کے لئے رسالہ یا کیسیٹ لے جائے جس کا اندراج ایک رجسٹر میں کیا جائے۔ پھر جب تک واپس نہ لائے، مزید رسالے اور کیسٹیں نہ دی جائیں۔

(21) نجی طور پر اجتماعِ ذکر و نعت کرنے والوں کو بھی چاہئے کہ شرکاء میں رسائل و بیانات کی کیسٹیں تقسیم فرمایا کریں۔

(22) جلوس میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں لنگرِ رسائل کا اہتمام کیجئے اور اپنے اپنے پلے سے مکتبۃ المدینہ سے شائع شدہ سنتوں بھرے رسائل خوب خوب تقسیم کیجئے۔ آپ کا بانٹا ہوا رسالہ پڑھ کر اگر ایک فرد بھی نمازی یا سنتوں کا عادی بن گیا یا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہوگا۔

(23) جہاں کہیں بھی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ہو وہاں ہر وقت ایک خیر خواہ اسلامی بھائی ہو جو ہر آنے جانے والے، جانے انجانے سے خوش اخلاقی سے پیش آئے اور دلجوئی اور خیر خواہی کرتے ہوئے اس پر انفرادی کوشش کرے۔

(24) اگر شرعی رکاوٹ نہ ہو تو دین کی خاطر گھر سے باہر راہِ خدا میں رہنے کی عادت بنائیے۔

میں نے گھر میں مقید رہ کر نہیں، کثرت کے ساتھ گھر سے باہر رہ کر باذنِ اللہ دین کی خدمت کی سعادت پائی ہے۔

(25) مُبَلِّغین دورانِ بیان رسالوں اور سُنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سننے کی ترغیب دلائیں، مثلاً اگر کسی رسالے سے بیان کریں تو اس کے بارے میں لوگوں کو بتائیں کہ میں نے فلاں رسالے سے بیان کیا ہے، آپ اس کو ھَدِیَّۃً حاصل کر کے پڑھئے اور تقسیم کیجئے۔

(26) مدنی درس کا طریقہ جو ''فیضانِ سنت جلد اوّل'' میں ہے اس کے مطابق بیٹھ کر درس دیجئے۔ (اس کتاب میں بھی یہ طریقہ صفحہ ۱۹۹ پر درج کر دیا گیا ہے)

(27) خادمینِ فیضان مدینہ اور امام و مؤذن، ٹیلیفون آپریٹرز اور مکتبۃ المدینہ کا عملہ بھی روزانہ کیسیٹ سننے کا اہتمام فرمائیں۔

(28) مدنی مرکز میں امام اور مؤذن دعوتِ اسلامی کے سر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا صرف ایسے اسلامی بھائیوں کو یہ ذمہ داری سونپی جائے جو مدنی قافلہ کورس کر چکے ہوں۔ جو لوگوں کو اجتماع میں کامل شرکت اور مدنی قافلے میں ہر ماہ سفر کی ترغیب دلاتے رہیں۔ یہ ایسے ملنسار ہوں کہ جو اجنبی آجائے وہ اس کو مدنی قافلے کا مسافر بنا دیں۔

(29) جب تک ہم خود مدنی کام نہیں کریں گے تو دوسروں کو کس طرح پابند کریں گے؟

(30) حقیقی کارکردگی وہ ہے جس سے لوگوں میں عمل کا جذبہ پیدا ہو اور آخرت کی برکتیں ملیں۔

(31) تمام ذمہ دار اسلامی بھائی ''دلجوئی کے فضائل'' پر مشتمل بیان کی کیسٹ ضرور سن لیں۔

نوٹ: مَدَنی انعامات سے متعلق مزید فرامینِ امیرِ اہلسنّت جاننے کے لئے صفحہ نمبر 697 ملاحظہ فرمائیے۔

☆☆☆☆☆☆

(4) علاقے میں مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے؟

(1) مدنی قافلے تیار کرنے کیلئے ہر اسلامی بھائی کے لئے بالعموم جبکہ مدنی قافلہ ذمہ داران کیلئے بالخصوص انفرادی کوشش کرنے کی مختلف صورتیں ہیں:

(۱) درس میں شرکت کرنے والوں پر انفرادی کوشش.....

(۲) ہفتہ وار اجتماع میں شریک ہونے والوں پر انفرادی کوشش.....

(۳) نئے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش اور ماحول سے وابستہ ذمہ داران پر انفرادی کوشش.....

(۴) قریبی رشتہ داروں اور عزیزوں پر انفرادی کوشش.....

(۵) مارکیٹوں میں انفرادی کوشش.....

(۶) جو آپ کے پاس کام کرتے ہیں ان پر یا جن کے پاس آپ کام کرتے ہیں ان پر انفرادی کوشش.....

(2) ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ مدنی قافلے تیار کرنے کا ذہن بناتے ہوئے حکمت عملی کے ذریعے ہر ایک اسلامی بھائی تک مدنی قافلے کی دعوت پہنچانے کی کوشش کریں۔

(3) جب، جس سے، جہاں اور جس لئے بھی ملاقات ہو۔ ملاقات کے اختتام

پر حقِ صحبت ادا کرنے کی نیت سے مدنی قافلے کی دعوت ضرور دیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جس کسی نے کسی کی صحبت اختیار کی اگرچہ لمحہ بھر کے لیے ہو، بروزِ قیامت سوال ہوگا کہ حق صحبت ادا کیا تھا یا ضائع۔''

(احیاء العلوم مع اتحاف ج۷ ص ۸۲)

اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہم جس جس اسلامی بھائی کو حکمت عملی سے بار بار مدنی قافلوں میں سفر کی دعوت دیتے رہیں گے تو یہ دعوت کانوں کے راستے اس کے دل پر نقش ہو جائے گی۔ کیونکہ عربی مقولہ ہے: ''اِذَا کَرَّرَ تَقَرَّرَ۔ جب کوئی بات بار بار کہی جائے تو وہ دل میں قرار پکڑ لیتی ہے۔'' جس طرح عطر کی لمحہ بھر کی صحبت بھی انسان کو خوشبو کا احساس دلاتی ہے اور پھول کا مٹی کے ساتھ رہنا مٹی کو خوشبودار کر دیتا ہے، بالکل اسی طرح ہماری مختصر صحبت بھی اسلامی بھائی کو یہ احساس دلائے کہ **''مجھے مدنی قافلوں کا مسافر بننا چاہئے۔''**

(4) یہ دعوت مدنی قافلوں کے تعارف، راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کے فضائل اور مدنی قافلے کا مسافر بننے کے لئے بھرپور ترغیبی کلمات پر مشتمل ہونی چاہئے۔ پھر آخر میں مدنی قافلے میں سفر کرنے کی نیت کروانا اور اس کا نام و پتہ لکھنا نہ بھولئے۔

(5) یہ نام و پتہ نیت کرنے والے اسلامی بھائی کے علاقے کے مدنی قافلہ ذمہ دار تک پہنچا دیجئے اور خود بھی اس پر انفرادی کوشش کا سلسلہ جاری رکھئے۔ پھر

مدنی قافلہ ذمہ دار کو چاہئے کہ مدنی قافلہ میں سفر کی نیت کرنے والے تمام اسلامی بھائیوں کی ایک فہرست مرتب کر لے۔ پھر وہ روزانہ ان میں سے منتخب اسلامی بھائیوں سے بالخصوص اور دوسرے اسلامی بھائیوں سے بالعموم ان کے گھر، دکان یا دفتر وغیرہ میں ملاقات کرے اور مدنی قافلے میں سفر کی ترغیبی یاد دہانی کرواتا رہے، حتّٰی کہ مدنی قافلے کے سفر کی تاریخ سے پہلے پہلے تمام نیت کرنے والے اسلامی بھائیوں سے ملاقات مکمل کر لے۔ ملاقات کے لئے جاتے وقت مدنی قافلہ پیڈ اور قلم ساتھ ہونا ضروری ہے۔

(6) مدنی قافلے کے سفر کی تاریخ پہلے مقرر ہونی چاہئے۔

(7) جب بھی کسی کو مدنی قافلہ میں سفر کی دعوت دینے کی غرض سے ملاقات کرنے جائیں تو باوضو ہو کر جائیں، اس سے آپ کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوگا۔

(8) مدنی قافلہ تیار کرنے کے دوران ہمیں کتنی ہی دشواریاں پیش آئیں، اُمید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور مایوسی ہمارے قریب بھی نہ پھٹکنے پائے کیونکہ مایوس ہونے سے ہمت جواب دے جاتی ہے، جس کے نتیجے میں جذبہ پہلے تو کم ہونا شروع ہوتا ہے پھر بالآخر ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمّت ہارے بغیر انفرادی کوشش مسلسل جاری رکھیں۔ مشہور ہے کہ ایک بادشاہ جس کا لشکر شکست کھا چکا تھا، سخت مایوسی کے عالم میں ایک غار میں پناہ لئے ہوئے تھا۔ اچانک اس کی نگاہ ایک مکڑی

پر پڑی جس نے غار کی دیوار پر چڑھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی، لیکن اس نے ہمت نہ ہاری اور اپنی کوشش جاری رکھی، بالآخر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئی۔ اس بادشاہ کو یہ بات سمجھ آگئی کہ جہد مسلسل کی بناء پر مشکل سے مشکل مہم کو سر کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی تمام تر ہمت مجتمع کرتے ہوئے اپنے بکھرے ہوئے لشکر کو جمع کیا اور پھر سے دشمن پر حملہ کیا اور فتح یاب ہوا۔

اسی طرح سخت پتھر پر پانی کے چند قطرے گرائے جائیں تو اس میں سوراخ ہونا مشکل بلکہ ناممکن ہے لیکن اگر یہی قطرے مسلسل تیس دن گرتے رہیں تو پتھر میں چھوٹا سا سوراخ ضرور ہو جائے گا۔ بالکل اسی طرح اگر ہم کسی اسلامی بھائی کو مسلسل دعوت دیتے رہیں گے، بالآخر وہ مدنی قافلے کا مسافر بننے کے لئے تیار ہو ہی جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(9) تاجدارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور آسمان وزمین کا نور ہے۔

(المستدرک، کتاب الدعاء، باب الدعاء سلاح المومن، الحدیث: ۱۸۵۵، ج ۲، ص ۱۶۲)

اس لیے مدنی قافلے کی تیاری کے لئے عملی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ صدقِ دل سے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا بھی کرتے رہیں کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ اس کے علاوہ جب بھی گھر سے مدنی قافلے کی تیاری کے لئے چلیں تو

والدین سے دعا کروائیں۔

(10) یہ کام مشکل ضرور ہے، لیکن یاد رکھئے کہ جو کام جتنا دشوار ہوتا ہے اتنا ہی اس کا اجر زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم بن ادھم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد فرماتے ہیں: ''جو عمل دنیا میں جتنا دشوار گزار ہوگا میزانِ عمل پر وہ اتنا ہی زیادہ وزن دار ہوگا۔'' (حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، الرقم: ۱۱۲۱۵، ج۸، ص ۱۶)

(11) مدنی قافلے میں سفر کی دعوت کے دوران اگر کوئی اسلامی بھائی اپنی پریشانی بتائے تو افسوس کرتے ہوئے ہمدردی کا اظہار کریں اور اگر مناسب سمجھیں تو اس کی پریشانی کا حل بھی پیش کریں۔ اس کے بعد مدنی قافلوں کی برکت سے مصائب سے چھٹکارہ پانے والوں کے واقعات سناتے ہوئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کی ترغیب بھی دیں۔ اور اگر وہ خوشی کی خبر سنائے تو مبارکباد دیتے ہوئے اس سے معانقہ بھی کریں (امرد کے ساتھ معانقہ کرنا محلِ فتنہ ہے اس سے اجتناب ضروری ہے)، پھر اسے شکرانے کے طور پر مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دیجئے۔ ہاں! اگر آپ خود پریشان ہوں تو اسے یہ محسوس بھی نہ ہونے دیں کہ آپ پریشان ہیں۔

(12) جس سے ملاقات کریں، تحفہ پیش کریں (جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو) کیونکہ حدیث پاک میں ہے، ''باہم تحفہ دو محبت بڑھے گی۔''

(الموطا للامام مالك، كتاب حسن الخلق، باب ماجاء في المهاجرة، الحديث: ۱۷۳۱، ج۲، ص ۴۰۷)

(13) مدنی قافلے میں سفر کے لئے تیار ہو جانے والے اسلامی بھائی سے سفر کا

سامان روانگی کی تاریخ سے دو دن پہلے لے لیں۔

(14) اگر کسی کو اجازت کا مسئلہ درپیش ہو تو گھر پر جا کر اجازت طلب کریں۔

(15) جب ذمہ داروں کا مدنی مشورہ ہو تو ذمہ داروں سے مدنی قافلے کے سفر کی تاریخیں لے لیں۔

(16) مدنی قافلہ روانہ کرنے سے پہلے امیرِ قافلہ ضرور تیار کریں۔

(17) جب کوئی مدنی قافلہ سفر پر روانہ ہو تو اس کی خوب تشہیر کی جائے۔ ہر اسلامی بھائی بطورِ ترغیب دوسروں کو بتائے کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں فلاں دن قافلے میں جا رہا ہوں۔"

(18) تمام ذیلی حلقوں میں ذمہ دار قافلہ کے ذریعے ہفتہ بھر تمام درسوں اور بیانات میں اعلانِ قافلہ ہونا چاہئے، نیز ہر مسجد کی سطح پر ہفتہ میں کم از کم ایک دن پورا بیان صرف قافلہ کے موضوع پر ہو۔

(19) ہفتہ وار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی مضبوط ترکیب بنائی جائے اور اس سے مدنی قافلہ تیار کیا جائے۔

(20) قافلے میں سفر سے متعلقہ اہداف کو تمام اسلامی بھائی آپس میں تقسیم کر لیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہدف سے زیادہ قافلے تیار ہو جائیں گے۔

(21) ہر اسلامی بھائی کو دُھن ہونی چاہئے کہ "مجھے مدنی قافلے تیار کرنے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

(5) قافلہ سے قافلے کیسے سفر کروائیں؟

(1) مدنی قافلے کی کامیابی کا انحصار تین باتوں پر ہے:

(۱) جہاں پر مدنی قافلہ جائے وہاں سے دوسرا مدنی قافلہ سفر بھی کروائے۔

(۲) مدنی قافلے میں سفر کرنے والوں میں سے ہر ایک کا ذہن یہ بن جائے کہ مجھے کم از کم ہر ماہ تین دن مدنی قافلے میں سفر کرنا ہے۔

(۳) مدنی قافلے والے جب واپس علاقے میں جائیں تو وہاں بھی مدنی کام کی دھوم مچ جائے۔

(2) ''دعوت اسلامی'' کے کام کی جان ''مدنی قافلہ'' اور مدنی قافلے کی جان ''ملاقات یعنی انفرادی کوشش'' اور انفرادی کوشش کی جان ''خوش اخلاقی'' کو ہر وقت پیش نظر رکھا جائے۔

(3) تین دن کے مدنی قافلے میں پہلے دن مختلف اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کر کے انہیں مدنی قافلے کا مسافر بننے کی بھرپور ترغیب دلائی جائے اور نیت کروانے کے بعد ان کے نام بھی لکھ لئے جائیں۔ پھر دوسرے دن گھروں پر ملاقات کر کے اسلامی بھائیوں کو مدنی قافلے میں سفر کے لئے ترغیب دی جائے۔ اسی دوران مدنی قافلے کے شرکاء میں سے کوئی مبلغ ذہنی طور پر تیار رہے پھر جیسے ہی دوسرے مدنی قافلے کی ترکیب بنے وہ اس قافلے کو لے کر وہاں سے روانہ

ہوجائے اور اگر مبلغ کی ترکیب نہ بن پائے تو نئے تیار ہونے والے اسلامی بھائیوں کو ہاتھوں ہاتھ مدنی تربیت گاہ میں پیش کردیجئے۔

(4) پہلے دن سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّتوں کے موضوع پر بیان کیا جائے تاکہ لوگوں کے ذہنوں میں سُنّتوں کی اہمیت بیٹھ جائے۔ دوسرے دن حُسنِ اخلاق پر بیان ہو اور تیسرے دن خوفِ الٰہی اور عشقِ رسول پر بیان ہو۔

حُسنِ اخلاق کے بیان سے شوق بیدار ہوگا، خوفِ الٰہی عزوجل سے دل نرم ہونگے، عشقِ رسول کے بیان میں آنکھوں سے اشکوں کی برسات ہوگی تو راہ خدا میں سفر کروانے میں آسانی ہوگی۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پہلے دن مدنی قافلوں کی نیت، راہِ خدا میں سفر کی اہمیت اور نیت کے فضائل پر بیان ہو۔ دوسرے دن نام لکھوانے کی ترغیب دلائیں اور نام لکھے جائیں اور تیسرے دن بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی دین کی خاطر قربانیاں بتا کر سفر کی ترغیب دلائیں اور ہاتھوں ہاتھ سفر کی ترکیب بنائیں۔

(5) جس مسجد میں مدنی قافلہ ٹھہرے، قافلے میں شریک اسلامی بھائی اُس مسجد کے ذمہ دار سے مل کر وہاں کے نمازی حضرات یا دیگر اسلامی بھائیوں کی مصروفیات کے بارے میں معلومات حاصل کرلیں۔ نیز علاقے کے اسلامی بھائیوں سے مدنی قافلہ سفر کروانے کے سلسلے میں بھرپور تعاون کی درخواست بھی کریں۔

(6) انفرادی کوشش کے حلقے (۱۱:۳۱تا۱۲:۰۰) میں دو اسلامی بھائی مساجد کے ائمہ کرام، علمائے دین اور مشائخ عظام کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور ان سے مدنی کام اور مدنی قافلوں میں اضافے کے لئے دعا کی درخواست کریں اور احسن انداز میں مدنی قافلے میں سفر کی التجا کریں۔

(7) اگر مدنی قافلہ کسی گاؤں یا گوٹھ میں جائے تو انفرادی کوشش کے حلقے میں وہاں کے وڈیرے یا چودھری صاحب اور شہر میں جائے تو شخصیات کے گھروں وغیرہ پر جا کر نیکی کی دعوت دیں۔ اگر وہ قافلے میں سفر کے لئے تیار ہو گئے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ وہاں سے قافلہ خود ہی تیار ہو جائے گا۔ ان شخصیات کو انتہائی محبت سے پہلے مسجد میں آنے کی دعوت دیں پھر انہیں مدنی قافلے کی اہمیت بتا کر مدنی قافلے میں سفر کرنے کیلئے تیار کریں۔

(8) شرکائے قافلہ میں سے ہر اسلامی بھائی کو اخلاص کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے کہ ''ہمیں یہاں سے زیادہ سے زیادہ مدنی قافلے سفر کروانے ہیں۔''

اس سلسلے میں درس و بیان میں بھی ترغیب دلائیں اور اس کے بعد انفرادی کوشش کے ذریعے بھی۔

(9) جب نئے اسلامی بھائی مسجد میں آئیں تو انفرادی کوشش کے ذریعے ان کے ذہن میں علمِ دین حاصل کرنے اور سنّتیں سیکھنے کی اہمیت اجاگر کر کے انہیں

مدنی قافلے میں سفر کے لئے تیار کریں۔اس کے ساتھ ساتھ انہیں ''راہ خدا عزوجل میں سفر کرنے کے فضائل و بَرَکات'' اور ''دعوت اسلامی کی مدنی بہاریں'' سنا کر بھی ترغیب دلائیں۔اور اگر کسی پرانے اسلامی بھائی سے ملاقات ہو تو انہیں مدنی قافلے کی قدر و قیمت کا احساس دلا کر مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دیجئے۔نیز ان کا یہ بھی ذہن بنائیے کہ یوں تو ہر سُنّی دعوتِ اسلامی والا ہے لیکن ہمیں حقیقی معنوں میں ''دعوتِ اسلامی'' والا بننے کے لئے کم از کم پانچ مدنی انعامات کا عامل بننا ہے:

(۱) ہر ماہ پابندی سے ۳ دن مدنی قافلے میں سفر کرنا ہے۔

(۲) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کرنی ہے۔

(۳) ہر ہفتے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں اول تا آخر شریک ہونا ہے۔

(۴) روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمہ دار کو جمع کرانا ہے۔

(۵) روزانہ کم از کم دو گھنٹے دعوت اسلامی کے مدنی کاموں میں صرف کرنے ہیں۔

(10) جب بھی کسی پر مدنی قافلے میں سفر کے لئے تیار کرنے کی غرض سے انفرادی کوشش فرمائیں تو وقت کی مناسبت سے ماقبل بیان کردہ چیزوں کے ساتھ ساتھ راہِ خدا میں پیش کی گئی اسلاف (بزرگانِ دین) رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کی قربانی کے

واقعات بھی سنائیں پھر راہ خدا میں سفر سے روکنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کا طریقہ بھی بتائیں۔اس کے بعد مذکورہ اسلامی بھائی کو مدنی قافلے میں سفر کے اُخروی فضائل کے ساتھ ساتھ دُنیاوی بَرَکات کے بارے میں بھی بتایئے۔

(11) یاد رکھئے کہ مدنی قافلہ تیار کرنے کے لئے انفرادی کوشش، اجتماعی بیان سے کہیں زیادہ مُؤَثَّر ثابت ہوتی ہے اور انفرادی کوشش میں ذاتی کردار کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے، لہٰذا! اگر ہم باعمل ہوں گے تو ہم سے ملاقات کرنے والے دعوتِ اسلامی سے متاثر ہونگے، لیکن اگر ہمارے قول وفعل میں تضاد ہوگا تو ہم سے وابستہ رہنے والے اسلامی بھائیوں کے بدظن ہوجانے کا قوی اندیشہ ہے۔

(12) جو اسلامی بھائی مدنی قافلے میں سفر کے لئے تیار ہو چکے ہوں، ان کی خیر خواہی کی ترکیب بنائی جائے مثلاً نمکو، بسکٹ یا فروٹ پیش کیجئے کہ اس سے ان کے دل میں مدنی ماحول کی محبت میں اضافہ ہوگا اور شیطان کو انہیں مدنی قافلے میں سفر سے روکنے میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

(13) کسی اسلامی بھائی کو مدنی قافلے میں سفر کے لئے تیار کر لینے ہی پر اکتفا نہ کریں بلکہ قافلے میں سفر کے بعد بھی اسے مستقل طور پر مدنی ماحول میں لانے کے لئے انفرادی کوشش جاری رکھئے۔

☆☆☆☆☆☆

(6) امیرِ قافلہ کو کیسا ہونا چاہئے

پیارے اسلامی بھائیو!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کا مدنی کام دن بدن وسیع اور مضبوط تر ہوتا جارہا ہے۔ ابتداء کے تجرباتی مراحل سے گزرنے کے بعد اب ہر کام کی باقاعدہ ترکیب بن چکی ہے اور یہ بات اب روزِ روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ اگر ہم پوری دنیا میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنا چاہتے ہیں اور اپنے مدنی مقصد (مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے) میں کامل کامیابی کی تمنا رکھتے ہیں تو ہمیں اپنے مدنی قافلوں کو مضبوط بنانا ہوگا۔

اس کے لئے ہمیں ہر اسلامی بھائی کو راہِ خدا کا مسافر بنانے کے لئے مسلسل کوشش کرنا ہوگی تاکہ ہر مسلمان سنتوں کا عامل اور تبلیغ قرآن وسنت کا مخلص مُبَلِّغ بن کر دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والا بن جائے۔ اس کے علاوہ ہمیں خود بھی مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا مستقل معمول بنانا ہوگا۔

ان مدنی قافلوں کی کامیابی اور ترقی کا راز اس میں پوشیدہ ہے کہ مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے اسلامی بھائیوں کو اتنی بہترین تربیت دی جائے کہ وہ ایک مرتبہ سفر کرنے کے بعد نہ صرف خود بار بار مدنی قافلوں کے مسافر بنیں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو مدنی قافلوں میں سفر کروانے والے بن جائیں۔

مدنی قافلے میں بہترین تربیت دینے میں آسانی کے لئے ہمارے مدنی مرکز نے ''جدول'' کی صورت میں ہمیں ایک رہنما عطا فرمادیا ہے۔

اب اس جدول پر کماحقہ عمل کروانے کے لئے ایسا مضبوط امیرِ قافلہ درکار ہے جو بااخلاق، اسلامی بھائیوں کا خیرخواہ، ان کی نفسیات کو سمجھنے والا، باحکمت، تجربہ کار اور مدنی ذہن رکھنے والا ہو۔ کیونکہ اگر امیرِ قافلہ کمزور ہوگا تو قافلے میں انتشار، جدول پر عدمِ عمل، آپس میں اُلجھنے، ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی کرنے اور قافلہ ٹوٹنے جیسے نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا، جس کی بنا پر قافلہ اپنے مقاصد میں ناکام ہوسکتا ہے۔

الغرض مدنی قافلوں کی کامیابی کے لئے امیرِ قافلہ کا مضبوط ہونا بے حد ضروری ہے۔

یاد رہے! امیرِ قافلہ کے لئے اگرچہ سند یافتہ عالم ہونا ضروری نہیں تاہم اس میں: (۱) فرض علوم حاصل کرنے کا جذبہ (۲) سمجھ وحکمت عملی (۳) حُسنِ اخلاق (۴) قوتِ برداشت (۵) سنجیدگی (۶) خدمت کا جذبہ (۷) ہر کسی کو اپنے ساتھ لے کر چلنے اور کام لینے کی صلاحیت کا پایا جانا ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

شرکائے قافلہ کی تربیت کے مدنی پھول

امیرِ قافلہ کو چاہئے کہ وہ شرکائے قافلہ کی تربیت کرنے میں درج ذیل پہلو مدِ نظر رکھے.....

(۱) اطاعتِ امیر کے لئے ذہن بنانا:

امیرِ قافلہ کو چاہئے کہ اطاعتِ امیر کے حوالے سے شرکائے قافلہ کا اس طرح ذہن بنائے.....

''پیارے اسلامی بھائیو! مدنی قافلے میں امیرِ قافلہ اس لئے بنایا جاتا ہے کہ قافلے میں تمام معمولات منظم انداز میں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں۔ جب بھی کوئی سفر کیا جائے تو ہمیں چاہئے کہ کسی اسلامی بھائی کو اپنا اَمیر مقرر کرلیں جیسا کہ آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اگر تین شخص سفر میں ہو تو انہیں چاہئے کہ ایک کو اپنا امیر بنالیں۔''

(کنز العمال، الحدیث:۱۷۴۹۶، ج ۶، ص ۳۰۰)

امیر کی اطاعت ہم پر لازم ہے لیکن امیر کو چاہئے کہ خود کو قوم کا خادم سمجھے یعنی لوگوں کو چاہئے کہ امیرِ قافلہ کی اطاعت کریں اور امیر کو چاہئے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھنے کے بجائے خود کو ان کا خادم تصوُّر کرے اور ان کی خیر خواہی کرتا رہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! مجھے مدنی مرکز کی طرف سے آپ کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے، آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جب بھی کوئی بات آپ کی بارگاہ میں عرض کروں بیان کردہ باتوں کی روشنی میں اسے ضرور شرفِ قبولیت بخشئے گا اور اگر کہیں کوئی کمی پائیں تو نیکی کی دعوت کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے میری اصلاح فرمادیں۔

(۲) نظم وضَبط:

امیر قافلہ کا سب سے اہم کام یہ ہے کہ شرکائے قافلہ کو نیکی کی دعوت، نماز، ذکر، درود اور سیکھنے سکھانے میں جدول کے مطابق انفرادی اور اجتماعی طور پر مشغول رکھے۔ اس کے لئے مدنی قافلے میں نظم وضبط کا جتنا خیال رکھا جائے گا جدول پر عمل اتنا ہی آسان ہوگا اور جدول پر عمل کرنے کی برکت سے یہ قافلہ اپنے مقاصد میں عظیم کامیابی حاصل کرے گا۔

نظم وضبط قائم رکھنے کے سلسلے میں شرکائے قافلہ کے اتحاد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ لہٰذا امیرِ قافلہ کے لئے ضروری ہے کہ قافلے میں نظم وضبط قائم رکھنے کے لئے شرکائے قافلہ میں بالخصوص ان مواقع پر اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۱) کھانا کھاتے وقت..... (۲) سفر میں دعا پڑھاتے وقت.....

(۳) تربیت دیتے وقت.... (۴) رات کو آرام کرتے وقت.....

(۵) سفر کے دوران..... (۶) نوافل، اشراق وچاشت وتہجد میں....

(۷) صدائے مدینہ لگاتے وقت.... (۸) نیکی کی دعوت دیتے وقت۔

اور آپس میں اتحاد اسی وقت پیدا ہوسکتا ہے جب تمام شرکائے قافلہ ایک دوسرے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے محبت کریں۔ اسی طرح اَمیرِ قافلہ کو بھی چاہئے کہ اپنے دل میں شرکائے قافلہ کی محبت رکھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے بارے میں غیب داں آقا صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''جس میں تین اوصاف ہوں گے وہ ایمان کی لَذَّت پائے گا۔

(۱) جس کے نزدیک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت تمام عالَم سے زیادہ ہو۔

(۲) جو کسی سے خاص اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے محبت رکھتا ہو۔

(۳) جس کو ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے ایسی نفرت ہو جیسی آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حلاوۃ الایمان، الحدیث ۱۶، ج۱، ص ۱۷)

جب شرکائے قافلہ کے درمیان محبت بھری فضا قائم ہوجائے گی تو ہر اسلامی بھائی اسلام کا مخلص مبلغ بن کر نیکی کی دعوت کی ذمہ داریاں پوری دیانت داری سے ادا کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔ سب کے سامنے ایک ہی مقصد ہوگا کہ

"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ" اور یہ مقصد تمام شرکائے قافلہ کو محبت و اخوت کی مضبوط لڑی میں پروئے رکھے گا جس کی وجہ سے قافلے میں سب کا وقت خوشگوار گزرے گا۔

(۳) مدنی مشورہ:

امیرِ قافلہ کو چاہئے کہ قافلے کے تمام اُمور مدنی مشورہ کے طریقۂ کار کے مطابق شرکائے قافلہ کے مشورے سے طے کرے۔ اس کی برکت سے دوسرے اسلامی بھائیوں کو اپنی اہمیت اور قافلے کے معاملات میں شرکت کا احساس ہوگا، قافلے میں ان کی دلچسپی بڑھے گی اور ان کے دل میں امیر قافلہ کے لئے احترام وسیع ہوجائے گا۔ مشورے کے ذریعے ذمہ داریاں اَحسن انداز میں باہم تقسیم ہوجاتی ہیں اور ہر کام کے مختلف پہلو نکھر کر سامنے آتے ہیں۔ مشورہ کرنا ہمارے آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سنت بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ (پ ٤، آل عمران: ١٥٩)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جس کسی بات کا ارادہ پکا کرلو تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) پر بھروسہ کرو۔

سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے اور اس کے بارے میں کسی سے مشورہ کرے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رضا

کے لئے فیصلہ کرے تو اسے سب سے بہتر کام کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے۔"

(شعب الایمان للبیهقی، الحادی والخمسون باب فی الحکم بین الناس بالحدیث:۷۵۳۸،ج۶،ص۷۵)

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: "کوئی قوم جب بھی آپس میں مشورہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ اُسے ان کی افضل رائے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔" (تفسیر قرطبی، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ:۱۵۹،ج۲،ص۱۹۳)

مشورے سے پہلے امیرِ قافلہ تمام شرکا کو اس بات کا ضرور احساس دلائے کہ ہم ایک اہم مقصد کے لئے مدنی قافلے میں سفر کر رہے ہیں لہٰذا ہم سب کو چاہئے کہ سنجیدگی کا دامن تھامے رکھیں، کسی کی بات کاٹ کر درمیان میں بولنا یا کئی اسلامی بھائیوں کا ایک ساتھ بولنا یا گفتگو کے دوران طنز و مذاق کا سلسلہ شروع کر دینا انتہائی غیر مناسب ہے۔

امیرِ قافلہ کو چاہئے کہ مشورہ کے دوران سب کی تجاویز توجہ سے سنے تاکہ اسلامی بھائیوں کی حوصلہ شکنی نہ ہو کیونکہ اگر کسی کی تجویز یا مشورہ توجہ سے نہ سنا گیا تو ممکن ہے کہ وہ آئندہ مشورہ دینے سے ہی گریز کرے۔ اس طرح اُمیرِ قافلہ اس کی فکری صلاحیتوں سے استفادہ نہ کر پائے گا۔ پھر اگر کسی کی تجویز قابلِ عمل نہ ہو تب بھی اس کے اچھے پہلوؤں کی تعریف کرے اور ممکن ہو تو حوصلہ افزائی کرنے کے ساتھ ساتھ اسے سمجھائے کہ اس کی تجویز کے کون سے پہلو کن وجوہات کی بنا پر قابلِ عمل نہیں۔

شرکائے قافلہ کا یہ بھی ذہن بنایا جائے کہ جب ایک ہی موضوع پر مشورہ دینے والے کثیر ہوں تو ہر ایک کی رائے پر عمل ممکن نہیں ہوتا لہٰذا کوئی بھی اسلامی بھائی اسے ہرگز اَنا کا مسئلہ نہ بنائے کہ میرا مشورہ کیوں نہیں مانا گیا؟

(۴) شرکائے قافلہ سے اچھا برتاؤ:

اچھا امیر وہی ہوتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کو اپنے پیشِ نظر رکھے، اپنے مقصد سے مخلص ہو، اپنے زیرِ تربیت اسلامی بھائیوں سے پُرخلوص محبت کرنے والا ہو، اپنے اسلامی بھائیوں کی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں رہے اور ان کے دل میں ایسا گھر کر جائے کہ شریعت کے دائرے میں رہ کر انہیں خواہ کیسا ہی کام کرنے کو کہے وہ بے چون وچرا اس کے حکم کو بجالائیں۔

بعض امیرِ قافلہ یہ شکوہ کرتے ہیں کہ شرکائے قافلہ اطاعت نہیں کرتے۔ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ امیرِ قافلہ کو اطاعت کروانا ہی نہیں آتا، ہر وقت حکم دینے کے انداز میں گفتگو کرنا، خود کو اسلامی بھائیوں سے برتر جاننا، اسلامی بھائیوں کی معمولی غلطیوں پر انہیں سخت الفاظ اور حقارت بھرے لہجہ میں ڈانٹنا وغیرہ یہ سب چیزیں مل کر شرکائے قافلہ کو امیرِ قافلہ سے مُتَنَفِّر کردیتی ہیں۔

یاد رکھئے! کسی کی محبت اس کی اطاعت کرواتی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ امیرِ قافلہ اور شرکائے قافلہ کے درمیان اُخُوّت ومحبت کا مضبوط رشتہ قائم ہو۔ اس کے علاوہ امیرِ قافلہ خود بھی جدول کی پابندی کرنے میں بے حد چُستی کا مظاہرہ کرے

کیونکہ امیرِ قافلہ کے عمل کا اثر پورے قافلے پر پڑتا ہے۔اس لئے اگر امیرِ قافلہ، مدنی قافلوں میں سفر کا پابند، مدنی انعامات کا عامل، تقویٰ و پرہیز گاری سے آراستہ ہوگا تو پورا قافلہ مدنی انعامات پر عمل پیرا ہو جائے گا۔لیکن اگر امیر قافلہ خود بے عمل ہوگا یا جدول پر عمل میں سستی کا مظاہرہ کرے گا تو شرکائے قافلہ کا سست ہو جانا بعید از گمان نہیں۔

شرکائے قافلہ کے دل نازک آبگینوں کی طرح ہوتے ہیں، جو معمولی سی ٹھیس سے ٹوٹ سکتے ہیں، لہٰذا! امیرِ قافلہ کو چاہئے کہ ہر ایک سے اس کے نفسیاتی تقاضوں کے مطابق سلوک کرے اور انہیں بوریت سے بچانے کے لئے خشک مزاجی اور افسردگی سے کوسوں دور بھاگے بلکہ شرعی اجازت کے تحت خوش طبعی بھی کرے۔

ہمارے پیارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم بھی اپنے شایانِ شان خوش طبعی فرماتے چنانچہ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے آقا و مولیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔''

(جامع الترمذی، شمائل، باب ماجاء فی ضحک رسول اللہ، الحدیث: ۲۲۶، ج۵، ص۵۴۲)

شرکائے قافلہ کی تربیت کے لئے مذکورہ بالا طریقوں کو اپنانے سے آپ کا قافلہ ایک یادگار قافلہ کہلائے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

☆☆☆☆☆

(7) مدنی قافلے کو سفر کروانے کے مدنی پھول

(شروع سے آخر تک قافلے کا سفر کیسا ہونا چاہئے؟)

از امیرِ اہلسنّت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیۃ

سفر سے قبل مدنی پھول:

(۱) روانگی سے پہلے ہی مقامِ سفر، وقت اور سامان سفر کے بارے میں شرکائے قافلہ کو اطلاع کر دی جائے۔

(۲) شرکائے قافلہ روانگی کے مقررہ وقت سے پہلے پہلے مقررہ جگہ مثلاً "مدنی مرکز فیضانِ مدینہ" میں پہنچ جائیں تا کہ تربیت بھی ہو جائے اور دیگر حاجات سے فراغت پا لینے کے بعد قافلے کی با آسانی روانگی ممکن ہو سکے۔

(۳) روانگی سے قبل جو تربیت ملے اس کے مدنی پھول اسلامی بھائی اپنی ڈائری میں ضرورتاً لکھ لیں۔

(۴) مدنی قافلے میں جدول کے مطابق سفر ہو ایک مدنی قافلے میں کم از کم 7 اسلامی بھائی اور زیادہ سے زیادہ 12 اسلامی بھائی ہوں۔

(۵) امیر قافلہ کے پاس سنّت بکس، چٹائی، پیٹ پر باندھنے کا پتھر، مٹی کے برتن، سنت کے مطابق 3 انگلیوں سے کھانے کی عادت بنانے کیلئے ربڑ بینڈ، اذان و اقامت کے اعلانات کے کارڈ موجود ہونے چاہئیں۔

(۶) امیر قافلہ کے پاس مدنی قافلہ بیڈ، مدنی قافلوں کی نیت کا کارڈ، سامانِ مدنی

انعامات اور خصوصی طور پر عطاری پیڈ ضرور ہونا چاہئے۔

(۷) مدنی قافلے میں اَمیرِ اہلسنّت شیخِ طریقت دامت برکاتہم العالیہ کے رسائل، بیانات اور مدنی مذاکروں کی کیسٹیں تحفے میں پیش کرنے کی ترکیب بنائیں۔

(۸) تربیت کے بعد امیرِ قافلہ سب اسلامی بھائیوں کو پہلے اپنے بارے میں بتائے پھر ان کا تعارف حاصل کرے، اس طرح وہ سب اسلامی بھائیوں کے نام سے واقف ہوجائے گا اور شرکا بھی ایک دوسرے کے نام جان لیں گے۔

(۹) اَمیرِ قافلہ اپنے اور شرکا کے نام و پتا وغیرہ فارم پر لکھ کر تربیت گاہ یا مدنی قافلہ ذمہ دار کو جمع کروادے اور کارکردگی فارم میں بھی درج کرلے۔

(۱۰) پھر اَمیرِ قافلہ اسلامی بھائیوں کو ان موضوعات پر سنّتیں اور آداب بتائے:

☆ سفر کی سنّتیں اور آداب ☆ بازار میں جانے کے آداب ☆ احترامِ مسجد۔ نیز نئے اسلامی بھائیوں کو ترغیب دلانے کا طریقہ وغیرہ سمجھائے۔

(۱۱) امیرِ قافلہ روانگی سے قبل ہی مناسب اخراجات جمع کر کے لکھ لے تاکہ قافلہ ختم ہونے پر باآسانی حساب ہوسکے۔

(۱۲) ہر ایک سے یکساں رقم جمع کرائے اگر یہ ممکن نہ ہو تو جس کے پاس کم رقم ہو کوئی اسلامی بھائی اُس کی کمی پوری کردے اگر یہ نہ ہوسکے تو **امیرِ قافلہ** فقط مُبہَم (یعنی غیر واضح) سا اعلان نہ کرے، بلکہ سب سے فرداً فرداً صَراحَۃً (یعنی ایک ایک سے صاف لفظوں میں) اِجازت لے۔ ہاں کم رقم دینے والے کی نشاندہی کر کے اُس کو

شرمندہ نہ کیا جائے۔ مَثَلاً امیرِ قافلہ ایک ایک سے کہے: مَثَلاً ہم نے سب سے فی کس **92** روپے لئے ہیں مگر ایک اسلامی بھائی ایسے ہیں جنہوں نے **63** روپے دیئے ہیں، کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے کہ وہ بھی کھانے پینے وغیرہ مُعاملات میں برابر کے شریک رہیں؟ (جو جو اجازت دیں گے صرف ان ہی کی طرف سے اجازت مانی جائے گی۔ بالفرض کسی نے اجازت نہ دی تو اُس کا حساب الگ رکھنا ضروری ہے)

(۱۳) چولہا، دسترخوان و برتن وغیرہ سامان کو دیکھ لے جس چیز کی کمی ہو اسے شامل کرلے۔

(۱۴) فیضانِ سنّت، رسائل اور ضروری اسلامی کتابیں اور اگر ضرورت ہو تو مصالحہ جات وغیرہ بھی ساتھ لے جائیں۔

(۱۵) روانگی سے قبل تمام اسلامی بھائی دو رکعت نمازِ سفر ادا کریں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

(۱۶) پھر دعا کر کے روانہ ہوں، یہ دعا اَمیرِ قافلہ کرائے۔

(۱۷) اَمیرِ قافلہ ہر دو اسلامی بھائیوں کو آپس میں رفیق بنادے۔

(۱۸) رفیق جان پہچان والے یا دوستی والے نہ ہوں بلکہ ایک نئے اور ایک پرانے کو رفیق بنایا جائے۔

(۱۹) جس سواری میں سفر کرنا ہے مثلاً ٹرین یا بس اس کی معلومات پہلے سے لے لیں اور وقت وغیرہ بھی معلوم کرلیں اور پھر جس پر آسانی ہو اس سواری پر سفر فرمائیں۔

دورانِ سفر مدنی پھول:

(۲۰) اب ہر اسلامی بھائی اپنا اپنا سامان خود اٹھائیں اور اپنے اپنے رفیق کے ساتھ چلیں۔ منتشر ہو کر چلنے کی بجائے دو دو کی قطار میں چلیں، تسبیح وغیرہ پر درود شریف پڑھتے رہیں یا آپس میں صرف اور صرف سنتوں کی خدمت، اپنی اصلاح اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کا ذہن بنائیں۔

(۲۱) اسی طرح سواری پر امیر قافلہ کی اجازت سے سوار ہوں۔

(۲۲) سواری پر ہمیشہ صبر و تحمل سے سوار ہوں، دھکم پیل سے گریز کریں۔

(۲۳) امیر قافلہ سب کو سوار کرنے کے بعد سوار ہو۔ جب سب کو نشست مل جائے تو آخر میں خود بیٹھے ورنہ کھڑا رہے یا نیچے بیٹھ جائے۔

(۲۴) اَمیرِ قافلہ خود دعا پڑھائے یا شرکاء میں سے کسی کو پڑھانے کی اجازت دے۔

(۲۵) بے وقوفوں کی طرح بس میں شور نہ مچائیں اور نہ بس کی دیواریں بجائیں۔

(۲۶) جہاں کہیں ٹھہریں تو ایک ساتھ ٹھہریں منتشر ہو کر نہ ٹھہریں۔

(۲۷) رفیقِ سفر تمام سفر اکٹھا کریں فضول گوئی سے مکمل اجتناب کریں بلکہ سنتیں اور دعائیں یاد کروائیں۔

(۲۸) اگر سفر میں تھکاوٹ یا غنودگی طاری ہو تو گفتگو کے بجائے آرام کریں۔

(۲۹) الگ الگ بیٹھیں ہوں تو برابر میں بیٹھنے والے سے حُسنِ اخلاق کے ساتھ

بات چیت شروع کریں، ''دعوتِ اسلامی'' کا تعارف کرانے کے بعد مدنی قافلے کی دعوت پیش کریں۔

(۳۰) اگر کوئی سوال یا تنقید کرے تو خاموش رہیں مناسب خیال فرمائیں تو امیر قافلہ سے ملاقات کرادیں۔

(۳۱) تمام اسلامی بھائی اپنے سامان کی خود حفاظت کریں اور خود اٹھائیں۔

(۳۲) چلتی بس یا گاڑی میں سوار ہونے اور اترنے سے گریز کریں۔

(۳۳) جب کبھی بس میں سوار ہوں تو سلام کریں اور جہاں جگہ مل جائے تشریف رکھیں، دیگر مسافروں سے ملاقات کریں، حال احوال پوچھیں۔

روایت میں آتا ہے کہ ''جب دو اسلامی بھائی آپس میں بھائی چارہ قائم کریں تو دونوں کو چاہئے کہ پہلے اپنے نام، ولدیت، خاندان اور قبیلوں کے نام بتلائیں تاکہ دوستی زیادہ مستحکم ہو۔''

(سنن الترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی اعلام الحب الحدیث: ۲۴۰۰، ج ۴، ص ۱۷۶)

(۳۴) کسی موضوع پر بحث نہ کریں، بلکہ اگر کوئی کرے تو کہیں میں ادنیٰ سا طالب علم ہوں آپ علمائے اہلسنّت سے رجوع کریں۔

(۳۵) اَمیرِ قافلہ، قافلے والوں کی خوب خدمت کرے اور اسے بوجھ نہیں بلکہ سعادت تصوُّر کرے۔

حدیث پاک میں ہے: ''سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ'' یعنی ''قوم کا سردار

قوم کا خادم ہوتا ہے"۔ (شعب الایمان للبیھقی، ج۶، ص۳۳۴، الحدیث:۸۴۰۷)

ان کا سامان باری باری اٹھائے، سب کو یکساں محبت دے، کسی ایک کا ہو کر نہ رہ جائے۔

(۳۶) شرکائے قافلہ لاکھ غلطیاں کریں ہرگز ہرگز غصّہ نہ کرے ورنہ نقصان ہی ہوگا نرمی، نرمی، نرمی اور صرف نرمی کا رویہ رکھے۔

(۳۷) جب مطلوبہ علاقہ آجائے تو امیرِ قافلہ کی اجازت سے انتہائی نظم وضبط سے اتریں۔ بازار سے گزرتے ہوئے اپنی نگاہیں جھکائے رکھیں، نگاہیں نیچی رکھنا سرکارِ دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سنت کریمہ بھی ہے۔

(احیاء العلوم، ج۲، ص۴۴۲)

اِدھر اُدھر دیکھنے کی وجہ سے بدنگاہی میں مبتلا ہوجانے کا غالب اِمکان ہے۔ منقول ہے: "جو شخص شہوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن وجمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔"

(الھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی النوظر... الخ، ج۲، ص۳۶۸)

(۳۸) آپس میں مدنی مقصد یعنی "مجھے اپنی (اصلاح کی کوشش مدنی انعامات پر عمل کر کے) اور (مدنی قافلوں میں سفر کر کے) ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" کے بارے میں گفتگو کریں یا ذِکر و دُرُود کرتے رہیں۔ دو، دو کی قطار میں رفیق کے ہمراہ چلیں، راستہ میں جب بھی دُعا پڑھیں لَہجہ دھیما رکھیں۔

مقامِ تربیت کے مدنی پھول:

(۳۹) مطلوبہ مسجد میں پہنچ کر سیدھا قدم داخل کریں، دعا پڑھیں، نیتِ اعتکاف بھی فرمائیں۔ سامان مسجد کے ایک کونے میں سمیٹ کر اوپر چادر وغیرہ ڈال کر رکھیں۔

(۴۰) اَمیرِ قافلہ مسجد انتظامیہ و امام صاحبان نیز اس حلقے کے ذیلی مشاورت کے نگران و قافلہ ذمہ دار وغیرہ سے ملاقات کر کے قافلے کی آمد کی اطلاع دے، (مشورہ کر کے فوری تفصیلات بتا کر ذمہ داریاں سونپی جائیں اور جدول پر عمل شروع کریں)

(۴۱) مسجد کے کسی کام میں مداخلت نہ کریں حتّٰی کہ اذان و اقامت کی بھی اجازت طلب نہ کریں، از خود اجازت مل جائے تو حرج نہیں۔

(۴۲) ایسے افعال سے بچیں جس سے لوگ آپ سے بدظن ہوں۔

مثلاً اذان کے بعد بھی لیٹے رہنا، ہلڑبازی کرنا، شور مچانا اور ہنسی مذاق میں لگے رہنا۔

(۴۳) مسجد کی خیر خواہی کریں اور نمازیوں کو خیر خواہی کے ذریعے درس و بیان کے لئے نرمی سے روکیں۔

(۴۴) روزانہ مقررہ وقت پر شرکائے قافلہ کو آج کا جدول بتائے اور ان کے مشورے سے اعلان، درس و بیان، وقفۂ استراحت میں اگر ضرورت محسوس کریں تو جاگ کر سامان کی حفاظت وغیرہ، تہجد اور فجر کے لئے جگانے، درس و بیان کے وقت جانے والے نمازیوں کو روکنے کی فرداً فرداً درخواست کرنے والے اور مبلّغ کے قریب بٹھانے کیلئے خیر خواہ، بیان کے بعد قافلوں کے لئے نام و پتہ لکھنے، سودا

سلف لانے پکانے کھلانے، اور برتن وغیرہ دھونے کی ذمہ داریاں مختلف اسلامی بھائیوں کے سپرد کرے۔

(۴۵) دوپہر اور شام کے کھانے کے لئے سالن ایک ہی دفعہ بنایا جائے، بازار میں کھانے کی اشیاء خریدنے کے لئے جائیں تو جلدی واپس آئیں کیونکہ بازار کو شیطان کا گھر کہا گیا ہے۔

(۴۶) بعد نماز فجر 7 منٹ بیان، اس کے بعد مدنی حلقے کی ترکیب ہو، 3 آیات کنزالایمان، 4 صفحات فیضانِ سنت، شجرۂ عطاریہ اور اس کے بعد اشراق و چاشت تک 10 سورتیں یا مدرسۃ المدینہ بالغان لگایا جائے۔

(۴۷) مدنی قافلے میں عشاء کے بعد رسائل عطاریہ والے حلقے کی جگہ کیسٹ اجتماع کی ترکیب کی جائے، جس میں ایک روز بیان اور ایک روز مدنی مذاکرہ سننے کی ترکیب بنائی جائے اور کوئی مجبوری ہو تو رسائلِ عطاریہ سے 26 منٹ کا حلقہ لگایا جائے۔

(۴۸) اپنے کھانے میں مقامی اسلامی بھائیوں کو بھی شامل کرلیا جائے۔ اور انفرادی کوشش کے ذریعے آنے والوں کی خیر خواہی کی ترکیب بنائی جائے مثلاً نمکو، فروٹ وغیرہ پیش کئے جائیں۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپس میں بھائی چارہ قائم ہوگا۔

(امیرِ قافلہ پہلے دن ابتداء میں ہی ایک ایک سے اس کی بھی اجازت لے لے۔ اگر ایک فرد نے بھی اجازت نہ دی تو اُس کا حساب الگ رکھنا ضروری ہوجائے گا)

(۴۹) امیرِ قافلہ پہلے دن سے ہی اپنا، شرکائے قافلہ کا اور اہلِ علاقہ اسلامی بھائیوں

کا ذہن بنائے کہ یہاں سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلہ تیار کرنا ہے۔

(۵۰) تمام اُمورِ سنّت کے مطابق کریں اگر کوئی خیر خواہی کرے تو کھانا مسجد میں ہی کھائیں حتّی الاِمکان کسی کے گھر پر نہ جائیں۔

(۵۱) تمام نمازیں صفِ اوّل میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ادا کریں۔

(۵۲) وقفۂ آرام کے اختتام پر اُٹھاتے وقت پاؤں دبا کر اٹھائیں۔

(۵۳) سیکھنے سکھانے کے حلقوں کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے اور سب اسلامی بھائی تمام حلقوں میں شریک ہوں۔

(۵۴) وہاں سے ہاتھوں ہاتھ اسلامی بھائیوں کو سفر پر روانہ کرنے کے لئے مقامی اسلامی بھائیوں کا ذہن بنائے اور سب کو ہاتھوں ہاتھ سفر کی دعوت دیں۔

(۵۵) جو ایک مرتبہ سفر کرے اُس کی ایسی تربیت ہو کہ وہ علاقے میں مدنی کاموں میں شرکت اور ہر ماہ ۳ دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنے والا بن جائے۔

(۵۶) بیانات ہمیشہ ثبت اور اصلاحی موضوعات پر ہوں۔

(۵۷) جہاں گئے ہیں وہاں کے معمولات اور تنظیمی کاموں میں مُداخلت نہ کریں۔

(۵۸) آخری دن ممکن ہو تو حصولِ بَرَکت کے لئے کسی مزار پر حاضری دیں۔

(۵۹) آخری رات دعا کرائی جائے۔

(۶۰) مدنی قافلہ فارم مدنی قافلے میں ہی پُر کریں۔

(۶۱) آخری دن مسجد انتظامیہ اور اہلِ محلّہ سے معافی تلافی بھی کریں۔

(٦٢) باہم مشورے سے مسجد کے اخراجات اور بجلی بل وغیرہ کی مد میں مسجد انتظامیہ کو کم از کم 92 روپے چندہ پیش کریں۔

(٦٣) آخری دن سب مل کر مسجد کی صفائی بھی کریں۔

(٦٤) تین دن کے مدنی قافلے میں تیسرے دن بعدِ مغرب بیان اور بعدِ عشاء درس ہونا چاہئے۔

واپسی کے مدنی پھول:

(٦٥) بوقت رخصت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا کلام "آہ! مدنی قافلہ اب جارہا ہے لوٹ کر" مل کر پڑھا جائے جو اس کتاب کے صفحہ 670 پر درج ہے۔

(٦٦) واپسی کا سفر بھی آداب کے مطابق کیا جائے۔

(٦٧) واپسی پر تمام شرکا امیرِ قافلہ کے ہمراہ اپنے مدنی مرکز میں (جہاں سے مدنی قافلہ روانہ ہوا تھا) حاضر ہوں اور کارکردگی پیش کریں۔

(٦٨) امیرِ قافلہ روزکار روزحساب لکھ لیا کرے صرف اپنی یاداشت پر اعتماد کرنے میں غلطیوں کا کافی امکان ہے۔ واجب ہے کہ پائی پائی کا حساب کرکے ہر ایک کو اُس کے حصے کی رقم لوٹا دی جائے۔

(٦٩) اَمیرِ قافلہ اور شرکا ایک دوسرے سے معافی تلافی کریں۔

(٧٠) مدنی قافلے میں جو سیکھا اسے اپنے علاقے میں اسلامی بھائیوں کو بھی سکھائیں۔

(٧١) اپنے علاقے میں مدنی کاموں کی دھومیں مچادیں۔

اِحترامِ مسجد کے مدنی پھول

(امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رضوی** ذَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب فیضانِ سنّت سے ماخوذ)

پیارے اسلامی بھائیو! چُونکہ مدنی قافلے والوں کو اکثر وقت مسجد ہی میں گزارنا ہوتا ہے اِس لئے مناسب یہی ہے کہ چند باتیں اِحترامِ مسجد سے مُتَعَلِّق سیکھ لیجئے۔ شرکائے مدنی قافلہ کو چاہیے کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو فوراً اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں۔ دَورانِ اعتکاف مسجد کے اندر ضَرورۃً دُنیَوی بات کرنے کی اجازت ہے لیکن دھیمی آواز کے ساتھ اور احترامِ مسجد کو مَلْحُوظ رکھتے ہوئے بات کیجئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ چلّا کر کسی اسلامی بھائی کو بُلا رہے ہوں اور وہ بھی آپ کو چلّا کر جواب دے رہا ہو، ''ابے تبے'' اور غُل غَپاڑے سے مسجد گونج رہی ہو۔ یہ انداز ناجائز و گناہ ہے۔ یاد رکھئے! مسجد میں بلاضَرورت دُنیَوی بات چیت کی مُعْتَکِف کو بھی اجازت نہیں۔

حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنشاہِ نُبُوّت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: **یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَکُوْنُ حَدِیْثُھُمْ فِیْ مَسَاجِدِھِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاھُمْ فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْھِمْ حَاجَۃٌ۔** (شُعَبُ الایمان، ج۳، ص۸۷، حدیث ۲۹۶۲)

ترجمہ: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ کام نہیں۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، قرارِ قلب وسینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں:

"مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَارَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا." (صحیح مسلم ص ۲۸٤ حدیث ٥٦٨)

ترجَمہ: جو کسی کو مسجد میں باآوازِ بلند گمشدہ چیز ڈھونڈتے سنیں تو وہ کہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ گمشدہ شے تجھے نہ ملائے کیونکہ مسجدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئیں۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ اپنے جوتے یا کوئی اور چیز گم ہو جانے پر مسجد میں شور کرتے ہوئے ڈھونڈتے پھرتے ہیں ان کو بیان کردہ حدیثِ مبارک سے درس حاصل کرنا چاہئے۔ معلوم ہوا کہ ہر اُس کام سے مسجد کو بچانا ضروری ہے جس سے مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہو۔ دُنیوی باتیں، ہنسی مذاق اور اسی طرح کی لغویات کیلئے مسجدیں نہیں بنائی گئیں بلکہ مسجدیں تو عبادتِ الٰہی، کیلئے بنائی گئی ہیں۔ مسجد میں بُلند آواز سے گفتگو کرنے کو صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کتنا ناپسند کرتے ہیں اس کا اس روایت سے اندازہ لگائیے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: "میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا کہ مجھے کسی نے کنکری ماری۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا اَمیرُ الْمُؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے، اُنھوں نے مجھ سے (اشارہ کرکے) فرمایا: "ان دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ!" میں ان دونوں کو لے آیا، حضرت سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُن سے اِستِفسار

فرمایا: ''تم کہاں سے تعلُّق رکھتے ہو؟ عرض کی ''طائف سے'' فرمایا: ''اگر تم مدینۂ منوّرہ کے رہنے والے ہوتے (کیونکہ وہ مسجد کے آداب بخوبی جانتے ہیں) تو میں تمہیں ضَرور سزا دیتا (کیونکہ) تم رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مسجد میں اپنی آوازیں بُلند کرتے ہو!'' (صحیح بخاری، ج۱، ص۱۷۸، حدیث: ۴۷۰)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ علی قاری علیہ رَحمۃُ اللہ الباری مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلَاق شیخ ابنِ ہُمام علیہ رحمۃُ اللہ السّلام کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: اَلْکَلَامُ الْمُبَاحُ فِی الْمَسْجِدِ مَکْرُوْہٌ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ. (مرقاۃ المفاتیح، ج۲، ص۴۴۹)

ترجَمہ: ''مسجد میں مُباح (یعنی جائز) بات کرنا مکروہِ (تحریمی) ہے اور نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔''

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، بِاِذْنِ پروَردگارِ دوجہاں کے مالِک ومختار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اَلضِّحْکُ فِی الْمَسْجِدِ ظُلْمَۃٌ فِی الْقَبْرِ.

(الجامع الصغیر، ص۳۲۲، حدیث: ۵۲۳۱)

ترجَمہ: ''مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا رِوایات کو بار بار پڑھئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزیئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجد میں داخل تو ہوئے ثواب کمانے مگر خوب ہنس بول کر نیکیاں برباد کر کے باہر نکلے کہ مسجد میں دُنیا کی جائز

بات بھی نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔ لہٰذا مسجد میں پُرسکون اور خاموش رہئے۔ بیان بھی کریں یا سنیں تو سنجیدگی کے ساتھ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے لوگوں کو ہنسی آئے۔ نہ خود ہنسئے نہ لوگوں کو ہنسنے دیجئے کہ مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔ ہاں ضَرورتاً مسکرانا منع نہیں۔ مسجد کے اِحترام کا ذہن بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کا معمول بنائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم" کے اُنیس حُرُوف کی نِسبت سے مسجد کے مُتَعَلِّق 19 مَدَنی پھول

مروی ہے کہ ایک مسجد اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے اور بولے، ہم ان (مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والوں) کے ہلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔

(الحدیقۃ الندیۃ، نوع ۴۰، کلام الدنیا فی المساجد بلا عذر، ج۲، ص۳۱۸)

روایت کیا گیا ہے کہ جو لوگ غیبت کرتے (جو کہ سخت حرام اور زنا سے بھی اَشَدّ ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور ان کی شکایت کرتے ہیں۔" سُبْحٰنَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) جب مُباح و جائز بات بلا ضَرورتِ شَرعیہ کرنے کو مسجد

میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو (مسجد میں) حرام و ناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا!

(فتاوی رضویہ، ج۱۶، ص۳۱۲ والحدیقۃ الندیۃ، نوع ۴۰، کلام الدنیا فی المساجد بلاعذر، ج۲، ص۳۱۸)

درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر کپڑے سیئے۔ ہاں اگر بچّوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کیلئے بیٹھا تو حرج نہیں۔ اسی طرح کاتب کو (مسجد میں) اُجرت پر کتابت کرنے کی اجازت نہیں۔ (فتاوی ھندیہ ج۱ ص۱۱۰)

مسجد کے اندر کسی قسم کا کوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی "جذبُ القُلوب" میں نقل کرتے ہیں کہ مسجد میں اگر خس (یعنی تنکا) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جس قدر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خس (یعنی معمولی ذرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔

(جذبُ القُلوب ص۲۵۷)

مسجد کی دیوار، اس کے فرش، چٹائی یا دَری کے اوپر یا اس کے نیچے تھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں سے مَیل نکال کر لگانا، مسجد کی دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تنکا وغیرہ نوچنا سب ممنوع ہے۔ ضرورتاً اپنے رومال وغیرہ سے ناک پونچھنے میں کوئی مضایقہ نہیں۔ **مسجد** کا کوڑا جھاڑ کر ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے اَدبی ہو۔ جوتے اُتار کر مسجد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہر جھاڑ لیں۔ اگر پاؤں کے تلوؤں میں گرد کے ذرّات لگے ہوں تو اپنے رومال وغیرہ سے پونچھ کر مسجد میں داخل ہوں۔ **مسجد** کے وُضو خانے پر وُضو کرنے کے بعد پاؤں وُضو خانے ہی پر اچھی طرح خشک کر لیجئے۔ گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دریاں مَیلی

اور بدنما ہو جاتی ہیں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ملفوظات شریف سے بعض آداب مسجد پیش کئے جارہے ہیں:

مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔

وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک بھی چھینٹ پانی فرش مسجد پر نہ گرے۔ (یاد رکھئے! اعضائے وضو سے وضو کے پانی کے قطرے فرش مسجد پر گرانا، ناجائز ہے)

مسجد کے ایک درجے سے دوسرے درجے کے داخلے کے وقت (مثلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صحن سے اندرونی حصے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے حتّٰی کہ اگر صف بچھی ہو اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں تب بھی سیدھا قدم فرش مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خطیب جب منبر پر جانے کا ارادہ کرے۔ پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتّٰی الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیر مسجد میں ہو۔ خصوصاً مجلس میں یا کسی معظّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے

تنبیہ ہی ہے۔ حدیث میں ہے: ''ایک شخص نے دربارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں ڈکار لی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔'' (شرح السنۃ ج۷ ص ۲۹۴ حدیث ۲۹۴۴) اور جماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیے، اگرچہ مسجد سے باہر تنہا ہو کیونکہ یہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جماہی جب آئے حَتَّی الْاِمْکان منہ بند رکھیں منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالیں، اگر اس طرح بھی نہ رُکے تو حَتَّی الْاِمْکان منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔ چونکہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اس سے محفوظ ہیں۔ لہٰذا جماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو جماہی نہیں آتی۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائیگی۔

(رَدُّالْمُحتار ج۲ ص ۴۱۳)

تَمَسْخُر (مسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجد میں سخت ناجائز۔

مسجد میں ہنسنا منع ہے کہ قبر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع کے لحاظ سے تَبَسُّم میں حَرَج نہیں۔

مسجد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسمِ گرما میں لوگ پنکھا جھلتے جھلتے پھینک دیتے ہیں (مسجد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی

نہ پھینکیں اسی طرح چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو) یا لکڑی، چھتری وغیرہ رکھتے وقت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اس کی مُمانعت ہے۔ غَرَض مسجد کا اِحترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

مسجد میں حَدَث (یعنی رِیح خارج کرنا) منع ہے ضَرورت ہو تو (جو اعتکاف میں نہیں ہیں وہ) باہَر چلے جائیں۔ لہٰذا مُعْتَکِف کو چاہیے کہ ایّامِ اعتکاف میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وَقت کے سوا کسی وَقت اِخراجِ رِیح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہَر نہ جاسکے گا (البتہ احاطۂ مسجد میں موجود بیتُ الخلاء میں رِیح خارج کرنے کیلئے جاسکتا ہے)۔

قِبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجد سے ہاتِف نے آواز دی: ”کیا بادشاہوں کے حُضُور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟“ مَعاً (یعنی فوراً) پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وَقتِ انتقال ہی پھیلے۔ (چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے، بلاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قِبلہ کی طرف نہ ہوں اور مُحاتے (پوٹی کرواتے) وقت بھی ضروری ہے کہ اُس کا رُخ قبلہ کی طرف نہ ہو)

استعمالِ خُدّام جُوتا مسجد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔

(مُلَخَّصاً از الملفوظ معروف بہ "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" حصہ دُوُم ص ۳۱۷ تا ۳۲۴)

مدنی قافلے سے متعلق چند ضروری سوال جواب

(امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب چندے کے بارے میں سوال جواب کا ایک حصہ)

حلال وحرام کے مسائل کا سیکھنا فرض ہے

رَحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شَہَنْشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: ''جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَرائض کے مُتَعَلِّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچھی طرح یاد کر لے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (التَّرغیب والتَّرھیب، ج۱، ص۵۴، حدیث: (۱۲۰)۔۲۰)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''ہر شخص پر اُس کی حالتِ موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے اور انہیں میں سے مسائلِ حلال وحرام کہ ہر فردِ بشر ان کا محتاج ہے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفحہ 623 تا 630 کا مُطالعہ فرمائیے)

قافلے والوں کا مدرَسے کے مَطبَخ سے کھانا پکانا

سوال: اگر جامعۃ المدینہ سے مُلحِقہ مسجد میں مَدَنی قافلہ قیام کرے اور شُرکائے قافلہ جامعۃ المدینہ کے مَطبَخ (یعنی باورچی خانے) میں اپنا کھانا پکالیں تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں۔ کیوں کہ گیس کا بل، ماچس، برتن وغیرہ سب پر چندے کی رقم صَرف کی جاتی ہے۔ بعض اَوقات ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ لوگ جامعۃ المدینہ کیلئے برتن وغیرہ وَقف کر دیتے ہوں گے۔ ایسی صورت میں بھی باہَر والوں کو استعمال کی

شرعاً اجازت نہیں ہوسکتی۔ مَدَنی قافلے والوں کیلئے ضروری ہے کہ اپنے چولھے برتن وغیرہ کی ترکیب رکھیں، نمک بھی کم پڑنے کی صورت میں مدرّسے سے نہ لیں۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ یوں کہہ کر بھی نہیں لے سکتے کہ چلو ابھی لے لیتے ہیں، پیسے دیدیں گے یا جتنا لیا ہے اُس سے زیادہ دے دیں گے۔ ضمناً عرض ہے کہ یہ احتیاط ہر جگہ لازمی ہے کہ فنائے مسجد بلکہ خارجِ مسجد میں بھی ایسی جگہ پکائیں جہاں سے مسجد کے اندر دھواں یا بدبو وغیرہ داخل نہ ہو۔ کھانا کھانے یا دھونے پکانے وغیرہ میں وہاں کی دری یا فرش وغیرہ بالکل آلودہ نہ ہو اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

قافلے والوں کا فنائے مسجد میں کھانا پکانا

سُوال: کیا مَدَنی قافلے والوں کا فنائے مسجد میں کھانا پکانا جائز ہے؟

جواب: مسجد کو بدبودار چیزوں سے بچانا واجب ہے اگر فنائے مسجد میں کھانا پکانے کے باوجود مسجد کو (مثلاً ماچس کی تیلی جلنے پر اڑنے والی بدبُو، کچے گوشت، کچے لہسن وپیاز وغیرہ کی) بدبو سے بچایا جاسکتا ہو تو جائز ہے۔ البتہ اوپر دیے گئے جواب میں مذکور احتیاطیں ضرور ملحوظ رہیں۔

کیا مدنی قافلے والے جامعۃ المدینہ کا کھانا کھاسکتے ہیں؟

سُوال: مَدَنی قافلے کے مسافر دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ یا کسی بھی مدرّسے کے طلبہ کا کھانا کھاسکتے ہیں یا نہیں؟ **جواب:** نہیں کھاسکتے۔

مدرّسے کے کمبل دوسرا کوئی استعمال کرسکتا ہے یا نہیں؟

سُوال: مسجد میں مَدَنی قافلہ آکر ٹھہرے تو سردیوں کی صورت میں جامعۃ المدینہ

کے طلبہ کیلئے ملے ہوئے کمبل وغیرہ مَدَنی قافلے کے مسافر استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: طلبہ کو دیئے گئے کمبل طلبہ کے علاوہ اساتذہ، عملہ، اور مہمان استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے سوا مَدَنی قافلے والے یا عام مسلمان استعمال نہیں کر سکتے۔ ہاں دینے والے نے دینے سے قبل صراحت کر دی ہو یعنی واضح الفاظ میں کہہ دیا ہو کہ مَدَنی قافلے والے بلکہ ہر مسلمان کو استعمال کرنے کا اختیار ہے تو کر سکتے ہیں۔

مَدَنی قافلے کے اَخراجات کے بارے میں سُوال جواب

سوال: سات اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے تین روزہ مَدَنی قافلے کے مسافر بنے سب نے اَخراجات کیلئے فی کس **92** روپے جمع کروائے مگر ایک نے **63** روپے پیش کئے اور سب مل جُل کر یکساں طور پر کھانا وغیرہ کھاتے رہے، اس صورت میں کوئی مسئلہ تو نہیں؟

جواب: اگر مل جُل کر خرچ کرنا ہو تو یہ ضروری ہے کہ سب سے یکساں رقم وُصول کی جائے ایسا نہ ہو کہ بعض سے کم لی جائے اور کھانا، پینا اور دیگر سہولیات برابر برابر دی جائیں کہ اس صورت میں کم رقم جمع کروانے والے زیادہ دینے والوں کے حصے میں بلا اجازتِ شرعی شامل ہو کر گناہ گار ہوں گے۔ نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''ایک مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔'' (صحیح مُسلم ص ۱۳۸۶-۱۳۸۷ حدیث ۲۵۶۴)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی اجازت نہ لے، کسی کی آبروریزی نہ کرے، کسی مسلمان کو ناحق اور ظلماً قتل نہ کرے کہ یہ سب سخت جرم ہیں۔ (مرآۃ المناجیح ج۶ ص۵۵۳)

قافلے میں سب یکساں رقم جمع کروائیں

مَدَنی قافلے میں ہر ایک یکساں رقم جمع کروائے اگر یہ ممکن نہ ہو تو جس کے پاس کم رقم ہو کوئی اسلامی بھائی اُس کی کمی پوری کردے اگر یہ نہ ہو سکے تو امیرِ قافلہ فقط مُبہَم (یعنی غیر واضح) سا اعلان نہ کرے، بلکہ سب سے فرداً فرداً صَراحَۃً (یعنی ایک ایک سے صاف لفظوں میں) اجازت لے۔ ہاں کم رقم دینے والے کی نشاندہی کر کے اُس کو شرمندہ نہ کیا جائے۔ مَثَلاً امیرِ قافلہ ایک ایک سے کہے: مَثَلاً ہم نے سب سے فی کس **92** روپے لئے ہیں مگر ایک اسلامی بھائی ایسے ہیں جنہوں نے **63** روپے دیئے ہیں، کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے کہ وہ بھی کھانے پینے وغیرہ مُعاملات میں برابر کے شریک رہیں؟ جو جو اجازت دیں گے صرف ان ہی کی طرف سے اجازت مانی جائے گی۔ بالفرض کسی نے اجازت نہ دی تو اُس کا حساب الگ رکھنا ضَروری ہے۔

رقم یکساں ہو مگر خوراک سب کی یکساں نہیں ہوتی.....؟

سُوال: یہ تو بڑا مسئلہ ہو گیا! اگر سب نے برابر برابر رقم جمع کروائی ہے پھر بھی کسی کی خُوراک کم ہوتی ہے اور کسی کی زیادہ، اس کا بھی حل بتا دیجئے۔

جواب: یہ مسئلہ اور ہے، ایسی صورت میں کم زیادہ کھانے میں کوئی حَرَج نہیں۔ چُنانچہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد سوم حصہ 16 صَفْحَہ 381 پر صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ علّامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''مَیّت سے لوگوں نے چندہ کر کے کھانے کی چیز تیار کی اور سب ملکر اُسے کھائیں گے، چندہ سب نے برابر دیا ہے اور کھانا کوئی کم کھائیگا کوئی زیادہ اس میں حَرَج نہیں۔ اسی طرح مُسافروں نے اپنے توشے اور کھانے کی چیزیں ایک ساتھ مل کر کھائیں اس میں بھی حَرَج نہیں۔ اگرچہ کوئی کم کھائے گا کوئی زیادہ یا بعض کی چیزیں اچھی ہیں اور بعض کی ویسی نہیں۔'' (فتاوی ھندیۃ، ج۵، ص ۳۴۱۔۳۴۲)

مَدَنی قافِلہ اور مہمانوں کی خیر خواہی

سُوال: دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کے دَوران اکثر بعض مقامی اسلامی بھائیوں یا راہ گیروں وغیرہ کو بھی کھانے میں شامل کرلیا جاتا ہے اِس کی کیا صورت ہونی چاہئے؟

جواب: امیرِ قافِلہ پہلے دن ابتداء میں ہی ایک ایک سے اِس کی بھی اجازت لے لے۔ اگر ایک فرد نے بھی اجازت نہ دی تو اُس کا حساب الگ رکھنا ضروری ہوجائیگا۔

اِختتامِ قافِلہ پر بچی ہوئی رقم کا مَصرَف کیا؟

سُوال: مَدَنی قافِلے کے اِختتام پر اگر مُشترَکہ رقم بچ جائے تو اس کے کیا مصارف ہیں؟

جواب: امیرِ قافلہ روزکار روز حساب لکھ لیا کرے صرف اپنی یاداشت پر اعتماد کرنے

میں غلطیوں کا کافی امکان ہے۔ واجب ہے کہ پائی پائی کا حساب کر کے ہر ایک کو اُس کے حصّے کی رقم لوٹا دی جائے۔ ہاں جو مرضی سے اپنے حصّے کی رقم کسی کارِ خیر میں دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ باہَم مشورہ سے مَثَلاً یہ بھی طے کیا جا سکتا ہے کہ ہم بچی ہوئی رقم اسی مسجد کے چندے میں پیش کر دیتے ہیں۔

دوسرے کے خرچ پر سفر کیا، رقم بچ گئی، کیا کرے؟

سوال: اگر کسی نے دوسرے اسلامی بھائی کی رقم سے مَدَنی قافِلے میں سفر کیا اُس میں سے کچھ رقم بچ گئی تو کیا اپنی مرضی سے اس کو کسی کارِ خیر میں خرچ کر سکتا ہے؟

جواب: نہیں کر سکتا۔ وہ تو اُس رقم میں سے دوسروں کو کھلا بھی نہیں سکتا۔ نہ مَدَنی قافِلے کے لوازِمات سے ہٹ کر اِس میں سے کچھ خرچ کر سکتا ہے۔ جو کچھ رقم بچ گئی وہ دینے والے کو لوٹانی ہوگی ورنہ گُنہگار رہوگا۔ اِس کی صورت یہی ہے کہ اَخراجات دینے والے سے صاف صاف لفظوں میں ہر طرح کی اجازت لے لی جائے۔ مَثَلاً اُس سے عرض کی جائے کہ آپ کی رقم میں سے ہو سکتا ہے کہ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی کھانا کھلایا جائے، اِس میں سے نئے اسلامی بھائیوں کو تحفے بھی دیئے جا سکتے ہیں بچ جانے کی صورت میں دعوتِ اسلامی کے چندے میں بھی شامل کر سکتے ہیں۔ لہٰذا برائے کرم! ہر نیک اور جائز کام میں خرچ کرنے کی کُلّی اجازت عنایت فرما دیجئے۔ مَدَنی قافِلے میں راہِ خدا میں پلّے سے خرچ کرنے والے کیلئے ثواب بھی زیادہ اور مسائل بھی کم۔ خرچ میں میانہ روی سے کام لیجئے

اور دونوں جہاں کی برکتیں لوٹئے۔

آدھی زندگی، آدھی عقل اور آدھا علم!

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: (1) خرچ کرنے میں میانہ روی آدھی زندگی ہے اور (2) لوگوں سے مَحَبَّت کرنا آدھی عقل ہے اور (3) اچھا سُوال آدھا علم ہے۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج۵ ص ۲۵۴۔۲۵۵ حدیث ۶۵۶۸)

اس حدیثِ مبارک کے تینوں حصوں کی جدا جدا شرح کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عجیب فرمانِ عالی ہے! (1) خوش حالی کا دار و مدار دو چیزوں پر ہے: کمانا، خرچ کرنا مگر ان دونوں میں خرچ کرنا یُہت ہی کمال ہے، کمانا سب جانتے ہیں، خرچ کرنا کوئی کوئی جانتا ہے۔ جسے خرچ کرنے کا سلیقہ آ گیا وہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ خوش رہے گا۔ (2) عَقل کے سارے کام ایک طرف ہیں اور لوگوں سے مَحَبَّت کر کے انھیں اپنا بنا لینا ایک طرف، لوگوں کی مَحَبَّت سے دینی دُنیاوی ہزاروں کام نکلتے ہیں، لوگوں کے دلوں میں اپنی مَحَبَّت پیدا کر لو پھر (نیکی کی دعوت دیکر) انھیں نَمازی، حاجی، غازی (جو چاہو) بنا دو۔ مگر خیال رہے کہ لوگوں کی مَحَبَّت حاصل کرنے کے لیے اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو ناراض نہ کر لو

بلکہ لوگوں سے مَحَبَّت اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم) کی رضا کے لیے ہونی چاہئے۔(3) علم وتعلیم میں دو چیزیں ہوتی ہیں، شاگرد کا سُوال اُستاد کا جواب، ان دونوں سے مل کر علم کی تکمیل ہوتی ہے۔ اگر شاگرد سُوال اچھے کرے گا جواب بھی اچھے پائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۶۳۴۔۶۳۵)

غریبوں کیلئے رقم ملی، مالداروں پر خرچ کردی، اب کیا کرے؟

سُوال: اگر کسی نے یہ کہہ کر دعوتِ اسلامی کے کسی علاقے کے قافلہ ذمّہ دار کو کچھ رقم دی کہ غریب اسلامی بھائیوں کو مَدَنی قافلے میں سفر کروادینا۔ اب ذمّے دار نے غنی (یعنی مالدار) نئے اسلامی بھائیوں کو اِس جذبے کے تحت اُس رقم سے سنتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں سفر کروادیا تاکہ وہ مَدَنی ماحول سے قریب ہوجائیں۔ ایسی صورت میں کیا حکمِ شرعی ہے؟

جواب: ایسا کرنے والا "ذمّے دار" درحقیقت "غیر ذمّے دار" ہے، اور ایسی غلطی کے سبب گنہگار ہے، اُسے تاوان بھی دینا ہوگا اور توبہ بھی واجب۔ ہاں اگر وہ رقم دینے والا چاہے تو مُعاف کرسکتا ہے اگر وہ معاف نہ کرے تو جتنی رقم غلط استعمال کی اتنی اُس دینے والے ذمّے دار کو پلّے سے دینی ہوگی یا پلّے سے دی جانے والی رقم نئے سرے سے خرچ کرنے کی اجازت لینی ہوگی۔ جب بھی کوئی ایسے موقع پر غریبوں کی قید لگا کر چندہ پیش کرے تو چندہ قبول کرنے سے پیشتر اُس کو واضح طور پر ان لفظوں میں کہہ دینا مُفید ہے کہ "آپ "غریبوں" کی قید ہٹا کر ہر نیک

اور جائز کام میں خرچ کرنے کے کُلّی اختیارات دے دیجئے کہ اس رقم سے غریب سفر کرے یا مالدار، اِس سے کسی کو پورے اَخراجات دیں گے تو کسی کی حسبِ ضَرورت کمی پوری کریں گے، نیز اِس سے مسجد میں آئے ہوئے مہمانوں کی خیر خواہی بھی کی جائے گی وغیرہ۔" (یہاں بھی یہ بات ذہن میں رکھئے کہ چندہ پیش کرنے والا اگر خود اُس رقم کا مالک ہے تب تو اُس کا مذکورہ الفاظ سُن کر ہاں کہنا کارآمد ہوگا اور اگر مالک نہیں مثلاً رقم بھجوانے والے کا بیٹا، بھائی یا ملازم وغیرہ ہے تو اس چندہ لانے والے "وکیل" کا ہاں کہنا فضول ہوگا۔ لہٰذا اصل مالک سے کُلّی اختیارات لینے ہوں گے۔ ہاں اگر پہلے ہی سے مالک نے یہ ساری اجازتیں دیکر وکیل کو بھیجا ہے تو اب وکیل کا اجازت دینا مان لیا جائیگا)

مَدَنی قافلے کیلئے ملی ہوئی رقم دوسرے دینی کاموں میں.....؟

سُوال: مَدَنی قافلے سفر کروانے کے مَدّ میں ملا ہوا چندہ دعوتِ اسلامی کے دیگر مَدَنی کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کیا جاسکتا۔ اُس کو الگ رکھنا ہوگا، اگر دیگر مَدَنی کاموں میں خرچ کردیا تو تاوان وتوبہ کی ترکیب بنانی ہوگی۔ سَہولت اِسی میں ہے کہ کسی ایک مَدّ میں چندہ لینے کے بجائے دینے والے کی خدمت میں ہمیشہ یہ محتاط جملہ ذکر کردینے کی عادت بنالی جائے: برائے کرم! آپ ہمیں ہر طرح کے نیک اور جائز کام میں خرچ کرنے کی اجازت عنایت فرمادیجئے۔

مالداروں کو چندہ سے اجتماع میں لے جانا کیسا؟

سُوال: کسی اسلامی بھائی نے غریب اسلامی بھائیوں کو سالانہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ مدینۃ الاولیا ملتان شریف) میں لے جانے کیلئے رقم پیش کی مگر "وکیل" اُس رقم سے اپنے صاحبِ حیثیت دوستوں کو لے گیا۔ اب نادم ہے، کیا کرے؟

جواب: چندہ جس مَدّ میں دیا جائے اُسی میں استعمال کرنا واجب ہے۔ "وکیل" نے خیانت کی۔ اِس کا تاوان ادا کرے یعنی جتنی رقم مالداروں پر خرچ کی اُتنی پلّے سے چندہ دہندہ (یعنی چندہ دینے والے) کو پیش کردے اور توبہ بھی کرے۔ یہ اُصول ہمیشہ یاد رکھئے کہ چندہ دینے والا شریعت کے دائرے میں رَہ کر جیسا کہے ویسے ہی کرنا ہوتا ہے۔ اب جبکہ اُس نے غریبوں کی قید لگادی تو غریبوں ہی کو دینا ہوگا اگر وہ صَراحۃً (یعنی کُھلے لفظوں میں) کہدے، "میری رقم سے فقط کرایہ ادا کرنا، تو اُس کی رقم سے صرف کرایہ ہی ادا کیا جائے گا، کھا پی نہیں سکتے۔ اگر اس نے کہہ دیا: "فُلاں فُلاں کو اِس رقم سے سالانہ اجتماع میں لے جاؤ" تو اب اُنہیں کو لے جانا ہوگا کسی اور کو نہیں لے جاسکتے، اگر وہ نہ گئے یا کسی طرح رقم بچ گئی تو وہ رقم واپس لوٹانی ہوگی، مخصوص علاقے والوں کو لے جانے کی صَراحت کردی تو دوسرے علاقے والے کو نہیں لے جاسکتے۔ اَلغَرَض چندے میں اپنی طرف سے نہ کسی طرح کا تصرُّف کرے نہ ہی بلا اجازتِ شرعی اُس کا ایک لقمہ بھی خود کھائے نہ کسی کو کھلائے ورنہ آخرت میں پکڑ ہوگی۔

باب نمبر2

مدنی قافلے کا جدول

اس باب میں:

مدنی قافلے کے جدول پر عمل کی برکتیں، مدنی قافلے کی تربیت کے بیانات، زادِ مدنی قافلہ، مدنی قافلے کا مختصر اور تفصیلی جدول، انفرادی کوشش کے مدنی پھول، انفرادی کوشش کے لئے ترغیبات، مدنی قافلے کے مختلف تربیتی حلقوں کے بارے میں اہم معلومات نیز علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت اور صدائے مدینہ کا طریقہ، ان کے علاوہ مزید عنوانات بھی شامل ہیں۔

باب2: مدنی قافلے کا جدول

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی** دامت برکاتہم العالیۃ اپنے رسالے "**101** مدنی پھول" میں نقل فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، رَحمتِ عالَم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: "قیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: **یارسولَ اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔"

(البدور السافرۃ فی امور الاخرۃ للسیوطی ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدنی قافلے کے جدول پر عمل کی بَرَکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ہم جدول پر عمل کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بہت سے فائدے اور بَرَکتیں حاصل ہوں گی۔ مثلاً

(1) جدول پر عمل کی بَرَکت سے تمام کام مناسب وقت میں ہوسکیں گے، جس کی وجہ سے کسی کا وقت ضائع نہیں ہوگا۔

(2) شرکائے قافلہ کو خوب سیکھنے کا موقع ملے گا۔

(3) سفر کرنے والوں کی تربیت پر مکمل توجہ ہو سکے گی۔

(4) جدول پر عمل کا ذہن بن گیا تو اطاعت کرنے کا ذہن بھی بن جائے گا۔

(5) جدول پر عمل کی برکت سے کم از کم چار قسم کے اسلامی بھائیوں کو مدنی قافلے کی برکات نصیب ہونگی: (۱) مدنی قافلے میں سفر کرنے والوں کو..... (۲) دورانِ سفر مدنی قافلے کے ساتھ سفر میں شامل ہونے والوں کو..... (۳) جہاں مدنی قافلہ سفر کر کے پہنچے گا وہاں رہنے والوں کو..... (۴) واپس آنے کے بعد شرکائے قافلہ کے اپنے علاقے والوں کو.....

(6) شرکائے قافلہ کا دوبارہ سفر کے لئے بآسانی ذہن بن جائے گا۔

(7) اسلامی بھائی درس و بیان سیکھنے کی سعادت حاصل کرلیں گے۔

(8) مقامِ تربیت سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے تیار ہو سکیں گے۔

(9) اسلامی بھائی کھانا بنانا بھی سیکھ جائیں گے۔ جس کی وجہ سے مدنی قافلے کے اخراجات میں کمی واقع ہوگی۔

(10) اسلامی بھائیوں میں آپس میں محبت بڑھ جائے گی۔

(11) امام صاحب و مسجد کمیٹی کے اراکین بھی ہمارے حسنِ عمل سے متاثر ہونگے۔

(12) سستی کا شکار ہو جانے والے وہاں کے مقامی اسلامی بھائیوں کو مدنی کام کے لئے متحرک کرنے میں آسانی رہے گی۔

(13) مدنی قافلے مستحکم و منظم ہو کر مستقل سفر کریں گے۔

(14) مدنی انعامات پر عمل کرنے میں استقامت نصیب ہوگی۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ "جدول" پر عمل کرنے میں کتنے فوائد پوشیدہ ہیں۔ لہٰذا! ہمیں چاہئے کہ سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے خود بھی مدنی قافلے میں جدول کے مطابق ہی سفر کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔ بالخصوص! امیر قافلہ اگر اپنا یہ ذہن بنالے کہ ہمیں جدول کی پابندی کرنی ہے تو شرکائے قافلہ بھی پابندی کرنے والے بن جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!

یاد رکھئے کہ "دوسروں کو ترغیب دینے کے لئے سراپا ترغیب بننا پڑتا ہے۔"

مدنی قافلے میں سفر کی ابتداء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی قافلے کے جدول پر عمل میں آسانی کے لئے ہمیں مدنی قافلوں میں سفر کے آغاز میں "تربیت" حاصل کر لینی چاہیے۔ کیونکہ جو اسلامی بھائی تربیت حاصل کر کے مدنی قافلے میں سفر کرتے ہیں وہ مدنی قافلے کے فوائد و ثمرات بہتر انداز سے حاصل کر لیتے ہیں اور اپنے وقت کو مدنی مرکز کے طریقہ کار کے مطابق گزارنے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس جو مدنی قافلے بغیر تربیت کے سفر کرتے ہیں انہیں مختلف مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ذمہ داران کو چاہئے کہ ہمیشہ تربیت کے بعد ہی مدنی قافلے روانہ کریں۔ تربیت کرنے والوں کی سہولت کے لئے 2 تربیتی بیان پیشِ خدمت ہیں۔

تربیتی بیانات
برائے روانگی مدنی قافلہ

پہلا تربیتی بیان:

دُرُود شریف کی فضیلت

القول البدیع میں ہے: ایک شخص نے خواب میں خوفناک بلا دیکھی، گھبرا کر پوچھا تو کون ہے؟ بلا نے جواب دیا: میں تیرے بُرے اعمال ہوں۔ پوچھا: تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ جواب ملا: درود شریف کی کثرت۔ (القول البدیع ص ۱۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عاجز بندے اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ادنیٰ غلام ہیں۔ یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لحہ بہ لحہ موت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا۔ نجات تمام جہانوں کے پالنے والے **اللہ** رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور مؤمنین پر رَحم و کرم فرمانے والے رَسُوْلِ کَرِیْم، رَؤُوْف رَّحِیْم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں کی اتباع میں ہے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی** دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں اپنی زندگی **اللہ** رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور رَسُوْلِ کَرِیْم، رَؤُوْف رَّحِیْم صلَّی اللہ تعالٰی

علیہ والہٖ وسلَّم کی سنتوں کی اتباع میں گزارنے کے لئے ایک عظیم **مدنی مقصد** عطا فرمایا ہے کہ ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے**'' اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ !! اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **مدنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے **مدنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے اور یہی وہ عظیم مقصد ہے کہ اخلاص کے ساتھ اس پر عمل کر کے ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے بن سکتے ہیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی پا سکتے ہیں۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ اپنے تحریری بیان ''**نیک بننے کا نسخہ**'' میں ارشاد فرماتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ واقعی نیک بننا چاہتے ہیں؟ تو پھر اس کے لئے آپ کو تھوڑی بہت کوشش کرنی پڑے گی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں کیلئے **72**، اسلامی بہنوں کیلئے **63**، طَلَبۂ علمِ دین کیلئے **92**، دینی طالِبات کیلئے **83**، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے **40** جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے **27 مَدَنی اِنعامات** ہیں۔[1] بیشمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ''**فکرِ مدینہ کرتے ہوئے**'' یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنعامات** کے جیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔

آپ دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ مزید ارشاد فرماتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!**

---

[1] .....ان کے علاوہ جیل کے قیدیوں کیلئے **52**، حجاج کرام کیلئے **19** اور معتمرین کیلئے **19** ہیں۔

ہوسکتا ہے آپ میں سے کسی کو میرے مَدَنی انعامات مشکل معلوم ہوں مگر ہمت نہ ہاریں۔ کشف الخفاء میں ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اَحْمَزُهَا یعنی افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زَحمت زیادہ ہو۔ (کشف الخفاء باب افضل العبادات الحدیث ۳۵۹، ج ۱، ص ۱۴۱)

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْھَم علیہ رَحمۃُ اللہ الاکرم فرماتے ہیں: ''دنیا میں جو عمل جتنا دشوار ہوگا۔ بروز قیامت میزانِ عمل میں وہ اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہوگا۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۹۵)

جب آپ عمل شروع کردیں گے تو وہ آپ کیلئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسان ہوجائے گا۔ غالباً آپ کو تجربہ ہوگا کہ سخت سردی کے وَقت وُضو کیلئے بیٹھتے ہیں تو شروع میں سردی سے دانت بجتے ہیں پھر جب ہمت کرکے وضو شروع کردیتے ہیں تو ابتداءً ٹھنڈک زیادہ محسوس ہوتی ہے اور پھر بَتدریج کم ہوجاتی ہے۔ ہر مشکل کام کا یہی اُصول ہے۔ مَثَلاً کسی کو کوئی مہلک بیماری لگ جائے تو وہ بے چین ہوجاتا ہے پھر رَفتہ رَفتہ جب عادی ہوجاتا ہے تو قوت برداشت بھی پیدا ہوجاتی ہے ایک اسلامی بھائی عِرقُ النِّساء کے مرض میں مبتلا ہوگئے یہ مرض عموماً پاؤں کے ٹخنے سے لیکر ران کے اوپر کے جوڑ تک ہوتا ہے اور مہینوں اور بعضوں کو برسوں تک نہیں چھوڑتا۔ وہ تشویش میں پڑگئے تھے۔ میں نے عرض کیا: اَللہ عَزَّوَجَلَّ بہتر کریگا۔ گھبرائیں نہیں جب آپ عادی ہوجائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ برداشت کرنا آسان ہوجائے گا۔ کچھ عرصے کے بعد ملے تو میرے اِستفسار پر بتایا کہ درد تو وہی

ہے مگر آپ کے کہنے کے مطابق میں عادی ہو چکا ہوں اس لئے کام چل جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی انعامات** تو ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار بنانے اور ہماری دنیا و آخرت کی بہتری کیلئے ہیں۔ یقیناً شیطان آپ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دوستی کرنے میں رُکاوٹ پر رُکاوٹ کھڑی کریگا۔ آپ ہمت نہ ہاریئے گا۔ شیطان و نفس کو چاہے کتنا ہی ناگوار گزرے آپ کو ان "**مَدَنی انعامات**" پر عمل کرنا ہی چاہیے۔

اگر آپ سب نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر **بَصمیم قلب ان مَدَنی انعامات** کے رسائل کو قبول فرما کر اس پر عمل کرنا شروع کر دیا تو آپ جیتے جی بہت جلد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکتیں دیکھ لیں گے۔ آپ کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سکونِ قلب نصیب ہوگا، باطن کی صفائی ہوگی۔ خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے کے سوتے (یعنی چشمے) آپ کے قلب سے پھوٹیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے آپ کے علاقے میں بھی دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام حیرت انگیز حد تک بڑھ جائے گا۔ چُونکہ **مدنی انعامات** پر عمل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا شیطان آپ کو بہت سُستی دلائے گا۔ طرح طرح کے حیلے بہانے سمجھائے گا۔ آپ کا دل نہیں لگ پائے گا۔ مگر آپ ہمت مت ہاریئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل بھی لگ ہی جائیگا۔

اے رضا ہر کام کا اِک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

شیطان سے دھوکا نہ کھانا

"کیمیائے سعادت" میں حُجَّۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رَحمَۃُ اللہ الوالی فرماتے ہیں: "حضرت سیدنا ابوعثمان مغربی علیہ رَحمَۃُ اللہ القوی سے ان کے مرید نے عرض کیا، کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دل کی رغبت کے بغیر بھی میری زبان سے ذِکْرُ اللّٰہ جاری رہتا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: "یہ بھی تو مقامِ شکر ہے کہ تمہارے ایک عضو (یعنی زبان) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِکر کی توفیق بخشی ہے۔" جس کا دل ذِکْرُ اللّٰہ میں نہیں لگتا اس کو بعض اوقات شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ جب تیرا دل ذِکْرُ اللّٰہ میں نہیں لگتا تو خاموش ہو جا کہ ایسا ذِکر کرنا بے ادبی ہے۔

امام غزالی علیہ رَحمَۃُ اللہ الوالی فرماتے ہیں: "اِس وَسوسے کا جواب دینے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو ایسے موقع پر شیطان سے کہتے ہیں، خوب توجہ دلائی اب میں تجھے زِچ کرنے کیلئے دل کو بھی حاضر کرتا ہوں اسطرح شیطان کے زخموں پر نمک پاشی ہو جاتی ہے۔ دوسرے وہ احمق ہیں جو شیطان سے کہتے ہیں، تو نے ٹھیک کہا جب دل ہی حاضر نہیں تو زبان ہلائے جانے سے کیا فائدہ! اور وہ ذِکْرُ اللّٰہ سے خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہ نادان سمجھتے ہیں کہ ہم نے عقلمندی کا کام کیا حالانکہ انہوں نے شیطان کو اپنا ہمدرد سمجھ کر دھوکا کھا لیا ہے۔ تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں اگرچہ ہم دل کو حاضر نہیں کر سکے مگر پھر بھی زبان کو ذِکْرُ اللّٰہ میں مصروف رکھنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔ اگرچہ

دل لگا کر ذِکْرُ اللّٰہ کرنا اس طرح کے ذِکْرُ اللّٰہ سے کہیں بہتر ہے۔

(کیمیائے سعادت، ج ۲، ص ۷۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دل نہ لگے تب بھی عمل کو جاری رکھنا ہی ہمارے لئے بہتر ہے۔ بَہَر حال نیک بننے کے مَدَنی نسخوں پر عمل کرتے جائیے۔ کبھی نہ کبھی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ منزل پا ہی لیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و احسان سے ہمیں راہِ خدا میں سفر کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ راہِ خدا میں سفر کے تو کیا کہنے! ان مدنی قافلوں میں بآسانی مدنی انعامات پر عمل کرنے کے بھی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

یاد رکھیے! ہمیں نیک بننے پر استقامت پانے کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنانا ہوگا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنی راہ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں کی تربیت کی خاطر مدنی قافلے میں سفر کے لئے یہاں جمع ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی قافلے میں سفر بے شمار نیکیاں حاصل کرنے اور ان پر استقامت پانے کا بہترین ذریعہ ہے بلکہ راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کی عظمت کے تو کیا کہنے کہ جہاں خوش نصیب عاشقانِ رسول پر راہِ خدا میں سفر کی برکت سے قدم قدم پر اللّٰہ تعالیٰ کی رحمتوں کی چھما چھم برسات ہو رہی ہے وہیں انبیاءِ کرام علیہم السلام کی سنّت، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی

سنّت ،اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالٰی کے مقدس طریقے پر چلنے کی بھی سعادت حاصل ہورہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ راہِ خدا میں سفر کر کے علمِ دین حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔علمِ دین حاصل کرنے کے بہت سے فضائل ہیں:

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:''جو اپنے دین کا علم سیکھنے کے لئے صبح کو چلا یا شام کو، وہ جنّتی ہے۔'' (کنز العمال، کتاب العلم، الحدیث:۲۸۷۰۲، ج۱۰، ص۶۱)

حضرت سیدنا عَمْرُو بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:''جس کے قدم راہِ خدا میں خاک آلود ہوجائیں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے پورے جسم کو جہنم پر حرام فرمادے گا۔''

(المعجم الاوسط من اسمہ محمد، الحدیث:۵۵۳۳، ج۴، ص۱۵۱)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **مدنی قافلے** میں سفر کی برکت سے نہ صرف بے شمار نیکیاں حاصل ہوتی ہیں بلکہ راہِ خدا میں سفر کرنے والے کے لئے جہنم سے آزادی اور جنت کی بشارت بھی احادیث میں موجود ہے، لہٰذا پہلے تو شیطان کوشش کرتا ہے کہ کسی کو **مدنی انعامات** پر استقامت پانے کے لئے مدنی قافلے میں سفر کرنے ہی نہ دے پھر اگر کوئی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے مدنی قافلے میں سفر کرنے میں کامیاب ہوجائے تو پھر شیطان اس کوشش میں لگ جاتا ہے کہ کسی طریقے سے

مدنی قافلے میں ایسے کام کروائے جس کی وجہ سے ثواب کے بجائے گناہوں کا انبار جمع ہوجائے۔ اگر ہم مدنی مرکز کی ہدایات کے مطابق سفر کریں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان سے حفاظت بھی رہے گی اور بے شمار نیکیاں حاصل کرنے میں آسانیاں بھی ملیں گی اور مدنی انعامات پر عمل کرنا ہمارے لئے بہت آسان ہوگا۔

نوٹ: مَدَنی انعامات سے متعلق مزید معلومات کے لئے صفحہ نمبر 709 تا 711 ملاحظہ فرمائیے۔

تربیتی بیان کا آخری حصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چار مدنی پھولوں پر عمل کرنا ہمارے مدنی قافلے میں سفر کی بنیاد ہے جس طرح مکان کے دیر پا رہنے کا انحصار اس کی بنیاد پر ہوتا ہے اسی طرح مدنی قافلے کی کامیابی ان چار اُصولوں پر منحصر ہے۔

وہ چار مدنی پھول یہ ہیں:

(۱) امیر کی اطاعت (۲) شیطان کے حیلے اور سازشوں سے بچنا

(۳) صبر (۴) مساجد کا ادب واحترام۔

(۱) امیر کی اطاعت:

جب بھی کوئی سفر کیا جائے تو ہمیں چاہئے کہ کسی اسلامی بھائی کو اپنا امیر مقرر کرلیں جیسا کہ مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے:

''اگر تین شخص سفر میں ہوں تو انہیں چاہئے کہ ایک کو اپنا امیر بنالیں۔''

(کنزالعمال، الحدیث ۱۷۴۹۶، ج۶، ص ۳۰۰)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں بھی کسی ایک کو امیرِ

قافلہ بنایا جاتا ہے تاکہ قافلے میں تمام معمولات منظم انداز میں پورے کئے جاسکیں۔

اطاعت کا پہلو تقریباً ہر جگہ موجود ہے، مثلاً ہر ادارے میں اُصول و ضوابط ہوتے ہیں اور ایک سربراہ ہوتا ہے، گھر کا نظام چلانے کے لئے بھی ایک سربراہ ہوتا ہے، جو سربراہ کی اطاعت کرتا ہے فرمانبردار کہلاتا ہے اور فائدے میں رہتا ہے۔ لہٰذا ہم بھی امیرِ قافلہ کی اطاعت کریں گے تو بیشمار فوائد و برکات حاصل کرسکیں گے، جو امیرِ قافلہ کی اطاعت کرتا ہے وہ کامیاب ہوجاتا ہے اور اپنی منزل پالیتا ہے، کیونکہ امیرِ قافلہ ریل گاڑی کے انجن کی مانند ہوتا ہے جس طرح ٹرین کے ڈبے انجن کے ساتھ وابستہ رہیں اسکے پیچھے پیچھے چلیں تو منزل پر پہنچ ہی جاتے ہیں اور جو ڈبہ پیچھے نہ چلے علیٰحدہ ہوکر پٹری سے اتر جائے وہ منزل تک نہیں پہنچ پاتا۔ اسی طرح ہم بھی اگر اپنے امیر کی اطاعت کرتے ہوئے سفر کریں گے تو اپنی منزل پر بخیر وعافیت پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے، اور اگر اپنی مرضی کے مطابق چلنے کی کوشش کی تو بہت بڑے نقصان اور آزمائشوں میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔

امیر کی اطاعت نہ کرنے والا شیطان کی چالوں میں آکر اپنے مدنی مقصد کو بھلا بیٹھتا ہے اور اپنا تمام وقت غفلت میں گزار دیتا ہے بلکہ بعض اوقات تو بدگمانی جیسی بیماری میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم یہ ذہن بنائیں کہ ہر حال میں امیرِ قافلہ کی اطاعت کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(۲) شیطان کے حیلوں سے دفاع کی ترکیب:

پیارے اسلامی بھائیو! شیطان جو ہمارا کھلا دشمن ہے، اسے یہ کب گوارا ہے کہ خوش نصیب عاشقانِ رسول راہِ خدا میں سفر کرنے والی عظیم سنّت ادا کریں اور اس عظیم مقصد کہ

"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"

کو پورا کرنے کی کوشش کریں، اس لئے پہلے تو شیطان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ مدنی قافلوں میں سفر کرنے ہی نہ دے پھر اگر کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے سفر کرنے میں کامیاب ہو جائے تو شیطان اپنے لشکر کے ساتھ اس پر حملے کرتا رہتا ہے اور مدنی قافلے کی واپسی تک مسلسل مختلف چالوں، حیلوں اور سازشوں کے ذریعے مدنی قافلے کو برباد کرنے، مدنی قافلے کو توڑنے کی کوشش کرتا رہتا ہے مثلاً سواری خراب ہوگئی یا لیٹ ہوگئی تو شیطان فوراً بے صبری کروا کر شور وغل کروا کر یا سواری یا ڈرائیور کو برا کہلوا کر بہکانے کی کوشش کرے گا۔ یونہی سفر کی تھکاوٹ اور بعض اوقات نیند کی کمی کی وجہ سے طبیعت میں چڑچڑا پن، بداخلاقی کروانے کی شیطان پوری کوشش کرے گا۔

بعض اوقات کھانا ملنے میں دیر ہوگئی یا کسی اسلامی بھائی نے کھانا اچھا نہیں پکایا، یا کھانے میں نمک مرچ کی کمی بیشی ہوگئی، اب بھی شیطان غصہ دلانے

کی کوشش کرے گا۔ پھر کسی اسلامی بھائی کو "جدول" کے اُصولوں کی خلاف ورزی کروا کے اور دوسروں کے خلاف بھڑکا کر، لڑوانے یا ناراضگی پیدا کرنے کی کوشش کرے گا اس طرح مدنی قافلے میں ناراضگی یا بداخلاقی کی فضاء قائم ہوسکتی ہے۔

شیطان کی ایک اور چال وقت کا ضائع کروانا بھی ہے، اس کے لئے شیطان یہ بھی سکھاتا ہے، مثلاً کھانا پکانے اور کھانا کھانے میں جان بوجھ کر زیادہ وقت صرف کرنا، بلا ضرورت غسل کرنا، کپڑے یا برتن دھونے میں دیر لگانا، ضرورت کی اشیاء کی خریداری کے بہانے بازاروں میں گھومنا، رات کو دیر تک باتیں کر کے جاگنا اور صبح سیکھنے سکھانے کے حلقوں سے غفلت کرنا یہ بھی شیطان کی ایک چال ہے ظاہر ہے کہ جب کوئی اسلامی بھائی آرام کے وقفے میں اِدھر اُدھر گھومے گا یا لائٹ جلا کر کوئی کام کرے گا، دوسروں کے ساتھ مل کر باتیں کرے گا تو دوسرے اسلامی بھائیوں کی نیند میں خلل پڑے گا اور اس طرح وہ بھی صبح حلقوں میں سستی کا شکار رہیں گے۔

لہٰذا ہر اسلامی بھائی سے دردمندانہ التجاء ہے کہ شیطان کی ان خطرناک چالوں کو بھرپور حکمتِ عملی اور جذبہ سے ناکام بنانے کی کوشش کرے۔ اللہ عزوجل ہم سب کو شیطان کے حیلوں سے محفوظ فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

(۳) صبر:

ہمیں راہِ خدا میں سفر کرتے ہوئے قدم قدم پر صبر کے مواقع آئیں گے، اس لئے ہمیں یہ نیت کرنی ہوگی کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں راہِ خدا میں آنے والی تکالیف پر صبر کر کے شیطان کو مایوس کرتا رہوں گا۔

ہمارے پیارے میٹھے میٹھے مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''مسلمان کو جو بھی تکلیف، اذیت، اندیشہ، غم اور ملال پہنچے یہاں تک کہ اگر اس کو کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان تکالیف کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب کفارۃ المرض، الحدیث: ۵۶۴۰، ج۴، ص۳)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صبر کرنے والے کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

راہِ خدا میں آنے والی تکالیف پر صبر کرنا ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنت ہے۔ اے کاش! ہم پر بھی کرم ہو جائے اور ہم بھی سنت پر عمل کرنے والے بن جائیں، راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کی تمام تر سختیوں پر صبر کرنا سیکھ جائیں۔ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے، طائف میں پتھر برسائے گئے مگر پھر بھی آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے رہے۔

جب بھی کوئی اسلامی بھائی کسی کو نیکی کی دعوت دے اور اس کے سبب کوئی تکلیف اٹھانی پڑے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی تکالیف کو یاد کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اسے دین کی خاطر سختیاں جھیلنے والی سنّت ادا کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(۴) مساجد کا ادب واحترام:

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے ہمیں شب و روز مسجد میں گزارنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے جو کہ یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان خوشبودار ہے: ''مسجد پرہیزگار کا گھر ہے اور جس کا گھر مسجد ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی رحمت، رضا، اور پل صراط سے بحفاظت گزار کر اپنی رضا والے گھر جنت کی ضمانت دیتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب لزوم المسجد، الحدیث: ۲۰۲۶، ج۲، ص۱۳۴)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی بندہ ذکر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانہ بنا لیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ایسے رضا کا اظہار فرماتا

ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔"

(سنن ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد والجلوس، الحدیث: ۸۰۰، ج ۱، ص ۴۳۸)

جہاں مسجد میں رہنا اس قدر اجر وثواب کا باعث ہے وہیں مسجد کا ادب واحترام نہ کرنے پر سخت وعیدیں بھی آئی ہیں:

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے پاس مت بیٹھو کہ ان کو اللہ عزوجل سے کچھ کام نہیں۔"

(کشف الخفاء، الحدیث: ۳۲۴۶، ج ۲، ص ۳۶۳)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ "مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔" (الجامع الصغیر، الحدیث: ۵۲۳۱، ج ۱، ص ۳۲۲)

شیطان کی پوری کوشش یہ ہوگی کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کروائے، یا وہ مسجد میں بات بات پر ہنسانے کی کوشش کرے گا لہٰذا تمام اسلامی بھائی نیت کیجیے کہ مسجد کا خوب ادب واحترام کرتے ہوئے مکمل سنجیدہ رہنے کی کوشش کریں گے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم نے راہِ خدا میں سفر تو نیکیاں کمانے کے لئے اختیار کیا مگر مسجد کی بے ادبی کر کے، امیرِ قافلہ کی نافرمانی کر کے، کسی کی دل آزاری کر کے، اپنا قیمتی وقت غفلت میں گزار کر، جب واپس پلٹیں تو بہت سارے اَجر وثواب سے محرومی، اور

گناہوں کا انبار ہمارے سر پر ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی مرکز کی ہدایات کے مطابق سفر کرنے، اپنے امیرِ قافلہ کی ہر پل اطاعت کرنے، مساجد کا ادب واحترام کرنے، شیطان کے حیلے اور سازشوں سے بچنے، ایک دوسرے کا خیال رکھنے، اور راہِ خدا میں آنے والی تکالیف پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مدنی قافلے میں سفر کرنے کے لئے ہمیں ۷۲ نیتیں عطا فرمائی ہیں، چنانچہ

آپ دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں: مدنی قافلے میں سفر کیلئے صرف پریشانی دور ہونے کی دُعا کی نیت کرنے کے بجائے آخرت کے تعلق سے مزید اچھی اچھی نیتیں بھی شامل ہوں تو مدینہ مدینہ۔

حدیثِ پاک میں ہے: ''مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے''۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

اب ہم مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو رہے ہیں تو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی عطا کردہ **72** نیتیں مل کر دہرا لیتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی نیت بھی کر لیتے ہیں ہر نیت پر سب مل کر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا زوردار نعرہ لگائیں۔

مدنی قافلے میں سفر کرنے کی 72 نیتیں

(۱) اصل مقصود یعنی مدنی قافلے میں سفر کروں گا (۲) اپنے ذاتی خرچ پر سفر کروں گا (۳) پلّے سے کھاؤں گا (۴) سواری کی دعا پڑھوں گا (۵) اگر کسی اسلامی بھائی کو جگہ نہیں ملی تو اپنی نشست پر بِاصرار بٹھاؤں گا (۶،۷) کوئی بوڑھا یا بیمار مسلمان نظر آئے گا تو اس کیلئے نشست خالی کردوں گا (۸) مدنی قافلے والوں کی خدمت کروں گا (۹) امیرِ قافلہ کی اطاعت کروں گا (۱۰،۱۱،۱۲) زبان، آنکھ اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فضول گوئی، فضول نگاہی سے بچوں گا اور بھوک سے کم کھاؤں گا (۱۳) سفر میں ہر موقع پر مدنی انعامات پر عمل جاری رکھوں گا (۱۴،۱۵،۱۶) وضو، نماز اور قرآنِ پاک پڑھنے میں جو غلطیاں ہوں گی وہ عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہ کر درست کروں گا (جاننے والا نیت کرے کہ سکھاؤں گا) (۱۷،۱۸) سنّتیں اور دعائیں سیکھوں گا اور (۱۹) دوسروں کو سکھاؤں گا اور (۲۰) ان پر زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا (۲۱،۲۲،۲۳،۲۴،۲۵) تمام فرض نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا (۲۶) تہجد (۲۷،۲۸) اشراق و چاشت اور (۲۹) اوّابین کی نمازیں پڑھوں گا (۳۰،۳۱) ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا، اَللّٰہ اَللّٰہ کرتا رہوں گا، درود شریف پڑھتا رہوں گا (دورانِ درس و بیان بغیر کچھ پڑھے خاموشی سے سنتا ہوتا ہے) (۳۲) صدائے مدینہ لگاؤں گا یعنی نمازِ فجر کیلئے مسلمانوں کو جگاؤں گا (۳۳،۳۴،۳۵) راستے میں جب مسجد نظر آئیگی تو اس کی زیارت کروں گا اور بلند آواز سے درود شریف پڑھوں گا،

موقع ملا تو صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب کہہ کر دوسروں کو بھی درود شریف پڑھاؤں گا (۳۶،۳۷) بازار میں جانا پڑا تو بالخصوص نیچی نگاہیں کئے گزرتے ہوئے بازار کی دعا پڑھوں گا (۳۸،۳۹،۴۰) مسلمانوں کو سلام کر کے ان سے پرتپاک طریقے پر ملاقات کروں گا (۴۱) خوب انفرادی کوشش کروں گا (۴۲،۴۳) ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کے لئے مسلمانوں کو تیار کروں گا (۴۴) نیکی کی دعوت دوں گا (۴۵) درس دوں گا (۴۶) موقع ملا تو سنتوں بھرا بیان کروں گا (۴۷،۴۸) جہاں قافلہ جائے گا وہاں کے کسی بزرگ کے مزار شریف پر مدنی قافلے کے ہمراہ حاضری دوں گا (۴۹) سنی عالم کی زیارت کروں گا (۵۰) اگر مدنی قافلے کا کوئی مسافر بیمار ہو گیا تو تیمارداری کروں گا (۵۱) اگر کسی مسافر کے پاس خرچ ختم ہو گیا تو امیرِ قافلہ کے مشورے سے اس کی مالی امداد کروں گا (۵۲،۵۳،۵۴) سفر میں اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے اور امت مسلمہ کے لئے دعائے خیر کروں گا (۵۵،۵۶) جس مسجد میں قیام ہو گا اس مسجد اور وہاں کے وضو خانے کی صفائی کروں گا (۵۷) اگر کسی نے بلاوجہ سختی کی تب بھی صبر کروں گا (۵۸،۵۹) تھکن وغیرہ کے سبب غصہ آ گیا تو زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے ضبط کروں گا (۶۰،۶۱،۶۲) اگر مسجد میں مدنی قافلہ کو قیام کی اجازت نہ ملی تو کسی سے اُلجھنے کے بجائے اس کو اپنے اِخلاص کی کمی تصور کروں گا اور مدنی قافلے کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعائے خیر کرتا ہوا پلٹوں گا (۶۳) اگر کوئی جھگڑا کرے گا تو حق پر ہونے کے باوجود اس سے جھگڑا نہ کر کے حدیث پاک میں دی ہوئی بشارتِ مصطفےٰ

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا حقدار بنوں گا: "جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کردے اس کے لئے جنت کے درمیان میں مکان بنایا جائے گا۔"

(سنن الترمذی، ج ۳، ص ۴۰۱، الحدیث: ۲۰۰۰)

(۶۳، ۶۵) اگر کسی نے ظلماً مارا بھی تو جوابی کاروائی کرنے کے بجائے شکر ادا کروں گا کہ راہِ خدا میں مار کھانے والی سنت بلالی ادا ہوئی (۶۶، ۶۷، ۶۸) اگر میری وجہ سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہوگئی تو اسی وقت احسن طریقے پر معافی مانگوں گا (۶۹، ۷۰، ۷۱) چونکہ ہر وقت ساتھ رہنے میں حق تلفیوں کا زیادہ امکان رہتا ہے لہٰذا واپسی پر انتہائی لجاجت کے ساتھ فرداً فرداً معافی تلافی کروں گا (۷۲) سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے تحفہ لے جانے کی سنت ادا کروں گا۔ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔"

(کنز العمال، کتاب السفر آداب متفرقہ، حدیث ۱۷۵۰۲، ج ۶، ص ۳۰۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں جدول کے مطابق مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

☆☆☆☆☆

دوسرا تربیتی بیان

برائے روانگیٔ مدنی قافلہ

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقْل فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرُودِ پاک بھیجے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک بھیجے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قِیامَت کے دن اُس کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۷۲۳۵، ج۵، ص۲۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عاجز بندے اور اُس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ادنیٰ غلام ہیں۔ یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اتار دیا جائے گا۔ نجات تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ رَبُّ الْعٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور مؤمنین پر رَحم و کَرَم فرمانے والے رَسُوْلِ کَرِیْم رَؤُوْف رَّحِیْم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے اتباع میں ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی** دامت برکاتہم العالیۃ نے ہمیں اپنی زندگی **اللہ** رَبُّ الْعٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور مؤمنین پر رَحم و کَرَم فرمانے والے رَسُوْلِ کَرِیْم رَءُوْفٌ رَّحِیْم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّتوں کے اتباع میں گزارنے کے لئے ایک عظیم مدنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے **مدنی انعامات** پر عمل اور پوری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے **مدنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے اور یہی وہ عظیم مقصد ہے کہ اخلاص کے ساتھ اس پر عمل کر کے ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے بن سکتے ہیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی پا سکتے ہیں۔

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت مدظلہ العالی اپنے تحریری بیان "**میں سدھرنا چاہتا ہوں**" میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۱۹ میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝﴾

میرے آقا اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملّت، پیرِ طریقت، عالِمِ شَرِیعَت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بدعت، باعِثِ خیروبَرَکت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق تَرجَمہ قرآن کنزُالایمان میں اِس کا ترجَمہ یوں فرماتے ہیں: ''اور جو آخرت چاہے اور اُس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔''

آج ہماری حالت یہ ہے کہ اپنی ''دُنیاوی کل'' (یعنی مُستقبل) سُدھارنے کے لئے تو بیُت غور و فکر کرتے، اُس کے لئے طرح طرح کی آسایشیں جمع کرنے کی ہر دم کوشش کرتے، خوب بینک بیلنس بڑھاتے، کاروبار چمکاتے، فیوچر پروگرامز ترتیب دیتے اور نجانے کیا کیا منصوبے بناتے ہیں کہ کسی طرح ہماری یہ ''دُنیاوی کل'' بہتر ہو جائے، ہمارا دنیاوی مستقبل سنور جائے، لیکن افسوس! کہ ہم اپنی ''اُخروی کل'' (یعنی آخرت) کو سُدھارنے کی فکر سے یکسر غافل اور اس کی تیاری کے مُعاملے میں بالکل کاہل ہیں۔ حالانکہ صِرف اِس دُنیاوی کل ہی کے سُدھرنے کا اِنتظار کرنے والے نہ جانے کتنے نادان انسانوں کی آہِ حسرت موت کی ہچکیوں سے ہم آغوش ہو جاتی ہے اور وہ روشن مُستقبل پا کر خوشیاں منانے کے بجائے اندھیری قبر میں اُتر کر قعرِ افسوس میں جا پڑتے ہیں۔ فقط دُنیاوی زندگی سُدھارنے کے تفکُّرات میں مُستَغرق ہو کر اسی کے لئے مصروف تگ و دَو رہنا، اپنی

آخرت کی بھلائی کے لئے فکر و عمل سے غفلت برتنا، سابقہ اَعمال پر اپنا اِحتساب کرتے ہوئے آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا عزم نہ کرنا سراسر نقصان و خُسران ہے اور سمجھدار وُہی ہے جس نے حسابِ آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خود کو سُدھارنے کیلئے اپنے نفس کا سختی سے مُحاسَبہ کیا، گناہوں پر افسوس اور ان کے بُرے اَنجام کا خوف محسوس کیا۔ جیسا کہ ہمارے اَسلاف کا طرزِ عمل رہا۔ چُنانچہ حُجَّۃُ الْاسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رَحمَۃُ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ السَّمّاک رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک بار (''فکرِ مدینہ'' کرتے ہوئے) اپنی عمر شُمار کی تو وہ (تقریباً) ساٹھ برس بنی۔ ان ساٹھ برسوں کو بارہ سے ضَرب دینے پر سات سو بیس مہینے بنے۔ سات سو بیس کو مزید تیس سے مَضرُوب کیا تو حاصِلِ ضَرب اکیس ہزار چھ سو آیا۔ جو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مبارک عمر کے ایّام تھے۔ پھر اپنے آپ سے مُخاطِب ہو کر فرمانے لگے، اگر مجھ سے روزانہ ایک گناہ بھی سرزد ہوا ہو تو اب تک اکیس ہزار چھ سو گناہ ہو چکے! جبکہ اِس مدّت میں ایسے ایّام بھی شامل ہوں گے جن میں یومیہ ایک ہزار تک بھی گناہ ہوئے ہوں گے۔ یہ کہنا تھا کہ خوفِ خدا سے لرزنے لگے پھر یکا یک ایک چیخ ان کے منہ سے نکل کر فضا کی پہنائیوں میں گم ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زمین پر تشریف لے آئے۔ دیکھا گیا تو طائرِ رُوح قفسِ عُنصری سے پرواز کر چکا تھا۔

(کیمیائے سعادت، ج ۲، ص ۸۹۱)

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے کہ ہمارے بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کا انداز "فکرِ مدینہ" کس قدر اعلیٰ تھا اور وہ کس طرح نفس کو سُدھارنے کیلئے اس کا مُحاسَبہ فرماتے اور ہر دم نیکیوں میں مصروف رہنے کے باوُجُود خود کو گنہگار تصوُّر کرتے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے یہاں تک کہ فَرطِ خوف سے بعضوں کی روحیں پرواز کر جاتیں۔ مگر افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ شب و روز گناہوں کے سُمندر میں غَرق رہنے کے باوجود احساسِ ندامت ہے نہ خوفِ عاقبت۔

ہمارے اَسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ شب بیداریاں کرتے، کثرت سے روزے رکھتے، کثیر اَعمالِ خیر بجالاتے مگر پھر بھی خود کو کمترین خیال کرتے ہوئے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے گریہ کناں رہتے۔

اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ اپنا اِحتساب فرمایا کرتے اور جب رات آتی تو اپنے پاؤں پر دُرّہ مار کر فرماتے: بتا، آج تو نے "کیا کیا" کیا ہے؟ (احیاء العلوم، کتاب المراقبة والمحاسبة، ج ۵، ص ۱۳۷)

حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اِس طرح اپنے نَفْس کو ملامت کرنا، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دلا کر اس کا مُحاسَبہ کرنا ہماری تعلیم کے لئے تھا۔ چُنانچہ ایک موقع پر حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! اپنے اَعمال کا محاسبہ کرو اس سے پہلے کہ ان کا حساب لیا جائے۔"

(المرجع السابق)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے سابقہ اَعمال کا حساب کرنا مُحاسَبہ کہلاتا ہے۔ کاش! روزانہ رات "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے ہمیں اپنے نَفْس کے ساتھ تمام دن کا حساب کرنے کی سعادت مل جایا کرے اور یوں ہمیں سرمایۂ اَعمال میں نَفع ونقصان کی معلومات ہوتی رہے۔ جس طرح شریکِ تجارت سے حساب لینے میں بھرپور کوشش کی جاتی ہے اسی طرح نَفْس کے ساتھ بھی حساب کتاب میں بہت زیادہ اِحتیاط ضَروری ہے کیوں کہ نَفْس بَہُت چالاک اور حیلہ ساز ہے یہ ہمیں اپنی سرکشی بھی اِطاعت کے لِباس میں پیش کرتا ہے تاکہ بُرائی میں بھی ہمیں نَفع نظر آئے حالانکہ اس میں سراسر نقصان ہے۔ صِرف یہی نہیں بلکہ صحیح معنوں میں سُدھرنے کیلئے تمام جائز اُمُور میں بھی نَفْس سے حساب طَلب کرنا چاہیے۔ اگر اِس میں ہمیں نَفْس کا قُصور نظر آئے تو اُس سے سختی کے ساتھ کمی پوری کروانی چاہیے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "جلدی کرو! جلدی کرو! تمہاری زندگی کیا ہے؟ یہ سانسیں ہی تو ہیں کہ اگر یہ رُک جائیں تو تمہارے اُن اَعمال کا سلسلہ مُنقطع ہوجائے جن سے تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرتے ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ رحم فرمائے اُس شخص پر جس نے اپنے اَعمال کا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر کچھ آنسو بہائے۔"

(اِحیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الثانی فی طول الامل، ج۵، ص۲۰۵)

غور کیجئے کہ ہم تو سرتاپا گناہوں میں ڈوبے ہیں، آخر کونسا گناہ ایسا ہے جو ہم نہیں کرتے ؟ نیکیاں ہم سے نہیں ہو پاتیں اور اگر ہو بھی جائیں تو اِخلاص کا دور دور تک کوئی پتا نہیں ہوتا، لوگوں کو اپنے نیک اَعمال سنا کر ریا کاری کا شکار ہو جاتے ہیں، ہمارا نامۂ اعمال نیکیوں سے خالی اور گناہوں سے پُر ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن افسوس! ہمیں اس کے بُرے نتائج اور خود کو سُدھارنے کا کوئی اِحساس نہیں۔

لہٰذا ہمیں جہنّم سے اپنے آپ کو بچانے اور جَنَّتُ الْفِرْدَوس میں داخلہ پانے کیلئے یہ ذہن بنانا ہوگا کہ "**میں سُدھرنا چاہتا ہوں**" اور اس کیلئے اپنے اندر خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰی پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی ہوگی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے ہم گناہوں سے بچیں گے نمازوں اور سنتوں کی پابندی کریں گے، **مَدَنی قافلوں** میں سفر کریں گے، روزانہ رات "**فکرِ مدینہ**" کرتے ہوئے "**مَدَنی انعامات**" کا رسالہ پُر کریں گے اور پھر ہر ماہ اپنے یہاں کے "ذمہ دار" کو جمع کروائیں گے تو بِفَضْلِ خدا عَزَّوَجَلَّ بوسیلۂ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم جہنّم سے بچ کر داخلِ جنت ہوں گے جو کہ اصل کامیابی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا اور ہمارا، سب کا ایمان سلامت رکھے، ہمیں بار بار حج نصیب فرمائے، ہمیشہ گنبدِ خضرا کے سائے میں رکھے، مُخلص عاشقِ رسول بنائے۔ ہمت کیجئے اور آج سے طے کر لیجئے "میں سُدھرنا چاہتا ہوں۔"

لہٰذا آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی.... اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ، رَمَضَانُ المبارک کا کوئی روزہ قضا نہیں ہوگا.... اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ، فلمیں ڈرامے نہیں دیکھوں گا.... اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ، گانے باجے نہیں سُنوں گا.... اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں ہر ماہ تین دن سفر کیا کروں گا.... اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ، ہر ماہ مَدَنی انعامات کا رسالہ اپنے ذمہ دار کو جمع کروایا کروں گا.... اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ،

الٰہی رحم فرما میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب
نبی کا تجھ کو صدقہ میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھیے ابھی ہم نے جو نیک بننے اور اپنے آپ کو سدھارنے کی نیت کی ہے اس پر اخلاص کے ساتھ عمل اور نیک بننے پر استقامت پانے کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کو معمول بنانا ہوگا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کروڑ ہا کروڑ احسان کہ اس نے آج ہمیں راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں کی تربیت کی خاطر مدنی قافلے میں سفر کے لئے یہاں جمع ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر بے شمار نیکیاں حاصل کرنے اور ان پر استقامت پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ بلکہ راہِ خدا میں سفر کرنے والے

عاشقانِ رسول کی عظمت کے تو کیا کہنے، کہ جہاں خوش نصیب عاشقانِ رسول پر راہِ خدا میں سفر کرنے پر قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی چھما چھم برسات ہو رہی ہے وہیں انبیاء کرام علیہم السلام کی سنّت، صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنّت اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کے مقدس طریقے پر چلنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین حاصل کرنے کے بہت سے فضائل ہیں:

حضرتِ سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ الولی سے مرسلاً روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: ''جسے اس حالت میں موت آئے کہ وہ اسلام کی سربلندی کے لئے علم سیکھ رہا ہو تو جنت میں اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان ایک درجہ ہوگا۔ (یعنی وہ ان کا قُرب پائے گا)

(سنن دارمی، المقدمۃ، باب فی فضل العلم والعالم، الحدیث: ۳۵٤، ج۱، ص۱۱۲)

حضرتِ صفوان بن عَسّال المُرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں **رسولُ اللہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم مسجد میں اپنے (دھاری دار) سرخ کمبل سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا، **یارسولَ اللہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''طالبُ العلم

کو خوش آمدید، بیشک طالبُ العلم کو ملائکہ اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں پھر ان میں بعض ملائکہ دیگر بعض ملائکہ پر سواری کرتے ہوئے طلب علم کی وجہ سے طالبُ العلم کی محبت میں آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب العلم،الترغیب فی العلم وطلبہ، الحدیث:۱۰۹، ج۱،ص۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے نہ صرف بے شمار نیکیاں حاصل ہوتی ہیں بلکہ راہِ خدا میں سفر کرنے والے کے لئے جہنم سے آزادی اور جنت کی بشارت بھی احادیث میں موجود ہے، لہٰذا پہلے تو شیطان کوشش کرتا ہے کہ کسی کو مدنی انعامات پر استقامت پانے کے لئے مدنی قافلے میں سفر کرنے ہی نہ دے پھر اگر کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے مدنی قافلے میں سفر کرنے میں کامیاب ہو بھی جائے تو پھر شیطان اس کوشش میں لگ جاتا ہے کہ کسی طریقے سے مدنی قافلے میں ایسے کام کروائے جس کی وجہ سے ثواب کے بجائے گناہوں کا انبار جمع ہو جائے۔

اگر ہم مدنی مرکز کی ہدایات کے مطابق سفر کریں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان سے حفاظت بھی رہے گی اور بیشمار نیکیاں حاصل کرنے میں آسانیاں بھی ملیں گی اور مدنی انعامات پر عمل کرنا ہمارے لئے بہت آسان ہوگا۔

اس کے بعد صفحہ ﴿93﴾ سے **تربیتی بیان کا آخری حصہ** بیان کیجئے۔

مَدَنی قافلے کا مختصر جدول
وسامانِ مدنی قافلہ

جدول اور اعلانات کی دہرائی اور مشورے کا حلقہ: (۹:۳۰) تا (۹:۵۶)

اس حلقے میں (۵ منٹ) تلاوت ونعت اور باقی (۲۶ منٹ) میں جدول اور اعلانات کی دہرائی اور مشورے کا حلقہ لگایا جائے، (اسی دوران مَدَنی انعامات کے رسائل بھی تقسیم کئے جائیں) ۳ دن کے مدنی قافلے میں جدول کی دُہرائی امیرِ قافلہ خود ہی کرے، شرکاء سے صرف ایک ایک کام پر مشورہ کیا جائے، مشورہ مشورے کے طور پر ہی لیا جائے۔

مدنی مقصد کا بیان: (۹:۵۶) تا (۱۰:۳۷)

(۴۱ منٹ) اس حلقے میں ابتدائی ۲۶ منٹ امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ کے رسائل سے بیان اور آخری ۱۵ منٹ میں ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں سے کسی ایک مدنی کام پر ذہن بنایا جائے۔

انفرادی عبادت کا حلقہ: (۱۰:۳۷) تا (۱۰:۵۶)

(۱۹ منٹ) اس حلقے میں تلاوتِ قرآن، ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ، درود شریف، مدنی انعامات کا عملی وفرضی جدول، یوم قفل مدینہ کا پمفلٹ (اسی کتاب کے صفحہ 712 تا 716 پر ملاحظہ کیجئے) رضائے رب الانام کے کام، (یہ 72 مدنی انعامات کے صفحہ 24 پر ملاحظہ کیجئے) رسالہ ''۴۰ روحانی علاج'' سے وظائف کی ترکیب بنائی جائے۔ اس میں مطالعہ بھی کرسکتے ہیں۔[1]

[1] .....زہے نصیب ''جنت کے طلب گاروں کے لئے مدنی گلدستہ'' سے مطالعہ ہو تو مدینہ مدینہ، امیر اہلسنّت کی رسائل کی فہرست صفحہ 717 تا 719 سے ملاحظہ کیجئے۔

مختصر نیکی کی دعوت: (۱۰:۵۶) تا (۱۱:۰۸)

(۱۲ منٹ) اس میں مختصر نیکی کی دعوت یاد کروائی جائے، اگر یہ کسی کو یاد ہو تو اسے انفرادی کوشش کیلئے ترغیبات یاد کروائی جائیں۔

انفرادی کوشش کا طریقہ: (۱۱:۰۸) تا (۱۱:۲۰)

(۱۲ منٹ) امیر قافلہ انفرادی کوشش کا طریقہ کار سکھائے اور عملی طریقہ کر کے دکھائے اور جن اسلامی بھائیوں کو ترغیبات پچھلے حلقے میں یاد نہ ہوئی ہوں تو اُن کو اِس حلقے میں بھی یاد کروائی جائیں۔

انفرادی کوشش کا حلقہ: (۱۱:۲۰) تا (۱۲:۰۰)

(۴۰ منٹ) اس میں اسلامی بھائی باہر جا کر مختلف جگہوں پر انفرادی کوشش فرمائیں اور اسلامی بھائیوں کو ہاتھوں ہاتھ مسجد میں لانے کی ترکیب بنائیں، اِسی دوران کچھ اسلامی بھائی مسجد میں ذیلی حلقے کے مدنی کاموں پر ایک دوسرے کا ذہن بنائیں۔ اسی وقت میں بااثر شخصیات مثلاً علماء، مشائخ، چودھری، وڈیروں وغیرہ سے ملاقات کر کے دعوت اسلامی اور اسکے شعبہ جات کا تعارف کروائیں اور مدنی قافلے میں میں سفر کی دعوت پیش کریں۔[1]

سنّتیں سیکھنے کا حلقہ: (۱۲:۰۰) تا (۱۲:۳۰)

(۳۰ منٹ) اس حلقے میں امیر قافلہ شرکاء کو سنتیں سکھانے کی ترکیب

1 ..... مدنی انعامات کی 26 سیکنڈ کی انفرادی کوشش جاننے کا طریقہ ''جنت کے طلب گاروں کے لئے مدنی گلدستہ'' صفحہ 86 ملاحظہ فرمائیے۔

بنائے ۳ دن، ۱۲ دن، اور ۳۰ دن کے مدنی قافلوں میں سنتیں سیکھنے کی ترتیب الگ الگ ہوگی، جس کی تفصیلات صفحہ **154** تا **157** پر ملاحظہ فرمائیں۔

وقفۂ طعام و چوک درس: (۱۲:۳۰)

کھانا کھائیں اور اذانِ ظہر سے ۱۲ منٹ قبل (۷ منٹ) فیضان سنت سے چوک درس دیں۔ بعدِ درس نمازِ ظہر کی دعوت دے کر شرکاء کو اپنے ساتھ مسجد میں لانے کی کوشش کریں۔ جو اسلامی بھائی قریب کی مسجدوں میں درس کے لئے جائیں گے وہ چوک درس کے بعد روانہ ہو جائیں۔

بعد ظہر درس:

(۷ منٹ) فیضانِ سُنت سے مدنی درس دیا جائے۔

نماز کے احکام: (۳۰ منٹ)

اس حلقے میں ۳ دن، ۱۲ دن اور ۳۰ دن کے مدنی قافلوں میں سیکھنے کی ترتیب الگ الگ ہوگی، جس کی تفصیلات صفحہ **160** تا **171** پر ملاحظہ فرمائیں۔

درس و بیان سیکھنے کا حلقہ: (۱۹ منٹ)

اِس حلقے میں امیر قافلہ شرکاء میں سے جو درس نہیں دے سکتے اُن کو درس اور جن کو بیان کرنا نہیں آتا اُن کو بیان کرنا سکھائے۔

دُعاؤں کا حلقہ: (۱۹ منٹ)

گرمیوں میں یہ حلقہ اسی وقت اور سردیوں میں عشاء کے بعد ہوگا۔

وقفۂ آرام:

حلقوں کے بعد عصر تک وقفۂ آرام۔

بعد عصر اعلان و بیان:

(۱۲ منٹ) نیکی کی دعوت کے فضائل پر بیان ہو۔ (عصر کے بیانات صفحہ 328 پر ملاحظہ کریں)

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت:

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت عصر کے بعد ہی کیا جائے۔

عصر تا مغرب کا درس:

اِس دوران فیضان سنت (تخریج شدہ) اور بیاناتِ عطاریہ وغیرہ سے درس کیا جائے۔ آخر میں چند منٹ سنتیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ لگایا جائے۔

بعد مغرب اعلان و بیان:

مغرب کے بعد بیان کسی اچھے مبلغ سے کروایا جائے، اس کے بعد انفرادی کوشش (۱۲ منٹ) کی جائے۔

پہلے دن مدنی قافلوں کی نیت، اور راہِ خدا میں سفر کی اہمیت اور نیت کے فضائل پر بیان ہو۔

دوسرے دن نام لکھوانے کی ترغیب دلائیں اور نام لکھے جائیں اور **تیسرے دن** بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالٰی کی دین کی خاطر قربانیاں بتا کر سفر کی ترغیب دلائیں اور ہاتھوں ہاتھ سفر کی ترکیب بنائیں۔ (مغرب کے بیانات صفحہ 379 پر ملاحظہ کریں)

وقفۂ طعام:

مغرب تا عشاء کھانا کھائیں۔

بعد عشاء درس:

(۷ منٹ) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) سے مدنی درس دیا جائے۔

کیسٹ بیان:

کیسٹ بیان شروع کرنے سے پہلے (۷ منٹ) باہر جا کر انفرادی کوشش کریں اور پھر کیسٹ بیان کی ترکیب بنائیں، اگر کیسٹ بیان میسر نہ ہو تو 26 منٹ امیر اہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیَۃ کے رسائل میں سے کوئی رسالہ سنایا جائے۔

دُہرائی کا حلقہ:

آج پورے دن میں جو کچھ سیکھا ہے امیرِ قافلہ خود ہی اِس کی دہرائی کرے اور اگر کوئی بخوشی سنانا چاہے تو سُنے اور حوصلہ افزائی بھی کرے۔

سونے سے قبل اور بیدار ہونے کے بعد کے معمولات:

اجتماعی فکرِ مدینہ کرنے،[1] صلوٰۃ التوبہ پڑھنے، سورۂ ملک سننے کے بعد وقفۂ آرام ہو اور صبح صادق سے (۱۹ منٹ) قبل بیدار ہو کر نمازِ تہجد ادا کی جائے۔ جو اسلامی بھائی قریب کی مسجدوں میں درس کیلئے جائیں گے اذان فجر سے قبل روانہ ہو جائیں۔ اذانِ فجر کے بعد صدائے مدینہ لگائی جائے۔

بعدِ فجر اعلان و بیان:

۷ منٹ سے ۱۲ منٹ تک، ان موضوعات، ذِکرُ اللّٰہ، بِسْمِ اللّٰہ شریف،

1 .....اجتماعی فکرِ مدینہ کرنے کا طریقہ صفحہ 720 پر ملاحظہ کیجئے۔

تلاوتِ قرآن اور درود شریف کے فضائل، میں سے کسی ایک پر بیان کیا جائے۔

بعدِ فجر مدنی حلقہ: (جدول کم از کم 46 منٹ)

جدول	مدنی انعام	منٹ
تلاوت قرآنِ پاک (ترجمہ وتفسیر)	مدنی انعام نمبر 21	12 منٹ
فیضانِ سنت سے 4 صفحات	مدنی انعام نمبر 14	7 منٹ
شجرہ شریف، اورادووظائف	اورادووظائف صفحہ نمبر 12	10 منٹ
ایصالِ ثواب بزرگانِ دین	فاتحہ سلسلہ صفحہ نمبر 23	5 منٹ
دعا	-----	3 منٹ
313 بار درودِ پاک	-----	4 منٹ

آغاز وقتِ اشراق وچاشت

اشراق وچاشت	مدنی انعام نمبر 19	5 منٹ

آخری دس سورتیں سیکھنے یا مدرسۃ المدینہ کا حلقہ:

۳ دن کے مدنی قافلے میں شرکا کو آخری دس سورتوں میں سے سیکھنے سکھانے کی ترکیب بنائے، ۱۲ دن اور ۳۰ دن کے مدنی قافلے میں مدرسۃ المدینہ بالغان کی ترکیب بنائی جائے، جس میں مدنی قاعدہ مکمل پڑھایا جائے۔

بعد اشراق وچاشت وقفۂ آرام، ناشتہ:

(۹:۰۰) بجے ناشتہ (۹:۳۰) دوبارہ مدنی حلقے کا آغاز کیا جائے۔

☆☆☆☆☆

سامانِ مدنی قافلہ کی فہرست

سنّت بکس	ڈائری وقلم
مدنی بنیان	مدنی بیگ تمام سامان کے لئے
مدنی تہبند	چولہا ایک عدد
قفل مدینہ کا عینک	تھال ۲ عدد (زہے نصیب مٹی کی پلیٹ ہو)
نیتوں کا کارڈ	جگ 1 عدد، گلاس ۳ عدد (زہے نصیب مٹی کا پیالہ ہو)
مدنی انعامات کے رسائل مع مستقل قفل مدینہ کے کارڈز	پتیلی ۳ عدد
مدنی چادر ۲ عدد	کپ ۹ عدد
عمامہ شریف	ایک عدد چھری
چپڑی ٹوپی	۳ عدد چمچے بڑے
تسبیح	ایک عدد چائے کی چھنّی (چھلنی)
۲ یا ۳ عدد مدنی سوٹ	دسترخوان
ٹارچ	دسترخوان صاف کرنے کے لئے صافی
الارم والی گھڑی	ایک عدد ڈونگا چائے کے لئے
لحاف (سردی سے بچنے کے لئے)، چٹائی	فیضانِ سنّت کے تمام ابواب
نیک بننے اور بنانے کے طریقے	نماز کے احکام، مدنی رسائل

مدنی قافلے کے جدول کی تفصیل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مدنی قافلے کے جدول کی ابتداء مدنی مشورے سے ہوتی ہے۔

(بعض مقامات پر مدنی انعامات کی نشاندہی بریکٹ کے ذریعے کی گئی ہے)

جدول اور اعلانات کی دہرائی، مشورے کا حلقہ: (۹:۳۰) تا (۹:۵۶)

مسجد میں پہنچ کر ﴿1﴾ (مدنی انعام نمبر 39 کے مطابق) باوضو رہنے کی نیت کے ساتھ وضو فرما کر مکروہ وقت نہ ہو تو دوگانہ ادا کیجئے، ﴿2﴾ دوگانہ میں تحیّۃ الوضو اور تحیّۃ المسجد بھی آ گئی۔ اگر تھکن ہو تو آرام لیکر، ورنہ اب (۵ منٹ) تلاوت و نعت کے بعد امیرِ قافلہ مدنی مشورے کا حلقہ شروع کرے، مختلف اُمور کے بارے میں مشورہ کرے۔ (روزانہ صبح ساڑھے نو بجے مدنی مشورے سے قبل تلاوت و نعت (۵ منٹ) کا اسی طرح اہتمام فرمائیے)

مدنی مشورے کے حلقے کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: **(i)** جدول کی دُہرائی **(ii)** اعلانات کی دُہرائی **(iii)** درس و بیان وغیرہ کی ذمہ داریاں مشورے کے ذریعے تقسیم کرنا۔ (ساتھ ساتھ مدنی انعامات کے رسائل بھی تقسیم کئے جائیں) (۲۶ منٹ) اب جدول کی دُہرائی امیرِ قافلہ خود ہی کرے۔

(i) جدول کی دُہرائی:

3 دن کے مدنی قافلے میں امیرِ قافلہ جدول کی دُہرائی اس طرح کرے کہ تمام شرکا کو جدول سمجھ میں آ جائے، نہ بہت تیزی کے ساتھ دُہرائے نہ ہی

بالکل آہستہ کہ شرکا بور ہوجائیں۔3دن کے مدنی قافلے میں جدول کی دُہرائی صرف امیر قافلہ ہی کرے۔12اور30دن کے مدنی قافلے میں دیگر مضبوط اسلامی بھائیوں کو بھی یہ خدمت دی جاسکتی ہے۔اگر شرکا میں سے کوئی دُہرانا چاہے تو اسے اجازت دے لیکن کسی سے زبردستی دہرائی نہ کروائے،اگر شرکا میں سے کوئی دُہرائے تو امیر قافلہ اُسے درمیان میں نہ ٹوکے،جدول کی دُہرائی اس طرح ہوگی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مشورے کا حلقہ جاری ہے،اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ساڑھے ۱۲ بجے تک سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رہے گا۔اس کے بعد کھانا تیار ہوا (ماہِ رمضان المبارک میں اس جگہ کھانے کا تذکرہ نہ کریں) تو (مدنی انعام نمبر11 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) سنت کے مطابق بیٹھ کر پردے میں پردہ کئے،بھوک سے کم کھانے کی ترکیب کی جائیگی،نہیں تو (مدنی انعام نمبر36 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) نگاہیں جھکائے،(مدنی انعام نمبر6 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) مسلمانوں کو سلام کرتے ہوئے کسی بارونق مقام پر اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حقوقِ عامّہ کا خیال رکھتے ہوئے چوک درس دیا جائے گا۔

نمازِ ظہر کے لئے جلدی سے تیار ہوکر (مدنی انعام نمبر2 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) مسجد کی پہلی صف میں مع تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نمازِ ظہر ادا کی جائے گی۔نمازِ ظہر کے بعد (مدنی انعام نمبر12 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) مدنی درس دینے یا سننے کی سعادت حاصل کی جائے گی۔پھر اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سیکھنے سکھانے کا

عمل جاری رہے گا، وقت ملے گا تو (مدنی انعام نمبر 17 کے مطابق) آرام کر لیا جائے گا، نہیں تو اذانِ عصر سے قبل تیار ہو کر، نمازِ عصر (مدنی انعام نمبر 2 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) مسجد کی پہلی صف میں سنت قبلیہ، مع تکبیرِ اُولیٰ باجماعت نمازِ عصر ادا کی جائے گی۔ نماز کے بعد ایک اسلامی بھائی اعلان فرمائیں گے پھر اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بیان ہوگا۔ بیان کے بعد (مدنی انعام نمبر 54 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ باہر جائیں گے۔ اس دوران مسجد میں مدنی درس کا سلسلہ جاری رہے گا، اذانِ مغرب سے تقریباً دس منٹ قبل دوبارہ مسجد میں آجائیں گے اور طبعی حاجات وغیرہ سے فارغ ہو کر (مدنی انعام نمبر 4 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) اذان و اقامت کے وقت خاموش رہ کر جواب دیں گے اور (مدنی انعام نمبر 2 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نمازِ مغرب ادا کریں گے۔

نماز کے بعد ایک اسلامی بھائی اعلان کریں گے پھر اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بیان ہوگا۔ بیان کے بعد (۱۲ منٹ) (مدنی انعام نمبر 22 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) انفرادی کوشش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے گی، کھانا میسر ہوا تو (مدنی انعام نمبر 11 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) پردے میں پردہ کی احتیاط کیساتھ پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے کھالیا جائے گا، نہیں تو اذانِ عشاء سے قبل جلدی تیاری کر کے (مدنی انعام نمبر 18 و مدنی انعام نمبر 2 پر عمل کی نیت کے ساتھ) مسجد کی پہلی صف میں

سنت قبلیہ، مع تکبیر اولیٰ نمازِ عشاء باجماعت ادا کی جائے گی، مدنی درس کے بعد کچھ اسلامی بھائی (۷ منٹ) کے لئے باہر جا کر (مدنی انعام نمبر 22 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے اور پھر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (مدنی انعام نمبر 47 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) کیسٹ اجتماع یا (مدنی انعام نمبر 65 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیۃ کے رسائل میں سے ایک رسالہ سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

اس کے بعد دُہرائی کا حلقہ ہوگا پھر (مدنی انعام نمبر 16 کے مطابق) صلوٰۃُ التّوبۃ اور (مدنی انعام نمبر 3 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) سورۂ مُلک کی تلاوت کرنے و سننے کی سعادت حاصل کی جائے گی، اس کے بعد تمام اسلامی بھائی (مدنی انعام نمبر 15 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) اجتماعی طور پر فکرِ مدینہ[1] کرنے کی سعادت پا کر (مدنی انعام نمبر 17 کے مطابق) سُنّت بکس سرہانے رکھ کر سوتے وقت کے اَوراد پڑھ کر ممکنہ صورت میں پردے میں پردہ کی ترکیب کر کے سو جائیں گے۔

وقتِ مُناسب پر تہجد کی نماز کے لئے جگایا جائے گا، تمام اسلامی بھائی (مدنی انعام نمبر 19 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) تہجد کی نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے پھر (مدنی انعام نمبر 70 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) تلاوت اور ذکر و وِرد و میں مشغول ہو جائیں گے۔ اذانِ فجر کے بعد تمام اسلامی بھائی (مدنی انعام نمبر 35

---

[1] ..... فکرِ مدینہ کرنے کی نیتیں: رضائے الٰہی کیلئے نیکیوں میں اضافے، ان پر استقامت پانے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کے ضمن میں روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو جمع کروا دوں گا۔ اگر نمازیں قضا ہوں، مدنی انعامات پر عمل، ہوا و ریا کے حملوں سے بچنے کیلئے بلا ضرورت کسی پر عَلَنًا ظاہر نہیں کروں گا۔ جن کا عمل کم ہو اُن کو حقیر جاننے سے بچوں گا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص ۳۱)

پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) صدائے مدینہ کی سعادت پانے کے لئے مسجد سے باہر تشریف لے جائیں گے۔ جماعتِ فجر سے تقریباً دس منٹ قبل واپس آکر (مدنی انعام نمبر 2 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) مسجد کی پہلی صف میں مع تکبیر اولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر باجماعت ادا کریں گے، نماز کے بعد ایک اسلامی بھائی اعلان فرمائیں گے پھر اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بیان ہوگا، اس کے بعد اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رہے گا۔ پھر تمام اسلامی بھائی (مدنی انعام نمبر 19 پر عمل کی نیت کرتے ہوئے) اشراق و چاشت کے نوافل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ پھر (مدنی انعام نمبر 17 کے مطابق) وقفۂ آرام ہوگا۔

(8:45) پر تمام اسلامی بھائیوں کو نیند سے بیدار کیا جائے گا۔ تمام اسلامی بھائی طبعی حاجات وغیرہ سے فارغ ہو کر (9:00) بجے ناشتہ کریں گے اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ساڑھے نو بجے دوبارہ اسی طرح مدنی مشورہ کا حلقہ شروع ہو جائے گا۔

نوٹ:

امیرِ قافلہ کو چاہئے کہ جس دن کا جو جدول ہو اسی کے مطابق جدول کی دُہرائی کرے، ایسا نہ ہو کہ جدول شروع ہو رہا ہو ظہر سے اور دہرائی (9:30) بجے سے شروع کی جائے، اور اگر واپسی مغرب میں ہے یا عشاء میں یا کسی بھی وقت ہو وہیں تک جدول دُہرائے آگے نہ دُہرائے۔ بالخصوص آخری دن امیرِ قافلہ کو چاہئے کہ جدول کی دہرائی کرنے کے بعد شرکا کا یہ ذہن بنائے کہ آہ! آج ہمارے مدنی قافلے کا آخری دن ہے اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے مدنی قافلے کی واپسی مدنی تربیت گاہ میں ہوگی، جہاں ہم اپنے مدنی قافلے کی کارکردگی پیش کریں گے اور پھر امیرِ قافلہ، شرکا کو ترغیب دلا کر اچھی اچھی نیتیں بھی کروائے۔

(ii) اب اَمیرِ قافلہ اعلانات کی دُہرائی کی ترکیب بنائے۔

اعلانات کی دُہرائی:

جَدْوَل کی دُہرائی کے بعد اب امیر قافلہ اعلانات کی اہمیّت بتائے اور روزانہ اعلان کے مدنی پھولوں سے چند مدنی پھول پیش کرے۔

اعلان کرنے کی فضیلت:

پیارے اسلامی بھائیو! اعلان بیان ہی کی ایک کڑی ہے، اگر ہم بیان کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ پہلے اعلان کرنا سیکھیں۔ اعلان بھی ایک قسم کی نیکی کی دعوت ہے، چنانچہ اگر کسی کے اعلان کرنے سے کوئی بیان میں بیٹھ گیا اور عمل کرنے والا بن گیا تو اعلان کرنے والے کو بھی برابر ثواب ملتا رہے گا۔ اعلان کرنے والے کو بھی ہر بات کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو بلائے، اسے نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے تو اس کی جزا کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔''

(مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ص ۴۸)

اعلان کے مدنی پھول:

چونکہ اعلان بھی ایک قسم کی نیکی کی دعوت ہے، لہٰذا اس کے آداب کو پیش نظر رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔

(۱) اعلان کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ پہلی صف میں امام صاحب کے قریب، اقامت کہنے والے کی دائیں جانب نماز ادا کرے۔

(۲) امام صاحب کے سلام پھیرتے ہی اعلان کرنے والا اسلامی بھائی کھڑے ہو کر قبلہ شریف کی طرف رخ کر کے نمازیوں کی تعداد کے مطابق آواز بلند کرتے ہوئے اعلان کرے۔ مگر اس بات کا خیال رکھے کہ ایسی بلند آواز بھی نہ ہو جس سے نماز پڑھنے والوں کو تشویش ہو۔

(۳) اعلان بیان کے لئے تعارُف کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ اعلان جتنے اچھے انداز سے ہوگا، سننے والے بیان کے بارے میں اُتنا ہی اچھا تأثُّر لیں گے اور اگر اعلان کا انداز نامناسب ہو یا نہایت تیزی سے اعلان کیا گیا تو سننے والے بیان کے بارے میں بھی اسی قسم کے تأثُّرات قائم کر لیں گے۔

(۴) اعلان کرنے والا چادر نیچے رکھ کر ہی کھڑا ہو اور ہاتھ نماز کے انداز میں نہ بندھے ہوں۔

(۵) اعلان کو پہلے ہی سے یاد کرنا بھی ضروری ہے۔

(۶) اعلان وہی کیا جائے جو جدول میں دیا گیا ہے۔

(۷) اعلان ٹھہر ٹھہر کر سمجھانے والے انداز میں ہو۔

اب (دورانِ مشورہ) امیرِ قافلہ پہلے کھڑے ہو کر خود اعلان سنائے۔ پھر شرکا سے یوں عرض کرے "آپ بھی اسی طرح اعلان دُہرانے کی کوشش کریں" لیکن امیرِ قافلہ کسی سے زبردستی نہ کرے، اب شرکا اعلانِ عصر دُہرائیں پھر امیرِ قافلہ کھڑے ہو کر اعلانِ مغرب کر کے دکھائے پھر شرکاء اعلانِ مغرب دہرائیں، اسی طرح فجر کا اعلان۔

اعلانات درج ذیل ہیں:

اعلانِ فجر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

"میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی دعا کے فوراً بعد اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ سنتوں بھرا بیان ہوگا تشریف رکھیے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔"

اعلانِ عصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

"آپ کے علاقے میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے آپ کی

مدد درکار ہے برائے کرم دُعا کے بعد تشریف رکھیے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔"

اعلانِ مغرب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

"میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی نماز کے فوراً بعد اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنتوں بھرا بیان ہوگا تشریف رکھیے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔"

(iii) ذمہ داریاں تقسیم کرنا:

اعلانات کی دہرائی کے بعد امیر قافلہ درس و بیان و دیگر مساجد میں فجر و ظہر میں بمع رفقاء جا کر درس دینے اور کھانا پکانے کی ذمہ داریوں کے بارے میں مشورہ کر کے ذمہ داریاں تقسیم کرے۔ کھانے کی تیاری اشراق و چاشت سے لیکر مشورے کے حلقے سے پہلے کر لی جائے۔ نیز دو وقت کا سالن ایک ساتھ ہی تیار کر لیا جائے۔ روزانہ بدل بدل کر ذمہ داریاں دی جائیں، یہ نہ ہو کہ روزانہ کیلئے برتن دھونے یا پکانے کے لئے ایک ہی اسلامی بھائی کو مخصوص کر لیا جائے کہ بے چارہ سنتیں سیکھنے سے ہی محروم رہے۔ ایک اسلامی بھائی کی ذمہ داری یہ ہو کہ ضرورتاً آرام کے وقفے میں جاگ کر سامان وغیرہ کی حفاظت کرے۔

مشورے کا طریقۂ کار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی قافلوں میں مشورہ اِن نو مدنی کاموں پر لیا جاتا ہے۔ (۱) چوک درس (۲) ظہر کا درس (۳) اعلانِ عصر (۴) بیانِ عصر (۵) اعلانِ مغرب (۶) بیانِ مغرب (۷) عشاء کا درس (۸) اعلانِ فجر (۹) بیانِ فجر۔

ان نو مدنی کاموں کے بارے میں شرکائے قافلہ میں سے ہر ایک اسلامی بھائی سے صرف ایک ہی کام پر مشورہ لیا جائے، مشورہ مشورے کے طور پر ہی ہونا چاہئے تاکہ اسلامی بھائی مذاق نہ بنائیں۔

مشورہ سیدھی جانب سے اِس طرح لینا ہے مثلاً امیرِ قافلہ شرکا سے یوں پوچھے "شاہد بھائی آپ مشورہ دیں ظہر کا درس کس اسلامی بھائی سے کروایا جائے" اب شاہد بھائی یوں عرض کریں "میرا ناقص مشورہ ہے کہ ظہر کا درس خلیل بھائی سے کروالیا جائے آگے آپ کی مرضی۔"

اب امیرِ قافلہ دوسرے اسلامی بھائی سے عصر کے اعلان کا مشورہ لے، اب باری باری تمام شرکا سے اسی طرح مشورہ لے۔ امیرِ قافلہ کو چاہئے کہ مشورہ لینے سے قبل شرکا کو یہ ذہن دے کہ مشورہ دینے والا اسلامی بھائی اپنے مشورے کے بارے میں بطورِ عاجزی کے "ناقص مشورہ" کا لفظ استعمال کرے۔ جس اسلامی بھائی کو ذمہ داری دینے کے بارے میں مشورہ دیا جائے، وہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کہے

جبکہ دیگر اسلامی بھائی ہر مرتبہ مشورہ دینے پر (اللہ عزوجل کے ذکر کی نیت سے) سُبْحٰنَ اللّٰہ عزوجل ضرور کہیں۔

اس طرح مشورہ دینے والے اور جس کے بارے میں مشورہ دیا گیا دونوں کی حوصلہ افزائی بھی ہو جائیگی۔ امیرِ قافلہ کو چاہئے کہ شرکا کا یہ بھی ذہن بنائے کہ مشورہ دینے والا اسلامی بھائی جب کسی ذمہ داری کے بارے میں مشورہ دے تو اپنے علاوہ دیگر موجود شرکائے قافلہ کے بارے میں ہی مشورہ دے۔

پیارے اسلامی بھائیو! مشورہ کرنے کے اس طریقے پر عمل کرنے کی برکت سے اجنبیت محسوس کرنے والے اسلامی بھائی مدنی قافلے والوں کے ساتھ گھل مل جائیں گے اور اُن سے مشورہ لینے سے اُن کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ مشورہ دینے والے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں یہ درخواست بھی کی جائے کہ درس و بیان کی ذمہ داری کے بارے میں مشورہ دیتے وقت اُن اسلامی بھائیوں کا نام بھی لیں جو فی الحال درس و بیان کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ان اسلامی بھائیوں کا بھی درس و بیان کرنے کے بارے میں ذہن بنے گا۔

سب سے مشورہ لینے کے بعد امیرِ قافلہ درج ذیل ذمہ داریاں تقسیم کرے۔

(۱) چوک درس.....

(۲) نمازِ فجر و ظہر میں مختلف مساجد میں جانے کی ذمہ داری.....

(۳) ظہر کا درس.....

(۴) عصر کا اعلان.....

(۵) عصر کا 12 منٹ کا بیان.....

(۶) عصر تا مغرب درس.....

(۷) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں جو اسلامی بھائی باہر جائیں گے ان کو اسی حلقے میں بتا دیا جائے۔

(۸) علاقائی دورہ کا نگران.....

(۹) مغرب کا اعلان.....

(۱۰) مغرب کا بیان.....

(۱۱) عشاء کا درس.....

(۱۲) بعد عشاء کیسٹ بیان یا رسائل عطاریہ کا درس.....

(۱۳) فجر کا اعلان.....

(۱۴) فجر کا بیان.....

(۱۵) کھانے کی خیر خواہی کی ذمہ داری (دو اسلامی بھائی).....

(۱۶) سونے والوں کو جگانے کی ذمہ داری.....

(۱۷) مسجد کی خیر خواہی کی ذمہ داری (مثلاً ٹیوب لائٹ، پنکھے، دریاں وغیرہ کی خیر خواہی)

(۱۸) درس و بیان کے وقت جانے والے نمازی اسلامی بھائیوں کو روکنے والے خیر خواہ.....

اسلامی بھائیوں کی ذمہ داری.....

جب یہ ذمہ داریاں تقسیم ہوجائیں تو جس اسلامی بھائی کو جو ذمہ داری دی جائے وہ اسے اپنے مدنی پیڈ یا ڈائری میں لکھ لے اور امیرِ قافلہ بھی سب کی ذمہ داریاں اپنے پاس ڈائری میں تحریر کرلے تاکہ وقتاً فوقتاً ان کو یاددہانی کرواسکے۔

مدنی مقصد کا حلقہ: (۹:۵۶ سے ۱۰:۳۷)

اس حلقے میں اَمیرِ قافلہ ابتدائی ۲۶ منٹ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسائل سے بیان کرے، بیان اس انداز میں ہو کہ شرکا بور نہ ہوں، امیرِ قافلہ اس بیان کے ذریعہ اسلامی بھائیوں کو یہ ذہن دے کہ **"مجھے نیک بننا ہے۔"** اِس بیان کے ذریعے امیرِ قافلہ شرکا میں ایسا جذبہ پیدا کردے کہ جو نماز نہیں پڑھتے تھے اُن کا نماز پڑھنے کا، جو مدنی قافلوں میں سفر نہیں کرتے تھے ان کا مدنی قافلوں میں سفر کرنے کا، جو درس نہیں دیتے تھے ان کا درس دینے کا، جو بیان نہیں کرتے تھے ان کا بیان کرنے کا، جو اجتماع میں نہیں آتے تھے ان کا اجتماع میں آنے کا ذہن بن جائے۔ امیرِ قافلہ اس بیان کے ذریعے اسلامی بھائیوں میں مدنی مقصد کے تحت نیکی کی دعوت کا جذبہ بیدار کرے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔"

ہر اسلامی بھائی کا یہ ذہن بنائے کہ اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی

انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے اور آخر میں روزانہ ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں سے کسی ایک مدنی کام کا ذہن بنائے۔ ذیلی حلقے کے مدنی کام یہ ہیں:

(روزانہ کے پانچ مدنی کام) ۱۔صدائے مدینہ ۲۔ بعدِ فجر مدنی حلقہ ۳۔مسجد درس ۴۔چوک درس ۵۔ مدرسۃ المدینہ بالغان۔

(ہفتہ وار پانچ مدنی کام): ۱۔ ہفتہ وار اجتماع ۲۔یوم تعطیل اعتکاف ۳۔ ہفتہ وار مدنی مذاکرہ ۴۔ ہفتہ وار مدنی حلقہ ۵۔ مدنی دورہ برائے نیکی کی دعوت

(ماہانہ دو مدنی کام) ۱۔مدنی انعامات ۲۔مدنی قافلہ۔ میں بھی ان مدنی کاموں کو کرنے کی نیت کرتا ہوں اور آپ بھی نیت فرمالیجئے۔ (اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)

رسائلِ اَمیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی سے مدنی قافلوں میں بیانات کی ترکیب

3 دن کے مدنی قافلے میں ترتیب:

پہلے دن: ''میں سدھرنا چاہتا ہوں''/''مسجدیں خوشبودار رکھیئے''۔

دوسرے دن: ''دعوتِ اسلامی کا تعارف یا بہاریں''۔

تیسرے دن: ''نیک بننے کا نسخہ''۔

☆ ہر ماہ کے تین دن کے مدنی قافلے میں مختلف رسائل سے بیانات کی ترکیب بنائیے۔

12 دن کے مدنی قافلے میں ترتیب:

(۱) میں سدھرنا چاہتا ہوں (۲) انمول ہیرے

(۳) نیک بننے کا نسخہ (۴) مسجدیں خوشبودار رکھئے

(۵) دعوتِ اسلامی کا تعارف یا مدنی بہاریں (۶) جوشِ ایمانی

(۷) غیبت کی تباہ کاریاں (۸) ویران محل

(۹) احترامِ مسلم (۱۰) ظلم کا انجام

(۱۱) گناہوں کا علاج (۱۲) بادشاہوں کی ہڈیاں

30 دن کے مدنی قافلے میں ترتیب:

پیارے اسلامی بھائیو! چونکہ 30 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی ترکیب کچھ یوں ہوتی ہے، پہلے تین دن مدنی قافلے کی تربیت ہوتی ہے پھر بارہ دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا جاتا ہے، پھر تین دن کارکردگی لی جاتی ہے اور مزید تربیت ہوتی ہے پھر بارہ دن کے مدنی قافلے میں سفر ہوتا ہے، اس لئے مدنی مقصد کے بیان کے رسائل کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے،

پہلے بارہ دن

(12 دن کے مدنی قافلہ کے مذکورہ بالا ۱۲ رسائل سے بیانات کی ترکیب بنائیے)

دوسرے بارہ دن

(۱) قیامت کا امتحان (۲) مردے کے صدمے

(۳) دعوتِ اسلامی کی بہاریں (۴) کفن چور کے انکشافات

(۵) شیطان کے چار گدھے (۶) گانے باجے کی ہولناکیاں

(۷) ابوجہل کی موت (۸) نہر کی صدائیں

(۹) پُل صراط کی دہشت (۱۰) ظلم کا انجام

(۱۱) بُرے خاتمے کے اسباب (۱۲) بھیانک اونٹ

انفرادی عبادت کا حلقہ: (۱۰:۳۷ سے ۱۰:۵۶)

(۱۹ منٹ) اِس حلقے میں اَمیرِ قافلہ کوشش کرے کہ تمام اسلامی بھائی انفرادی عبادت میں مصروف ہوجائیں، کوئی تلاوتِ قرآن میں مصروف ہوجائے، کوئی ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں مصروف ہوجائے، کوئی مدینے شریف کی طرف رُخ کرکے ۳۱۳ بار درود شریف پڑھنے میں مصروف ہوجائے، کوئی اسلامی بھائی شجرہ شریف سے وظائف کی ترکیب بنائے تو کوئی ۴۰ روحانی علاج سے وظائف پڑھنے کی ترکیب بنائے۔ کوئی مطالعہ میں مصروف ہوجائے۔ اس حلقے میں کوئی بھی اسلامی بھائی فارغ نہ بیٹھے۔

نیکی کی دعوت کا حلقہ: (۱۰:۵۶ سے ۱۱:۰۸)

اَمیرِ قافلہ اِس حلقے میں (۱۲ منٹ) مختصر نیکی کی دعوت یاد کروائے جو بخوشی سنانا چاہے وہ کھڑا ہوکر سنائے۔ نیکی کی دعوت یاد کروانے کے بعد ترغیبات بھی یاد کروائی جاسکتی ہیں۔ ترغیبات آخری صفحات پر موجود ہیں۔

انفرادی کوشش کا طریقہ: (۱۱:۰۸ سے ۱۱:۱۹)

اس حلقہ میں امیرِ قافلہ انفرادی کوشش کا طریقہ سکھائے اور روزانہ انفرادی کوشش کے مدنی پھولوں سے چند مدنی پھول پیش کرے۔

انفرادی کوشش کے مدنی پھول

(1) اِنفرادی کوشش مَدَنی کاموں کی جان ہے۔

(2) دعوتِ اسلامی کا تقریباً 99% مَدَنی کام اِنفرادی کوشش سے ہی ہو رہا ہے۔

(3) اِنفرادی کوشش کی روح مِلنساری ہے۔

(4) اِنفرادی کوشش کرنے والے کیلئے مخاطب (یعنی جس سے بات کر رہا ہے اُس) کی نفسیات پَرکھنا بے حد ضَروری ہے۔

(5) اِنفرادی کوشش ہو یا مَدَنی قافِلہ یا اجتماع کے سنّتوں بھرے حلقے ہوں یا دین و دُنیا کا کوئی سا معاملہ کہیں بھی کسی ایک فرد سے براہِ راست اس طرح کے سُوالات نہ کئے جائیں جس کی وجہ سے اُس کے جھوٹ میں مبتلا ہونے کا خطرہ پیدا ہو۔ غفلت و بے احتیاطی کا دَور ہے آج کل اکثر بلا تکلُّف جھوٹ بولا جانے لگا ہے اس لئے سخت احتیاط کی حاجت ہے۔

(6) دو اسلامی بھائی مل کر جائیں۔

(7) آپس میں گفتگو کرنے کے بجائے ذکر و درود میں مشغول رہیں۔

(8) جس کسی اسلامی بھائی کے پاس جائیں اسے سلام کریں اور گرم جوشی سے ملاقات کریں۔

(9) نام وغیرہ پوچھ لیں تاکہ اَجنبیّت کم ہو جائے۔

(10) اس کے بعد یوں کہے: دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی قافلہ راہِ خدا میں سفر

کرتا ہوا آپ کے یہاں کی..... مسجد میں آیا ہوا ہے۔'' (پھر دی گئی ترغیبات میں سے کسی ایک کے ذریعے انفرادی کوشش کریں۔ ترغیبات صفحہ **141** پر ملاحظہ کریں)

(11) نماز کی ترغیب اس انداز میں دلائیے کہ وہ نمازی ہو تب بھی اُس کو بُرا نہ لگے اور بے نمازی ہو تب بھی بول نہ پڑے کہ میں بے نمازی ہوں، نیز اُس کے علاقے کی اس مسجد میں نماز کی درخواست کیجئے جہاں **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام ہو رہا ہو۔

(12) اجتماعِ مدنی قافلے کی بَرَکتیں اور فضیلتیں بیان کیجئے۔ اگر سامنے والا صرف ''ہاں'' کہے تو اُس سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بھی کہلوا لیجئے۔ اور ممکنہ صورت میں یہ بھی کہہ دیجئے کہ ہمیں معنٰی پر نظر رکھتے ہوئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کہنے کی عادت ڈالنی چاہئے ''اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ'' کے معنٰی ہیں ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو'' اور واقعی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے چاہے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

(13) اگر مدنی قافلے میں سفر کے لئے تیار ہو جائے تو سفر کی تاریخ لے لیجئے، نام و پتا، فون نمبر وغیرہ اپنے پاس محفوظ کر لیجئے۔ اور اس وقت تک رابطہ کرتے رہئے جب تک سفر مکمل کر لینے کی سعادت حاصل نہ کر لے۔

(14) مدنی قافلے میں سفر کے بعد بھی اُس سے مَربُوط (یعنی رابطے میں) رہئے یہاں تک کہ وہ مَدَنی ماحول میں رچ بس کر دوسروں کو **مدنی قافلے** کا مسافر بنانے والا نہ بن جائے۔

(15) ہاتھوں ہاتھ مسجد میں آنے کی دعوت اس طرح دیں: "اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت مسجد میں سیکھنے سکھانے کا حلقہ جاری ہے۔ آپ بھی اس میں شرکت فرمالیجئے۔"

(16) اگر وہ تیار ہو جائے تو ان کو اپنے ساتھ مسجد میں لے آئیں اور حلقے میں شامل کر دیں۔

(17) اگر وہ ساتھ چلنے کے لئے تیار نہ ہوں تو اُن سے پوچھ لیں کہ "پھر آپ کس وقت تشریف لائیں گے؟ ہم آپ کا انتظار کریں گے۔"

(18) اِنفرادی کوشش کے دوران کسی سے بحث میں ہرگز ہرگز نہ اُلجھیں۔

(19) اگر کوئی تنگ کرے یا ڈانٹ دے تو خاموشی اختیار کریں اور صبر کر کے ڈھیروں ثواب حاصل کریں۔

(20) اِنفرادی کوشش کے لئے دیئے گئے ۴۰ منٹ کے وقت کی پابندی فرمائیں، ایسا نہ ہو کہ کوئی ایک گھنٹہ اِنفرادی کوشش میں صرف کر دے تو کوئی ڈیڑھ گھنٹہ۔ کیونکہ اس صورت میں جدول کے دوسرے حلقے متاثر ہونگے۔

(21) آپس میں کسی پر تنقید نہ کریں۔

(22) امیر قافلہ کے بارے میں بدگمانیاں نہ کریں۔

(23) کسی ذمہ دار کے بارے میں بحث و مباحثہ کرنے کے بجائے صرف اور صرف مدنی قافلے سے قافلہ تیار کرنے اور واپس علاقے میں جا کر ذیلی حلقے میں مدنی کام کرنے کے بارے میں گفتگو کریں۔

(24) اِنفرادی کوشش کے دوران کم از کم تین اسلامی بھائی مسجد میں ہی تشریف رکھیں اور ذیلی حلقے کے مدنی کاموں پر ایک دوسرے کا ذہن بنائیں۔

(25) ۳۰ دن اور ۱۲ دن کے مدنی قافلے میں جن اسلامی بھائیوں کو ترغیبات گزشتہ حلقے میں یاد نہ ہوتی ہوں تو اُن کو اس حلقے میں بھی یاد کروائی جاسکتی ہیں اور ایک دوسرے کو سنائی جائیں۔

اِنفرادی کوشش کا حلقہ: (۱۱:۲۰ سے ۱۲:۰۰)

اس میں اسلامی بھائی ﴿3﴾ نظریں جھکائے باوقار انداز میں ﴿4﴾ عام مسلمانوں کے پاس خود جا کر ان کو سلام کر کے اصلاحِ اعمال، گناہوں سے اجتناب اور موت و آخرت کی سوچ دیتے ہوئے مدنی قافلوں میں سفر کے لئے ان پر انفرادی کوشش کریں اور ہاتھوں ہاتھ مسجد میں لانے کی ترکیب بھی بنائیں۔ ﴿5﴾ مخاطب کے چہرے پر نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (اس کی عادت بنانے کیلئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ قفلِ مدینہ کے عینک کا استعمال مفید رہے گا)

اسی دوران کچھ اسلامی بھائی مسجد میں ذیلی حلقے کے مدنی کاموں پر ایک دوسرے کا ذہن بنائیں۔ اسی وقت میں بااثر شخصیات مثلاً علماء، مشائخ، چودھری، وڈیروں وغیرہ سے ملاقات کر کے دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا تعارُف اور مدنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کریں۔ (۴۱ منٹ)

انفرادی کوشش کے لئے ترغیبات

پہلی ترغیب: راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں قربانیاں

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ذرا غور کیجئے کہ جس اسلام کا نور ہمیں گھر بیٹھے نصیب ہوگیا اس کو پھیلانے کے لئے ہمارے پیارے پیارے آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے کتنی تکالیف اٹھائیں۔ کفارِ بداطور آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو بے حد ستاتے، برا بھلا کہتے، آپ کی راہوں میں کانٹے بچھاتے، کبھی سجدے کی حالت میں آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی پشتِ اطہر پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دیتے تو کبھی آپ کے مبارک گلے میں چادر کا پٹہ ڈال کر اس زور سے کھینچتے کہ آنکھیں اُبل آتیں۔ جب آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم دعوتِ اسلام کے لئے طائف تشریف لے گئے تو کفار نا ہنجار نے گالیاں دیں، مذاق اڑایا اور پتھراؤ تک کیا جس سے جسمِ نازنین لہولہان ہوگیا اور نعلین خون سے بھر گئیں۔ جب سرکار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم بے قرار ہوکر بیٹھ جاتے تو کفار جفا کار بازو تھام کر اٹھا دیتے۔ جب آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم دوبارہ چلنے لگتے تو وہ پھر سے پتھر برسانے لگتے۔ مصطفٰی جانِ رحمت صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ہمت نہ ہاری اور مسلسل کوشش جاری رکھی، بالآخر یہ کوششیں رنگ لائیں اور اسلام کی روشنی چاروں اطرافِ عالَم میں پھیل گئی۔

آپ نے دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے کس قدر

محنت ومشقت سے اسلام کی دعوت دی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی پیغامِ اسلام کو عام کرنے کے لئے دنیا بھر میں سفر اختیار کیا۔ انہوں نے اسلام کی خاطر راہِ خدا میں اپنی جانیں تک قربان کیں۔ ان نفوسِ قدسیہ کی کوششوں ہی کا نتیجہ ہے کہ آج شجرِ اسلام ہرا بھرا نظر آرہا ہے۔

مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ ہم عزت وعظمت اور شان وشوکت کے تنہا مالک تھے مگر آہ! اب مسلمانوں کی حالتِ زار ہمارے سامنے ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نمازی تھے اور ہماری اکثریت بے نمازی، وہ سنت کے دیوانے تھے اور ہم فیشن کے مستانے، وہ خود بھی نیکیاں کرتے اور دوسروں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچاتے تھے جبکہ ہم نہ صرف خود گناہ کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گناہوں کے اسباب مہیا کرتے ہیں، وہ اسلام کی سربلندی کی خاطر راہِ خدا میں سفر کرتے جبکہ ہم محض مالِ دُنیا کی جُستجو میں دور دراز کے سفر اختیار کرتے ہیں، انہیں نیکیاں کمانے کی جستجو جبکہ ہمیں مال کمانے کی آرزو۔ جو اسلام ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی بے شمار قربانیوں کے بعد نصیب ہوا ہے، افسوس صد افسوس! اس کی ترقی واشاعت کی ہمیں بالکل فکر نہیں۔ آج مسلمان ترکِ نماز اور دیگر گناہوں پر دلیر ہو چکا ہے، مسجدیں ویران اور گناہوں کے اڈے آباد ہیں، ہر طرف غفلت کا دور دورا ہے۔

پیارے بھائی! عنقریب ہمیں بھی مرنا ہے، اندھیری قبر میں اترنا ہے اور

اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے۔ قبر کی ہولناک تاریکی اور قیامت کا دہشت ناک منظر، یہ بھلانے والی باتیں نہیں ہیں۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بعد اب کسی کو نبوت نہیں ملے گی، اب ہم غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے اور اس کا مؤثر ترین ذریعہ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اس کے لئے وقت، مال اور جان کی قربانی پیش کرنا اور تکالیف پر صبر کرنا، یہ سب عظیم سنّتیں ہیں۔ مدنی قافلوں میں علمِ دین حاصل ہوتا ہے اور علمِ دین کی فضیلت کے کیا کہنے.....

حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالبِ علم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالمِ دین کے لئے اِستغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء علیہمُ السّلام ہیں بیشک انبیاء علیہمُ السّلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ علیہمُ السّلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔'' (سنن ابن ماجه، کتاب السنة، الحدیث: ۲۲۳، ج ۱، ص ۱۴۵)

پیارے بھائی! ذرا غور کیجئے کہ دُنیاوی ضروریات کو پورا کرنے اور آسائشوں کے حصول کے لئے لوگ کئی کئی سال کے لئے اپنے والدین، بیوی بچوں اور دوست احباب کو چھوڑ کر اپنے وطن سے دور دوسرے ممالک کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ آخرت کا معاملہ تو دنیا سے کہیں زیادہ اہم ترین ہے، میں آپ سے صرف تیس دن کی درخواست کرتا ہوں، برائے کرم تیس دن کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کی نیت فرمالیں اور اپنا نام بھی لکھوا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

دوسری ترغیب: وقت کی قدر

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اَشرَفُ الْمَخلوقات بنایا اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے میں ایمان عطا فرمایا۔ ہمارے لئے اس دنیا میں طرح طرح کی نعمتیں پیدا فرمائیں۔ جس طرح چاند، سورج، ہوا، پانی یہ سب اس کی عظیم نعمتیں ہیں۔

پیارے اسلامی بھائی! اسی طرح وقت اور زندگی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے۔ کھوئی ہوئی دولت تو دوبارہ حاصل ہوسکتی ہے، مگر کھویا ہوا وقت لاکھ کوشش کے باوجود واپس نہیں آسکتا۔ حضرت سیدنا مَعقل بن یَسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی دن ایسا نہیں جو دنیا میں آئے اور وہ یہ ندا نہ کرے: ''اے ابنِ آدم!

میں تیرے ہاں جدید مخلوق ہوں، آج تُو مجھ میں جو عمل کرے گا میں کل قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا، تُو مجھ میں نیکی کرتا کہ میں تیرے لئے کل قیامت میں نیکی کی گواہی دوں، میرے چلے جانے کے بعد تو کبھی مجھے نہ دیکھ سکے گا۔''

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث: ۲۵۰۱، ج۲، ص۳۴۴)

دنیا میں وہی لوگ کامیاب ٹھہرے جنہوں نے وقت کی قدر کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے اور وقت کی قدر کرنے کی برکت سے عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی ''غوث الاعظم'' کہلائے، علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ''داتا گنج بخش'' مشہور ہوئے اور معین الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ''خواجہ غریب نواز'' بننے کا اعزاز پایا۔

پیارے اسلامی بھائی! ہمیں چاہئے کہ اپنے وقت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت میں گزاریں اور اس کے لئے نیک صحبت اختیار کرنا بے حد ضروری ہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اچھے اور بُرے مُصاحِب کی مثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب مجالسۃ الصالحین، الحدیث: ۲۶۲۸، ص۱۴۱۴)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ نیک صحبت ہمیں دعوتِ اسلامی کا پاکیزہ ماحول فراہم کرتا ہے۔ اس مدنی ماحول کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی اور وہ تائب ہو کر صلوٰۃ و سنت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ جو بے نمازی تھے نمازی بن گئے، بدنگاہی کے عادی نگاہیں نیچی رکھنے کی سنت پر عمل کرنے والے بن گئے، گانے سننے کے شوقین سنتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکرات کے کیسٹ سننے والے بن گئے، فحش کلامی کرنے والے نعتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھنے والے بن گئے، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواب اپنی آنکھوں میں سجانے والے گنبد خضریٰ کی زیارت کے لئے تڑپنے والے بن گئے، مال کی محبت میں گم رہنے والے فکرِ آخرت میں مبتلا رہنے والے بن گئے، فحش رسائل وڈائجسٹ کے رَسیا امیرِ اہلسنت مد ظلہ العالی وعلمائے اہلِ سنت دامت فیوضہم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرنے والے بن گئے، تفریح کی خاطر تُو رپر جانے کے عادی راہِ خدا میں سفر کرنے والے بن گئے، "کھاؤ، پیو اور جان بناؤ" کے نعرے کو اپنی زندگی کا محور قرار دینے والے اس مدنی مقصد کو اپنانے والے بن گئے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ"

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کیلئے راہِ خدا میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ان مدنی قافلوں کی برکت سے پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ

ساتھ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین کے لئے سفر کا ثواب الگ سے حاصل ہوتا ہے۔ آپ بھی مدنی قافلوں میں سفر کی نیت فرما لیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بار بار مکہ شریف اور مدینے شریف کا سفر نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تیسری ترغیب: نیکی کی دعوت

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوشنودی کے لئے ہونا چاہئے، مگر بدقسمتی سے ہماری اکثریت نیکی کے راستے سے دور ہوتی جارہی ہے، شاید اِسی وجہ سے ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے، کوئی بیمار ہے تو کوئی قرضدار، کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے تو کوئی تنگدست و بے روزگار، کوئی اَولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اَولاد کی وجہ سے بیزار، الغرض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے یقیناً دُنیا و آخرت کی ہر پریشانی کا واحد حل اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے کاموں میں لگ جانا ہے۔

مسلمانوں کے لئے سب سے پہلا فرض نماز ہے مگر افسوس! کہ ہماری مسجدیں ویران ہیں، یقیناً ''نماز دین کا ستون ہے۔''

(کنز العمال، کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی فی فضائل الصلاۃ، الحدیث: ۱۸۸۸۵، ج۷، ص۱۱۵)

نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کا سبب ہے، نماز سے رحمت نازل

ہوتی ہے، نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں، نماز بیماریوں سے بچاتی ہے، نماز دُعاؤں کی قبولیّت کا سبب ہے۔(کنز العمال،الحدیث:۱۹۰۳۶،ج۷،ص۱۲۷)

نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے، نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے، نماز جنت کی کنجی ہے۔(المسند للامام احمد بن حنبل،حدیث:۱۴۶۶۸،ج۵،ص۱۰۳)

نماز مومن کا نور ہے۔(الجامع الصغیر،باب الصاد،الحدیث:۵۱۸۰،ص۳۱۹)

نماز میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

(کنز العمال،کتاب الصلاۃ،باب فی فضائل الصلاۃ،الفصل الثانی،الحدیث:۱۸۹۰۸،ج۷،ص۱۱۷)

نماز پُل صراط کے لئے آسانی ہے، نمازی کو سرکار صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

بے نمازی سے اللہ عزوجل ناراض ہوتا ہے، جو جان بوجھ کر ایک نماز بھی چھوڑ دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

(المرجع السابق،باب الترھیب عن ترک الصلاۃ،الحدیث:۱۹۰۸۶،ج۷،ص۱۳۲)

زندگی بے حد مختصر ہے، یقیناً سمجھدار وُہی ہے جو جتنا دُنیا میں رہنا ہے اُتنا دنیا کے لئے اور جتنا عرصہ قبر و آخرت کا ہے اُتنی قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول رہے، کئی ہنستے بولتے انسان اچانک موت کا شکار ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے اندھیری قبر میں پہنچ جاتے ہیں اسی طرح ہمیں بھی مرنا پڑے گا اندھیری قبر میں اُترنا پڑے گا اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا۔ حدیث شریف میں ہے: ''قبر

روزانہ پکار کر کہتی ہے: اے آدمی! کیا تو مجھے بھول گیا؟ یا در کھ میں تنہائی کا گھر ہوں، میں اَجنبیت کا گھر ہوں، میں گھبراہٹ کا گھر ہوں، میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، میں تنگی کا گھر ہوں، مگر جس کے لئے اللہ تعالیٰ مجھے وسیع کردے۔ پھر آپ عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام نے مزید ارشاد فرمایا: ''قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث:۸۶۱۳، ج۶، ص۲۳۲)

جب قبر سے نکلیں گے تو قیامت کا پچاس ہزار سالہ دن ہوگا، سورج ایک میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، تانبے کی دَہکتی ہوئی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کیا جائے گا، حدیث شریف میں ہے: ''اُس وقت تک بندہ قیامت کے روز قدم نہیں ہٹا سکے گا جب تک اُس سے پانچ سوالات نہ کر لئے جائیں (۱) عمر کس کام میں صرف کی؟ (۲) جوانی کیسے گزاری؟ (۳،۴) مال کس طرح کمایا اور کس طرح خرچ کیا؟ (۵) اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا؟''

(سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب فی القیامة، الحدیث:۲۴۲۴، ج۴، ص۱۸۸)

تبلیغِ قرآن وسنّت کا درد لے کر ''دعوتِ اسلامی'' کا ایک مدنی قافلہ آپ کے علاقے کی ..... مسجد میں آیا ہوا ہے، برائے کرم! آپ بھی اپنے قیمتی وقت میں سے چند لمحات اللہ ورَسول عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشنودی کیلئے ہمیں دیجئے اور مسجد میں تشریف لے چلئے مسجد میں سُنّتوں بھرا درس جاری ہے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا بہت بڑا خزانہ آپ کے ہاتھ آئے گا جیسا

کہ سرورِ عالم، نورِ مجسم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوذر! صبح کے وقت تیرا کتابُ اللہ سے ایک آیت سیکھنا تیرے لیے سَو رکعتیں ادا کرنے سے اچھا ہے اور صبح کے وقت تیرا علم کی ایک بات سیکھنا ہزار رکعت نماز پڑھنے سے اچھا ہے خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو۔''

(سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی فضل من تعلم... الخ، الحدیث: ۲۱۹، ج۱، ص۱۴۲)

اگر آپ کے پاس وقت ہے تو ابھی تشریف لے چلئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہمیں دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

چوتھی ترغیب: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری

پیارے اسلامی بھائی! اس حقیقت سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہوسکتا کہ مختصر سی زندگی کے ایام گزارنے کے بعد ہر ایک کو اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمام اعمال کا حساب دینا ہے۔ ہر ایک کی حاضری کا انداز مختلف ہوگا، کوئی گرمی کی وجہ سے اپنے پسینے میں ڈبکیاں کھا رہا ہوگا اور کسی کو اپنی ذلت و رسوائی کا خوف اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہوگا، کسی کی کمر بھوک کی وجہ سے جھک چکی ہوگی تو کوئی پیاس کے مارے بلبلا رہا ہوگا، کسی کا رنگ جہنم کو دیکھ کر زرد پڑ گیا ہوگا تو کوئی جنت سے محرومی کی بناء پر اشکِ ندامت بہا رہا ہوگا لیکن اس کے برعکس کچھ خوش نصیب ایسے بھی ہوں گے جنہیں اس دن نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم، وہ

عرش کے سائے میں ہوں گے، انہیں سیدھے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا، حوضِ کوثر سے چھلکتے ہوئے جام پینے کو ملیں گے، پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزر جائیں گے اور انہیں جنت میں داخلہ نصیب ہوگا۔ یقیناً پہلا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جنہوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں بسر کی ہوگی، جبکہ دوسرا گروہ ان بندوں کا ہوگا جن کی زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت میں گزری ہوگی۔

پیارے بھائی! اگر ہم میدانِ محشر کی پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی مختصر سی زندگی اس طرح سے گزارنی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی ہوجائے۔ اس مقصد کو پانے کے لئے علمِ دین کی حاجت ہے اور علمِ دین کے حصول کے لئے بہترین ذریعہ راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے راہِ خدا میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ان مدنی قافلوں کی برکت سے پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین کے لئے سفر کا ثواب الگ سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حضرتِ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا

ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں بیشک انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔"

(سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل العلماء... الخ، الحدیث: ۲۲۳، ج ۱، ص ۱۴۵)

اس کے علاوہ جب ہم اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کر کے اپنے گھر والوں اور دوستوں کی صحبت چھوڑ کر ان قافلوں میں سفر کریں گے تو ان قافلوں میں سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور و فکر کا موقع میسر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے اِرتکاب پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔

ان قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان سے دُرُودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عادی بن جائے گی، دُنیا کی محبت میں ڈوبا ہوا

دل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا، اغیار کی وضع قطع پر اترانے والا جسم اپنے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سنتوں کا آئینہ دار بن جائے گا، غیروں کے طریقوں کو چھوڑ کر اسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے نقشِ قدم پر چلنے کی تڑپ نصیب ہوگی، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کی خواہش دم توڑ دے گی اور مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ و مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کے مقدس سفر کی دیوانگی نصیب ہوگی، وقت کی دولت کو محض دُنیا کمانے کے لئے صرف کرنے کے بجائے اپنی آخرت کی بہتری کے لئے خدمتِ دین میں صرف کرنے کا شعور نصیب ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ آپ بھی مدنی قافلے میں سفر کی نیت فرمالیں۔

سُنّتیں سیکھنے کا حلقہ: (۱۲:۰۰ سے ۱۲:۳۰)

اس حلقے میں ۳ دن، ۱۲ دن اور ۳۰ دن کے مدنی قافلوں میں سنّتیں سیکھنے کی ترتیب الگ الگ ہوگی۔ امیرِ قافلہ سنّتیں سکھاتے ہوئے محبت و پیار سے ترکیب بنائے، ہرگز ہرگز کسی کو نہ ڈانٹے اور یاد رہے اس حلقے میں سنّتیں سکھانی اور یاد کروانی ہیں اور ساتھ ساتھ ان سنّتوں پر عمل کا ذہن بھی بنانا ہے، ایسا نہ ہو کہ شرکا کو کھڑا کر کے سنّتیں سنانے پر زور دیا جائے۔ یاد کرنے کے بعد کوئی خود سنانا چاہے تو اس کی مرضی لیکن اَمیرِ قافلہ اس معاملے میں شرکا پر ہرگز ہرگز سختی نہ کرے۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سُنّتیں اور آداب سیکھنے کے 12 ماہ کا جدول

محرم الحرام میں 3 دن کے مدنی قافلے میں سنّتیں وآداب سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: جنازہ کو کندھا دینے کی سنّتیں اور آداب (نماز کے احکام صفحہ نمبر 388)

دوسرا دن: قبرستان میں داخل ہونیکی سنّتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 656)

تیسرا دن: قبر پر مٹی ڈالنے کی سنّتیں اور آداب (نماز کے احکام صفحہ نمبر 469)

صفر المظفر میں 3 دن کے مدنی قافلے میں سُنّتیں وآداب سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: استنجاء کی سنّتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 660)

دوسرا دن: حجامت اور موئے زیر ناف کی سنّتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 589)

تیسرا دن: عمامہ شریف کی سنّتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 644)

ربیع النور شریف میں 3 دن کے مدنی قافلے میں سنّتیں وآداب سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: لباس پہننے کی سنّتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 640)

دوسرا دن: سرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 580)

تیسرا دن: معانقہ کرنے کی سنّتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 542)

ربیع الغوث شریف میں 3 دن کے مدنی قافلے میں سنّتیں وآداب سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: خوشبو لگانے کی سنّتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 613)

دوسرا دن: تیل اور کنگھا کرنے کی سنّتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 603)

تیسرا دن: ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 593)

جُمادَی الاُولیٰ میں 3دن کے مدنی قافلے میں سنتیں وآداب سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: پانی پینے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 628)

دوسرا دن: مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا ص65)

تیسرا دن: مسجد میں بیٹھنے کے آداب اور مدنی پھول (اسی کتاب کا ص68)

جُمادَی الاُخریٰ میں 3دن کے مدنی قافلے میں سنتیں وآداب سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: مجلس میں بیٹھنے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 637)

دوسرا دن: چلنے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 632)

تیسرا دن: مصافحہ کرنے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 549)

رَجَبُ المُرَجَّب میں 3دن کے مدنی قافلے میں سنتیں وآداب سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 667)

دوسرا دن: زینت کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 609)

تیسرا دن: چھینکنے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 585)

شَعبانُ المُعَظَّم میں 3دن کے مدنی قافلے میں سنتیں وآداب سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: تیمم کا طریقہ ومدنی پھول (نماز کے احکام کا صفحہ 128)

دوسرا دن: زلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 596)

تیسرا دن: بات چیت کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 552)

رَمَضانُ المُبارَک میں 3دن کے مدنی قافلے میں سنتیں وآداب سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 621)

دوسرا دن: سلام کرنے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 527)

تیسرا دن: مسواک کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 653)

شَوالُ الْمکَرَّم میں 3 دن کے مدنی قافلے میں سنتیں و آداب سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: سفر کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 568)

دوسرا دن: گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 557)

تیسرا دن: جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 646)

ذِیقعدۃُ الحرام میں 3 دن کے مدنی قافلے میں سنتیں و آداب سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: سونے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 649)

دوسرا دن: تیل لگانے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 603)

تیسرا دن: سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 580)

ذِی الحجۃ الحرام میں 3 دن کے مدنی قافلے میں سنتیں و آداب سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: حجامت اور موئے زیر ناف کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 589)

دوسرا دن: مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب اسی کتاب کا صفحہ 667)

تیسرا دن: بیٹھنے کی سنتیں اور آداب (اسی کتاب کا صفحہ 637)

12 دن کے مدنی قافلے میں ''سنتیں'' سیکھنے سکھانے کی ترتیب:

(۱) کھانے کی سنتیں اور آداب (۲) استنجاء کی سنتیں اور آداب

(۳) مسواک کی سنتیں اور آداب (۴) اُٹھنے اور بیٹھنے کی سنتیں اور آداب

(۵) سونے کی سنتیں اور آداب (۶) سیکھی ہوئی سنتوں کی دُہرائی

(۷) پانی پینے کی سنتیں اور آداب (۸) عطر لگانے کی سنتیں اور آداب

(۹) چھینکنے کی سنتیں اور آداب (۱۰) گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

(۱۱) سر میں تیل ڈالنے کی سنتیں اور آداب (۱۲) سیکھی ہوئی سنتوں کی دُہرائی

30 دن کے مدنی قافلے میں ''سنتیں'' سیکھنے سکھانے کی ترتیب:

پہلے بارہ دن میں

(۱) سلام کی سنتیں اور آداب (۲) کھانے کی سنتیں اور آداب

(۳) مسواک شریف کی سنتیں اور آداب (۴) عمامہ کی سنتیں اور آداب

(۵) استنجاء کی سنتیں اور آداب (۶) سیکھی ہوئی سنتوں کی دُہرائی

(۷) سونے کی سنتیں اور آداب (۸) پینے کی سنتیں اور آداب

(۹) گفتگو کی سنتیں اور آداب (۱۰) عطر لگانے کی سنتیں اور آداب

(۱۱) لباس کی سنتیں اور آداب (۱۲) سیکھی ہوئی سنتوں کی دُہرائی

دوسرے بارہ دن میں

(۱) چھینکنے کی سنتیں اور آداب (۲) گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

(۳) سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب (۴) تیل لگانے کی سنتیں اور آداب

(۵) زینت کی سنتیں اور آداب (۶) سیکھی ہوئی سنتوں کی دُہرائی

(۷) جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب (۸) مصافحہ کی سنتیں اور آداب

(۹) مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب (۱۰) ناخن وحجامت وغیرہ کی سنتیں اور آداب

(۱۱) قرض کی سنتیں اور آداب (۱۲) سیکھی ہوئی سنتوں کی دُہرائی

نوٹ: سنتیں اور آداب آئندہ صفحات (527) میں ملاحظہ فرمائیں۔

وقفۂ طعام: (۱۲:۳۰)

پھر کھانا تناول فرمائیے۔ (بھوک سے کم کھانے کا ذہن دیتے ہوئے تین انگلیوں سے کھانے کی سنت پر عمل کا مشورہ بھی دیجئے اس کی عادت ڈالنے اور دوسروں کو ڈلوانے کیلئے تھوڑے سے ربڑ بینڈ جیب میں رکھ لیے جائیں۔ ہر کھانے کے موقع پر بِنصر یعنی چھنگلیا کے برابر والی اُنگلی کو موڑ کر اُس میں ربڑ بینڈ ڈال لینا، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مفید رہے گا، مگر امیرِ قافلہ یہ وضاحت ضرور کرتا رہے کہ ہم سنت کی عادت بنانے کیلئے ایسا کر رہے ہیں، ورنہ انگلی باندھنا سنت بھی نہیں اور منع بھی نہیں) ممکن ہو تو ﴿6﴾ مٹی کے برتن بھی ضرور استعمال کیجئے۔

چوک درس:

اذانِ ظہر سے ۱۲ منٹ قبل کسی بارونق مقام پر حقوقِ عامّہ کا خیال رکھتے ہوئے مثلاً راہ چلنے والے مسلمانوں اور مویشیوں وغیرہ کا راستہ روکے بغیر ﴿7﴾ روزانہ کم از کم دو درس دینے کی نیّت کے ساتھ فیضانِ سنت سے ۷ منٹ چوک درس دیجئے۔

﴿8﴾ اذان ہونے پر خاموش ہو جائیے اور اذان کا جواب دیجئے۔ اس دوران اشارہ سے گفتگو اور رکھنے اٹھانے وغیرہ کے کاموں سے بھی اِجتناب کیجئے (اذان و اقامت کے وقت ہمیشہ اسی طرح اہتمام فرمائیے) ہر اسلامی بھائی کم از کم ایک اسلامی

بھائی کو ساتھ لاکر نمازِ ظہر ﴿9﴾ مع سنّتِ قَبْلِیَہ ﴿10﴾ پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ﴿11﴾ خشوع وخضوع کی سعی کرتے ہوئے باجماعت ادا کرے۔ بعد نماز پورے آداب کا خیال رکھتے ہوئے دعا مانگئے۔ جو اسلامی بھائی قریب کی مسجدوں میں درس کے لئے جائیں گے وہ چوک درس کے بعد روانہ ہوجائیں۔ البتہ ان میں سے کوئی اسلامی بھائی مسجد میں ہو اور اذان ہوجائے تو اب اُسے دوسری مسجد میں جانے کی اجازت نہیں چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ **1250** صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل حصّہ **4** صَفحہ **697** پر ہے:

مسئلہ: جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہو اسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہِ تحریمی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا اور کسی حاجت کے لیے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے۔''

(سنن ابن ماجه، کتاب الاذان والسنة فیها، باب اذا اذن...الخ الحدیث: ۷۳۴، ج ۱، ص ۴۰۵)

مسئلہ: جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو، مثلاً امام یا مؤذن ہو کہ اُس کے ہونے سے لوگ ہوتے ہیں ورنہ متفرق ہو جاتے ہیں ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اپنی مسجد کو چلا جائے اگرچہ یہاں اِقامت بھی شروع ہوگئی ہو مگر جس مسجد کا منتظم ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔

درسِ فیضانِ سنّت:

بعد نمازِ ظہر (۷۰ منٹ) فیضانِ سنّت سے درس دیا جائے، (ایک اسلامی بھائی کو خیر خواہ بنایئے جو درس/ بیان میں سب کو مبلغ کے قریب بٹھائے اور جانے والوں کو نرمی کے ساتھ شرکت کی درخواست کرے۔ بعدِ درس بیٹھے بیٹھے انفرادی کوشش کیجئے)

نماز سیکھنے کا حلقہ:

"**نماز کے احکام**" سے (۳۰ منٹ) کا حلقہ لگایا جائے، جو کچھ نماز کے احکام میں لکھا ہے حلقے میں وہی پڑھ کر سنانا اور یاد کروانا ہے اپنی طرف سے ہرگز ہرگز وضاحت نہ کریں۔ نہ کسی معاملے پر بحث کریں، کوئی بحث کرے بھی تو امیرِ قافلہ یوں عرض کرے کہ نماز کے احکام میں مسئلہ یہ لکھا ہے مزید وضاحت کیلئے آپ علمائے کرام سے رابطہ فرمالیں۔ اس حلقے میں ہر ماہ ۳ دن، ۱۲ دن اور ۳۰ دن کے مدنی قافلوں میں سیکھنے سکھانے کی ترتیب الگ الگ ہوگی جو کہ درج ذیل ہے:

ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں نماز کے احکام سے سیکھنے سکھانے کا 12 ماہ کا جدول

مُحَرَّم الحرام میں "نماز کے احکام" سے سیکھنے سکھانے کی ترتیب:

(پہلا دن) وضو کا طریقہ، فرائض اور سنتیں (ص 8 تا 16) (اس میں امیرِ قافلہ وضو کے فرائض اور سنتیں یاد کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(دوسرا دن) غسل کا طریقہ اور غسل کے فرائض (ص100 تا104) (اس میں امیر قافلہ صرف غسل کے فرائض یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(تیسرا دن) تیمم کی سنتیں و تیمم کے فرائض اور تیمم کا طریقہ (ص126 تا129) (اس میں امیر قافلہ تیمم کے فرائض اور طریقہ یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

صفرُ المُظفّر میں "نماز کے احکام" سے سیکھنے سکھانے کی ترکیب:

(پہلا دن) نماز کی شرائط (199 تا200) (اس میں امیر قافلہ نماز کی شرائط یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(دوسرا دن) نماز کے فرائض اور نماز کا عملی طریقہ سکھائے (201 تا217) (اس میں امیر قافلہ نماز کے فرائض یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(تیسرا دن) نماز وتر کے 9 مدنی پھول، سجدۂ سہو کا طریقہ، سجدۂ تلاوت کے 8 مدنی پھول، سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور سجدۂ شکر کا طریقہ (ص273 تا286) (اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

رَبیعُ النُّور شریف میں "نماز کے احکام" سے سیکھنے سکھانے کی ترکیب:

(پہلا دن) نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے، نماز جنازہ کے ارکان، نماز جنازہ کا طریقہ اور نمازِ جنازہ کے مسائل (ص380 تا388) (اس میں امیر قافلہ نماز جنازہ کے ارکان اور نماز جنازہ کا طریقہ یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(دوسرا دن) شرعی سفر کی مسافت، مسافر بننے کے لئے شرط اور مسافر کب بنتا ہے

(ص303تا312)(اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(تیسرا دن) غسلِ میت کا طریقہ اور میت کو دفنانے کا طریقہ (ص465تا469)

(اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

ربیعُ الغَوث شریف میں "نماز کے احکام" سے سیکھنے سکھانے کی ترکیب:

(پہلا دن) نماز توڑنے والی **29** باتیں (ص239تا246)(اس میں امیر قافلہ عمل کثیر کی تعریف یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(دوسرا دن) نماز کا عملی طریقہ (ص181تا191) اور رسالہ "کپڑے پاک کرنے کا طریقہ" (مع نجاستوں کا بیان) (ص25 سے 37 تک) (اس میں امیر قافلہ نماز کا عملی طریقہ یاد کروائے اور نجاست کے متعلق احکام سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(تیسرا دن) ایصالِ ثواب کے **17** مدنی پھول اور فاتحہ کا طریقہ (ص482تا497)

(اس میں امیر قافلہ فاتحہ کا طریقہ یاد کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

جُمادَی الاُولٰی میں "نماز کے احکام" سے سیکھنے سکھانے کی ترکیب:

(پہلا دن) وضو کے **29** مستحبات اور **15** مکروہات نیز مستعمل پانی کا اہم مسئلہ (ص16تا22)(اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(دوسرا دن) کب کب غسل کرنا سنت ہے، ایک غسل میں مختلف نیتیں، قرآن پاک پڑھنے یا چھونے کے **10** آداب اور ناپاکی کی حالت میں درود پاک پڑھنا (ص115تا126)(اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(تیسرا دن) نماز کی تقریباً 96 سنتوں میں سے تکبیر تحریمہ، قیام اور رکوع کی سنتیں (ص 221 تا 224) (اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

جُمادَی الثانی میں "نماز کے احکام" سے سیکھنے سکھانے کی ترکیب:

(پہلا دن) چلتی گاڑی میں نماز کے مسائل اور سفر میں قضا نمازیں کس طرح پڑھیں، قصر کے بدلے چار کی نیت باندھ لی تو؟ (ص 313 تا 320) (اس میں امیر قافلہ سفر میں قضا نماز پڑھنے کا طریقہ یاد کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(دوسرا دن) قضائے عمری کا طریقہ، قضا کرنے میں ترتیب اور نماز قصر کی قضا (ص 338 تا 345) (اس میں امیر قافلہ قضائے عمری کا طریقہ یاد کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(تیسرا دن) نماز کا عملی طریقہ کروانا ہے (ص 181 تا 191) اور رسالہ "کپڑے پاک کرنے کا طریقہ" (مع نجاستوں کا بیان) (صفحہ 1 سے لیکر 12 تک) پڑھ کر سنادے۔

رَجَب الْمُرَجَّب میں "نماز کے احکام" سے سیکھنے سکھانے کی ترکیب:

(پہلا دن) نماز کی تقریباً 96 سنتوں میں سے قومہ، جلسہ، سجدہ اور دوسری رکعت کیلئے اُٹھنے کی سنتیں (ص 225 تا 228) (اس میں امیر قافلہ نماز کی یہ سنتیں یاد کروائے)

(دوسرا دن) نماز کے 16 مکروہات تحریمہ (ص 247 تا 254) (اس میں امیر قافلہ نماز کے مکروہات سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(تیسرا دن) نماز توڑنے والی 15 باتیں (ص 239 تا 242) (اس میں امیر قافلہ

نماز توڑنے والی چیزیں سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

شعبانُ المُعظّم میں "نماز کے احکام" سے سیکھنے سکھانے کی ترکیب:

(پہلا دن) نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں **15** احکام (ص286 تا 296) (اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(دوسرا دن) خطبے کے **7** مدنی پھول اور جمعہ کی امامت کا اہم مسئلہ اور جمعہ کی سنتیں (ص426 تا 434) (اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(تیسرا دن) نماز وتر کے **9** مدنی پھول اور نماز کا عملی طریقہ (ص273، 181) (اس میں امیر قافلہ پہلے نماز وتر کے مدنی پھول بیان کرے اس کے بعد نماز کا عملی طریقہ کروائے)

رَمَضانُ المبارک میں "نماز کے احکام" سے سیکھنے سکھانے کی ترکیب:

(پہلا دن) رسالہ "کپڑے پاک کرنے کا طریقہ" (مع نجاستوں کا بیان) (ص13 سے لیکر 26 تک) اور نماز کا عملی طریقہ کروائے۔

(دوسرا دن) عید کی **20** سنتیں اور آداب (ص444 تا 446) (اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(تیسرا دن) نماز عید کا طریقہ (ص439 تا 444) (اس میں امیر قافلہ نماز عید کا طریقہ یاد کرواے باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنائے)

شوالُ المُکرّم میں "نماز کے احکام" سے سیکھنے سکھانے کی ترکیب:

(پہلا دن) ترکِ جماعت کے **20** اَعذار (ص268 تا 269) و نماز کا عملی طریقہ

(اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(دوسرا دن) نماز کے 30 واجبات (ص 217 تا 221) (اس میں امیر قافلہ کم از کم 12 واجبات یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(تیسرا دن) نماز کی تقریباً 96 سنتوں میں سے قعدہ، سلام پھیرنے اور سلام پھیرنے کے بعد اور سنتِ بَعْدِیّہ کی سنتیں (ص 228 تا 233) (اس میں امیر قافلہ نماز کی یہ سنتیں یاد کروائے)

ذیقعدۃ الحرام میں "نماز کے احکام" سے سیکھنے سکھانے کی ترکیب:

(پہلا دن) جن کا وضو نہ رہتا ہو ان کیلئے 6 اَحکام (ص 43 تا 46) اور وضو میں شک آنے کے 5 اَحکام (ص 33 تا 34) (اس میں امیر قافلہ اچھی طرح سمجھانے کی کوشش کرے)

(دوسرا دن) زخم وغیرہ سے خون نکلنے کے 5 اَحکام انجکشن سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں (ص 26 تا 27) قے سے کب وضو ٹوٹتا ہے (ص 30) (اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(تیسرا دن) نماز کا عملی طریقہ اور نماز کی شرائط (ص 193 تا 200) (اس میں امیر قافلہ نماز کی شرائط یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

ذوالحجّۃ الحرام میں "نماز کے احکام" سے سیکھنے سکھانے کی ترکیب:

(پہلا دن) رسالہ "کپڑے پاک کرنے کا طریقہ" (مع نجاستوں کا بیان) (صفحہ 26 سے لیکر 40 تک) (امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

(دوسرادن) نماز کا عملی طریقہ کروائے (ص 181) اور وضو کے فرائض (ص 14) اور غسل کے فرائض (ص 101) (اس میں امیر قافلہ وضو اور غسل کے فرائض یاد کروائے)

(تیسرادن) تکبیر تشریق کے 8 مدنی پھول (ص 447 تا 449) اور نماز عید کا طریقہ (ص 349 تا 440) (اس میں امیر قافلہ نماز عید کا عملی طریقہ کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنادے)

12 دن کے مدنی قافلے میں "نماز کے احکام" سے سکھانے کی ترتیب:

﴿1﴾ وضو کا طریقہ، فرائض، سنتیں (۱۲ منٹ) (ص ۸ تا ص ۱۶)

(اس میں امیر قافلہ وضو کے فرائض اور اس کی سنتیں یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سنائے)

﴿2﴾ غسل کا طریقہ، غسل کے فرائض (ص ۱۰۰ تا ص ۱۰۴) (اس میں امیر قافلہ صرف غسل کے فرائض یاد کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سنائے)

﴿3﴾ تیمم کی سنتیں، تیمم کا طریقہ، تیمم کے فرائض (ص ۱۲۴ تا ص ۱۲۹) (اس میں امیر قافلہ تیمم کے فرائض اور طریقہ یاد کروائے، باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنائے)

﴿4﴾ نماز کی شرائط (ص ۱۹۳ تا ص ۲۰۰) (اس میں امیر قافلہ نماز کی شرائط یاد کروائے اور مزید تفصیلات سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سنائے)

﴿5﴾ نماز کا عملی طریقہ (ص ۱۸۱ تا ص ۱۹۱) (اس میں امیر قافلہ نماز کا عملی طریقہ کروائے)

﴿6﴾ شرعی سفر کی مسافت، مسافر بننے کیلئے شرط اور مسافر کب تک مسافر ہے۔ (ص۳۰۳ تا ص۳۱۲) (اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿7﴾ مرد وعورت کے کفن کی تفصیل اور کفن پہنانے کا طریقہ (ص۴۶۵ تا ص۴۶۹)

(اس میں امیر قافلہ مرد اور عورت کے کفن میں کتنے کپڑے ہیں اور کون کون سے یاد کروائے اور کفن پہنانے کا طریقہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿8﴾ نماز کے ''۳۳'' مکروہاتِ تحریمہ (ص۲۴۷ تا ص۲۵۹)

(اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿9﴾ نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے، نمازِ جنازہ کے ارکان، نمازِ جنازہ کا طریقہ اور نمازِ جنازہ کے مسائل (ص۳۸۰ تا ص۳۸۸) (اس میں امیرِ قافلہ نمازِ جنازہ کے ارکان اور نمازِ جنازہ کا طریقہ یاد کروائے اور باقی مسائل سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿10﴾ نمازِ عید کا طریقہ (ص۴۳۶ تا ص۴۵۱)

(عید کی نماز کا طریقہ یاد کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سُنائے)

﴿11﴾ نماز کے فرائض (ص۲۰۱ تا ص۲۱۷) (اس میں امیر قافلہ نماز کے فرائض یاد کروائے اور مزید تفصیلات سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿12﴾ نمازیں قضا کرنے کا گناہ، ادا، قضا، واجب الاعادہ، قضا کرنے میں ترتیب وغیرہ (ص۳۲۳ تا ص۳۳۷) (اس میں امیرِ قافلہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

30دن کے مدنی قافلے میں ''نماز کے احکام'' سے سکھانے کی ترتیب:

پہلے بارہ12دن میں

﴿1﴾ وضو کا طریقہ، فرائض اور سنّتیں (ص ۸ تا ص ۱۶) (اس میں امیر قافلہ وضو کے فرائض اور اس کی سنّتیں یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿2﴾ غسل کا طریقہ، غسل کے فرائض (ص ۱۰۰ تا ص ۱۰۴) (اس میں امیر قافلہ صرف غسل کے فرائض یاد کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿3﴾ تیمم کی سنّتیں، تیمم کا طریقہ، تیمم کے فرائض اور نماز کا عملی طریقہ (ص ۱۲۴ تا ص ۱۲۹) (اس میں امیر قافلہ تیمم کے فرائض اور طریقہ یاد کروائے، باقی سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿4﴾ نماز کی شرائط (ص ۱۹۳ تا ص ۲۰۰) (اس میں امیر قافلہ نماز کی شرائط یاد کروائے اور مزید تفصیلات سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿5﴾ نماز کے فرائض اور نماز کا عملی طریقہ (ص ۲۰۱ تا ۲۱۷) (اس میں امیر قافلہ نماز کے فرائض یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿6﴾ نماز وتر کے ''۹'' مدنی پھول، سجدۂ سہو کا طریقہ، سجدۂ تلاوت کے ''۸'' مدنی پھول، سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور سجدۂ شکر کا طریقہ (ص ۲۷۳ تا ص ۲۸۶)

(اس میں امیرِ قافلہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿7﴾ نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے، نمازِ جنازہ کے ارکان، نمازِ جنازہ کا طریقہ اور

نمازِ جنازہ کے مسائل (ص ۳۸۰ تا ص ۳۸۸) (اس میں امیرِ قافلہ نمازِ جنازہ کے ارکان اور نمازِ جنازہ کا طریقہ یاد کروائے اور باقی مسائل سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿8﴾ شرعی سفر کی مسافت، مسافر بننے کے لئے شرط اور مسافر کب تک مسافر ہے۔ (ص ۳۰۳ تا ص ۳۱۲) (اس میں امیرِ قافلہ صرف سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سُنائے)

﴿9﴾ غسلِ میت کا طریقہ اور دفنانے کا طریقہ (ص ۳۶۵ تا ص ۳۶۹)

(اس میں امیرِ قافلہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿10﴾ نماز توڑنے والی ''۲۹'' باتیں (ص ۲۳۹ تا ص ۲۴۶) (اس میں امیرِ قافلہ عملِ کثیر کی تعریف یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿11﴾ نماز کا عملی طریقہ (ص ۱۸۱ تا ص ۱۹۱) (اس میں امیرِ قافلہ نماز کا عملی طریقہ کروائے)

﴿12﴾ نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں ''۱۵'' احکام (ص ۲۸۶ تا ص ۲۹۶) (اس میں امیرِ قافلہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

دوسرے بارہ دن میں

﴿1﴾ وضو کے ''۲۶'' مستحبات، ''۱۵'' مکروہات، مستعمل پانی کا اہم مسئلہ (ص ۱۶ تا ۳۲) (اس میں امیرِ قافلہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿2﴾ کب کب غُسل کرنا سنّت ہے، ایک غُسل میں مختلف نیتیں، قرآن پاک پڑھنے یا چھونے کے ''۱۰'' آداب اور ناپاکی کی حالت میں درود شریف پڑھنا (ص ۱۱۵ تا ص ۱۲۶) (اس میں امیرِ قافلہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿3﴾ نماز کی تقریباً ''۹۶'' سنتیں اور سنتوں کا ایک اہم مسئلہ (ص ۲۲۱ تا ص ۲۲۸)
(اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿4﴾ قصر کے بدلے چار کی نیت باندھ لی تو؟ چلتی گاڑی میں نماز کے مسائل اور سفر میں قضا نمازیں کس طرح پڑھیں (ص ۳۱۳ تا ص ۳۲۰) (اس میں امیر قافلہ سفر میں قضا نماز پڑھنے کا طریقہ یاد کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿5﴾ قضائے عمری کا طریقہ، قضا کرنے میں ترتیب اور نمازِ قصر کی قضا (ص ۳۳۸ تا ص ۳۴۵) (اس میں امیر قافلہ قضائے عمری کا طریقہ یاد کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿6﴾ نمازِ عید کا طریقہ (ص ۴۳۹ تا ص ۴۴۴) (اس میں امیر قافلہ عید کی نماز کا طریقہ یاد کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿7﴾ ایصالِ ثواب کے ''۱۷'' مدنی پھول اور فاتحہ کا طریقہ (ص ۴۸۲ تا ص ۴۹۷)
(اس میں امیر قافلہ فاتحہ کا طریقہ یاد کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سُنائے)

﴿8﴾ جمعہ کی سنتیں اور خطبے کے ''۷'' مدنی پھول اور نماز کا عملی طریقہ (ص ۴۲۶ تا ص ۴۳۳) (اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿9﴾ ترکِ جماعت کے ''۲۰'' اَعذار اور نمازِ وتر کے ''۹'' مدنی پھول (ص ۲۶۸ تا ص ۲۷۳) (اس میں امیر قافلہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سُنائے)

﴿10﴾ قے سے کب وضو ٹوٹتا ہے؟ تھوک میں خون، وضو میں شک آنے کے ''۵''

احکام (ص ۳۰ تا ص ۳۴) (اس میں امیر قافلہ قے سے کب وضو ٹوٹتا ہے یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سنائے)

﴿11﴾ نماز کے "۳۰" واجبات (ص ۲۱۷ تا ص ۲۲۱) (اس میں امیر قافلہ کم از کم "۷" یاد کروائے باقی سمجھانے والے انداز میں پڑھ کر سنائے)

﴿12﴾ جنازے کو کندھا دینے کا ثواب، جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ، واپسی کے مسائل، کافر کے جنازے اور عیادت کے احکام (ص ۳۸۵ تا ص ۳۹۳)

(اس میں امیر قافلہ جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ یاد کروائے اور باقی سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سنائے)

درس وبیان سیکھنے کا حلقہ: (۱۹ منٹ)

اس حلقے میں امیرِ قافلہ شرکا میں سے جن کو درس نہیں آتا اُن کو درس سکھائے اور جن کو بیان کرنا نہیں آتا اُن کو بیان کرنا سکھائے۔ یہ حلقہ بہت اہمیت کا حامل ہے لہٰذا اس پر خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ اس کے ذریعے ہم اپنے علاقوں میں مبلغین اور معلمین کی تعداد میں بھرپور اضافہ کر سکتے ہیں۔ اَمیرِ قافلہ ۱۲ دن اور ۳۰ دن کے مدنی قافلوں میں جن اسلامی بھائیوں کو درس وبیان کرنا نہیں آتا ان سے عملی طریقہ بھی اسی حلقے میں کروائے تاکہ عوام کے سامنے جانے سے پہلے ان کی اچھی طرح مشق ہو جائے مثلاً رجب بھائی عشاء کا درس دیں گے تو اَمیرِ قافلہ فیضانِ سنّت میں سے نشان لگا کر دے دے کہ آپ نے یہاں سے یہاں تک درس دینا ہے اب رجب بھائی اس حلقے میں تیاری بھی کریں گے اور مشق بھی کریں گے۔

دعائیں یاد کرنے کا حلقہ: (۱۹منٹ)

گرمیوں میں اس وقت اور سردیوں میں یہ حلقہ عشاء کے بعد ہوگا۔

اس حلقے میں ہر ماہ ۳دن، ۱۲دن اور ۳۰دن کے قافلوں میں "**دعائیں**" سیکھنے سکھانے کی ترتیب الگ الگ ہوگی۔ جو کہ درج ذیل ہے:

ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں دُعائیں سیکھنے کا 12 ماہ کا جدول

مُحَرَّمُ الْحَرام میں 3دن کے مدنی قافلے میں دعائیں سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: جنازہ دیکھ کر پڑھنے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 511)

دوسرا دن: قبرستان میں داخل ہونیکی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 511)

تیسرا دن: قبر پر مٹی ڈالنے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 511)

صَفَرُالْمُظَفَّر میں 3دن کے مدنی قافلے میں دعائیں سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 511)

دوسرا دن: بیت الخلاء سے باہر نکلنے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 512)

تیسرا دن: شیطان سے بچنے کا عمل..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 512)

رَبِیعُ النُّور شریف میں 3دن کے مدنی قافلے میں دعائیں سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: نیا لباس پہننے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 512)

دوسرا دن: سرمہ لگانے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 513)

تیسرا دن: مسکراتا ہوا دیکھ کر پڑھنے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 513)

رَبِیعُ الغوث شریف میں 3 دن کے مدنی قافلے میں دعائیں سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: عطر لگا کر دینے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 513)

دوسرا دن: تیسرا کلمہ شریف..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 524)

تیسرا دن: ایمان مفصل..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 523)

جُمَادَی الاُولٰی میں 3 دن کے مدنی قافلے میں دعائیں سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: آبِ زم زم پیتے وقت کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 513)

دوسرا دن: مسجد میں داخل ہونے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 513)

تیسرا دن: مسجد سے نکلنے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 514)

جُمَادَی الاُخریٰ میں 3 دن کے مدنی قافلے میں دعائیں سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: مجلس کے اختتام پر پڑھنے والی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 514)

دوسرا دن: بازار جانے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 514)

تیسرا دن: بازار میں نقصان نہ ہو بلکہ فائدہ ہو..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 515)

رَجَبُ المُرَجَّب میں 3 دن کے مدنی قافلے میں دعائیں سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: کسی کے ہاں کھانا کھائے تو پڑھنے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 516)

دوسرا دن: آئینہ دیکھ کر پڑھنے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 516)

تیسرا دن: چھینک کے جواب والی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 516)

شَعبانُ المُعَظَّم میں 3 دن کے مدنی قافلے میں دعائیں سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: ادائیگیٔ قرض کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 517)

دوسرا دن: ایمان مجمل..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 523)

تیسرا دن: غیبت سے بچنے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 518)

رَمَضان المبارک میں 3 دن کے مدنی قافلے میں دعائیں سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: کھانا کھانے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 516)

دوسرا دن: کھانا کھانے کے بعد کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 516)

تیسرا دن: دودھ پینے کے بعد کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 518)

شوالُ المُکَرَّم میں 3 دن کے مدنی قافلے میں دعائیں سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: سواری کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 519)

دوسرا دن: گھر سے نکلنے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 519)

تیسرا دن: گھر میں داخل ہونے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 519)

ذِیقعدۃ الحرام میں 3 دن کے مدنی قافلے میں دعائیں سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: سونے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 519)

دوسرا دن: بیدار ہونے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 520)

تیسرا دن: عیادت کرنے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 521)

ذی الحجۃ الحرام میں 3 دن کے مدنی قافلے میں دعائیں سیکھنے کی ترتیب:

پہلا دن: جل جانے پر پڑھنے کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 520)

دوسرا دن: زہریلے جانوروں سے حفاظت کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 520)

تیسرا دن: سخت خطرے کے وقت کی دعا..... (اسی کتاب کا صفحہ نمبر 521)

12 دن کے مدنی قافلے میں ''دُعائیں'' سیکھنے سکھانے کی ترتیب:

(۱) گھر سے باہر نکلنے کی دُعا (۲) سُواری پر سُوار ہونے کی دُعا

(۳) استنجاء خانے میں داخل ہونے کی دُعا (۴) سوتے وقت کی دُعا

(۵) کھانا کھانے سے پہلے کی دُعا (۶) گھر میں داخل ہونے کی دُعا

(۷) پہلا اور دوسرا کلمہ (۸) کسی کو مُسکراتا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

(۹) مسجد میں داخل ہونے کی دُعا (۱۰) مسجد سے باہر آنے کی دُعا

(۱۱) تیسرا کلمہ (۱۲) چوتھا کلمہ

30 دن کے مدنی قافلے میں ''دُعائیں'' سیکھنے سکھانے کی ترتیب:

پہلے 12 دن میں

(۱) گھر سے باہر نکلنے کی دُعا (۲) سواری پر سوار ہونے کی دُعا

(۳) قبرستان میں داخل ہونے کی دُعا (۴) سوتے وقت کی دُعا

(۵) کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا (۶) گھر میں داخل ہونے کی دُعا

(۷) پہلا، دوسرا کلمہ (۸) رزق میں کشادگی کی دُعا

(۹) مسجد میں داخل ہونے کی دُعا (۱۰) مسجد سے باہر آنے کی دُعا

(۱۱) سو کر اُٹھنے کی دُعا (۱۲) جو دعائیں سیکھیں اُن کی دُہرائی

دوسرے 12 دن میں

(۱) سُرمہ لگانے کی دُعا (۲) بالغ مرد و عورت کے نمازِ جنازہ کی دُعا

(۳) قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دُعا (۴) لباس پہننے کی دُعا

(۵) چھینکنے کی دُعا اور جواب (۶) پانچواں کلمہ

(۷) چھٹا کلمہ (۸) ایمانِ مجمل

(۹) ایمانِ مفصل (۱۰) نابالغ کے نمازِ جنازہ کی دُعا

(۱۱) بیت الخلاء میں جانے اور باہر آنے کی دُعا (۱۲) جو دعائیں سیکھیں اُن کی دُہرائی

نوٹ: مذکورہ دعائیں آئندہ صفحات (نمبر 511) میں ملاحظہ کیجئے۔

پانچواں اور چھٹا کلمہ شریف دو نشستوں میں یاد کروایا جائے۔

وقفۂ آرام: حلقوں کے بعد اذانِ عصر تک وقفۂ استراحت۔

بعد نمازِ عصر: علاقائی دورہ کا اعلان دُعا سے پہلے کر لیجئے۔ (امیرِ قافلہ کو چاہئے کہ قافلہ پہنچتے ہی امام مسجد/خطیب/کمیٹی وغیرہ سے اعلانات کی اجازت کی ترکیب بنالے، اعلان کرنے والے کو چاہئے کہ نمازِ عصر اقامت کہنے والے کے دائیں جانب ادا کرے اور وہیں

قبلہ رُو کھڑے ہو کر اعلان کرے، اعلان اتنی آواز سے ہو کہ تمام نمازی با آسانی سُن سکیں) دُعا کے بعد نیکی کی دعوت کے فضائل پر (۱۲ منٹ) بیان ہو، حاضرین کو علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کیلئے تیار کیا جائے۔ پھر مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقے کے مطابق عصر کے بعد ہی ﴿12﴾ علاقائی دورہ کیجئے اور مختصر نیکی کی دعوت کا ذیل میں دیا ہوا مضمون (زبانی یاد کر کے) پیش کیجئے۔

نیکی کی دعوت (مختصر)

ہم اللہ عزوجل کے عاجز بندے اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَدنیٰ غلام ہیں۔ یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے ہم لحہ بہ لحہ موت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اتار دیا جائے گا۔ نجات تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ رب العلمین عزوجل کی اطاعت اور مؤمنین پر رَحم وکرم فرمانے والے رَسُولِ کَرِیم رَءُوف رَّحِیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں کے اِتّباع میں ہے۔

دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی قافلہ.....شہر سے آپ کے علاقے کی .....مسجد میں آیا ہوا ہے۔ ہم نیکی کی دعوت کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ سے عرض ہے کہ آپ بھی ہمارا ساتھ دیجئے.....مسجد میں ابھی درس جاری ہے، ابھی تشریف لے چلئے اور چل کر درس میں شرکت فرمالیجئے، ہم آپ کو لینے کیلئے

آئے ہیں، آیئے تشریف لے چلئے۔ (اگر وہ تیار نہ ہوں تو کہیں کہ) اگر ابھی نہیں آسکتے تو نماز مغرب وہیں ادا فرمالیجئے۔ نماز کے بعد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سنتوں بھرا بیان ہوگا۔ آپ سے عاجزانہ التجا ہے کہ بیان ضرور سنئے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور آپ کو دونوں جہان کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

☆ علاقائی دورہ (برائے نیکی کی دعوت) عصر تا مغرب ہی کیا جائے۔

عصر تا مغرب مسجد میں درس کی ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

اِس دوران فیضانِ سنت (تخریج شدہ) اور بیاناتِ عطاریہ وغیرہ سے درس کیا جائے۔ آخر میں چند منٹ سنتیں سیکھنے سکھانے کا حلقہ لگایا جائے۔

"3 دن" کے مدنی قافلے میں ترتیب کچھ اس طرح ہوگی:

3 دن کے مدنی قافلے میں صرف فیضانِ سنّت (تخریج شدہ) کے باب آدابِ طعام سے ترکیب کی جائے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

(1) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) کے نیچے دیئے ہوئے۔ (صفحہ نمبر ۱۷۷ تا ۲۰۹ تک)

(2) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) کے نیچے دیئے ہوئے۔ (صفحہ نمبر ۲۱۰ تا ۲۴۲ تک)

(3) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) کے نیچے دیئے ہوئے۔ (صفحہ نمبر ۲۴۳ تا ۲۷۶ تک)

☆ ہر ماہ کے تین دن کے مدنی قافلے میں مختلف مقامات سے درس کی ترکیب بنایئے

”12 دن“ کے مدنی قافلے میں ترتیب کچھ اس طرح ہوگی:

12 دن کے مدنی قافلے میں فیضانِ سنت (تخریج شدہ) کے باب فیضانِ بِسْمِ اللّٰہ، آداب طعام اور پیٹ کا قفل مدینہ سے ترکیب کی جائے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

پہلے 3 دن فیضانِ سنت (تخریج شدہ) کے باب آداب طعام سے ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

(1) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۱۷۷ تا ۲۰۹ تک)

(2) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۲۱۰ تا ۲۴۲ تک)

(3) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۲۴۳ تا ۲۷۶ تک)

دوسرے 3 دن فیضانِ سنت (تخریج شدہ) کے باب فیضانِ بِسْمِ اللّٰہ سے ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

(4) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۱ تا ۳۵ شعر تک)

(5) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۳۵ تا ۷۰ تک)

(6) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۷۱ تا ۱۰۴ تک)

تیسرے 3 دن فیضانِ سنت (تخریج شدہ) کے باب پیٹ کا قفل مدینہ سے ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

(7) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۶۴۳ تا ۶۷۵ شعر تک)

(8) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۶۷۶ تا ۷۰۹ تک)

(9) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۷۱۰ تا ۷۵۱ تک)

چوتھے 3 دن فیضانِ سنت (تخریج شدہ) کے باب آداب طعام سے ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

(10) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۲۷۷ تا ۳۱۸ تک)

(11) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۳۱۸ تا ۳۴۲ تک)

(12) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۳۴۳ تا ۳۷۵ تک)

30 دن کے مدنی قافلے میں عصر تا مغرب کے درس کی ترتیب:

۳۰ دن کے مدنی قافلے میں بھی فیضانِ سنت (تخریج شدہ، جلد اول) کے باب: پیٹ کا قفل مدینہ، آدابِ طعام، فیضانِ بِسْمِ اللّٰہ اور امیر اہلسنت مد ظلہ العالی کے بیاناتِ عطاریہ سے درس دیا جائے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلے 12 دن میں فیضانِ سنت (تخریج شدہ) کے باب آداب طعام سے ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

(1) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۱۷۷ تا ۲۰۹ تک)

(2) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۲۱۰ تا ۲۴۲ تک)

(3) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۲۴۳ تا ۲۷۶ تک)

فیضانِ سنت (تخریج شدہ) کے باب فیضانِ بِسْمِ اللّٰہ سے ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

(4) فیضانِ سنّت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۱ تا ۳۵ شعر تک)

(5) فیضانِ سنّت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۳۵ تا ۷۰ تک)

(6) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۷۱ تا ۱۰۴ تک)

فیضانِ سنّت (تخریج شدہ) کے باب پیٹ کا قفل مدینہ سے ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

(7) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۶۴۳ تا ۶۷۵ شعر تک)

(8) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۶۷۶ تا ۷۰۹ تک)

(9) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۷۱۰ تا ۷۵۱ تک)

فیضانِ سنّت (تخریج شدہ) کے باب آداب طعام سے ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

(10) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۲۷۷ تا ۳۱۸ تک)

(11) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۳۱۸ تا ۳۴۲ تک)

(12) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۳۴۳ تا ۳۷۵ تک)

دوسرے 12 دن میں ترتیب:

(13) بیاناتِ عطاریہ (میں سے ایک رسالہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سنائیں)

(14) بیاناتِ عطاریہ (میں سے ایک رسالہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سنائیں)

(15) بیاناتِ عطاریہ (میں سے ایک رسالہ سمجھانے والے انداز میں صرف پڑھ کر سنائیں)

فیضانِ سنّت (تخریج شدہ) کے باب آداب طعام سے ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

(16) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۳۷۶ تا ۴۰۹ تک)

(17) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۴۱۰ تا ۴۴۵ تک)

(18) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۴۴۶ تا ۴۸۰ تک)

فیضانِ سنّت (تخریج شدہ) کے باب فیضانِ بِسْمِ اللّٰہ سے ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

(19) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۱۰۵ تا ۱۳۸ تک)

(20) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۱۳۹ تا ۱۶۳ تک)

فیضانِ سنّت (تخریج شدہ) کے باب فیضانِ رمضان سے ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

(21) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۱۳۳۳ تا ۱۳۶۳ تک)

(22) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۱۳۶۴ تا ۱۳۹۴ تک)

فیضانِ سنّت (تخریج شدہ) کے باب آداب طعام سے ترکیب کچھ اس طرح ہوگی:

(23) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۴۸۱ تا ۵۱۴ تک)

(24) فیضانِ سنت (تخریج شدہ) (نیچے دیئے ہوئے صفحہ نمبر: ۵۱۵ تا ۵۵۰ تک)

بعد نمازِ مغرب:

فرضوں کے بعد دُعا سے پہلے اعلان، پہلے اور دوسرے دن (تقریباً ۱۲ منٹ) مدنی قافلوں میں ہاتھوں ہاتھ سفر کی ترغیب پر اور آخری دن (۲۶ منٹ)

بیان ہو۔ پہلے دن ترغیب دلا کر نیتیں کروائیں اور دوسرے دن نیت کروانے کے ساتھ ساتھ نام بھی لکھیں، آخری رات سفر کی نیت کرنے اور نام لکھوانے والوں کے ساتھ اجتماع کر کے (تیسرے دن امیر قافلہ کو چاہئے اس بات کا خصوصی خیال رکھے کہ مغرب اور عشاء دونوں میں سے جس میں نمازی زیادہ ہوں اسی نماز میں اجتماع کی ترکیب بنائے جس میں مختصر تلاوت، نعت شریف اور ۲۶ منٹ کا بیان، صلوٰۃ وسلام کے تین اشعار اور دُعا کی جائے) مدنی قافلوں کی بھرپور ترغیب پر بیان ہو۔ اختتام پر ہاتھوں ہاتھ تیار ہونے والوں کی مدنی قافلوں میں سفر کی ترکیب بنائیے۔ ﴿13﴾ خود بھی یکمشت ۱۲ ماہ کیلئے سفر کی نیت فرما کر (ممکن ہو تو) ہاتھوں ہاتھ سفر کی ترکیب بنا لیجئے۔

کھانا عشاء سے پہلے ہی کھالیا جائے گا۔

بعد نمازِ عشاء :

فیضانِ سنت تخریج شدہ سے (۷ منٹ) درس دیجئے پھر کیسٹ بیان سے پہلے (۷ منٹ) انفرادی کوشش کے لئے دو دو اسلامی بھائی باہر جائیں اور پھر واپس آ کر ﴿14﴾ کیسٹ اجتماع کی ترکیب بنائیں، جس میں ایک دن امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیۃ کا بیان اور ایک دن مدنی مذاکرہ سنیں۔ اگر کیسٹ بیان میسّر نہ ہو تو امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیۃ کے رسائل سے 26 منٹ درس کیا جائے۔

(نوٹ: جن ذمہ داران کے بیانات کی کیسٹیں مکتبۃ المدینہ پر آ چکی ہیں، اس حلقے میں اُن

کے بیانات کی کیسٹیں بھی چلا سکتے ہیں) اس حلقے میں ﴿15﴾ کم از کم دو گھنٹے دعوت اسلامی کے مدنی کاموں میں صرف کرنے کی نیت کے ساتھ ﴿16﴾ پردے میں پردہ کے اہتمام اور ﴿17﴾ پورے دن سبز عمامہ شریف مع سر بند، زلفیں، ایک مُشت داڑھی، سنّت کے مطابق سفید لباس، سامنے سینے کی جانب مسواک اور ٹخنوں سے اونچے پائینچے رکھنے کی نیت کے ساتھ شریک ہوں۔ بعد حلقہ انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی ماحول کی برکتیں بتا کر مدنی قافلوں میں سفر کی نیتیں کروا کر نام وغیرہ لکھیں اور ﴿18﴾ اپنے ساتھ سفر بھی کروائیں۔ شرکائے قافلہ کو چونکہ اکثر وقت مسجد ہی میں گزارنا ہے لہٰذا قافلہ مدینہ سے متعلق ان چند انعامات کے نفاذ میں دونوں جہاں کی عافیت ہے۔ مثلاً ﴿19﴾ قہقہہ لگانے سے بچتے ہوئے ﴿20﴾ ضروری بات بھی ﴿21﴾ دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات کے استعمال کے ساتھ کم لفظوں میں (درست تلفظ کی ادائیگی کا لحاظ رکھتے ہوئے) ﴿22﴾ لکھ کر یا اشارے سے کیجئے۔ ﴿23﴾ نظریں جھکا کر سامنے والے کے چہرے پر نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو کی عادت ڈالئے (اس کے لئے قافلہ مدینہ کی عینک کا استعمال مفید ہے) اور فضول بات منہ سے نکلنے پر نادم ہو کر دُرُودِ پاک پڑھئے۔

دُہرائی کا حلقہ:

آج جو کچھ سیکھا ہے امیر قافلہ حلقے کی صورت میں شرکا کے سامنے خود

ہی اسکی دُہرائی کرے اور اگر کوئی بخوشی سنانا چاہے تو سُنے۔ پھر امیر قافلہ مدنی انعامات کے مطابق ﴿24﴾ اجتماعی فکرِ مدینہ کروائے۔ جس میں تمام شرکائے قافلہ سنجیدگی اور توجہ کے ساتھ آج مدنی انعامات کے مطابق کہاں تک عمل ہوا کے تحت رسالہ پُر کرنے کی ترکیب کریں۔ پھر اجتماعی ترغیب دلا کر ارادہ کروائیں کہ ﴿25﴾ روزانہ کم از کم دو اسلامی بھائیوں کو مدنی قافلے میں سفر اور ہر ماہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے جمع کروانے کیلئے ترغیب دلائیں گے ﴿26﴾ اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی ہر ماہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے جمع کروانے کے ساتھ ساتھ تین دن کیلئے مدنی قافلے میں ہر ماہ سفر بھی کریں گے۔

اَخلاقی نِکھار کیلئے:

﴿27﴾ آپ جناب اور جی کہنے کی عادت ڈالنے اور بات سمجھ میں آنے کے باوجود سوالیہ انداز میں ''ہیں'' یا ''کیا؟'' کہنے ﴿28﴾ دوسروں کی بات اطمینان سے سننے کی بجائے اُس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کرنے ﴿29﴾ الزام تراشی، گالی گلوچ کرنے اور نام بگاڑنے سے بچنے ﴿30﴾ عُیُوب پر مُطَّلع ہونے پر پردہ پوشی اور راز کی بات کی حفاظت کی عادت بنانے ﴿31﴾ جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی وغیرہ سے خود کو بچانے ﴿32﴾ دوسروں سے مانگ کر چیزیں استعمال کرنے ﴿33﴾ ایسے فضول سوال کرنے سے بچے

جس سے مسلمان عموماً جھوٹ کے گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں (مثلاً بلاضرورت پوچھنا! کہ بھائی ہمارا کھانا کیسا لگا؟ آپ کو سفر میں تکلیف تو نہیں ہوئی؟ وغیرہ) ﴿34﴾ عاجزی کے ایسے الفاظ (جن کی دل تائید نہ کرے) بولنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کی عادت نکالنے ﴿35﴾ سلام کا جواب اور چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہے تو! اس کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ اتنی آواز سے کہنا کہ وہ سن لے ﴿36﴾ آئندہ کی ہر جائز بات کے ارادے پر (معنیٰ پر نظر رکھتے ہوئے) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، مزاج پرسی پر شکوہ کرنے کے بجائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال، کسی نعمت کو دیکھ کر مَاشَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، اور مَعَاذَ اللّٰہ گناہ ہوتے ہی فوراً توبہ کرنے کی عادت بنانے کیلئے بھی کوشش فرمائیں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)۔

با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب

ایک تکیہ پر دو یا، ایک چادر میں بھی دو اسلامی بھائی ہرگز ہرگز نہ سوئیں، اپنی چادر یا چٹائی بچھا کر سونے میں احتیاط زیادہ ہے۔ (بیدار ہونے پر چادر یا چٹائی اور کپڑے تبدیل کر کے فوراً تہ فرما لیا کریں) نظم وضبط کے ساتھ ایک قطار میں سوئیں، ہمیشہ دو اسلامی بھائیوں کے درمیان کم از کم دو ہاتھ کا فاصلہ رکھیں ضرورتاً ایک یا دو اسلامی بھائی جاگ کر سامان وغیرہ کی حفاظت فرمائیں۔

تہجد: صبحِ صادق سے ۱۹ منٹ قبل تہجد کیلئے جگائیے، نمازِ تہجد کے بعد

اذانِ فجر تک ذکر و دُرود اور تلاوت کا سلسلہ جاری رکھئے مطالعہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ تمام اسلامی بھائی روزانہ شَجَرَہ عَطّارِیَّہ سے ﴿37﴾ چنداَوْ رَادکم ازکم "70 بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ 166 بار لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پھر تین بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم" اور ﴿38﴾ بارہ منٹ آنکھیں بند کر کے کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھیں (یہ زندگی بھر کے لیے اس کا معمول بنا لیجئے)۔ جو اسلامی بھائی قریب کی مسجدوں میں درس کے لئے جائیں گے اذانِ فجر سے قبل روانہ ہو جائیں۔

(اگر "خَزَائِنُ الْعِرْفَان" پڑھنا دُشوار معلوم ہو تو مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالٰی کا "نُوْرُ الْعِرْفَان" پڑھیں کہ کافی آسان ہے اور یہ بھی کَنْزُ الْاِیْمَان ہی کی تفسیر ہے۔)

صدائے مدینہ:

اذانِ فجر کے بعد مگر بغیر میگا فون کے دو دو اسلامی بھائی ﴿39﴾ صدائے مدینہ لگائیں۔ لیکن اس بات کا خیال رکھئے کہ اتنی زوردار آواز نہ ہو کہ مریضوں، بچوں اور اسلامی بہنیں گھر میں نماز میں مشغول ہوں یا پڑھ کر دوبارہ لیٹ گئی ہوں، ان کو تشویش ہو۔ درس و بیان کرنے، نعت شریف پڑھنے اور اسپیکر چلانے وغیرہ میں ہمیشہ نمازیوں، تلاوت کرنے والوں اور سونے والوں کی ایذا رسانی سے بچنا شرعاً واجب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ظاہری عبادت سے خوش ہو رہے ہوں مگر اس میں دوسروں کی پریشانی کا باعث بن کر حقیقت میں مَعَاذَ اللّٰہ گنہگار اور دوزخ کے حقدار بن رہے ہوں۔

صدائے مدینہ کا طریقہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ، پڑھ کر تھوڑے تھوڑے وقفے سے درود وسلام کے ذیل میں دیئے ہوئے صیغے پڑھتے رہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

اب اس طرح صدائے مدینہ لگائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ فجر کا وقت ہوگیا ہے۔ سونے سے نماز بہتر ہے جلدی جلدی اٹھئے اور نماز کی تیاری کیجئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو بار بار حج نصیب کرے اور بار بار میٹھا مدینہ دکھائے، جلدی جلدی اٹھئے اور نماز فجر کی تیاری کیجئے۔

(اب پھر اوپر دیا ہوا درود وسلام پڑھئے۔ اس کے بعد موقع کی مناسبت سے دوبارہ اوپر دیا ہوا مضمون یا صفحہ **190** پر دیئے گئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے نظم کردہ اشعار میں سے منتخب اشعار پڑھئے)

فجر:

فرض نماز کے بعد اعلان ہو اور بارہ منٹ کے سنتوں بھرے بیان کے بعد پرتپاک طریقے پر ملاقات کرتے ہوئے انفرادی کوشش فرمائیں، فجر تا اشراق والے مدنی حلقہ میں شرکت کی نیّت کے ساتھ جن اسلامی بھائیوں کو قرآن مجید

پڑھنا نہیں آتا، امیرِ قافلہ ۳۰ دن کے مدنی قافلے میں اُن کو مدنی قاعدہ پڑھانے کی ترکیب بنائے۔ یوں ﴿40﴾ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں روزانہ شرکت کی نیت اور ﴿41﴾ ایک بار قرآنِ پاک ناظرہ دُرُست مخارج سے پڑھنے کی نیت کے ساتھ رُفقاء ۳۰ منٹ تک آخری دس سورتوں میں سے کوئی سورت ایک دوسرے کو (جس قدر ممکن ہو) یاد کروایئے اور تلفظ کی درستی کے لئے اِعْراب کا لحاظ رکھتے ہوئے ﴿42﴾ کم از کم چار صفحات فیضانِ سنت تخریج شدہ کا مطالعہ فرمایئے اور مل کر شجرہ عطاریہ پڑھئے۔ اِشراق و چاشت کے بعد (۹ بجے تک) وقفۂ اِستراحت ہو۔

مطالعہ:

جو سونا نہیں چاہتے وہ مسجد میں تلاوت، عبادت یا مطالعہ وغیرہ فرمائیں۔ دورانِ وقفہ ﴿43﴾ ۱۲ منٹ کسی سنی عالم کی کتاب کا مطالعہ مثلاً حُسَامُ الْحَرَمَیْن مع تَمْہِیْدِ الْاِیْمَان مدنی گلدستے سے ﴿44﴾ بہارِ شریعت کے مضامین اور ﴿45﴾ مِنْہَاجُ الْعَابِدِیْن کے ابواب اور ﴿46﴾ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کم از کم ہر سال ﴿47﴾ تمام رسائل اور ﴿48﴾ تمام مدنی پھولوں کے پمفلٹ کا مطالعہ کروں گا کی نیت سے (جس قدر ممکن ہو) مطالعہ بھی فرما سکتے ہیں۔ مسجد کے باہر (کسی وقت بھی نہ گھومیں) بعد استراحت پردے میں پردہ کے اہتمام کیساتھ ناشتہ فرمایئے۔

صدائے مدینہ کے اشعار

فَجْر کا وَقْت ہو گیا اُٹّھو!

فَجْر کا وَقْت ہو گیا اٹّھو! اے غُلامانِ مصطَفٰے اُٹّھو!
جاگو جاگو اے بھائیو، بہنو! چھوڑ دو اب تو بِستر ا اٹّھو!
تم کو حج کی خدا سعادت دے جلوہ دیکھو مدینے کا اٹّھو!
اٹّھو ذِکْرِ خدا کرو اُٹھ کر! دل سے لو نامِ مصطَفٰے اٹّھو!
فَجْر کی ہو چُکیں اَذانیں وقت ہو گیا ہے نماز کا اٹّھو!
بھائیو! اُٹھ کر اب وُضو کرلو! اور چلو خانۂ خدا اٹّھو!
نیند سے تو نَماز بہتر ہے اب نہ مُطْلَق بھی لیٹنا اٹّھو!
اُٹھ چکو اب کھڑے بھی ہو جاؤ! آنکھ شیطاں نہ دے لگا اٹّھو!
جاگو جاگو نَماز غفلت سے کر نہ بیٹھو کہیں قَضا اٹّھو!
اب ''جو سوئے نَماز کھوئے'' وقت سونے کا اب نہیں رہا اٹّھو!
یاد رکّھو! نَماز گر چھوڑی قبر میں پاؤ گے سزا اٹّھو!
بے نَمازی پھنسے گا مَحْشر میں ہو گا ناراض رَبّ یا اٹّھو!
میں ''صدائے مدینہ'' دیتا ہوں تم کو طیبہ کا واسِطہ اٹّھو!
میں بِھکاری نہیں ہوں دَر دَر کا میں ہوں سرکار کا گدا اٹّھو!
مجھ کو دینا نہ پائی پیسہ تم! میں ہوں طالِب ثواب کا اٹّھو!
تم کو دیتا ہے یہ دعا عطّار فَضْل تم پر کرے خدا اٹّھو!

باب نمبر3

درس و بیان

اس باب میں:

درس کی اہمیت، درس کے مدنی پھول، مسجد میں درس دینے کے مقاصد، درس کا طریقہ، بیان کی اہمیت، بیان کے مقاصد، بیان کے مدنی پھول، بیان تیار کرنے کا طریقہ، مبلغ کے مدنی پھول اور بعد فجر ہونے والے 9 بیانات، ان کے علاوہ مزید عنوانات بھی شامل ہیں۔

باب3: درس وبیان

درس کی اہمِیَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''دعوتِ اسلامی'' کا بنیادی کام مسجد درس ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی** دامت برکاتہم العالیہ نے نورمسجد میٹھادر باب المدینہ کراچی سے درس کا آغاز فرمایا، اور آج **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل دعوتِ اسلامی کا پیغام امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی برکت سے دنیا کے کم وبیش (تادمِ تحریر) 150 ممالک میں پہنچ چکا ہے۔

یاد رکھئے! جس طرح ہر عمارت کی بنیاد اور اصل ہوتی ہے اسی طرح ہمارے تنظیمی کاموں کی اصل مسجد درس ہے۔ جب تک ہماری ہر مسجد میں ''**فیضانِ سنت**'' کا درس شروع نہ ہو جائے ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے۔

درس اتنا پُرکشش ہو کہ نمازی درس میں کھنچے چلے آئیں اور درس سننے والوں کی تعداد بڑھ جائے۔

اگر ہم درس دیتے رہیں گے تو ہماری مسجدیں آباد رہیں گی۔ اسی طرح اگر ہم بازاروں، گھروں، محلوں اور دکانوں میں درسِ **فیضانِ سنّت** دیں تو بے شمار برکتیں پائیں گے۔

درس کی بَرَکات

☆ ایک مدنی قافلہ سکھر کے ایک گاؤں میں گیا۔ ایک اسلامی بھائی نے نماز کے بعد درس دیا۔ درس میں پانی پینے کی سنتیں اور آخر میں پانی کھڑے ہو کر پینے کے نقصانات بیان کئے۔ ایک بڑی عمر کے صاحب جو وہاں تشریف فرما تھے، یہ سن کر رونے لگے۔ لوگوں نے پوچھا: ''آپ کیوں رو رہے ہیں؟'' انہوں نے کچھ اس طرح اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ ''میری طویل عمر گزر گئی مگر مجھے ان سنتوں کے بارے میں معلومات نہیں، عنقریب میں بھی مرنے والا ہوں، ابھی تک مجھے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کے بارے میں علم ہی نہیں تو قبر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسے پہچانوں گا۔'' وہ بزرگ اتنے ضعیف تھے کہ انہیں سہارا دے کر اٹھانا پڑتا۔ وہ دعوتِ اسلامی سے اتنے متاثر ہوئے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا۔

☆ ایک مدنی قافلہ بہاولپور پہنچا۔ وہاں ایک گاؤں میں قافلے والوں نے دو دن گزارے تو ایک چوہدری صاحب نے قافلے والوں کو دعوت کی پیشکش کی تو امیر قافلہ نے اس مدنی فیس (یعنی اس شرط) پر دعوت قبول کی کہ پہلے آپ کے گھر درس ہوگا، پھر کھانا کھائیں گے۔ چنانچہ درس شروع ہوگیا۔ فیضانِ سنت سے ''حقوقُ العباد'' کے بارے میں درس دیا گیا، درس کے بعد چوہدری صاحب یوں

کہنے لگے کہ "میری جوانی گزرنے والی ہے مگر افسوس! مجھے "حقوقُ العباد" کے بارے میں اتنی معلومات نہیں تھی۔ میں آج ہی سے نیت کرتا ہوں کہ داڑھی اور عمامہ شریف سجالوں گا۔"

☆ ایک مدنی قافلہ نواب شاہ شہر میں گیا۔ قافلے والوں نے شہر کے ایک چوک میں حقوقِ عامّہ کا لحاظ رکھتے ہوئے چوک درس دیا، ایک پولیس انسپکٹر بھی چوک درس میں شامل ہوگیا۔ فیضانِ سنت سے درس جاری تھا کہ انسپکٹر صاحب کے دل پر درس کا اتنا اثر ہوا کہ وہ اُسی وقت درس کے بعد مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے آگئے۔

درس دینے والے کو کھلی آنکھوں سے مرشد کا دیدار

☆ عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ راہِ خدا میں سفر کر کے سردار آباد (فیصل آباد) گیا، ان دنوں سخت سردی تھی۔ اسلامی بھائی بتاتے ہیں کہ میں درس دینے کے لیے روانہ ہوا۔ میرے نفس نے مجھے سردی سے ڈرایا اور سستی کا مشورہ دیا لیکن میں نے دل میں ٹھان لی کہ آج درس ضرور دوں گا۔ ابھی نیت کر کے چلا ہی تھا کہ میں نے کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ سامنے شیخِ طریقت اَمیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی چلے آرہے ہیں۔ (حالانکہ وہ اس وقت سردار آباد میں نہیں تھے) اس طرح درس دینے کے عزمِ مُصَمَّم کی بَرَکت سے مجھے دیدارِ مرشد ہوگیا۔

درسِ فیضانِ سُنّت کے مدنی پھول

☆ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص میری اُمّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تا کہ اُس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶۶)

☆ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللّٰہ تعالٰی اسکو تر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔"

(سُنَنِ ترمذی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

☆ حضرتِ سیِّدُنا اِدریس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نامِ مبارک کی ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ کُتُبِ الٰہیہ کی کثرتِ درس و تدریس کے باعث آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا نام اِدریس ہوا۔

(تفسیر کبیر ج ۷ ص ۵۵۰، تفسیر الحسنات ج ۴ ص ۴۸)

☆ حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً (یعنی میں علم کا درس لیتا رہا یہاں تک کے مقامِ قُطْبِیَّت پر فائز ہوگیا)

(قصیدۂ غوثیہ)

☆ فیضانِ سُنّت سے دَرس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔ گھر، مسجد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرّر کر کے روزانہ درس کے ذَرِیعے خوب خوب سُنّتوں کے مَدَنی پھول لُٹایئے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔

☆ **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم دو درس دینے یا سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔

پارہ 28 سورۃُ التّحریم کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸ التحریم:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذَریعہ **فیضانِ سنّت** کا **درس** بھی ہے۔ (درس کے علاوہ سنّتوں بھرے بیان یا مَدَنی مذاکرہ کا روزانہ ایک کیسٹ بھی گھر والوں کو سنائیے)

☆ ذِمّہ دار گھڑی کا وقت مقرّر کر کے روزانہ **چوک درس** کا اہتمام کریں۔ مَثَلاً رات **9** بجے **مدینہ چوک** (ساڑھے نو بجے) **بغدادی چوک** میں وغیرہ۔ چُھٹی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر **چوک درس** کا اہتمام کیجئے۔ (مگر خوفِ عامّہ تلف نہ ہوں مَثَلاً مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

☆ **دَرس** کیلئے وہ نَماز مُنتخب کیجئے جس میں زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائی شریک ہوسکیں۔

☆ **دَرس** والی نَماز اُسی مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ **باجماعت** ادا فرمائیے۔

☆ **محراب** سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ درس کیلئے مخصوص کر

لیجئے جہاں دیگر نمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

☆ ذیلی نگران کو چاہئے کہ اپنی مسجد میں دو خیر خواہ مقرر کرے جو درس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

☆ پردے میں پردہ کیے دوزانو بیٹھ کر دَرس دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حرج نہیں جبکہ نمازیوں وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

☆ آواز نہ تو زیادہ بُلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتی الامکان اتنی آواز سے دَرس دیجئے کہ صرف حاضرین سُن سکیں۔ اس بات کی ہمیشہ احتیاط فرمائیے کہ درس و بیان کی آواز سے کسی سوتے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغولِ تلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

☆ دَرس ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

☆ جو کچھ دَرس دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مُطالعہ کر لیجئے تاکہ غلطیاں نہ ہوں۔

☆ فیضانِ سنّت کے مُعَرَّب الفاظ اِعراب کے مطابق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تلفُّظ کی دُرُست ادائیگی کی عادت بنے گی۔

☆ حمد و صلوٰۃ، دُرُود و سلام کے دونوں صیغے، آیتِ دُرُود اور اِختتامی آیات

وغیرہ کسی سُنّی عالم یا قاری کو ضَرور سنا دیجئے۔ اسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

☆ **فیضانِ سُنّت** کے علاوہ مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہونے والے **مَدَنی رسائل** سے بھی **دَرس** دے سکتے ہیں۔

☆ **دَرس** مع اختتامی دعا سات منٹ کے اندر اندر مکمّل کر لیجئے۔

☆ ہر مبلّغ کو چاہیے کہ وہ دَرس کا طریقہ بعد کی ترغیب اور **اختتامی دعا** زَبانی یاد کرلے۔

☆ **دَرس** کے طریقہ میں اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت ترمیم کرلیں۔

مسجد میں درس دینے کے مقاصد

1 :درس دینے کا سب سے بڑا مقصد اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی رضا ہے۔

2 :درس فیضانِ سنت کے ذریعے شرکائے درس اور اہلِ محلّہ کو اہلِ محبت بلکہ حقیقی معنوں میں ''دعوتِ اسلامی'' والا بنانا ہے۔

3 : مسجد میں درسِ فیضانِ سنت کے شرکا کے ذریعے ہفتے میں ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی ترکیب بنانی ہے۔

4 : فیضانِ سنت کے درس میں شرکائے درس کو مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ

فکرِ مدینہ کر کے (مدنی انعامات کا) رسالہ پُر کرنے کی ترغیب دلانی ہے اور ان کو مدنی قافلے میں سفر کرنے اور کروانے کا ذہن بھی دینا ہے۔

5 : ہفتہ وار اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ اول تا آخر شرکت کے لیے تیار کرنا ہے۔

6 : مسجد کے امام صاحب اور کمیٹی والوں کو بھی مدنی قافلے میں سفر پر آمادہ کرنا ہے۔

7 : مسجد سطح پر صدائے مدینہ کی ترکیب بھی بنانی ہے۔

8 : مسجد سطح پر ہر روز ملاقات کے لئے فجر کے بعد مدنی حلقے شروع کرنا ہے اور مسجد کے اطراف میں جو لوگ نماز نہیں پڑھتے انہیں نماز کی ترغیب بھی دلانی ہے۔

9 : مسجد کے قُرب وجوار میں پرانے اسلامی بھائیوں میں سے جو پہلے آتے تھے اب نہیں آتے ان سے ملاقات کر کے انہیں مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلانی ہے۔

10 : شرکائے درس کو ''دعوت اسلامی'' کا مُبلّغ و معلّم بنانا ہے۔

11 : مسجد کے قریب چوک درس کی ترکیب بنانی ہے۔

12 : مسجد میں مدرسۃ المدینہ بالغان کا سلسلہ شروع کرنا اور اسے مضبوط کرنا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

فیضانِ سنّت سے دَرْس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اِعلان فرمائیے: ''قریب قریب تشریف لائیے۔'' پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس طرح ابتِدا کیجئے:

(مائک استِعمال نہ کریں، بغیر مائک کے بھی آواز دھیمی رکھیں، کسی نَمازی وغیرہ کو تشویش نہ ہو)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ط فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اس کے بعد اِس طرح دُرود وسلام پڑھائیے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

اگر مسجِد میں ہیں تو اِس طرح اِعْتِکاف کی نیّت کروائیے:

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعْتِکاف کی نیّت کی)

پھر اس طرح کہئے: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** نگاہیں نیچی کیے توجُّہ کے ساتھ رِضائے الٰہی کیلئے عِلْمِ دِین حاصل کرنے کی نیّت سے ''فیضانِ سُنَّت'' کا دَرْس سنئے۔ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے،

لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے ہوسکتا ہے اس کی بَرَکتیں جاتی رہیں۔ (بیان کے آغاز میں بھی قریب قریب آجائیے کہہ کر اِسی انداز میں رغبت دِلائیے اور اچّھی اچّھی نیّتیں بھی کروائیے) یہ کہنے کے بعد **فیضانِ سنّت** سے دیکھ کر دُرُود شریف کی ایک فضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے:

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے وُہی پڑھ کر سنائیے، آیات وعَرَبی عبارات کا صِرْف ترجَمہ پڑھئے، لکھے ہوئے مضمون کا اپنی رائے سے ہرگز خُلاصہ مت کیجئے۔

دَرْس کے آخِر میں اِس طرح ترغیب دلائیے

(ہر مُبَلِّغ کو چاہیے کہ زَبانی یاد کرلے اور دَرْس وبیان کے آخر میں بِلا کمی بیشی اِسی طرح ترغیب دلایا کرے)

خوفِ خدا وعشقِ مصطفٰے کے حُصُول کیلئے ہر ہفتے کو عِشا کی نَماز کے بعد اَمیرِ اَہلِ سُنَّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سُننے اور ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نیّتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عِشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرمالیجئے اور **اللہ** پاک توفیق دے تو تہجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں سنّتوں بھرا سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے ''نیک بننے کا نسخہ'' بنام **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے

ذمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حِفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہْن بنے گا۔

آخر میں خُشُوع وخُضُوع (یعنی جسم ودل کی عاجِزی) اور قَبولیّت کے یقین کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بِلا کمی بیشی اس طرح دُعا مانگئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

یارَبِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! بِطُفَیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ **یااللہ** پاک! دَرْس کی غَلَطیاں اور تمام گُناہ مُعاف فرما، ہمیں عاشِقِ رسول، پرہیزگار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا، **یااللہ** پاک! ہمیں مَدَنی اِنْعامات پر عمل کرنے، مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کی توفیق عطا فرما۔ **یااللہ** پاک! مسلمانوں کو بیماریوں، قرض داریوں، بے رُوزگاریوں، بے اولادیوں، جھوٹے مقدموں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نَجات عطا فرما۔ **یااللہ** پاک! اسلام کا بول بالا کر۔ **یااللہ** پاک! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یااللہ** پاک! ہمیں زیرِ گُنْبَدِ خَضرا جلوۂ مَحبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں شہادت، جَنَّتُ الْبَقِیع میں مَدْفن اور جَنَّتُ الْفِردَوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ **یااللہ** پاک! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسِطہ ہماری جائز مُرادوں پر رَحْمت کی نظر فرما۔

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے

کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شِعْر کے بعد یہ آیتِ مبارک پڑھئے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

(پ۲۲ الاحزاب:۵۶)

سب دُرُود شریف پڑھ لیں پھر پڑھئے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

(پ۲۳ اَلصّٰفّٰت:۱۸۰تا۱۸۲)

(آخر میں کلمہ پڑھ کر سنّت پر عمل کی نیّت سے مُنہ پر دونوں ہاتھ پھیر لیجئے)

سب دُرُود شریف پڑھ لیں پھر پڑھیے: سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ۲۳ الصّٰفّٰت: ۱۸۰ تا ۱۸۲)

درس کی کمائی پانے کے لیے ثواب کی نیت کے ساتھ (کھڑے کھڑے نہیں بلکہ) **بیٹھ** کر خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے مُلاقات کیجئے، چند نئے اسلامی بھائیوں کو اپنے قریب بٹھا لیجئے اور **انفرادی کوشش** کے ذَرِیعے خوب مسکراتے ہوئے اُنہیں **مَدَنی انعامات** اور **مَدَنی قافلوں** کی بَرَکتیں سمجھائیے۔

(بیٹھ کر ملنے میں حکمت یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی ہوسکتا ہے آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں ورنہ کھڑے کھڑے ملنے والے عموماً چل پڑتے ہیں یوں انفرادی کوشش کی سعادت سے محرومی ہوسکتی ہے)

تمہیں اے مُبلّغ یہ میری دعا ہے
کیے جاؤ طے تم ترقی کا زینہ

دعائے عطّار:

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میری اور پابندی کے ساتھ **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم **دو دَرس** ایک گھر میں اور دوسرا مسجد، چوک یا اسکول وغیرہ میں دینے اور سننے والے کی مغفِرت فرما اور ہمیں حُسنِ اَخلاق کا پیکر بنا۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجھے درسِ فیضانِ سنّت کی توفیق
ملے دن میں دو مرتبہ یاالٰہی

☆☆☆☆☆☆

بیان کی اہمِیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً ہم کسی کو اپنا مقصد بول کر ہی سمجھاتے ہیں۔ بیان میں مبلغ کے بولنے کا انداز جتنا زیادہ مؤثر ہوگا اتنا ہی وہ اپنے مقصد کو بہتر انداز میں سمجھا سکے گا۔ یوں سمجھئے کہ بیان اپنے مقصد کو پوری دنیا میں پہنچانے کا ذریعہ ہے، اچھے بیان سے مدنی قافلے مضبوط ہوتے ہیں، ہم بیان سے اجتماعی طور پر مدنی کام کرنے کا ذہن بنا سکتے ہیں، بیان مبلغ کی شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے، بیان سے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ پیارے آقا مدنی مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے **"بعض بیان جادو ہیں۔"**

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الخطبۃ، الحدیث: ۵۱۳۶، ج۳، ص۴۴۶)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الکریم اس حدیث کے تحت تحریر فرماتے ہیں: "یعنی بعض کلام (بیان) لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کرنے میں، لوگوں کو حیران کر دینے میں جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۴۲۶)

پس اس سے معلوم ہوا کہ بعض بیان سننے والوں پر اس طرح اثر انداز ہوتے ہیں جیسے جادوگر کا جادو اثر انداز ہوتا ہے۔ لہٰذا قلوب میں انقلاب پیدا کرنے کے سلسلے میں بیان کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ یقیناً یہ انقلاب و تبدیلی ایسے بیان سے ظہور پذیر ہوگی جسے ہر زاویے سے جانچ پرکھ کر سپردِ سماعین کیا گیا

ہو۔ مذکورہ بالا حدیث پاک اور اس سے اخذ شدہ نتیجے کی روشنی میں یہ بات بخوبی سمجھ میں آتی ہے کہ ہمیں اپنی پیاری پیاری سنتوں کی عالمگیر تحریک دعوت اسلامی کی ترقی و بقاء کی خاطر اپنے بیان کو بہتر بنانا، اس کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی سے بچنا اور دیگر اسلامی بھائیوں میں اس کے لئے شعور و صلاحیت بیدار کرنا بے حد لازمی و ضروری ہے۔

لہٰذا ہمیں مدنی قافلوں کو سفر کروانے کے لئے اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانے کے لئے اپنے بیان کو مضبوط کرنا ہوگا۔

بیان کے مقاصد

بیان کرنے والے مبلّغ کو چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) بیان کا مقصد اپنی اصلاح ہو:

اگر مبلّغ کی بیان کرتے وقت یہ سوچ ہو کہ میں سامعین اسلامی بھائیوں کی اصلاح کے لئے بیان کر رہا ہوں تو پھر وہ خود بیان کی برکت سے محروم ہو جائے گا۔ بیان کرتے وقت مبلغ کی کیا سوچ ہونی چاہئے؟ اس سلسلے میں فرمانِ اَمیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ ملاحظہ فرمایئے کہ ”مبلغ بیان کرتے وقت یہ نیت کرے کہ میں دوسروں کو نصیحت کرنے کی بجائے خود اپنے آپ کو سمجھا رہا ہوں۔“

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جب بھی بیان کرنے کی سعادت حاصل ہو تو اپنی

اصلاح کی نیت سے بیان کریں۔اس مدنی پھول سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بیان کے بعد مبلّغ کے دل میں شیطان کی طرف سے بیدار ہونے والے اس وسوسے کی کاٹ بھی ہوجائے گی کہ لوگ میرے بیان کی تعریف یا میری واہ واہ کریں۔کیونکہ جب اپنی اصلاح مقصود ہوگی تو تعریف کی خواہش ختم ہوجائے گی حقیقت یہ ہے کہ بیان اسی مبلغ کا کامیاب ہوتا ہے جو اخلاص کے ساتھ **اللہ** و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضا وخوشنودی کے لئے بیان کرتا ہے۔**اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اخلاص عطا فرمائے۔

(۲)اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا مقصود ہو:

فرمانِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیۃ ہے:"**اِخلاص قبولیت کی کنجی ہے۔**"

لہٰذا بیان صرف اور صرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر ہی کرنا چاہئے کیونکہ مخلوق کو متاثر کرنے کے لئے بیان کرنے کی نحوست سے انسان نہ صرف گنہگار ہوتا ہے بلکہ اس کے باعث بیان کی تاثیر بھی بے حد متاثر ہوتی ہے۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کسی مبلغ کا پر اثر بیان سن لیا تو نفس یہ چاہتا ہے میں بھی ایسا ہی بیان کروں پھر اس طرح کے بیانات کا مواد جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔جس سے مقصود اپنی دھاک بٹھانا ہوتا ہے اور جب اس مبلّغ کی طرح بیان نہ کیا جاسکا تو حوصلے پست اور ولولے سرد پڑ جاتے ہیں۔بیان میں اخلاص کے بارے میں تین مواقع پر غور کرنا ضروری ہے۔

(1) ابتداء میں اپنے آپ سے سوال کریں کہ "تو یہ بیان کس نیت کے ساتھ کر رہا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور خدمتِ دین کی نیت سے یا اس لئے کہ تیری عزت میں اضافہ ہو، لوگ تجھ سے متاثر ہو جائیں، تیری تعریفیں کی جائیں، بعد بیان تجھے تعجب خیز نگاہوں سے دیکھا جائے وغیرہ"۔ پہلی مرتبہ کسی بڑے اجتماع میں بیان کرنے والے مبلغین اس کا خاص خیال رکھیں۔

(2) بعض اوقات شروع میں اخلاص پیشِ نظر ہوتا ہے لیکن درمیان میں مذکورہ فاسد نیتیں داخل ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا درمیان میں بھی اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(3) بیان کے بعد بھی یہ خواہش ہرگز پیدا نہ ہو کہ اب میرے بیان کی تعریف کی جائے لوگ میرے ہاتھ چومیں، اپنے علاقے میں میرا بیان کروانے کے لئے اصرار کریں، مجھ سے میرا نام و پتہ معلوم کیا جائے وغیرہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اخلاص کے ساتھ اپنی اصلاح کی نیت سے بیان کرتے رہیں گے تو ایک دن ہم اپنے مدنی مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: "بیان کرنے والا صرف گفتار کا غازی نہ ہو بلکہ اپنے بیان پر عمل کرنے کا بھی ذہن رکھتا ہو۔" کاش! ہم سب کا ایسا ہی ذہن بن جائے اور ہم سب اپنی اصلاح کے لئے ہی بیان کرنے والے بن جائیں۔

(۳) بیان کا اثر ظاہر نہ ہو تو اپنے اخلاص کی کمی تصوّر کرے:

بعض اوقات بیان کرنے کے بعد مبلّغ کی زبان سے یہ الفاظ بھی جاری ہوجاتے ہیں کہ ''میں نے بیان تو کیا لیکن سننے والوں پر اثر نہیں ہوا، مدنی قافلے میں سفر کے لئے تیار نہیں ہوئے، کسی نے اٹھ کر مدنی قافلے میں سفر کی نیت سے نام نہیں لکھوایا، یہاں کے اسلامی بھائی بہت سخت دل ہیں ان کے دل پر بات بھی اثر نہیں کرتی ہے۔'' اس قسم کی بات وہ ہی کرسکتا ہے جو خود کو قابلِ اصلاح تصور نہ کرتا ہو۔

اپنے آپ کو اصلاح شدہ سمجھنا یقیناً نادانی ہے۔ **اَمیرِ اہلسنت** مدظلہ العالی فرماتے ہیں: ''لوگوں پر اثر نہ ہو تو ان کو سخت دل سمجھنے یا کہنے کی بجائے اپنے اخلاص کی کمی تصور کرکے استغفار کریں۔'' اے کاش! ہم سب کا ایسا ہی ذہن بن جائے اور ہم بھی خوفِ خدا سے لرزتے، عشقِ رسول میں ڈوب کر ایسا بیان کرنے والے بن جائیں جیسا بیان ہمارے اَمیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں۔ یہ آپ مدظلہ العالی کے اخلاص ہی کی برکت ہے کہ جو بھی آپ کے بیان کو کماحقہ سنتا ہے آپ کی زبانِ مبارک سے نکلنے والے الفاظ تاثیر کا تیر بن کر دل میں اترتے چلے جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں اسے سابقہ گناہوں پر ندامت محسوس ہوتی ہے اور توبہ کی توفیق ملتی ہے، نماز کی ادائیگی پر استقامت نصیب ہوتی ہے، اس کے دل میں نیکیوں کا شوق بیدار ہوتا ہے، وہ مدنی قافلوں کا مسافر بنتا ہے۔ اے **اللہ** عزوجل! ہمیں اَمیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے صدقے میں اخلاص عطا فرمادے۔

بیان کرنے سے پہلے چند احتیاطیں

(1) اپنے پاؤں دیکھ لیجئے کہ ان پر میل تو نہیں جما ہوا؟ ناخن بڑھے ہوئے تو نہیں؟ کیونکہ جب آپ بیان کرنے کے لئے کھڑے ہوں گے تو قریب بیٹھے ہوئے لوگوں کی نگاہ آپ کے پیروں پر بھی پڑے گی اگر ان پر میل کی تہہ جمی ہوگی اور ناخن بڑے ہونگے تو ان پر آپ کی شخصیت کا برا اثر قائم ہوگا، جس کا منفی اثر آپ کے بیان پر بھی پڑے گا۔ نیز جب بھی آپ کھڑے ہوں تو خیال رکھئے کہ دونوں پیروں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

(2) یونہی بیان کے بعد عموماً لوگ مُصافحہ کر کے سنت پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اگر آپ کے ہاتھ میلے کُچیلے اور ناخن بڑے بڑے اور میل زدہ ہوئے تو مصافحہ کرنے والے کے دل میں آپ کے متعلق کراہیت پیدا ہوسکتی ہے اور اس کے باعث بیان کا اثر زائل یا کم ہوسکتا ہے لہٰذا ہاتھ بھی صاف ستھرے ہونے چاہئیں۔

(3) اسی طرح لباس صاف ستھرا ہونا چاہئے تاکہ کسی کو کراہیّت محسوس نہ ہو۔

(4) عمامہ بھی صاف ستھرا اور اچھے انداز سے باندھیں، نیز داڑھی شریف اور زُلفوں میں کنگھا کرلیں تاکہ دیکھنے والوں کے دل میں نفرت و کراہیت کی بجائے سنت کی محبت و رغبت پیدا ہو۔

فرمانِ اَمیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیۃ ہے: ''بیان کرنے والا دعوتِ اسلامی کے مخصوص مدنی سفید لباس و سبز عمامہ و سفید چادر میں ہر وقت ملبوس رہنے والا ہو۔''

(5) چیک کرلیں کہ گریبان کے بٹن کھلے ہوئے تو نہیں کیونکہ گریبان کے بٹن کھول کر رکھنا شریف لوگوں کا شیوہ نہیں۔ گریبان کے اوپر تک بٹن بند کرنے میں اگر تکلیف محسوس نہ ہو تو بند کرلیں۔

(6) پائینچے سنت کے مطابق ہمیشہ ٹخنوں سے اوپر ہونے چاہئیں، لیکن بیان کرتے وقت تو خصوصی طور پر اس کا خیال رکھیں۔ ورنہ نہ صرف اعتراض کا نشانہ بننا پڑے گا بلکہ کسی کے بدظن ہو کر بیان کی برکات سے محروم ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ یونہی کرتے کا دامن دیکھ لیں کہ کہیں شلوار یا پاجامے کے نیفے میں پھنسا ہوا تو نہیں؟

(7) پسینہ آنے کی صورت میں عطر کا استعمال بھی کیا جائے۔

(8) منہ میں بدبو نہیں ہونی چاہئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان مدنی پھولوں پر عمل کر کے ہم بیان سے پہلے اپنے لباس و جسم کو دیکھ لیں کہ کوئی اِفراط و تفریط نہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆

بیان کی اقسام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے بیانات میں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا ذہن دینا ہے اور اس سلسلے میں مدنی قافلوں اور مدنی انعامات کی ترغیب دلانی ہے۔ ہمارے پاس بیان کرنے کیلئے کئی موضوعات ہوتے ہیں جن کے ذریعے ہم اپنے مدنی مقصد کو بیان کرتے ہیں۔ بیان کے مختلف انداز ہوتے ہیں اگر ہم ہر بیان کو ایک ہی انداز میں کریں گے تو بیان کی برکات حاصل نہیں کر پائیں گے۔ لہٰذا بیان کرنے کے مختلف موضوعات کے بارے میں مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں تاکہ ہم ان مدنی پھولوں کے تحت اپنے انداز بیان کو درست کر سکیں۔

ہمارے پاس بیان کرنے کے دو مختلف موضوعات ہیں:

(۱) تنظیمی (۲) اصلاحی

(1) تنظیمی:

تنظیمی اعتبار سے بیان کرنے والے کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی بات کو سمجھانے والے انداز میں کرے چونکہ تربیتی اجتماع میں ہم مدنی کام کرنے کا طریقہ سیکھتے ہیں لہٰذا ہمیں اس طریقہ کار کو بیان کرنے کے لئے چند باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ چونکہ تنظیمی موضوع دوسرے موضوعات سے قدرے خشک ہوتا ہے لہٰذا اس میں مبلغ دلچسپی پیدا کرنے کے لئے دلچسپ

واقعات کو بھی شامل کرے مگر اس میں انداز اس طرح کا ہو جس طرح ہم کسی ایک شخص سے گفتگو کر کے اپنی بات سمجھانا چاہتے ہیں، بلکہ ہم سننے والے اسلامی بھائیوں کے ذہن میں اس طرح اُتر جائیں کہ انکی بوریت ختم ہو جائے اس کے لئے لازم ہے کہ ہم نے جو نکات بیان کرنے ہیں، ان پر ہماری اچھی طرح تیاری ہو تا کہ ہم روانی کے ساتھ بیان کرتے جائیں اور ساتھ ہی ساتھ ان پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جائے مگر کسی بھی وقت اپنے بیان میں کسی ذمہ دار پر تنقید نہ کی جائے اور نہ یہ احساس دلایا جائے کہ آپ کو مدنی کام کرنے کا سلیقہ نہیں بلکہ مدنی کام کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔

تنظیمی بیان میں نہ بالکل سنجیدگی ہو اور نہ بالکل غیر سنجیدہ پن بلکہ جوش اور نرمی دونوں شامل ہوں، اپنی طرف سے کوئی نکتہ ہرگز بیان نہ کریں بلکہ جو مدنی مرکز نے ہمیں مدنی نکات دیئے ہیں انہی کو بیان کریں۔ اور ان نکات پر عمل کرنے کی ترغیب بھی دلائیں۔

(2) اصلاحی:

اس موضوع پر بیان کرنے والا اس بات کا خاص طور پر خیال رکھے کہ میں اپنی اصلاح کے لئے بیان کر رہا ہوں۔ اصلاحی موضوع میں اصلاحِ معاشرہ، اصلاحِ نفس، گناہوں کی مذمت، گناہوں سے بچنے کی ترغیب، تکبر کی مذمت، غیبت کی مذمت، حسد، بدنگاہی وغیرہ پر بیان کرنا شامل ہے۔

اصلاحی موضوع میں مبلّغ کا اپنا انداز اس طرح رکھنا اور سمجھانا چاہئے جیسے باپ اپنے بیٹے کو سمجھاتا ہے یعنی شفقت اور نرمی کے ساتھ بیان کیا جائے۔ اگر اس میں محض جذباتی انداز ہوگا اور زورِ بیان دکھانا مقصود ہوگا تو یاد رکھئے!'' کسی کو سختی کے ساتھ سمجھانے کی مثال ایسی ہے کہ جس برتن میں پانی ڈالنا ہے گویا اس میں پہلے ہی سے سوراخ کر دیا۔''

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

جس اصلاحی موضوع پر بیان کرنا ہے پہلے اچھی طرح اس کی تیاری فرمالیں جب بھی اصلاحی بیان کرنا ہو پہلے اس کے موضوع کا تعارف کروائیں۔ یعنی تکبر کو لے لیجئے کہ پہلے تکبر کی تعریف بیان کریں پھر تکبر کیا ہے؟ اس کے بارے میں بتائیں، پھر تکبر کی مذمت، پھر تکبر سے کیسے بچ سکتے ہیں اور اس کا علاج بتائیں۔ آخر میں اس کے علاج کی ترغیب ضرور دلائیں مثلاً میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم تکبر سے بچنا اور اپنے اندر عاجزی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل اپنا معمول بنانا ہوگا۔ ہم خود محسوس کریں گے کہ عاجزی ہماری طبیعت ثانیہ بنتی جارہی ہے۔

فرمانِ اَمیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیۃ ہے: ''ہر بیان میں حَتَّی الْاِمْکان تین مرتبہ مدنی قافلے اور مدنی انعامات کی ترغیب بھی ہونی چاہئے۔''

بیان تیار کرنے کا طریقہ

(1) پہلے جمع شدہ مواد مثلاً حکایات یا واقعات، قرآنی آیات یا احادیث جن سے بیان شروع کرنا ہے انہیں بغور پڑھ لیں۔

(2) اب غور کریں کہ اس میں کون سی بات سب سے پہلے بیان کرنا ضروری ہے، پھر کونسی، اس کے بعد کونسی اور آخر میں کونسی یا یوں غور کیجئے کہ سننے والے اس میں سے کس چیز کو پہلے جاننا چاہیں گے، اس کے بعد کس کو، مثلاً آپ حسد کا بیان کرنا چاہتے ہیں اور آپ کے پاس اس کا علاج، تباہ کاریاں، علامات، تعریف اور اس سلسلے میں بزرگانِ دین کے واقعات موجود ہیں تو یقیناً سب سے پہلے اس کی تعریف بیان کرنی چاہئے کیونکہ عوام تو عوام بعض خواص بھی اس کی شرعی تعریف سے ناواقف ہونگے۔ اب اگر آپ نے تعریف بیان کئے بغیر حسد کی تباہ کاریاں بیان کرنا شروع کردیں تو نہ سننے والے صحیح معنی میں خوف محسوس کریں گے اور نہ ہی اپنا محاسبہ کرسکیں گے، ہاں اگر آپ پہلے تعریف بیان کردیں تو ابتداء ہی سے سب کو معلوم ہوجائے گا کہ یہ عیب میری ذات میں موجود ہے یا نہیں۔ اب اس کے بعد جب آپ اس کی تباہ کاریاں بیان کریں گے تو اس گناہ میں مبتلا حضرات بہت اچھی طرح اپنا محاسبہ کرسکیں گے، نیز اس کی آفات کے بیان سے ان کے دلوں میں خوف بھی پیدا ہوگا۔ تعریف کے بعد اس گناہ سے توبہ کی طرف مائل کرنا یا محفوظ رہنے کے لئے عملی اقدام کی سوچ فراہم کرنا بھی ضروری ہے یقیناً اس کے

لئے حسد کی آفات کو بِالتَّفصیل بیان کیا جانا چاہئے، چنانچہ اس کی تباہ کاریاں بیان کیجئے اگرچہ تعریف کے ذریعے ہی حسد کی موجودگی پر باآسانی مطلع ہوا جاسکتا ہے لیکن یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ نفس اپنی غلطی وعیب کبھی بھی تسلیم نہیں کرتا، چنانچہ اب اس کی علامات بیان کی جانی چاہئے تاکہ نفس کے لئے راہِ فرار کے تمام راستے بند ہوجائیں۔ تعریف وعلامات وباعثِ ہلاکت ہونے کا بیان کرنے کے بعد بے شک علاج بیان کرنے کی بھی ضرورت ہے اور علاج اختیار کرنے کی ترغیب کے لئے بزرگانِ دین کے اعمال واقوال معاون ثابت ہوتے ہیں، لہٰذا آخر میں علاج، اسلاف کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی حیات طیبہ کے ایمان افروز واقعات بیان کئے جائیں۔ اس طرح غور کرنے پر حسد کے بیان کی درج ذیل ترتیب سامنے آئی: (۱) حسد کی تعریف (۲) حسد کی تباہ کاریاں (۳) علامات (۴) علاج (۵) علاج کی ترغیب

پس اسی طرح ہر بیان کو مرتب کرکے بیان کرنے کی عادت ڈالئے، اس کا فائدہ آپ خود دیکھیں گے۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)

مدنی مشورہ ہے کہ اگر ممکن ہوسکے تو ہر عنوان کے تحت جمع شدہ مواد کو اسی طرح بالترتیب کسی الگ ڈائری میں لکھتے جائیں، یوں آپ کے پاس مختلف موضوعات پر کئی بیان بالکل تیار حالت میں موجود ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

مُبَلِّغ کے مدنی پھول

(1) ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول میں بولی جانے والی اصطلاحات یاد ہوں اور ان کا استعمال عام اوقات میں اور دورانِ بیان بھی کرتا ہو۔

(2) ”دعوتِ اسلامی“ کے مخصوص سفید مدنی لباس و سبز سبز عمامہ شریف اور سفید چادر میں ہر وقت ملبوس رہتا ہو۔

(3) قبر و آخرت اور سنتوں کے فضائل وغیرہ اصلاحی موضوعات پر بیان کرے۔

(4) زبانی بیان نہ کرے علمائے اہلسنت کی کتب سے فوٹو کاپیاں کروا کر اپنی ڈائری میں چسپاں کر لے۔

(5) بیان سے قبل ایک نظر دیکھ لیا کرے اور بغیر تیاری کے بیان نہ کرے۔

(6) آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ کا عربی متن صرف عالم ہی بیان کریں یا علماء سے سیکھ کر ان کو سنانے کے بعد ان کی اجازت سے بیان کرنے میں مضائقہ نہیں۔ آیات مبارکہ کا ترجمہ صرف کنزالایمان ہی سے بیان کرے۔

(7) دورانِ بیان نہ صرف مدنی قافلوں اور مدنی انعامات کا تذکرہ ہو بلکہ ان کی اچھی طرح ترغیب دلائے، صرف مدنی انعامات پر عمل کا کہنے کی بجائے روزانہ فکرِ مدینہ کر کے ہر ماہ رسالہ جمع کروانے کا مشورہ بھی دے، مدنی ماحول کی

بَرَکتوں اور مدنی بہاروں سے آگاہ کرے۔

(8) بیان کرتے وقت دوسروں کو نصیحت کرنے کی بجائے تصوُّر یہ کرے کہ خود اپنے آپ کو سمجھا رہا ہوں۔

(9) مشکل الفاظ اور اَدَق (نہایت باریک) مضامین سے اِجْتِناب کرے۔

(10) لوگوں پر اثر نہ ہو تو ان کو سخت دل سمجھنے یا کہنے کی بجائے اپنے اخلاص کی کمی تصور کر کے اِستِغفار کرے۔

(11) بیان سنجیدہ ہوگا تو دل پر اثر کرے گا اگر دورانِ بیان اس قسم کے جملے استعمال نہ کریں مثلاً بولو سُبْحٰنَ اللّٰہ! یا ادھورا جملہ کہہ کر اس انداز میں خاموش ہوئے کہ سامعین نے فقرہ پورا کیا یا بار بار کہتے رہے، کیا سمجھے؟ نہیں سمجھے آپ! سمجھ گئے نا؟ وغیرہ اسی طرح لطائف بیان کئے یا ایسے فقرے کہے کہ لوگ ہنسنے لگے اس طرح حاضرین اگرچہ محظوظ ہو کر واہ واہ کرتے ہیں مگر تجربہ یہ ہے کہ اس سے صحیح معنوں میں خوفِ خدا (عَزَّوَجَلَّ) و عشقِ مصطفٰی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور سوز و گداز حاصل ہونا مشکل ہے۔

(12) علماء و مشائخِ اہلسنّت دامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالِیَہ پر نہ بیان میں تنقید ہو نہ نجی گفتگو میں بلکہ دل میں بھی ان کا احترام لازم جانیں۔

(13) سیاسی پارٹیوں، حکومت اور اس کے محکمے، پولیس، افواج، بلکہ دنیا کے

کسی بھی ملک اور اس کے معاملات پر تنقید نہ کرے کہ اس طرح اس محکمے یا ملک وغیرہ کی اصلاح کی اُمید کم اور دین کے کام میں رکاوٹیں کھڑی ہو جانے کا امکان زیادہ ہے۔

(14) بیان میں وقت کی پابندی کو ملحوظ رکھے اتنا طویل بیان نہ کرے کہ لوگ گھبرا جائیں۔

(15) مبلّغ اپنے بیان میں اَمیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی سیرت کے واقعات بھی سنائے اور سامعین کو یہ بھی بتائے کہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں کس طرح سے سادگی اور عاجزی والی زندگی سنت کے مطابق گزارنے کی تاکید فرماتے ہیں۔

(16) بیان کا مواد شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی تصانیف اور بیانات سے لیں۔ علمائے اہلسنّت کی کتب کا مطالعہ بھی فرمائیں۔ مطالعہ کی بَرَکت سے نہ صرف معلومات میں بے حد اضافہ ہوتا ہے بلکہ خود اعتمادی کے ساتھ ساتھ بیان کرنے میں آسانی بھی پیدا ہوتی ہے۔ ان کتب سے مدد طلب کرنا مفید رہے گا۔

☆ ترجمہ کنزُالایمان ☆ تفسیر خزائنُ العرفان ☆ فیضانِ سنّت اور اَمیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے دیگر کتب و رسائل ☆ عجائبُ القرآن ☆ غرائبُ القرآن ☆ جامع کراماتِ اولیاء ☆ بزمِ اولیاء ☆ شرحُ الصدور ☆ بہارِ شریعت

☆ فتاویٰ رضویہ ☆ احیاءُ العلوم ☆ لبابُ الاِحیاء ☆ منہاجُ العابدین ☆ خوفِ خدا (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) ☆ جنّت میں لے جانے والے اعمال ☆ جہنّم میں لے جانے والے اعمال ☆ جہنم کے خطرات ☆ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ☆ غیبت کی تباہ کاریاں ☆ علم و حکمت کے ۱۲۵ مدنی پھول ☆ تذکرۂ اَمیرِ اہلسنّت اور مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی دیگر کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

(17) مطالعہ کے لئے کسی ایسے وقت کا انتخاب فرمائیں کہ جس میں دیگر مصروفیات اور کسی کی مداخلت کا اندیشہ نہ ہو تاکہ بالکل یکسوئی کے ساتھ مطالعہ ہو سکے یاد رکھئے کہ جو مطالعہ یک سوئی کے ساتھ کیا جائے وہ طویل عرصہ تک ذہن میں محفوظ رہتا ہے۔

(18) مطالعہ روزانہ ہونا چاہئے۔ اس میں تاخیر ہرگز نہ ہو اس کے لئے لمبا وقت ضروری نہیں چاہے آدھا گھنٹہ ہی کرے لیکن روزانہ کریں۔

(19) لیٹ کر یا جھک کر مطالعہ نہ کریں۔ اس طرح ذہن پر بوجھ زیادہ پڑتا ہے نیز نظر کمزور ہونے کا اندیشہ ہے اور کتاب کو تھوڑا اٹھا کر پڑھیں۔

(20) دورانِ مطالعہ ایک ڈائری اپنے پاس رکھیں اب آپ جو بھی آیتِ پاک یا حدیثِ مبارکہ یا واقعہ یا کسی بزرگ کا قول مبارک پڑھیں اس پر غور کریں کہ اس

کو کس عنوان کے تحت استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اب جو بھی عنوان سمجھ میں آئے اسے ڈائری کے ایک صفحے کے اوپر لکھ لیں۔ نیچے اس کتاب کا نام اور صفحہ نمبر درج کرلیں مثلاً آپ ''جہنم میں لے جانے والے اعمال'' کا مطالعہ فرماتے ہوئے یہ حدیثِ پاک پڑھی کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حسد سے بچو کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔'' (سنن أبی داود، کتاب السنة، باب فی الحسد، الحدیث: ۴۹۰۳، ج۴، ص۳۶۱)

تو اس حدیثِ مبارکہ کو جس صفحے پر لکھا پایا کتاب کا نام لکھ کر آگے صفحہ نمبر لکھ لیجئے اس طرح ترکیب رکھیں گے تو مواد کو جمع کرنے میں آسانی رہے گی۔

(21) ایسا نہ ہو کہ ہم اپنے بیان کے لئے بہترین اور منفرد مواد تیار کرنے کی جستجو میں اپنی اصلاح سے ہی غافل ہو جائیں کیونکہ ہمارا مدنی مقصد یہ ہے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''**

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(22) کسی بھی موضوع پر بیان ہو مدنی انعامات پر عمل کرنے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اس کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے اور مدنی قافلے میں سفر کرنے کی دعوت ضرور شامل فرمائیں۔

☆☆☆☆☆☆

فجر کے بیانات

بیان نمبر1:

فیضانِ ذکر اللہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "رسائل عطاریہ" (حصہ دوم) کے صفحہ 12 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شمعِ بزمِ ہدایت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔"

(سنن النسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ... الخ، الحدیث: ۱۲۹۷، ص ۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ساری دنیا میں ایک عالمگیر بے چینی پائی جارہی ہے کوئی ملک، شہر اور گاؤں بلکہ کوئی گھر ایسا نہیں جہاں بدامنی اور بے چینی نہ ہو آج ہر شخص بے چینی کا شکار نظر آتا ہے آہ! نادان انسان شراب و رباب کی محفلوں، سینما گھروں کی گیلریوں، ڈرامہ گاہوں اور فُحش و عُریانی سے مُرَصَّع نائٹ کلبوں اور جنسی و رومانی ناولوں کے مطالعہ میں سکون کی تلاش میں سرگرداں ہے آخر سکون کہاں ملے گا؟ آیئے دیکھیں قرآن پاک نے اس بارے میں ہماری کیا

رہنمائی فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ (پ ۱۳، الرعد: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے

اس آیت مبارکہ کے تحت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تحریر کرتے ہیں: ''اس کے رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کر کے بے قرار دلوں کو قرار و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ (خزائن العرفان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کی ہر چیز اللہ عزوجل کی تحمید و تقدیس میں رَطْبُ اللِّسان ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں اور کوئی چیز نہیں جو اسے سَراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔

اس آیت مبارکہ کے تحت مفسرِ قرآن حضرت علامہ مولانا صدرُ الافاضل سید محمد نعیمُ الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تحریر کرتے ہیں:

مفسّرین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن نے کہا کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا

چٹخنا یہ بھی تسبیح کرتا ہے اور ان سب کی تسبیح " سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ " ہے۔

(تفسیر البغوی، سورۃ الاسراء تحت الآیۃ: ٤٤، ج٣، ص٩٦)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انگشتِ مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ کھاتے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ...الخ، الحدیث: ٣٥٧٩، ج٢، ص٤٩٥)

حضرت جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں مکہ کے اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں جو میری بعثت سے قبل مجھے سلام کیا کرتا تھا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی علیہ الصلاۃ والسلام...الخ، الحدیث: ٢٢٧٧، ص١٢٤٩)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کائنات کا ذرہ ذرہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے لیکن ہم کس قدر نادان ہیں کہ ہم پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے شمار نعمتوں اور طرح طرح کے انعامات ہونے کے باوجود ہم اس کی یاد اور ذکر سے غافل ہیں ہمیں تو چاہیے ہر وقت اس کے ذکر میں مشغول رہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (پ١٠، الانفال: ٤٥)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی یاد بہت کرو کہ تم مراد کو پہنچو۔

اس آیت مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضل سید محمد نعیمُ الدین مراد آبادی

عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِیْ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکرِ الٰہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو۔ (حزائن العرفان)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب "جنّت میں لے جانے والے اعمال" صفحہ 411 پر حدیث پاک ہے:

نفلی عبادات سے عاجز ہونے والا

حضرتِ سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے جو رات کو عبادت کرنے، اپنے مال کو راہِ خدا میں خرچ کرنے اور دشمن سے جہاد کرنے سے عاجز ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔"

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی محبۃ اللّٰہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللّٰہ، الحدیث: ۵۰۸، ج۱، ص ۳۹۰)

ہر بھلائی لے گئے

حضرتِ سیدنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّم کس مجاہد کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ فرمایا: "جو اُن میں اللّٰہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔" اس نے عرض کیا: "کس

روزہ دار کا اجر سب سے زیادہ ہے؟'' فرمایا: ''جو اُن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔'' پھر اس نے نماز، زکوٰۃ، حج اور صَدَقہ کے بارے میں یہی سوال کیا، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر ایک کے بارے میں یہی ارشاد فرمایا: ''جو اُن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔'' اس پر حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: ''اے ابوحفص! ذکر کرنے والے تو ہر بھلائی لے گئے۔'' تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''ہاں! ایسا ہی ہے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن انس الجهنی، الحدیث: ۱۵۶۱۴، ج۵، ص۳۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر گھڑی اپنی زبان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رکھنے اور فضول گفتگو سے بچنے کی عادت بنانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر بھی ہے لہٰذا عاشقانِ رسول کے ساتھ آپ بھی بارہ ماہ، بانوے دن، تیس دن، بارہ دن اور تین تین دن کے مدنی قافلوں میں سفر اختیار فرمایئے اور خوب برکتیں لوٹیے، آیئے میں آپ کو مدنی قافلہ کی مدنی بہار سناتا ہوں چنانچہ

شاہدرہ (مرکز الاولیاء، لاہور) کے ایک **اسلامی بھائی** کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے، میں اپنے والدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حد درجہ ڈھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنا دیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر

تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے۔ دعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس ''لمحے'' میں مجھے دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول سے ملاقات کی سعادت ملی اور اُس نے محبت اور پیار سے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھ پاپی وبدکار کو مَدَنی قافِلے میں سفر کے لئے تیار کیا۔ چُنانچہ میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مَدَنی قافِلے کا مسافر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشِقانِ رسول نے تین دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈھیٹ انسان کا پتھر نُما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پگھلتا تھا موم بن گیا، میرے قلب میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوگیا اور میں مَدَنی قافِلے سے نَمازی بن کر لوٹا۔ گھر آکر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَست بوسی کی اور امّی جان کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہوگیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابقہ بے نَمازی کو مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کے لئے جگانے کی یعنی ''صدائے مدینہ'' لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔ (دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے اُٹھانے کو ''صدائے مدینہ'' لگانا کہتے ہیں)

گرچہ اعمالِ بد اور افعالِ بد نے ہے رُسوا کیا، قافلے میں چلو
کر سفر آؤ گے، تم سُدھر جاؤ گے مانگو چل کر دُعا، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشقانِ رسول کی صحبت نے کس طرح ایک بے نمازی نوجوان کو دوسروں کو نماز کی دعوت دینے والا بنا دیا! اس میں کوئی شک نہیں کہ صحبت ضَرور رنگ لاتی ہے، اچھی صحبت اچھا اور بُری صحبت بُرا بناتی ہے۔ لہٰذا ہمیشہ عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔

(فیضانِ سُنّت، باب فیضانِ رمضان، ج ۱، ص ۱۳۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالك، ج ۹، ص ۳۴۳)

لہٰذا گھر میں آنے جانے کے 12 مدنی پھول قبول فرمایئے، (اس کتاب کا صفحہ نمبر 665 سے بیان کریں)

☆☆☆☆☆

بیان نمبر2:

فیضانِ تلاوت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ''رسائلِ عطاریہ'' (حصہ دوم) کے صَفْحَہ **12** پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم، رؤوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم جہاں بھی ہو **مجھ پر درود پڑھو** کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی الحدیث: ۲۷۲۹، ج۳، ص۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے مطبوعہ **49** صَفْحات پر مشتمل رسالہ ''**تلاوت کی فضیلت**'' صَفْحَہ **2** پر ہے:

روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک

حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی روزانہ ایک بار ختمِ قرآن پاک فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قیام (عبادت) فرماتے، جس مسجد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد)

ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامع مسجد کے ہر سُتون کے پاس قرآنِ پاک کا ختم اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گریہ کیا ہے۔ نَماز اور تلاوتِ قرآن کے ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خُصُوصی مَحَبَّت تھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے چُنانچہ وفات کے بعد دورانِ تدفین اچانک ایک اینٹ سَرَک کر اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اٹھانے کے لئے جب جھکے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قَبْر میں کھڑے ہو کر نَماز پڑھ رہے ہیں! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا: والدِ محترم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: ''یَا اللّٰہ! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قَبْر میں نَماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشَرَّف فرمانا۔'' منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر اَنوار کے قریب سے گزرتے تو قَبْرِ انور سے تلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱۹۷، ثابت البنانی، ج۲، ص ۳۶۲۔۳۶۶ مُلتقطاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وَہ کَفَن مَیلا نہیں ہوتا بدن مَیلا نہیں ہوتا
خدا کے اولیاء کا تو کفن مَیلا نہیں ہوتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ مجید، فرقانِ حمید اللہ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کا مبارک کلام ہے، اِس کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے۔ قرآنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، چُنانچہ

قرآنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے کا ثواب

خاتَمُ الْمُرْسَلین، شَفِیعُ الْمُذْنِبِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جو شخص کتابُ اللّٰہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا'' الٓمٓ ''ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرء حرفاً... الخ، الحدیث: ۲۹۱۹، ج ٤، ص ٤١٧)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی
گناہوں کی ہو دور دل سے سیاہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہترین شخص

نبیِ مکرّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شَہَنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظّم نشان ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، الحدیث: ۵۰۲۷، ج ۳، ص ٤١٠)

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن سُلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسجد میں قرآنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔

(فیض القدیر، تحت الحدیث: ۳۹۸۳، ج۳، ص۶۱۸)

اللّٰہ مجھے حافظِ قرآن بنادے
قرآن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن پاک شفاعت کرے گا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، ذکر من اسمہ عقیل، ۴۷۳۴۔ عقیل بن احمد بن محمد، ج۴۱، ص۳)

الٰہی خوب دیدے شوق قرآں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ مجید کی ایک آیت سکھانے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جس شخص نے قرآنِ مجید کی ایک آیت یا دین کی کوئی سنّت سکھائی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہوگا۔ (جمع الجوامع للسیوطی، حرف المیم، الحدیث:۲۲۴۵۴، ج۷، ص۲۰۹)

تلاوتِ قرآن کے مختلف مدنی پھول

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 49 صَفْحات پر مشتمل رسالہ ''تلاوت کی فضیلت'' صَفْحہ 11 پر تحریر فرماتے ہیں:

﴿1﴾ تلاوت کے آغاز میں اَعُوْذُ پڑھنا مُسْتَحَب ہے اور ابتدائے سورت میں بِسْمِ اللہ سنّت، ورنہ مُسْتَحَب۔ (بہار شریعت، ج۱، حصہ۳، ص۵۵۰)

﴿2﴾ باوُضو، قبلہ رُو، اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرنا مُسْتَحَب ہے (ایضاً ص۵۵۰)

﴿3﴾ قرآنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور یہ سب کام عبادت ہیں۔

(غنیۃ المستملی، ص۴۹۵)

﴿4﴾ قرآنِ مجید کو نہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے، اگر آواز اچھی نہ ہو تو

اچھی آواز بنانے کی کوشش کرے، مگر لَحن کے ساتھ پڑھنا کہ حُروف میں کمی بیشی ہوجائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں **قواعدِ تجوید** کی رعایت کیجئے (الدر المختار و رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع، ج۹، ص۶۹۵)

﴿5﴾ **قرآنِ مجید** بلند آواز سے پڑھنا **افضل** ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔ (غنیۃ المستملی، ص۴۹۷) ﴿6﴾ جب قرآنِ پاک کی سورتیں یا آیتیں پڑھی جاتی ہیں اُس وقت بعض لوگ چپ تو رہتے ہیں مگر اِدھر اُدھر دیکھنے اور دیگر حرکات و اشارات وغیرہ سے باز نہیں آتے، ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ چپ رہنے کے ساتھ ساتھ غور سے سننا بھی لازمی ہے جیسا کہ **فتاویٰ رضویہ** جلد 23 صفحہ 352 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: قرآنِ مجید پڑھا جائے اسے کان لگا کر غور سے سُننا اور خاموش رہنا فرض ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا):

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ (پ۹، الاعراف: ۲۰۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

﴿7﴾ مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ

آہستہ پڑھیں(بہارِ شریعت،ج ۱،حصہ ۳،ص ۵۵۲) ﴿8﴾ مسجد میں دوسرے لوگ ہوں، نماز یا اپنے وِرد ووظائف پڑھ رہے ہوں اُس وقت فقط اتنی آواز سے تلاوت کیجئے کہ صرف آپ خود سن سکیں برابر والے کو آواز نہ پہنچے ﴿9﴾ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کیلئے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا، تو اس (یعنی پڑھنے والے) پر گناہ(غنیۃ المستملی،ص ۴۹۷) ﴿10﴾ جہاں کوئی شخص علمِ دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مُطالَعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے(ایضاً،ص ۴۹۷) ﴿11﴾ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کُھلا ہو، یونہی چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔(ایضاً،ص ۴۹۶) ﴿12﴾ غسل خانے اور نجاست کی جگہوں میں قرآنِ مجید پڑھنا، ناجائز ہے(ایضاً) ﴿13﴾ قرآنِ مجید سُننا، تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے(ایضاً،ص ۴۹۷) ﴿14﴾ جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجب ہے کہ بتادے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ وحسد پیدا نہ ہو (ایضاً،ص ۴۹۸)

﴿15﴾ اسی طرح اگر کسی کا مُصحف شریف (قرآنِ پاک) اپنے پاس عاریت (یعنی وقتی طور پر لیا ہوا) ہے، اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے، (تو جس کا ہے اُسے) بتا دینا واجب ہے (بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۳، مسئلہ ۶، ص۵۵۳) ﴿16﴾ گرمیوں میں صبح کو قرآنِ مجید ختم کرنا بہتر ہے اور سردیوں میں اوّل شب کو کہ حدیثِ پاک میں ہے: ''جس نے شروعِ دن میں قرآن ختم کیا، شام تک فرشتے اس کے لیے اِستغفار کرتے ہیں اور جس نے ابتدائے شب میں ختم کیا، صبح تک اِستغفار کرتے ہیں۔'' (حلیۃ الاولیاء، طلحۃ بن مصرف، الحدیث: ۶۱۹۹، ج۵، ص۳۰) گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے وقت ختم کرنے میں اِستغفارِ ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں (یعنی سردیوں) کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروعِ رات میں ختم کرنے سے اِستغفار زیادہ ہوگی۔ (غنیۃ المستملی، ص۴۹۶) ﴿17﴾ جب قرآنِ پاک ختم ہو تو تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنا بہتر ہے اگرچہ تراویح میں ہو، البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے (غنیۃ المستملی، ص۴۹۶) ﴿18﴾ ختمِ قرآن کا طریقہ یہ ہے کہ سُورَۃُ النَّاس پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ سے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ تک پڑھیے اور اس کے بعد دعا مانگیے کہ یہ سنّت ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم، رؤوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝'' پڑھتے تو سورۂ فاتحہ شروع

فرماتے پھر سورۂ بقرہ سے ''وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝'' تک پڑھتے پھر ختم قرآن کی دعا پڑھ کر کھڑے ہوتے۔

(الاتقان فی علوم القرآن، النوع الخامس والثلاثون فی آداب تلاوته وتالیفه، ج۱، ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تلاوت کی فضیلتیں اور برکتیں حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ قرآن شریف کو درست پڑھا جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ امت کی خیر خواہی کے مقدس جذبے کے تحت، تجوید و مخارج کے ساتھ قرآن پاک سیکھنے سکھانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ''**دعوتِ اسلامی**'' کے تحت دنیا کے مختلف ممالک میں بے شمار مدارس بنام مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه قائم ہیں۔ جن میں تادمِ تحریر صرف پاکستان میں کم و بیش پچھتر ہزار مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں حِفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں، نیز لاتعداد مساجد و مقامات پر مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه (بالغان) کا بھی اہتمام ہوتا ہے، جن میں دن کے اندر کام کاج میں مصروف رہنے والوں کو عُمُوماً نمازِ عشا کے بعد تقریباً 40 منٹ کیلئے دُرست قرآنِ مجید پڑھانے کے علاوہ مختلف دعائیں یاد کروائی جاتی اور سنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں، آپ بھی ان مدارس میں قرآنِ کریم پڑھئے، اگر پڑھے ہوئے ہیں تو پڑھائیے!

آپ کی ترغیب و تَحْرِیص کے لئے عرض ہے: ایک **اسلامی بھائی** کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میرے گناہ بہت زیادہ تھے۔ جن میں معاذَ اللّٰه

V.C.R. کی لیڈ سپلائی کرنا، راتوں کو اَوباش لڑکوں کے ساتھ گھومنا، روزانہ دو بلکہ تین تین فلمیں دیکھنا، ورائٹی پروگرامز میں راتیں کالی کرنا شامل ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل بابُ المدینہ کراچی کے علاقے نیا آباد کے ایک اسلامی بھائی کی مسلسل اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے علاقے کے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (برائے بالغان) میں جانے کی ترکیب بنی، اور اس طرح عاشقانِ رسول کی صُحبت ملی اور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر مَدَنی کاموں میں مصروف ہوگیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں چنانچہ تاجدارِ رسالت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے **میری سنّت** سے **مَحَبَّت** کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالك، ج۹، ص۳۴۳)

لہٰذا سرمہ لگانے کے 4 مدنی پھول قبول فرمائیے (اس کتاب کے صفحہ نمبر **583** سے بیان کیجئے)

☆☆☆☆☆

بیان نمبر3:

فیضانِ نوافل

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **"رسائلِ عطاریہ"** (حصہ دوم) کے صَفْحَہ 12 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ نبی مکرَّم، نورِ مجسم، شَہَنْشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفِرَت نشان ہے: "جو مجھ پر روزانہ دن میں ایک ہزار بار درود پاک پڑھے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔" (الترغیب و الترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم، الحدیث: ۲۵۹۱، ج۲، ص۳۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فارغ وقت یوں ہی پڑے پڑے گزارنے کے بجائے ذکر و دُرود اور نوافل وغیرہ میں گزارنا چاہئے کہ پھر مرنے کے بعد یہ موقع نہیں مل سکے گا۔ زندگی میں کافی فارغ وقت مل سکتا ہے لہٰذا "فُرصت کو مصروفیت سے پہلے غنیمت جانو" کے تحت ہو سکے تو نوافل کی کثرت کیجئے ان کے فضائل و برکات بے شمار ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "میرا بندہ جن

چیزوں کے ذریعہ میری قُربت چاہتا ہے ان میں سب سے زیادہ فرائض مجھے محبوب ہیں اور نوافل کے ذریعے بندہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ۶۵۰۲، ج۴، ص۲۴۸)

اس روایت کے تحت مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رَحمۃُ اللہِ الغنی مرآۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 308 پر تحریر کرتے ہیں: ''یعنی بندۂ مسلمان فرض عبادات کے ساتھ نوافل بھی ادا کرتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ میرا پیارا ہوجاتا ہے کیونکہ وہ فرائض و نوافل کا جامع ہوتا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ فرائض چھوڑ کر نوافل ادا کرے۔''

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل، حصہ 4، صَفْحَہ 674 پر ہے: نوافل تو بہت کثیر ہیں، اوقاتِ ممنوعہ کے سوا آدمی جتنے چاہے پڑھے مگر ان میں سے بعض جو حضور سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وائمہ دین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے مروی ہیں، بیان کیے جاتے ہیں:

تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد

حضرت سَیِّدُنا ابو قَتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''جو شخص مسجد میں داخل ہو، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا دخل المسجد... الخ، الحدیث: ۴۴۴، ج۱، ص۱۷۰)

جو شخص مسجد میں آئے اُسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے، اگر ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے مثلاً بعد طلوعِ فجر یا بعد نمازِ عصر تو وہ تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد نہ پڑھے بلکہ تَسْبِیْح وتَہْلِیْل ودُرُود شریف میں مشغول ہو، حقِ مسجد ادا ہو جائے گا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی تحیۃ المسجد، ج۲، ص۵۵۵)

تَحِیَّۃُ الْوُضُو

نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحِیْم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے، اس کیلئے جَنَّت واجب ہو جاتی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، الحدیث: ۲۳۴، ص۱۴۴)

وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تَحِیَّۃُ الْوُضُو کے ہو جائیں گے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب سنۃ الوضوء، ج۲، ص۵۶۳)

نمازِ اشراق

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر بیٹھا ذکرِ خدا کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوگیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اُسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (سنن الترمذی، کتاب السفر، باب ماذکر مما یستحب من الجلوس في المسجد...الخ، الحدیث: ۵۸۶، ج۲، ص۱۰۰)

نمازِ چاشت

حدیثِ پاک میں ہے: ''جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔''

(سنن الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء في صلاۃ الضحیٰ، الحدیث: ۴۷۲، ج۲، ص۱۷)

ہر جوڑ کے بدلے صَدَقہ

حضرت سیدنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیم ارشاد فرماتے ہیں: آدمی پر اسکے ہر جوڑ کے بدلے صَدَقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صَدَقہ ہے اور ہر حمد صَدَقہ ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صَدَقہ ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ الضحیٰ...الخ، الحدیث: ۷۲۰، ص۳۶۳)

چاشت کی نماز مستحب ہے، کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ اسکی بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں، نمازِ چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نِصْفُ النَّھَارِ شَرْعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ج۱، ص۱۱۲، وردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب: سنة الوضوء، ج۲، ص۵۶۳)

نمازِ سفر

سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے، حدیث میں ہے: ''کسی نے اپنے اہل کے پاس اُن دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو بوقتِ ارادۂ سفر ان کے پاس پڑھیں۔''

(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في ركعتي السفر، ج۲، ص۵۶۵ وفيض القدير شرح الجامع الصغير، الحديث: ۷۹۰۰، ج۵، ص۵۶۶)

نماز واپسیٔ سفر

سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے، حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی کہ ''رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداءً مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اُس میں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔''

(صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتين ... الخ، الحديث: ۷۱۶، ص۳۶۱)

مسافر کو چاہیے کہ منزل میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے جیسے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا کرتے تھے۔

(بہار شریعت، ج ۱، حصہ ٤، ص ٦٧٧)

صلاۃُ اللَّیْل

رات میں بعد نمازِ عشا جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صَلَاۃُ اللَّیْل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے: ''فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔''

(بہار شریعت، سنن و نوافل کا بیان، ج ۱، حصہ ٤، ص ٦٧٧ و صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، الحدیث: ۱۱٦۳، ص ٥٩١)

طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں اونٹنی یا بکری دوہ لیتے ہیں اور فرض عشا کے بعد جو نماز پڑھی وہ صَلَاۃُ اللَّیْل ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ایاس بن معاویۃ المزنی، الحدیث: ۷۸۷، ج ۱، ص ۲۷۱)

نمازِ تَہَجُّد

اِسی صَلَاۃُ اللَّیْل کی ایک قسم تَہَجُّد ہے کہ عشا کے بعد رات میں سو کر اُٹھیں اور نوافل پڑھیں، سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔ کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آٹھ تک

ثابت۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔''

(بہارِ شریعت، سنن و نوافل کا بیان، ج ۱، حصہ ۴، ص ۶۷۷، ۶۷۸ والمستدرك للحاكم، كتاب صلاة التطوع، باب توديع النزل بركعتين، الحديث: ۱۲۳۰، ج ۱، ص ۶۲۴)

جنت میں سلامتی سے داخلہ

حدیث پاک میں ہے: ''اے لوگو! سلام شائع (عام) کرو اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔'' (المستدرك للحاكم، كتاب البر والصلة، باب ارحموا اهل الارض... الخ، الحديث: ۷۳۵۹، ج ۵، ص ۲۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان کو فرائض کے ساتھ ساتھ نفل نمازوں کا بھی ذہن بنانا چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بے شمار برکتیں دیکھیں گے۔ نفلی عبادات کا جذبہ پانے اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ سنتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجیے، کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کے لیے مدنی انعامات

کے مطابق عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجیے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔

آیئے آپ کو ایک مدنی بہار سناؤں کہ فیشن کا متوالا اور آوارہ گردی کا معمول رکھنے والا ایک نوجوان جب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوا تو اس پر کیسا کرم ہوگیا!

چُنانچہ واہ کینٹ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں کالج میں پڑھتا تھا اور دیگر اسٹوڈنٹس کی طرح فیشن کا متوالا تھا، کرکٹ کا میچ دیکھنے اور کھیلنے کا جنون کی حد تک شوق اور رات گئے تک آوارہ گردی کا معمول تھا۔ نماز اور مسجد کی حاضری کا جہاں تک تعلُّق ہے تو وہ فقط عیدَین کی نماز تک محدود تھی۔ رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۲ھ، 2001ء) میں والِدَین کے اِصرار پر نماز ادا کرنے مسجد میں گیا۔ عصر کی نماز کے بعد سفید لباس میں ملبوس سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ایک باریش اسلامی بھائی نے نمازیوں کو قریب کرنے کے بعد فیضانِ سنّت کا درس دیا، میں دُور بیٹھ کر سُنتا رہا، درس کے بعد فوراً مسجد سے باہَر نکل گیا، دو تین دن تک یہی ترکیب رہی۔ ایک دن میں ملنے کے لئے رُک گیا، ایک اسلامی بھائی نے پُرخُلوص انداز سے مُلاقات کر کے نام و پتا پوچھنے کے بعد تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی

تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اعتکاف کے فضائل بیان کئے۔ اوّلاً میرا ذہن نہ بنا لیکن وہ اسلامی بھائی مَاشَآءَاللّٰہ بیَت جذبے والے تھے، مایوس نہ ہوئے بلکہ میرے گھر آپہنچے اور بار بار اِصرار کرنے لگے۔ اُن کی مسلسل اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں مَیں نے اعتکاف سے ایک دن قبل نام لکھوا کر سحَری و اِفطار کے اخراجات جمع کروادیئے۔ اور آخری عشرۂ رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۲۲ھ جامع مسجد نعیمیہ (لالہ رُخ، واہ کینٹ) کے اندر عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَکِف ہوگیا۔ اجتماعی اعتکاف کے پُرسوز ماحول اور عاشقانِ رسول کی صُحبت نے میری دِلی کیفیت کو بدل ڈالا۔ وہاں کی جانے والی تَہَجُّد، اِشراق، چاشت اور اَوّابین کے نوافل کی پابندی نے گُزشتہ زندگی میں فرض نمازیں نہ پڑھنے پر مجھے سخت شرمندہ کیا، آنکھوں سے ندامت کے آنسو جاری ہوگئے اور میں نے دل ہی دل میں نمازوں کی پابندی کی نیت کرلی۔ پچیسویں 25 شب دُعا میں مجھ پر اِس قدر رِقّت طاری تھی کہ میں پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔ اسی عالَم میں مجھ پر غُنُودگی طاری ہوگئی اور میں خواب کی دنیا میں پہنچ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پُر وقار و نور بار چہرے والی شخصیت موجود ہے اور ان کے اردگرد کافی بُجوم ہے۔ میں نے کسی سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ آقائے مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ میں نے دیکھا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجا رکھا تھا۔ کچھ دیر تک میں دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کرتا رہا، جب بیدار ہوا تو صلوٰۃ وسلام پڑھا جا رہا تھا۔ میری کیفیت بَہُت عجیب وغریب تھی، جسم پر لرزہ طاری تھا، میں ہچکیاں باندھ کر روئے جا رہا تھا اور آنسو تھے کہ تھم نہیں رہے تھے۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد مجلس برائے اعتکاف کے نگران کے سامنے عمامے کا تاج سجانے والوں کی قطار بندھی ہوئی تھی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے لکھے ہوئے اس نعتیہ شعر کی تکرار جاری تھی۔ ؎

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

میں اپنے قریبی اسلامی بھائیوں کو بمشکل تمام صرف اتنا کہہ پایا: ''میں نے بھی عمامہ باندھنا ہے۔'' تھوڑی ہی دیر میں روتے روتے میں بھی عمامے کا تاج سجا چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف ہی میں 30 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت بھی کی۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سفر بھی کیا، سفر کے دَوران بَہُت کچھ سیکھنے کے ساتھ ساتھ درس و بیان بھی سیکھنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے لگا۔ آج یہ بیان دیتے وَقت ذیلی مُشاوَرت کے نگران

کے طور پر مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی کوشش کررہا ہوں۔

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، ج ۱، ص ۱۳۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت، مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے **میری سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔** (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالك، ج ۹، ص ۳۴۳)

لہٰذا سونے جاگنے کے **15 مدنی پھول قبول فرمایئے،** (اس کتاب کے صفحہ نمبر **650** سے بیان کیجئے)

☆☆☆☆☆

تعلیمِ قرآن کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے، وہ کراماً کاتبین کے ساتھ ہے اور جو شخص رُک رُک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس پر شاق ہے (یعنی اُس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے) اُس کیلئے دو اجر ہیں۔" (صحیح مسلم، ص ۴۰۰، حدیث: ۷۹۸)

بیان نمبر4:

نفلی روزوں کے فضائل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **"رسائل عطاریہ"** (حصہ دوم) کے صفحہ 13 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: "بے شک تمہارے نام بمع شناخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحسن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) درود پاک پڑھو۔

(المصنف للامام عبد الرزاق، باب الصلاۃ علی النبی، الحدیث: ۳۱۱۶، ج۲، ص ۱۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرض روزوں کے علاوہ نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ اس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید دینی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنّم سے نَجات اور جنّت کا حُصُول شامل ہیں اور جہاں تک دُنیوی فوائد کا تعلُّق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صَرف ہونے والے وَقت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بہت سارے امراض سے حفاظت کا سامان ہے اور تمام فوائد کی اَصل یہ ہے کہ اس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ **اللہ** تبارک وتعالیٰ پارہ 22 سورۃُ الاحزاب کی آیت نمبر 35 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالصّٰٓىِٕمِیْنَ وَالصّٰٓىِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾

(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کیلئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدّین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس کے تحت فرماتے ہیں: ''صوم یہ فرض و نفل دونوں کو شامل ہے۔''

(خزائن العرفان)

جنت کا انوکھا درخت

حضرتِ سیِّدُنا قیس بن زید جُہَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ''جس نے ایک نفلی روزہ رکھا اللہ عزوجل اُس کیلئے جنت میں ایک دَرَخت لگائے گا جس کا پھل اَنار سے چھوٹا اور سَیب سے بڑا ہوگا، وہ (موم سے الگ نہ کئے ہوئے) شہد جیسا میٹھا اور (موم سے الگ کئے ہوئے خالص شہد کی طرح) خوش ذائقہ ہوگا۔ اللہ عزوجل بروزِ قیامت روزہ دار کو اس دَرَخت کا پھل کھلائے گا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، قیس بن زید الجھنی، الحدیث: ۹۳۵، ج ۱۸، ص ۳۶۵)

دوزخ سے 50 سال مسافت دُوری

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: ''جس نے رضائے الٰہی کیلئے ایک دن کا نفل روزہ رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سُوار کی پچاس سالہ مسافت کا فاصلہ فرمادے گا۔'' (کنز العمال، کتاب الصوم، الحدیث:۲۴۱۴۹، ج۸، ص۲۵۵)

مَحشر میں روزہ داروں کے مزے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ قیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُو سے پہچانے جائیں گے، ان کے سامنے طرح طرح کے کھانے اور پانی کے کوزے جن پر مشک سے مُہر ہوگی پیش کیے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کھاؤ کل تم بھوکے تھے، پیو کل تم پیاسے تھے، آرام کرو کل تم تھکے ہوئے تھے پس وہ کھائیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مشقت اور پیاس میں مُبتَلا ہوں گے۔

(جامع الاحادیث للسیوطی، الهمزة مع الکاف، الحدیث:۲۴۶۲، ج۱، ص۳۵۸)

سفر کرو مال دار ہو جاؤ گے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جہاد کیا کرو خود کفیل ہو جاؤ گے، روزے رکھو تندرُست ہو جاؤ گے اور سفر کیا

کرو غنی (یعنی مالدار) ہو جاؤ گے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمہ موسی، الحدیث:۸۳۱۲، ج۶، ص۱۴۶)

شیطان کی پریشانی

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مسجد کے دروازے پر شیطان کو حیران و پریشان کھڑے ہوئے دیکھ کر پوچھا: کیا بات ہے؟ شیطان نے کہا: اندر دیکھئے! اُنہوں نے اندر دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی مسجد کے دروازے کے پاس سو رہا تھا۔ شیطان نے بتایا کہ وہ جو اندر نماز پڑھ رہا ہے اُس کے دل میں وَسوسہ ڈالنے کیلئے میں اندر جانا چاہتا ہوں لیکن جو دروازے کے قریب سو رہا ہے، یہ روزہ دار ہے، یہ سویا ہوا روزہ دار جب سانس باہَر نکالتا ہے تو اُس کی وہ سانس میرے لئے شُعلہ بن کر مجھے اندر جانے سے روک دیتی ہے۔

(الروض الفائق، المجلس الخامس فی فضل شھر...الخ، ص۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کیلئے روزہ ایک زبردست ڈھال ہے روزہ دار اگرچہ سو رہا ہے مگر اسکی سانس شیطان کیلئے گویا تلوار ہے معلوم ہوا روزہ دار سے شیطان بڑا گھبراتا ہے، شیطان چُونکہ ماہِ رَمَضان المبارک میں قید کر لیا جاتا ہے اِس لئے وہ جہاں بھی اور جب بھی روزہ دار کو دیکھتا ہے پریشان ہو جاتا ہے۔

روزہ کی حالت میں مرنے کی فضیلت

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سُلطانِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو روزے کی حالت میں مَرا، اللہ تعالیٰ قیامت تک کیلئے اس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔ (فردوس الاخبار للدیلمی، الحدیث: ۵۹۶۷، ج ۲، ص ۲۷۴)

نیک کام کے دوران موت کی سعادت

سُبْحٰنَ اللّٰہ! خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے روزے کی حالت میں موت آئے بلکہ کسی بھی نیک کام کے دَوران موت آنا نہایت ہی اچھی علامت ہے مَثَلاً باوُضو یا دورانِ نمازِ مَرنا، سفرِ مدینہ کے دَوران بلکہ مدینۂ منوّرہ میں رُوح قَبض ہونا، دَورانِ حج مکّۂ مکرّمہ، مِنٰی، مُزدَلِفہ یا عَرَفات شریف میں فوتگی، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرے سفر کے دَوران دُنیا سے رخصت ہونا، یہ سب ایسی عظیم سعادتیں ہیں کہ صِرف خوش نصیبوں ہی کو حاصِل ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی نیک تمنائیں بیان کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اِنتقال کسی اچھے کام مَثَلاً حج، عُمرہ، غَزوہ (جہاد)، رَمَضان کے روزے وغیرہ کے دوران ہو۔

(صفة الصفوة لابن جوزی، خیثمة بن عبد الرحمن ابن ابی سبرة، ج ۲، ص ۵۹)

کالو چاچا کی ایمان افروز موت

اچھے کام کے دوران موت سے ہم آغوش ہونے کی سعادت مُقدر والوں ہی کا حصّہ ہے۔ اس ضمن میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتکاف کی ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمائیے اور زندگی بھر کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کا عزمِ مُصَمَّم کر لیجئے۔ چُنانچہ مدینۃُ الْاَوْلیاء احمد آباد شریف (گجرات، الہند) کے کالو چاچا (عمر تقریباً 60 برس) رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۵ھ، 2004ء کے آخری عشرے میں شاہی مسجد (شاہ عالم، احمد آباد شریف) میں ہونے والے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتکاف میں مُعتکِف ہو گئے۔ یوں تو یہ پہلے ہی سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر عاشِقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی اعتکاف میں شُمولیت پہلی ہی بار نصیب ہوئی تھی۔ اعتکاف میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا اور ساتھ ہی ساتھ دعوتِ اسلامی کے 72 مَدَنی انعامات میں سے پہلی صَف میں نَماز پڑھنے کی ترغیب والے دوسرے مَدَنی انعام کا خوب جذبہ ملا، چُنانچہ اُنہوں نے پہلی صَف میں نَماز پڑھنے کی عادت بنالی۔ 2 شوال المکرّم یعنی عیدُ الفِطر کے دوسرے روز تین دن کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیا، مَدَنی قافِلہ سے واپسی کے پانچ یا چھ دن کے

بعد یعنی 11 شوال المکرم ۱۴۲۵ھ، 2004ء کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، مصروفیت بھی تھی مگر تاخیر کی صورت میں پہلی صَف فوت ہو جانے کا خدشہ تھا۔ لہٰذا سارا کام چھوڑ کر مسجد کا رُخ کیا اور اذان سے قبل ہی مسجد میں پہنچ گئے، وُضو کر کے جوں ہی کھڑے ہوئے کہ گر پڑے، کَلِمہ شریف اور دُرُودِ پاک پڑھتے ہوئے اُن کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اجتماعی اعتکاف کی بَرَکت سے مَدَنی انعامات کے دوسرے مَدَنی انعام پہلی صَف میں نماز پڑھنے کے ملے ہوئے جذبے نے کالو چاچا کو انتقال کے وَقت بازار کی غفلت بھری فَضاؤں سے اُٹھا کر مسجد کی رحمت بھری فضاؤں میں پہنچا دیا اور کیسی خوش نصیبی کہ آخِری وَقت کَلِمہ و دُرُود نصیب ہو گیا۔ **سُبْحٰنَ اللّٰہ!** اور جس کو مرتے وَقت کَلِمہ شریف نصیب ہو جائے اُس کا قَبر و حَشر میں بیڑا پار ہے۔

چُنانچہ نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت، مالکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ''جس کا آخِری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو، وہ داخِلِ جنت ہوگا۔

(سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، الحدیث: ۳۱۱۶، ج۳، ص ۲۵۵)

مزید دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سنئے: چُنانچہ انتقال کے چند روز بعد ان کے فرزند نے خواب میں دیکھا کہ مرحوم کالو چاچا سفید لباس

میں ملبوس سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے مُسکراتے ہوئے فرمارہے ہیں: بیٹا! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں لگے رہو کہ اِسی مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔

موت فضلِ خدا سے ہو ایمان پر مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف
رب کی رَحمت سے پاؤ گے جنت میں گھر مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضان سنت،باب فیضان رمضان، ج۱،ص۱۳٤٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت کی فضیلت** اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت، مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ج۹، ص۳٤۳)

لہٰذا ناخن کاٹنے کے 9 مدنی پھول قبول فرمایئے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر 593 سے بیان کیجئے)

☆☆☆☆☆

بیان نمبر5:

ذکر اللہ کے فضائل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ "رسائلِ عطاریہ" (حصہ دوم) کے صفحہ 15 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: "اللہ عزوجل کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر درود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۲۹۵۱، ج۳، ص۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صبح و شام بلکہ ہر ہر گھڑی ذِکرِ الٰہی عزوجل میں اپنے آپ کو مشغول رکھنا دُنیا و آخرت میں ہمارے لئے بہت بڑے اجر و ثواب کا موجب ہے اس کیلئے اگر ہم تھوڑی سی توجہ دیں اور اپنے تمام اُمور مثلاً کھانے کھلانے، پینے پلانے، رکھنے اُٹھانے، دھونے پکانے، پڑھنے پڑھانے، چلنے (گاڑی وغیرہ) چلانے، اُٹھنے اٹھانے، بیٹھنے بٹھانے، بتی جلانے، پنکھا چلانے، دسترخوان بچھانے بڑھانے، بچھونا لپیٹنے بچھانے، دکان کھولنے بڑھانے، تالا کھولنے لگانے، تیل ڈالنے عطر لگانے، بیان کرنے نعت شریف سنانے، جوتی

پہننے عمامہ سجانے، دروازہ کھولنے بند فرمانے، اَلْغَرَض ہر جائز کام کی ابتداء (جبکہ کوئی مانعِ شرعی نہ ہو) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ ان تمام مواقع پر ہمیں ذِکرُ اللہ کی فضیلت حاصل ہوگی اور مزید اچھی اچھی نیتیں بھی کرلیں تو یہ تمام اُمور ہمارے لیے باعثِ ثواب ہوں گے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں ہمیں صبح وشام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور صبح وشام اس کی پاکی بولو۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۴۲)

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیہ مبارکہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں: ''کیونکہ صبح اور شام کے اوقات ملائکہ روز وشب کے جمع ہونے کے وقت ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطرافِ لیل ونہار کا ذکر کرنے سے ذکر کی مُداوَمت کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔''

(خزائن العرفان)

دن کی ابتدا

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دن کی ابتداء کسی اچھے عمل

سے کی اور اپنے دن کو اچھے عمل ہی پر ختم کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فرشتوں سے فرمائے گا: اس دوران میں ہونے والے اس بندے کے گناہ مت لکھو۔"

(الجامع الصغیر للسیوطی، حرف المیم، الحدیث: ۸۴۲۳، ص ۵۱۳)

جنت کی ضمانت

حضرتِ سیدنا ابو مُنَیْذِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: "جو صبح کے وقت یہ پڑھے: رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا (یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوں) تو میں اسکا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرنے کی ضمانت دیتا ہوں۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی، من اسمہ منیذر الاسلمی، الحدیث: ۸۳۸، ج ۲۰، ص ۳۵۵)

افضل عمل

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ یہ پڑھا: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ تو قیامت کے دن اس سے افضل عمل لے کر آنے والا کوئی نہ ہوگا سوائے اس کے جو اس کی مثل کہے یا اس سے زیادہ پڑھے۔" (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التہلیل

والتسبیح والدعاء، الحدیث: ۲۶۹۲، ص ۱۴۴۵)

جو بھلائی مانگے عطا کی جائے

حضرت سیدنا ابوأمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ''جو باوضو اپنے بستر پر آئے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے یہاں تک کہ اس پر غنودگی چھا جائے تو رات کی جس گھڑی میں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے وہ بھلائی عطا فرمادے گا۔''

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۹۲، الحدیث: ۳۵۳۷، ج ۵، ص ۳۱۱)

جنت میں داخلہ

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ننانوے نام ہیں جو اِن مبارک ناموں کو گن گن کر اِخلاص کے ساتھ پڑھتا رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب اسماء اللہ تعالٰی، الحدیث: ۲۲۸۷، ج ۱، ص ۴۲۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے

دو جہاں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو قوم بھی اللہ تعالٰی کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتی ہے تو فرشتے

ان کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور خدا عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے اور اُن لوگوں پر سکینہ (دل کا اطمینان) نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مُقَرَّبِیْن میں ان کا تذکرہ فرماتا ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع...الخ، الحدیث: ۲۷۰۰، ص ۱۴۴۸)

ذکر کرنے والے سبقت لے گئے

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: حضورِ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مُفَرِّدُوْن سبقت لے گئے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کیا: یارَسولَ اللہ! مُفَرِّدُون کون ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب الحث علی...الخ، الحدیث: ۲۶۷۶، ص ۱۴۳۹)

رَوزِ قیامت بلند رتبہ والے

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدْری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں کسی نے عرض کیا: سب میں افضل اور روزِ قیامت سب سے بلند رتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کس کا ہوگا؟ ارشاد فرمایا: "وہ بندے اور بندیاں جو بہت زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے ہیں۔" تو ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: کیا یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہیں؟ (یہ سن کر) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر کوئی مجاہد کفار و مشرکین کو اپنی تلوار سے یہاں تک مارتا رہے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ مجاہد خون میں لت پت ہو جائے پھر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا درجے میں اس مجاہد سے افضل ہی ہوگا۔''

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ذکر اللہ... الخ، الحدیث: ۲۲۸۰، ج ۱، ص ۴۲۷)

بغیر ذکر گزرنے والی گھڑی پر افسوس

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اہلِ جنت کسی چیز کا افسوس نہ کریں گے سوائے اس ساعت کے جو دنیا میں انہوں نے ذکر اللہ کے بغیر گزار دی۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی، جبیر بن نفیر عن معاذ بن جبل، الحدیث: ۱۸۲، ج ۲۰، ص ۹۳)

قَلَم کا قَط

حافظ ابن عساکر ''تَبْیِیْنُ کَذِبِ الْمُفْتَرِی'' میں فرماتے ہیں: (پانچویں صدی کے مشہور بزرگ) حضرت سیِّدُنا سُلَیم رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کا قَلَم جب لکھتے لکھتے گھس جاتا تو قَط لگاتے (یعنی نوک تراشتے) ہوئے (اگرچہ دینی تحریر کیلئے یہ بھی ثواب کا کام ہے مگر ایک پنتھ دو کاج کے مصداق) ذکر اللہ شروع کر دیتے تاکہ یہ وقت صرف قَط لگاتے ہوئے ہی صَرف نہ ہو۔

ذکر و دُرود ہر گھڑی وردِ زباں رہے
میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو

ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر

اگر کچھ پڑھنے کے بجائے خاموش رہنے کو جی چاہے تو اس میں بھی ثواب کمانے کی صورتیں ہیں اور وہ یہ کہ اُلٹے سیدھے خیالات میں پڑنے کے بجائے آدمی یادِ خداوندی یا، یادِ مدینہ وشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں گُم ہوجائے، یا علمِ دین میں غور و تَفَکُّر شروع کردے یا موت کے جھٹکوں، قبر کی تنہائیوں، اس کی وحشتوں اور محشر کی ہولناکیوں کی سوچ میں ڈوب جائے تو اس طرح بھی وَقت ضائع نہیں ہوگا بلکہ ایک ایک سانس اِنْ شَآءَ اللّٰہ عبادت میں شمار ہوگا، چُنانچہ "جامعِ صغیر" میں ہے، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: (اُمورِ آخرت کے مُتَعَلِّق) گھڑی بھر کے لیے غور وفکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث: ۵۸۹۷ ص ۳۶۵)

اُن کی یادوں میں کھو جایئے مصطفٰی مصطفٰی کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عادت بنانے اور ہر گھڑی اپنی زبان کو ذکر اللہ سے تر رکھنے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت

کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کے لیے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پر کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ **1548** صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ سنّت"** جلد اوّل، صفحہ **1133** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات واخلاقیات کے تعلُّق سے اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 مَدَنی انعامات سُوالات کی صورت میں مُرتّب کئے گئے ہیں۔ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے روزانہ **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے **دعوتِ اسلامی** کے مقامی ذمّہ دار کو ہر مَدَنی ماہ یعنی اسلامی مہینے کی 10 تاریخ کے اندر اندر جمع کروانا ہوتا ہے۔ مَدَنی انعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا ہے! اس کی ایک جھلک مُلاحظہ ہو چُنانچہ

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ

تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اِس مختصر سے رسالہ میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے لہٰذا مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کو نَماز کا جذبہ ملا اور نَمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضِر ہو گئے اور اب پانچ وَقت کے نَمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مَدَنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت کی فضیلت** اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ج۹، ص۳۴۳)

لہٰذا سر مدا لگانے کے 4 مدنی پھول قبول فرمایئے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر 583 سے بیان کیجئے)

☆☆☆☆☆

بیان نمبر6:

فیضانِ صلوٰۃ وسلام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ "باحیا نوجوان" میں درود شریف کے متعلق حدیثِ پاک بیان فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص صبح وشام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قیامت میری شفاعت اسے پہنچ کر رہے گی۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب الدوائل، باب الترغیب فی آیات...الخ، الحدیث: ۹۹۱، ج۱، ص۳۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

با کمال مدنی منّی

حضرت سیدنا شیخ محمد بن سُلیمان جَزُولی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں سفر پر تھا ایک مقام پر نماز کا وقت ہوگیا، وہاں کنواں تو تھا مگر ڈول اور رسّی نہ تھا (یعنی غائب) میں اسی فکر میں تھا کہ ایک مکان کے اوپر سے ایک مدنی مُنّی نے جھانکا اور پوچھا: آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: بیٹی! رسی اور ڈول۔ اس نے پوچھا: آپ کا نام؟ فرمایا: محمد بن سُلیمان جَزولی، مدنی منی نے حیرت سے کہا: اچھا آپ ہی ہیں جن کی شہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں اور حال یہ ہے کہ کنویں سے

پانی بھی نہیں نکال سکتے! یہ کہہ کر اس نے کنویں میں تھوک دیا **آناً فاناً پانی اوپر آ گیا اور کنویں سے چھلکنے لگا**، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے وضو سے فراغت کے بعد اس باکمال مدنی منی سے فرمایا: **بیٹی! سچ بتاؤ تم نے یہ کمال کس طرح حاصل کیا؟** کہنے لگی: **میں درودِ پاک پڑھتی ہوں**، اسی کی برکت سے یہ کرم ہوا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اُس باکمال مدنی منی سے مُتأثر ہو کر میں نے وہیں عہد کیا کہ **میں درود شریف کے متعلق کتاب لکھوں گا۔** (سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراتی... الخ، اللطیفۃ الخامسۃ عشرۃ بعد المائۃ، ص ۱۵۸)

چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دُرود شریف کے بارے میں کتاب لکھی جو بے حد مقبول ہوئی اور اس کتاب کا نام "**دَلَائِلُ الْخَیْرَات**" ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ برکت، ترقیٔ مَعْرِفَت اور **میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قربت کیلئے دُرود وسلام بہترین ذَرِیعہ ہے**، شب و روز ہمیں اپنے محسن آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود وسلام کے پھول نچھاور کرتے رہنا چاہئے، اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے، **دُرُود شریف کے فضائل** میں بے شمار کتب تصنیف کی جا چکی ہیں اس کے فضائل و ثمرات اکثر مُبَلِّغین بیان کرتے ہی رہتے ہیں، قلم کی روشنائی تو ختم ہو سکتی ہے، بیان کے الفاظ بھی ختم ہو سکتے ہیں مگر **فضائلِ دُرُود وسلام بَر خَیْرُ الْاَنَام کا احاطہ نہیں ہو سکتا** لہٰذا محبت و عقیدت کیساتھ خوب خوب درود وسلام کے نذرانے اپنے **میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ**

تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں پیش کرتے رہنا چاہیے۔ ویسے بھی ہمیں دُرُود و سلام بھیجنے کا حکم خود ہمارے رب عزّوجلّ نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(پ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی تفسیر نورُالعرفان میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

درود شریف تمام احکام سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی حکم میں اپنا اور اپنے فرشتوں کا ذکر نہ فرمایا کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں تم بھی کرو، سوا درود شریف کے۔ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمیشہ حیات ہیں اور سب کا درود و سلام سنتے ہیں، جواب دیتے ہیں کیونکہ جو جواب نہ دے سکے اسے سلام کرنا منع ہے جیسے نمازی، سونے والا۔ تمام مسلمانوں کو ہمیشہ ہر حال میں درود شریف پڑھنا چاہیے۔

مزید فرماتے ہیں: حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا مرتبہ حضرت سیدنا آدم علی نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہے کیونکہ حضرت سیدنا آدم علی نبیّنا

وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرشتوں نے صرف ایک دفعہ سجدہ کیا مگر ہمارے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تو خود خدا تعالیٰ اور ساری خدائی ہمیشہ درود بھیجتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد اوّل، حصہ 3، صفحہ 533، 534 پر دُرُودِ پاک سے متعلق ہے کہ عمر میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نام اقدس لیا یا سُنا اور دُرود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (الدر المختار وردّ المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ... الخ، ج۲، ص۲۷۶۔۲۸۱)

اکثر لوگ آج کل دُرود شریف کے بدلے "صلعم" (صَلْ عَمْ) "عم" "ص" (آدھا صاد) "ع" (آدھا عین) لکھتے ہیں، یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔ یونہی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جگہ "رضؓ" (راء اور آدھا ضاد) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی جگہ "رح" (راء اور آدھا حاء) لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے، جن کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر "ص" (آدھا صاد) "ع" (آدھا عین) بناتے ہیں

یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے، اس پر دُرود کا اشارہ کیا معنی۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار، عطیۃ الکتاب، ج ۱، ص ۶ و الفتاوی الرضویۃ، ج ۲۳، ص ۳۸۷)

باکمال فرشتہ

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُطَہَّر پسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی علیہ الصلاۃ والسلام، الحدیث: ۱۷۲۹۱، ج ۱۰، ص ۲۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ دُرود شریف پڑھنے والا کس قدر بختور ہے کہ اُس کا نام بمع ولدیت بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے یہاں یہ نکتہ بھی انتہائی ایمان افروز ہے کہ قبرِ منور عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر حاضر فرشتے کو اس قدر زیادہ قوتِ سماعت دی گئی ہے کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وقت کے اندر دُرود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی انتہائی دھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اسے علمِ غیب بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ

ان کے **والِدصاحِبان** تک کے نام جان لیتا ہے، جب **خادِمِ دربارِ رسالت** کی **قوتِ سَماعت** اور **علمِ غیب** کا یہ حال ہے تو **سرکارِ والا تبار، مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پروَرْدِگار** صلّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے **اختیارات** و **علمِ غیب** کی کیا شان ہوگی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر **بِاِذْنِ اللّٰہِ تعالٰی** اِمداد فرمائیں گے!

میں قُرباں اِس ادائے دَسْت گیری پر مرے **آقا**
مدد کو آگئے جب بھی پُکارا **یارسولَ اللّٰہ**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پل صراط پر نور

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''مجھ پر **کثرت** سے **درود پاک** پڑھا کرو کیونکہ قبر میں تم سے میرے متعلق سوال ہوگا اور فرمایا: درود شریف قیامت کے روز **پل صراط** پر **تاریکی** کے وقت **نور** ہوگا۔'' (افضل الصلات علی سید السادات، الفصل الرابع، ص ۲۷)

سایۂ عرش

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: **قیامت** کے روز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **عرش** کے **سوا کوئی سایہ نہیں** ہوگا، **تین شخص اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے:

﴿1﴾ وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی کو دُور کرے ﴿2﴾ میری سنّت کو زندہ کرنے والا ﴿3﴾ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔

(الدرر السافرة فی امور الاخرة للسیوطی، باب الاعمال الموجبة...الخ، الحدیث: ۳۶۶، ص ۱۳۱)

سونے کے دینار

ایک بار کسی بھکاری نے کُفّار سے سُوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً امیر المؤمنین حضرتِ مولائے کائنات عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے، اُس نے حاضر ہو کر دستِ سُوال دراز کیا، آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے دس بار دُرُود شریف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا: مُٹّھی بند کرلو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مٹّھی کھولی تو وہ سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی، یہ کرامت دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (ہشت بہشت، راحت القلوب، ص ۲۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رحمتوں کا نزول

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے دس درجات

بلند فرماتا ہے۔(سنن النسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الحدیث: ۱۲۹۴، ص ۲۲۲)

دن اور رات کے گناہ معاف ہوں

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ درودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل پر حق ہے کہ وہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، الحدیث: ۲۵۹۲، ج ۲، ص ۳۲۶)

شفاعت کا مژدہ

نبی کریم، رؤوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، الحدیث: ۱۷۰۲۲، ج ۱۰، ص ۱۶۳)

نِفاق اور جہنم سے آزادی

نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس نے مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد

ہے اور اسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی...الخ،الحدیث:۱۷۲۹۸، ج ۱۰،ص ۲۵۲)

جنت میں اپنا مقام دیکھنے کا نسخہ

مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جو مجھ پر دن میں ایک ہزار بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی الحدیث:۲۵۹۱، ج۲،ص ۳۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی "جَذْبُ الْقُلُوْب" میں فرماتے ہیں: مؤمن صادق اور محبِّ مشتاق پر لازم ہے کہ درود شریف کی کثرت کرے اور دوسرے اعمال پر اسے مقدم (بڑھ کر) جاننے میں کمی نہ کرے جس قدر عدد مخصوص کر سکے کرے اور پھر اس مقررہ عدد کو روزانہ کا ورد بنائے۔

(جذب القلوب(مترجم)، سترھواں باب، فصل ۱،ص ۳۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! درود وسلام کے فضائل اور برکتیں آپ نے ملاحظہ فرمائیں اور شیخ عبدالحق محدّثِ دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا فرمان بھی سنا کہ جس قدر عدد مخصوص کر سکے کرے اور پھر اس مقررہ عدد کو روزانہ کا ورد بنائے۔

لہٰذا ہمیں اپنے حسبِ حال ایک تعداد مقرر کر کے روزانہ اپنے میٹھے

میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں درود وسلام کے نذرانے پیش کرنا چاہیے اور جب عادت بن جائے تو اس مقررہ عدد میں اضافہ کرتے ہوئے اور زیادہ تعداد میں درود وسلام بھیجنا چاہیے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم کثرت کیساتھ اسکے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پاک پڑھیں۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! درود وسلام کی عادت بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ اچھی صحبت کی برکتوں سے ہمیں نہ صرف دُرودِ پاک پڑھنے کی کثرت کا جذبہ نصیب ہوگا بلکہ اگر کرم ہوگیا تو ہم بھی اپنے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے والے بن جائیں گے اور دونوں جہاں میں اپنا بیڑا پار ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

اس ضمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ سنّت" صَفْحَہ 802 پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں:

اچھی صحبت اچھی موت

خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صُحبت میں رہ کر گلابی ہو جاتا ہے، اسی طرح **تبلیغِ قرآن وسنّت** کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو کر **عاشقانِ رسول** کی صُحبت میں رہنے والا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے **رسول** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے بے وَقعت پتّھر بھی **انمول ہیرا** بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے **لَبَّیْکَ** اَللّٰھُمَّ کو لَبَّیْکَ کہتا ہے کہ دیکھنے، سننے والا اُس پر رشک کرتا اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔

چُنانچِہ ٹنڈو اللّٰہ یار (سندھ) کے ایک شخص نے **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے مُتَاثِّر ہو کر **عاشقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے پانچوں وقت کی نَماز کی پابندی شروع کر دی اور **رمضان المبارک** کے آخِری عَشرہ میں **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے سنّتوں بھرے **اعتِکاف** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ بیٹھ گئے، دس دن میں قرآنِ پاک کی چند سورتیں، دعائیں اور سنّتیں یاد کر لیں چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجانے کی نیّت کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سنّتوں بھرے **اجتماع** میں شرکت اور **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کیلئے بھی نام لکھوایا **اَلْغَرَض** زندگی میں **مَدَنی انقِلاب**

برپا ہوگیا، عاشقانِ رسول کی صُحبت رنگ لائی، گناہوں سے توبہ کرکے سنّتوں بھری زندگی گزارنے لگے۔

ایک دن کپڑوں میں آگ لگنے کے سبب بے چارے بُری طرح جُھلس گئے، اَسپتال لے جایا گیا، ڈاکٹروں نے بتایا کہ ان کا جسم 80% فیصد جل چکا ہے۔ مگر دیکھنے والے حیرت زدہ تھے کہ تکلیف کا اظہار کرنے کے بجائے وہ ذِکر و دُرُود میں مشغول تھے، اِعتکاف کے دَوران عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہ کر جو سُورتیں اور دُعائیں یاد کی تھیں انہیں وہ پڑھے جارہے تھے۔ کم و بیش 48 گھنٹے تک وقتاً فوقتاً قرآنِ پاک کی سُورتیں اور دعائیں وغیرہ پڑھتے رہے اور صُبح اذانِ فَجر کے وقت بُلند آواز سے لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھا اور ان کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

(فیضانِ سنّت، باب سوم، ج ۱، ص ۸۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبـــوّت، مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت

،نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ج۹، ص۳۴۳)

لہٰذا چھینک کے آداب کے **17** مدنی پھول قبول فرمائیے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر **586** سے بیان کیجئے)

☆☆☆☆☆

جنّت کے مَحَلّات حاصل کرنے کا نسخہ

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (پوری سورت) کو **10** بار پڑھا اللہ تعالٰی اس کے لئے جنت میں مَحَل بناتا ہے جس نے **20** بار پڑھا اس کے لئے دو مَحَل بناتا ہے جس نے **30** بار پڑھا اس کیلئے تین مَحَل بناتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس وقت ہمارے کیا سے مَحَلّات ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی کا فضل اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔

(سنن الدارمی، ج۲، ص۵۵۱، حدیث: ۳۴۲۹)

بیان نمبر7:

فیضانِ بِسْمِ اللّٰہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ ''گانوں کے 35 کفریہ اشعار'' میں درود شریف کے متعلق حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: ''اے لوگو! بیشک تم میں سے قیامت کے دن اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔''

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب الباء، الحدیث: ۸۲۱۰، ج۲، ص ۴۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر سے عذاب اٹھ گیا

حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک قبر کے قریب سے گزرے تو عذاب ہو رہا تھا کچھ وقفہ کے بعد پھر گزرے تو مُلاحظہ فرمایا کہ اُس قبر میں نُور ہی نُور ہے اور وہاں رَحمتِ الٰہی کی بارش ہو رہی ہے، آپ بَہُت حیران ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ مجھے اس کا بھید بتایا جائے۔ ارشاد ہوا اے عیسیٰ! (عَلَیْہِ السَّلام) یہ شخص سخت گنہگار ہونے کے سبب عذاب میں گرفتار تھا لیکن بوقتِ انتقال اس کی بیوی ''اُمید'' سے تھی اُس کے لڑکا پیدا ہوا اور آج اُس کو

مَکتب بھیجا گیا، اُستاد نے اُس کو بِسْمِ اللّٰہ پڑھائی، مجھے حیا آئی کہ میں اُس شخص کو زمین کے اندر عذاب دُوں جس کا بچہ زمین کے اُوپر میرا نام لے رہا ہے۔"

(التفسیر الکبیر، الباب الحادی عشر، ج ۱، ص ۱۵۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اے خدائے مصطفٰی میں تری رحمتوں پہ قرباں
ہو کرم سے میری بخشش بطفیلِ شاہ جیلاں

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! بِسْمِ اللّٰہ شریف کی برکتوں کے کیا کہنے! والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو شروع ہی سے اچھا اور مدنی ماحول فراہم کریں، اپنے بچوں کو "ٹاٹا، پاپا" سکھانے کے بجائے ابتداء ہی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لینا سکھائیں اور یہ نہیں کہ صرف مرنے والے والِدَین کو ہی اس کی بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں خود سیکھنے اور سکھانے والے کو بھی اِس کی بَرَکتیں نصیب ہوتی ہیں لہٰذا اپنے مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّی سے کھیلتے ہوئے سکھانے کی نیّت سے اُنکے سامنے بار بار اللّٰہ اللّٰہ کرتے رہیں تو وہ بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زبان کھولتے ہی سب سے پہلا لفظ اللّٰہ کہیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

76 ہزار نیکیاں

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ

فَرحت نشان ہے: جو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر حَرف کے بدلے اُس کے نامۂ اَعمال میں چار ہزار نیکیاں درج فرمائے گا، چار ہزار گناہ بخش دے گا اور چار ہزار دَرَجات بلند فرمائے گا۔

(فردوس الاخبار، باب المیم، فصل فضل قراءۃ القرآن، الحدیث: ۵۵۷۳، ج۲، ص۲۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جایئے! اپنے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان ہو جایئے! ذرا حساب تو لگایئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم میں 19 حروف ہیں، یوں ایک بار پڑھنے سے چھہتر ہزار (76000) نیکیاں ملیں گی، چھہتر ہزار گناہ معاف ہونگے اور چھہتر ہزار دَرَجات بلند ہونگے۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (فیضانِ سنت، باب ۱، ج۱، ص۵۳)

اُنیس حروف کی حکمتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کے 19 حُروف ہیں اور دوزخ پر عذاب دینے والے فِرِشتے بھی اُنیس پس اُمید ہے کہ اس کے ایک ایک حَرف کی بَرَکت سے ایک ایک فِرِشتے کا عذاب دور ہو جائے، دوسری خوبی یہ بھی ہے کہ دن رات میں 24 گھنٹے ہیں جن میں سے پانچ گھنٹے پانچ نمازوں نے گھیر لئے اور 19 گھنٹوں کے لئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کے اُنیس حُروف عطا فرمائے گئے پس جو بِسْمِ اللّٰهِ کا وِرد کرتا رہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ہر گھنٹہ عبادت میں شمار ہوگا اور ہر گھنٹے کے گناہ معاف ہوں گے۔

(التفسیر الکبیر، الباب الحادی عشر، ج۱، ص۱۵۶)

پانچ مدنی پھول

حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عَمْرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا ارشادِ سعادت بنیاد ہے: پانچ عادتیں ایسی ہیں کہ کوئی انہیں اختیار کرلے تو دنیا و آخرت میں سعادتمند ہوجائے ﴿1﴾ وقتاً فوقتاً لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا رہے ﴿2﴾ کسی مصیبت میں مبتلا ہو (مثلاً بیمار ہو یا نقصان ہوجائے یا پریشانی کی خبر سنے) تو "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" اور "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پڑھے ﴿3﴾ جب بھی نعمت ملے تو شکرانے میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کہے ﴿4﴾ جب کسی جائز کام کا آغاز کرے تو "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھے اور ﴿5﴾ جب گناہ کر بیٹھے تو یوں کہے: "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔" (المنبہات للعسقلانی، ص ۵۸)

بِسْمِ اللّٰہ درست پڑھیے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے میں دُرُست مَخارِج سے حُروف کی ادائیگی لازِمی ہے اور کم از کم اتنی آواز بھی ضروری ہے کہ رُکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں اپنے کانوں سے سن سکیں، جلد بازی میں بعض لوگ حُروف چَبا جاتے ہیں، جان بوجھ کر اس طرح پڑھنا ممنوع ہے اور معنیٰ فاسد ہونے کی صورت میں گناہ، لہٰذا جلدی جلدی پڑھنے کی عادت کی وجہ سے جو لوگ غَلَط پڑھ ڈالتے ہیں وہ اپنی اِصلاح کرلیں نیز جہاں پوری پڑھنے کی کوئی خاص وجہ موجود نہ ہو وہاں

صرف "بِسْمِ اللّٰہ" کہہ لیں تب بھی دُرست ہے۔

ادھورا کام

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو بھی اہم کام "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کیساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ اَدھورا رہ جاتا ہے۔'' (الدر المنثور سورۃ الفاتحۃ ج ۱، ص ۲۶)

لہٰذا ہر جائز کام کے شروع میں (جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو) "بِسْمِ اللّٰہ شریف" پڑھنے کی عادت بنالینی چاہیے۔

زہرِ قاتل بے اثر ہوگیا

ایک مرتبہ سیِّدنا خالِد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کچھ مجوسیوں نے عرض کیا کہ آپ ہمیں کوئی ایسی نشانی بتائیے جس سے ہم پر اسلام کی حقانیت واضح ہو چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے زہرِ قاتل منگوایا اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر اُسے کھالیا، "بِسْمِ اللّٰہ" کی بَرَکت سے اُس زہرِ قاتل نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر کوئی اثر نہ کیا، یہ منظر دیکھ کر مجوسی (آتش پرست) بے ساختہ پکار اُٹھے: "دینِ اسلام حق ہے۔"

(التفسیر الکبیر الباب الحادی عشر ج ۱، ص ۱۵۵)

معلوم ہوا کہ کھانے یا پینے سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لینے سے جہاں آخرت کا عظیم ثواب ہے وہیں دنیا میں بھی اسکا یہ فائدہ ہے کہ اگر کھانے یا پینے کی چیز میں کوئی مُضِر (نقصان دہ) اَجزاء شامل ہوں بھی تو وہ

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نقصان نہیں کریں گے۔

موٹا تازہ شیطان

ایک مرتبہ دو شیاطین میں ملاقات ہوئی ایک شیطان خوب موٹا تازہ تھا جبکہ دوسرا دُبلا پتلا، موٹے نے دُبلے سے پوچھا: بھائی! آخر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک ایسے نیک بندے کیساتھ ہوں جو گھر میں داخل ہوتے اور کھاتے پیتے وقت بِسْمِ اللہ شریف پڑھ لیتا ہے تو مجھے اُس سے دُور بھاگنا پڑتا ہے، پھر دُبلے نے کہا: یار! یہ تو بتاؤ! تم نے یہ ہٹ جان بنا رکھی ہے اِس میں کیا راز ہے؟ موٹا بولا: ''میں ایک ایسے غافل شخص پر مُسَلَّط ہوں جو گھر میں بِسْمِ اللہ پڑھے بغیر داخل ہو جاتا ہے اور کھاتے پیتے وقت بھی بِسْمِ اللہ نہیں پڑھتا لہٰذا میں اس کے ان تمام کاموں میں شریک ہو جاتا ہوں اور اس پر جانور کی طرح سُوار رہتا ہوں۔ (یہ راز ہے میری صحت مندی کا) (اسرار الفاتحۃ، ص ۱۰۵)

اِس حکایت سے یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم اپنے کاموں میں شیطان کی شرکت سے حفاظت اور خیر و بَرَکت کے طلبگار ہیں تو ہر نیک کام کے آغاز میں بِسْمِ اللہ پڑھا کریں بصورتِ دیگر ہر فعل میں شیطان لعین شریک ہو جائے گا۔

جنّات سے سامان کی حفاظت کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''انسان کے ساز و سامان اور ملبوسات کو جنّات استعمال کرتے ہیں لہٰذا تم میں

سے جب کوئی شخص کپڑا (پہننے کے لئے) اٹھائے (یا اُتار کر) رکھے تو "بِسْمِ اللّٰہ شریف" پڑھ لیا کرے اس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام مُہر ہے۔" (یعنی بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے سے جنّات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کریں گے)

(لقط المرجان فی احکام الجان للسیوطی، ذکر ما یحتصم به منهم، ص ۱۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر چیز رکھتے اُٹھاتے "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھنے کی عادت بنانی چاہئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شریر جنّات کی دست بُرد سے حفاظت حاصل ہوگی۔

گھریلو جھگڑوں کا علاج

مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان فرماتے ہیں: گھر میں داخل ہوتے وقت پوری "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھ کر داہنا قدم پہلے دروازہ میں داخل کرے پھر گھر والوں کو سلام کرتا ہوا گھر میں آئے، اگر کوئی نہ ہو تو: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہدے، بعض بُزرگوں کو دیکھا گیا کہ اوّل دن میں جب پہلی بار گھر میں داخل ہوتے تو "بِسْمِ اللّٰہ" اور "قُلْ هُوَ اللّٰه" پڑھ لیتے ہیں کہ اس سے گھر میں اِتّفاق بھی رہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور رزق میں بَرَکت بھی۔ (مراٰۃ المناجیح، کھانوں کا بیان، ج ۶، ص ۹)

فرشتے نیکیاں لکھتے رہتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! جب تم وضو کرو تو "بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہہ لیا کرو جب تک تمہارا وضو باقی رہے گا اُس وقت تک تمہارے فرشتے (یعنی کراماً کاتبین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

(المعجم الصغیر للطبرانی، باب الالف من اسمہ احمد، الجزء الاوّل، ص ۷۳)

نیکیاں ہی نیکیاں

جو شخص کسی جانور پر سوار ہوتے وقت "بِسْمِ اللّٰه" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" پڑھ لے تو اُس جانور کے ہر قدم پر اُس سوار کے حق میں ایک نیکی لکھی جائے گی، جو شخص کشتی میں سوار ہوتے وقت "بِسْمِ اللّٰه" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" پڑھ لے جب تک وہ اُس میں سوار رہے گا اُس کے واسطے نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(تفسیر نعیمی، پ۱، ج۱، ص۵۲)

قیامت کے لیے نرالی سند

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ المنّان فرماتے ہیں: "تفسیر عزیزی" میں "بِسْمِ اللّٰه" کے فوائد میں لکھا ہے کہ ایک وَلِیُّ اللّٰه نے مرتے وقت وصیّت کی تھی کہ میرے کفن میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ کر رکھ دینا، لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ قیامت کے دن یہ میری دستاویز (یعنی تحریری ثبوت) ہوگی جس کے ذریعہ سے رحمتِ الٰہی کی درخواست کروں گا۔ (تفسیر نعیمی، پ۱، ج۱، ص۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تو عذاب سے بچ گیا

فقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب "دُرِّ مُخْتَار" میں ہے: ایک شخص نے مرنے سے پہلے یہ وصیّت کی کہ انتقال کے بعد میرے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھ دینا چُنانچہ ایسا ہی کیا گیا، پھر کسی نے خواب میں اُس شخص کو دیکھ کر حال پوچھا اس نے بتایا کہ جب مجھے قبر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، جب پیشانی پر "بِسْمِ اللّٰہ شریف" دیکھی تو کہا: تو عذاب سے بچ گیا۔ (الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج ۳، ص ۱۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وغیرہ ضرور لکھ لیا کریں، آپ کی تھوڑی سی توجُّہ بے چارے مرنے والے کی بخشش کا ذریعہ بن سکتی ہے اور میّت کے ساتھ ہمدردی کی نیکی آپ کی بھی نجات کا باعِث بن سکتی ہے۔

مَیّت کی پیشانی اور سینہ پر لکھنے

حضرت علّامہ شامی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے ہیں: "یوں بھی ہو سکتا ہے کہ میّت کی پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھے اور سینے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھے مگر نہلانے کے بعد اور کفن پہنانے سے پہلے

کلمہ کی اُنگلی سے لکھئے، روشنائی (INK) سے نہ لکھئے۔ (اعراب لگانے کی حاجت نہیں)

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی مایکتب... الخ، ج۳، ص۱۸۶)

قبر یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ "دُرِّمُختار" میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی اُمید ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج۳، ص۱۸۵)

بِسْمِ اللّٰہ لکھنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کے لئے عمدہ شکل میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تحریر کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دے گا۔" (الدرالمنثور، سورۃ الفاتحۃ، ج۱، ص۲۷)

عمدگی سے پڑھنے کی فضیلت

حضرتِ مولائے کائنات عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: ایک شخص نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کو خوب عمدگی سے پڑھا اس کی بخشش ہوگئی۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تفخیم قلم المصحف... الخ، الحدیث: ۲۶۶۷، ج۲، ص۵۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برکتیں ہی برکتیں

حضرت سیدنا شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو بلا ناغہ سات دن تک "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" 786 بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر حاجت پوری ہو، اب وہ حاجت خواہ کسی بھلائی کے پانے کی ہو یا برائی دور ہونے کی یا کاروبار چلنے کی۔

(شمس المعارف الکبری، الباب الخامس فی اسرار البسملة... الخ، ص ۳۷)

ہر طرح کی آفت و بلا سے محفوظ

جو کوئی سوتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" 21 بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ لے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس رات شیطان، چوری، اچانک موت اور ہر طرح کی آفت و بلا سے محفوظ رہے۔ (ایضاً، ص ۳۷)

شَر سے بچا رہے

جو کسی ظالم کے سامنے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" 50 بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھے اُس ظالم کے دل میں پڑھنے والے کی ہَیبت پیدا ہو اور اس کے شَر سے بچا رہے۔ (ایضاً، ص ۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیر و کبیر ہونے کا نسخہ

جو شخص طلوعِ آفتاب کے وقت سورج کی طرف رُخ کر کے "بِسْمِ

اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" 300 بار اور دُرُود شریف 300 بار پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو ایسی جگہ سے رِزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا اور (روزانہ پڑھنے سے) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال کے اندر اندر امیر و کبیر ہو جائے گا۔ (ایضاً، ص ۳۷)

حافظہ مضبوط

کُند ذِہن اگر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 786 بار (اوّل آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پی لے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا حافظہ مضبوط ہو جائے اور جو بات سنے یاد رہے۔ (ایضاً، ص ۳۷)

قحط سالی دور

اگر قحط سالی ہو تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 61 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھیں (پھر دعا کریں) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بارش ہوگی۔ (ایضاً، ص ۳۷)

گھر و دوکان میں خوب بَرَکت ہو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کاغذ پر 35 بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) لکھ کر گھر میں لٹکا دیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کا گُزر نہ ہو اور خوب بَرَکت ہو، اگر دُکان میں لٹکائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کاروبار خوب چمکے۔ (ایضاً، ص ۳۸)

یکم محرمُ الحرام کو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 130 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) جو کوئی اپنے پاس رکھے (یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سِلوا کر پہن لے، مرد حضرات کسی قسم کی دھات کی ڈبیہ میں تعویذ نہ پہنیں) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

عمر بھر اس کو یا اس کے گھر میں کسی کو کوئی بُرائی نہ پہنچے۔ (ایضاً، ص ۳۸)

منکر نکیر کا معاملہ آسان ہو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 70 بار لکھ کر میّت کے کفن میں رکھ دیجئے (بہتر یہ ہے کہ میّت کے چہرے کے سامنے دیوارِ قبلہ میں محراب نُما طاق بنا کر اُس میں رکھئے ساتھ ہی عہد نامہ اور میّت کے پیر صاحب کا شجرہ وغیرہ بھی رکھ دیجئے۔) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ منکر نکیر کا معاملہ آسان ہو جائیگا۔ (ایضاً، ص ۳۸)

بطورِ تعویذ کوئی آیت یا عبارت لکھیں تو

لکھنے میں اِعراب لگانے کی ضرورت نہیں، جب بھی پہننے، پینے یا لگانے کے لئے بطورِ تعویذ کوئی آیت یا عبارت لکھیں تو دائرے والے حُروف کے دائرے کھلے رکھنے ہوں گے مثلاً لفظ "اللّٰہ" میں "ہ" کا اور "رحمٰن" اور "رحیم" دونوں میں "م" کا دائرہ کھلا ہو۔

کپڑے تبدیل کرتے وقت

کپڑے اتارتے وقت "بسم اللّٰہ" پڑھ لینے سے جِنّات ستر نہیں دیکھ سکتے۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی، ص ۸)

سَرْکَش جِنّات سے حفاظت

کمرے کا دروازہ، کھڑکیاں، الماری کی درازیں جتنی بار بھی کھولیں بند کریں نیز لباس، برتن وغیرہ ہر چیز رکھتے اٹھاتے ہر بار "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھنے کی

عادت بنالیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ سرکش جنّات آپ کے گھر میں داخلے، چوری اور آپ کی چیزیں استعمال کرنے سے باز رہیں گے۔

گھر کا دروازہ بند کرتے وقت یاد کر کے **"بِسْمِ اللّٰہ"** پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان اور سرکش جنّات گھر میں داخل نہ ہوسکیں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب الاشربۃ، باب تغطیۃ الاناء، الحدیث: ۵۶۲۳، ج۳، ص ۵۹۱)

یاربِّ مصطفٰی! عَزَّوَجَلَّ ہمیں **"بِسْمِ اللّٰہ"** کی بَرَکتوں سے مالا مال فرما اور ہر نیک و جائز کام کی ابتداء میں **"بِسْمِ اللّٰہ"** پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **"بِسْمِ اللّٰہ شریف"** کی کیسی برکتیں ہیں ہم بھی اگر بات بات پر **"بِسْمِ اللّٰہ"** پڑھنے کی عادت بنانے کے آرزومند ہیں تو چاہئے کہ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے **مدنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنالیں۔ روحانی بَرَکتوں کے ساتھ ساتھ **جسمانی فائدوں** سے بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مالا مال ہوں گے۔

مُہلِک مرض سے نَجات

چنانچہ بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کو دل کی تکلیف ہوئی، ڈاکٹر نے بتایا کہ آپکے دل کی دو نالیاں بند ہیں، **اینجیو گرافی** (ANGIOGRAPHY) کروالیجئے، علاج پر ہزار ہا روپے کا خرچ آتا تھا، یہ بے چارے غریب گھبرائے

ہوئے تھے، ایک اسلامی بھائی نے ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مدنی قافلے میں سفر کر کے وہاں دعا مانگنے کی ترغیب دلائی، چُنانچہ وہ تین دن کیلئے مَدَنی قافلے کے مسافر بنے، واپسی پر طبیعت کو بہتر پایا، جب ٹیسٹ کروائے تو تمام رَپورٹیں دُرُست تھیں، ڈاکٹر نے حیرت سے پوچھا کہ تمہارے دل کی دونوں بند نالیاں کھل چکی ہیں آخر یہ کیسے ہوا؟ جواب دیا: اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کر کے دعا کرنے کی بَرَکت سے مجھے دل کے مُہلِک مرض سے نَجات مل گئی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
دل میں گر دَرْد ہو دُور سے زخ زَرد ہو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

(فیضانِ سنت، باب ۳، ج ۱، ص ۷۷۲)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ نُبُوَّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ''جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ج ۹، ص ۳۴۳)

لہٰذا جوتے پہننے کے 7 مدنی پھول قبول فرمایئے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر 647 سے مدنی پھول بیان کیجئے)

☆☆☆☆☆

بیان نمبر8:

ذِکر کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ ''نماز کا طریقہ (حنفی)'' میں درود شریف کے متعلق حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز کے بعد حمد وثنا اور درود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ''دعا مانگ! قبول کی جائے گی، سوال کر! دیا جائے گا۔''

(سنن النسائی، کتاب السھو، باب التمجید و الصلاۃ... الخ، الحدیث: ۱۲۸۱، ص ۲۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا (پ۵، النساء: ۱۰۳)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے

صدرُ الاَفاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیہ مبارکہ کے تحت ''خزائن العرفان'' میں فرماتے ہیں: یعنی ذکرِ الٰہی کی ہر حال میں مُداوَمت کرو اور کسی حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافل نہ رہو۔ حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

ہر فرض کی ایک حد مُعیّن فرمائی سوائے ذکر کے، اس کی کوئی حد نہ رکھی، فرمایا: ذکر کرو کھڑے بیٹھے، کروٹوں پر لیٹے، رات میں ہو یا دن میں، خشکی میں ہو یا تری میں، سفر میں اور حضر میں، غِنا میں اور فقر میں، تندرستی اور بیماری میں، پوشیدہ اور ظاہر۔ (حزائن العرفان)

نورِ عرش میں ڈوبا ہوا شخص

حضرتِ سیدنا **ابو مُخارِق** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: معراج کی رات میں نے ایک شخص کو دیکھا جو عرش کے نور میں ڈوبا ہوا تھا تو پوچھا یہ کون ہے؟ کیا کوئی فرشتہ ہے؟ کہا گیا نہیں، میں نے پوچھا کیا کوئی نبی ہیں؟ عرض کیا گیا: نہیں، میں نے پوچھا پھر یہ کون ہے؟ کہا گیا: یہ وہ شخص ہے جس کی زبان دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے تر رہتی تھی اور دل مساجد میں لگا رہتا تھا اور اس نے کبھی اپنے والدین کو گالیاں نہیں دلائیں۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی الاکثار من ذکر اللّٰہ... الخ، الحدیث: ۲۳۰۰، ج ۲، ص ۲۴۲)

ذکر کرنے والے ہر بھلائی لے گئے

حضرتِ سیدنا **مُعاذ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ! کونسا مجاہد سب سے زیادہ ثواب والا ہے؟ فرمایا: جو اُن

میں سے **اللہ** کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔ انھوں نے پھر عرض کیا: کونسا روزہ دار سب سے زیادہ ثواب والا ہے؟ فرمایا: جو اُن میں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔ پھر انھوں نے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کے بارے میں یہی سوال کیا اور **رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہی جواب دیتے رہے کہ جو اُن میں سے کثرت سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا ہو، تو حضرتِ سیدنا **ابوبکر صدّیق** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدنا **عمر فاروقِ اعظم** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے ابوحَفص! ذکر کرنے والے تو ہر بھلائی لے گئے، تو **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''ہاں! ایسا ہی ہے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل مسند المکیین، حدیث معاذ بن انس الجھنی، الحدیث: ۱۵۶۱۴، ج۵، ص۳۰۸)

کثرتِ ذکر

حضرتِ سیدنا **ابنِ عباس** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ **شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تم میں سے جو رات کو عبادت کرنے، اپنے مال کو راہِ خدا میں خرچ کرنے اور دشمن سے جہاد کرنے سے عاجز ہو تو اسے چاہیے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر **کثرت** سے کیا کرے۔'' (شعب الایمان للبیھقی باب فی محبۃ اللّٰہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللّٰہ، الحدیث: ۵۰۸، ج۱، ص۳۹۰)

ممتاز لوگ

ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ مکرمہ کے ایک راستے پر چل رہے تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر "جُمْدَان" نامی پہاڑ کے قریب سے ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے لوگو! چلے چلو یہ "جُمْدَان" ہے اور سن لو کہ جو ممتاز لوگ ہیں وہ قربِ خداوندی پالینے میں دوسروں سے آگے بڑھ گئے ہیں تو لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ممتاز لوگ کون ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ وہ مرد جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بکثرت ذکر کرتے رہتے ہیں اور وہ عورتیں جو خدا عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کثرت سے کرتی رہتی ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب الحث علی ذکر اللہ تعالی، الحدیث: ۲۶۷۶، ص ۱۴۳۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بچانے والا عمل

حضرتِ سیدنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی شے ایسی نہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے نجات دلانے والی ہو۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب منہ (ت: ۶)، الحدیث: ۳۳۸۸، ج ۵، ص ۲۴۶)

سب سے افضل مال

حضرتِ سیدنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی۔ (پ ۱۰، التوبۃ: ۳۴)

تو ہم اس وقت رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیساتھ سفر پر تھے، بعض صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کہنے لگے: ''سونے اور چاندی کے بارے میں تو آیت نازل ہوگئی، اگر ہم جان لیں کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسے اختیار کرلیں گے۔'' تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور ایماندار بیوی ہے جو اس کے ایمان میں مددگار ہو۔''

(سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ التوبۃ، الحدیث: ۳۱۰۵، ج ۵، ص ۶۵)

یاد رہے تلاوتِ قرآن، حمد و ثنا، مناجات و دعا، درود و سلام، نعت، خطبہ، درس، سنتوں بھرا بیان وغیرہ سب ذِکْرُ اللہ میں شامل ہیں لہٰذا کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جو اپنی زبان کو فضول گوئی سے بچاتے ہوئے اسے نیکی کی دعوت، سُنّتوں بھرے بیان اور ذکر و دُرُود میں لگائے رکھتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور رحمتوں کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر رحم فرمائے اور زبان کو لگام نصیب کرے کہ یہ ذکر اللہ سے غافل نہ ہو، فُضول نہ بولے۔ کاش! زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کی سعادت نصیب ہو جائے نیز خاموشی کی عادت ڈالنے کے لئے کچھ نہ کچھ گفتگو لکھ کر یا اشارے سے کر لینے کا بھی ذہن بن جائے

کیونکہ جو زیادہ بولتا ہے عُمُوماً خطائیں بھی زیادہ کرتا ہے، راز بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت و چغلی اور عیب جُوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کے لئے بہت دشوار ہوتا ہے بلکہ بک بک کا عادی بعض اوقات مَعَاذَاللّٰہ کفریات بھی بک ڈالتا ہے۔ کاش! ہم بولنے سے پہلے تولنے کے عادی ہو جائیں کہ ہم جو بولنا چاہتے ہیں اس میں آخرت کا کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر زہے نصیب! بات کرنے کے بجائے اتنی دیر ذِکْرُاللّٰہ کر لیا کریں، دُرُود شریف پڑھ لیا کریں کہ اس طرح آخرت کا عظیم فائدہ حاصل ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے کا طریقہ

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، محبوبِ ربُّ الْعٰلَمِیْن، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ اے ابنِ آدم! جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو میرا شکر کرتا ہے اور جب مجھے بھول جاتا ہے تو میری ناشکری کرتا ہے۔''

(المعجم الاوسط للطبرانی من اسمہ محمد، الحدیث: ۷۲۶۵، ج ۵، ص ۲۶۱)

کرم والے لوگ

حضرتِ سیدنا ابو سعید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا

ہے: عنقریب قیامت کے دن جمع ہونے والے جان جائیں گے کہ کرم والے لوگ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یارسُولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرم والے لوگ کون ہیں؟ فرمایا: ''مساجد میں ذکر کی محفلیں قائم کرنے والے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، ذکر ما یکرم اللہ... الخ، الحدیث: ۸۱۳، ج ۲، ص ۹۳)

موتیوں کے منبروں پر بیٹھنے والے

حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ایک قوم کو اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور ہوگا اور وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے، لوگ ان پر رشک کریں گے حالانکہ نہ تو وہ انبیاء ہونگے نہ ہی شُہداء۔ ایک اعرابی نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر عرض کیا: ''یارسُولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں ان کا حلیہ بیان فرمایئے تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں۔'' ارشاد فرمایا: ''وہ مختلف قبائل اور مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے ہوں گے جو ذکر اللہ کی محفل میں جمع ہوکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کریں گے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی مجالس الذکر، الحدیث: ۱۶۷۷۰، ج ۱۰، ص ۷۷)

گناہ نیکیوں میں بدلے جائیں

حضرتِ سیدنا سُہَیل بن حَنظَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو قوم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے کے لئے کسی مجلس میں بیٹھتی ہے انکے اٹھنے سے پہلے ہی ان سے کہدیا جاتا ہے کہ کھڑے ہوجاؤ تمہاری مغفرت کردی گئی اور تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی، سہیل بن حنظلۃ، الحدیث: ۶۰۳۹، ج۶، ص۲۱۲)

ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا براء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس نے چاندی یا دودھ صَدَقہ کیا یا کسی کو راستہ بتایا تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جس نے: لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ لَـہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہا اسے بھی ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث البراء بن عازب، الحدیث: ۱۸۵۴۱، ج۶، ص۴۰۸)

درخت لگا رہا ہوں

''سُنَنِ ابنِ ماجہ'' کی روایت میں ہے: (ایک بار) مدینے کے تاجدار

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہیں تشریف لے جارہے تھے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُلاحظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ اِستفسار فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتادوں! سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے سے ہر کَلِمَہ کے عِوَض (یعنی بدلے) جنّت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، الحدیث: ۳۸۰۷، ج ٤، ص ۲۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک میں چار کَلِمے ارشاد فرمائے گئے ہیں: ﴿1﴾ سُبْحٰنَ اللّٰہِ ﴿2﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ﴿3﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ﴿4﴾ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یہ چاروں کَلِمات پڑھیں تو جنّت میں چار درخت لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مَثَلاً اگر سُبْحٰنَ اللّٰہ کہا تو ایک درخت، ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زَبان چلاتے جائیے اور جنت میں خوب خوب درخت لگواتے جائیے۔

گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحْسِنِ اِنْسَانِیَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو ایک دن میں سَو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھتا ہے اس کے گناہ مٹادیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (ت: ٦١) الحدیث: ٣٤٧٧، ج ٥، ص ٢٨٧)

ہر حَرْف کے بدلے دس نیکیاں

حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی من اسمہ محمد، الحدیث: ٦٤٩١، ج ٥، ص ٣٢)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت پانے والا

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے والا خوش نصیب کون ہوگا؟ فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ تم سے پہلے مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ میں حدیث سننے کے معاملہ میں تمہاری حرص کو جانتا ہوں، قیامت کے دن میری شفاعت پانے والا خوش نصیب وہ ہوگا جو صدقِ دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الحرص علی الحدیث، الحدیث: ٩٩، ج ١، ص ٥٣)

سب سے افضل ذکر

حضرتِ سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

فرمایا: ''سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُلِلّٰہِ ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، الحدیث: ۳۸۰۰، ج ٤، ص ۲٤۷)

اپنے ایمان کی تَجْدِید کرلیا کرو

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اپنے ایمان کی تجدید کرلیا کرو۔'' عرض کی گئی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کیا کریں؟ فرمایا: ''لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کثرت سے پڑھا کرو۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث: ۸۷۱۸، ج ۳، ص ۲۸۱)

سو مرتبہ کَلِمہ طَیِّبہ

حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو بندہ سو مرتبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے گا قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور اس بندے سے افضل کسی کا عمل نہیں اٹھایا جاتا مگر جو اس کی مثل پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب فیمن ھلل مائۃ او اکثر، الحدیث: ۱۶۸۳۰، ج ۱۰، ص ۹۶)

آگ پر حرام ھے

حضرتِ سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں ایک ایسا کَلِمَہ جانتا ہوں جو اسے اپنے دل کی گہرائی سے کہے پھر اس پر مر جائے وہ آگ پر حرام ہے وہ کَلِمَہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔''

(المستدرك للحاكم، كتاب الايمان، باب من قال: لا اله الا الله...الخ، الحديث: ۲۵۰، ج۱، ص ۲۵۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم ناتوانوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کس قدر کرم ہے کہ ہم عمل تھوڑا کریں اور ثواب بہت زیادہ پائیں، ہمارے گناہ بخش دیئے جائیں بلکہ نیکیوں میں تبدیل فرما دیئے جائیں، روزِ قیامت عرش کا سایہ، میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت اور جنّت میں داخلہ نصیب ہو۔ یہ سب ذکر اللہ کی برکتیں اور محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہے، بس ہمیں چاہیے کہ اپنے رب کی کرم نوازیوں کا شکر ادا کریں ہر وقت اس کی یاد میں مشغول رہیں، گناہوں سے سچی توبہ کریں اور بقیہ زندگی اطاعت و فرمانبرداری میں گزاریں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی زندگی کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے! آیئے میں آپ کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن کی مدنی بہار سناتا ہوں چنانچہ

کَلِمہ طَیِّبہ کا وِرد کرتے کرتے!

سانگھڑ (باب الاسلام سندھ) کے ایک **اسلامی بھائی** کا حَلَفِیہ **بیان** ہے کہ میری بہن بنتِ عبدالغفار عطاریہ کو کینسر کے موذی مَرَض نے آلیا، آہستہ آہستہ حالت بگڑتی گئی، ڈاکٹروں کے مشورہ پر آپریشن کروایا، طبیعت کچھ سنبھلی مگر کم وبیش ایک سال بعد مَرَض نے دوبارہ زور پکڑا تو راجپوتانہ اَسپتال (حیدرآباد باب الاسلام سندھ) میں داخل کردیا گیا۔ ایک ہفتہ اَسپتال میں رہیں مگر حالت مَزید اَبتر ہوتی چلی گئی اچانک انہوں نے **باآوازِ بلند کَلِمہ طَیِّبہ کا وِرد** شروع کردیا، کبھی کبھی درمیان میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ بھی پڑھتیں، بُلند آواز سے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا وِرد کرنے سے پورا کمرہ گونج اٹھتا تھا، عجیب ایمان افروز منظر تھا جو آتا مزاج پرسی کرنے کے بجائے ان کے ساتھ **ذِکْرُ اللّٰہ** شروع کردیتا ڈاکٹرز اور اَسپتال کا عَملہ حیرت زدہ تھا کہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کوئی مقبول بندی معلوم ہوتی ہے ورنہ ہم نے تو آج تک مریض کی چیخیں ہی سنی ہیں اور یہ مریضہ شکوہ کرنے کے بجائے **مسلسل ذکر اللّٰہ** میں مصروف ہے۔ تقریباً 12 گھنٹے تک یہی کیفیت رہی، اذانِ مغرب کے وقت اسی طرح بلند آواز سے **کَلِمہ طَیِّبہ کا وِرد** کرتے کرتے ان کی روح **قَفَسِ عُنصُری** سے پرواز کرگئی۔ (فیضان سنّت، باب سوم، ج ۱، ص ۶۵۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مرحومہ کو راس آ گیا، ان کا کام بن گیا، خدا کی قسم! وہ خوش نصیب ہے جو اِس دنیا سے کَلِمَہ پڑھتے ہوئے رُخصت ہو۔ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، مالکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزّت صلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (یعنی کَلِمَہ طَیِّبہ) ہو وہ داخلِ جنت ہوگا۔

(سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، الحدیث: ۳۱۱۶، ج۳، ص ۲۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ”جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔“ (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ج۹، ص ۳۴۳)

لہٰذا تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کے 10 مدنی پھول قبول فرمائیے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر 603 سے بیان کیجئے)

☆☆☆☆☆

بیان نمبر9:

مدنی انعامات پر عمل کا طریقہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کے تحریری گلدستے ''**کرامات عثمان غنی** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ'' میں منقول ہے کہ سلطانِ مدینہ منوّرہ، سردارِ مکہ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔'' (فردوس الاخبار باب الباء ج۲، ص ۴۷۱ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اس پُرفتن دَور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام ''**مَدَنی انعامات**'' اسلامی بھائیوں کیلئے **72**، اسلامی بہنوں کے لئے **63**، جامعۃ المدینہ کے طلبہ کے لئے **92**، طالبات کے لئے **83**، مدنی منوں اور مدنی منیوں کے لئے **40**، خصوصی (یعنی گونگے اور بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے **27 مدنی انعامات** بصورت

سُوالات عطا فرمائے ہیں۔ (اسلامی بھائیوں میں بیان کر رہے ہیں تو یوں کہئے)

ہوسکتا ہے 72 کا عدد سن کر کسی کو وسوسہ آئے کہ میں تو بہت مصروف ہوں اتنا وقت کہاں جو مدنی انعامات کے مطابق عمل کر سکوں، اس وسوسے کے تحت ممکن ہے کئی اسلامی بھائی اب تک مدنی انعامات کا رسالہ حاصل کرنے کی سعادت سے محروم ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ شیطان کا خطرناک وار ہے جس کے ذریعے وہ دنیا و آخرت کی بھلائیوں کے حصول میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، اگر آپ ان وسوسوں پر توجہ دیئے بغیر مدنی انعامات پر غور فرمائیں تو شاید حیران رہ جائیں گے کہ جن مدنی انعامات پر عمل کرنا مشکل لگ رہا تھا ان پر عمل کرنا تو بہت آسان ہے، کیونکہ 72 مدنی انعامات پر روزانہ عمل نہیں کرنا ہوتا ہے بلکہ صرف 50 مدنی انعامات پر روزانہ عمل کرنا ہے اور ان میں بھی 3 درجے ہیں پہلے اور دوسرے درجے میں 17 اور تیسرے درجے میں صرف 16 مدنی انعامات ہیں اور 8 مدنی انعامات پر ہفتہ میں ایک بار، 6 مدنی انعامات پر مہینے میں ایک بار اور 8 مدنی انعامات تو ایسے ہیں جن پر سال میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ شیطان مدنی انعامات پر عمل کرنا دشوار محسوس کروا رہا تھا اس پر عمل اس قدر آسان ہے۔ فی زمانہ ایک مسلمان کے لئے مدنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے، اس کا

اندازہ آپ کو اسی وقت ہوسکتا ہے جب آپ **مدنی انعامات** کا بغور مطالعہ فرمائیں آپ دیکھیں گے کہ ان **مدنی انعامات** میں فرائض وواجبات، سنن ومستحبات کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حصول کے **مدنی پھول** خوشبو لٹا رہے ہیں تو کہیں گناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیوں کے حصول کے طریقے اپنی برکتیں بکھیر رہے ہیں۔

حصولِ ثواب کی نیت سے آج میں آپکی خدمت میں صرف ایک **مدنی انعام** کی وضاحت پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، اگر مکمل توجہ کے ساتھ شرکت رہی تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل **مدنی انعامات** پر عمل کرنے کے لئے بے قرار ہوجائے گا۔ شیخ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ مدنی انعام نمبر **2** میں فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ اور کسی ایک اسلامی بھائی کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالہ نیک بننے کا نسخہ میں فرماتے ہیں کہ صرف اس ایک **مدنی انعام** پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہوجائے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا بیڑا پار ہوجائے۔ نماز کے فضائل سے کون واقف نہیں؟

سرکارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ''جو دو رکعت نماز پڑھے ان میں سہو (یعنی غلطی) نہ کرے تو جو پیشتر گناہ ہوئے ہیں اللہ عزوجل معاف فرما دیتا ہے۔'' (یہاں گناہِ صغیرہ مراد ہے)

(المسند للامام احمد، مسند الانصار، حدیث: ۲۱۷۴۹، ج۸، ص ۱۶۲)

دیکھا آپ نے! دو رکعت کی جب یہ فضیلت ہو تو پانچوں نمازوں کی کیسی کیسی برکتیں ہونگی! اس ''مدنی انعام'' میں نمازیں **باجماعت** ادا کرنی ہیں، اور جماعت کی فضیلت کے تو کیا کہنے، مسلم شریف میں سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نماز باجماعت تنہا پڑھنے سے **27** درجے بڑھ کر ہے۔''

(صحیح المسلم، کتاب المساجد... الخ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ... الخ، الحدیث: ۲۴۹ـ (۶۵۰)، ص ۳۲۶)

مزید اس ''مدنی انعام'' میں **تکبیر اولیٰ** کا ذکر ہے۔ اسکی بھی فضیلت سنئے اور جھومئے ابن ماجہ کی روایت میں ہے، سلطانِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو مسجد میں باجماعت **40** راتیں نمازِ عشاء اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت فوت نہ ہو، اللہ عزوجل اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب صلاۃ العشاء... الخ، الحدیث: ۷۹۸، ج۱، ص ۴۳۷)

سُبْحٰنَ اللہ عزوجل! چالیس دن جب عشاء کی نمازِ باجماعت مع

تکبیرِ اولیٰ کی یہ فضیلت ہے تو زندہ رہ جانے کی صورت میں برسہا برس تک پانچوں نمازیں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کا کیا مقام ہوگا!

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے، جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لئے نکلا اس کا ثواب ایسا ہے جیسا حج کرنے والے مُحرِم (احرام باندھنے والے) کا۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل المشی...الخ، الحدیث: ۵۵۸، ج ۱، ص ۲۳۱)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''بتاؤ اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس میں ہر روز ۵ بار غسل کرے تو کیا اس پر کچھ میل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کی ''اس کے میل میں سے کچھ باقی نہ رہے گا،'' آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پانچوں نمازوں کی ایسی ہی مثال ہے۔ اللہ تعالٰی ان کے سبب خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

(صحیح المسلم، کتاب المساجد...الخ، باب المشی الی الصلاۃ...الخ، الحدیث: ۲۸٤-(٦٦٨)، ص ۳۳٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ''مدنی انعام'' کی رو سے نمازیں بھی مسجد ہی میں ادا کرنی ہیں اور مسجد کو جانا سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ محبوبِ ربُّ العٰلمین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نے ارشاد فرمایا: ''جو صبح یا شام کو مسجد میں آئے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک ضیافت تیار فرمائے گا۔'' (صحیح المسلم، کتاب المساجد... الخ، باب المشی الی الصلاۃ... الخ، الحدیث: ۲۸۵۔(۶۶۹)، ص ۳۳۶)

پہلی صف بھی ''مدنی انعام'' میں موجود ہے سرکارِ مکۂ المکرمہ، سردارِ مدینۃ المنورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں: ''لوگ اگر جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے تو بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے لہٰذا اس کے لئے قرعہ اندازی کرتے۔'' (صحیح المسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف... الخ، الحدیث: ۱۲۹۔ (۴۳۷)، ص ۲۳۱)

ایک اور روایت میں ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے فرشتے پہلی صف پر درود (یعنی رحمت) بھیجتے ہیں، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پھر عرض کی **یارَسُوْلَ اللہ!** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اور دوسری پر بھی؟ فرمایا، دوسری پر بھی۔ مزید ارشاد فرمایا: ''صفوں کو برابر کرو اور کندھوں کو مقابل (یعنی ایک سیدھ میں) کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور کشادگیوں (یعنی صف کی خالی جگہوں) کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے بیچ میں داخل ہو جاتا ہے۔''

(المسند للامام احمد، حدیث ابی امامۃ الباھلی، الحدیث: ۲۲۳۲۶، ج ۸، ص ۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ایک مدنی انعام کی ایسی بہاریں ہیں تو بقیہ

مدنی انعامات پر عمل کرنے سے کیسی برکتیں حاصل ہوں گی۔ لہٰذا تمام اسلامی بھائی نیت فرمالیجئے: اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ زندگی کے شب و روز **مدنی انعامات** کی خوشبوؤں سے معطر رکھنے کی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: ہوسکتا ہے آپ میں سے کسی کو میرے "**مدنی انعام**" مشکل معلوم ہوں مگر ہمت نہ ہاریں، منقول ہے کہ "اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اَحْمَزُهَا یعنی" افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زحمت زیادہ ہو۔" (کشف الخفاء الحدیث: ۳۵۹، ج ۱، ص ۱۴۱)

سیدنا ابراہیم بن اَدْھَم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں: "دنیا میں جو عمل جتنا دُشوار ہوگا بروزِ قیامت میزانِ عمل میں وہ اتنا ہی وزن دار ہوگا"

(تذکرۃ الاولیاء ص ۹۵)

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ جب آپ عمل شروع کر دیں گے تو وہ آپ کیلئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آسان ہوجائے گا۔ غالباً آپ کو تجربہ ہوگا کہ سخت سردی کے وقت وضو کیلئے بیٹھتے ہیں تو سردی سے دانت بجتے ہیں پھر ہمت کر کے جب وضو شروع کر دیتے ہیں تو ابتداءً ٹھنڈک زیادہ محسوس ہوتی ہے اور پھر بتدریج کم ہوجاتی ہے۔ ہر مشکل کام کا یہی اصول ہے۔ مثلاً کسی کو کوئی مہلک بیماری لگ جائے تو وہ بے چین ہوجاتا ہے پھر رفتہ رفتہ جب عادی ہوجاتا ہے تو قوت برداشت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔

لہٰذا فوراً سے پیشتر آپ **مدنی انعامات** کا رسالہ کسی بھی طرح حاصل فرمالیجئے اور مدنی انعام نمبر **15** کے مطابق "کیا آپ نے یکسوئی کے ساتھ کم از کم **12** منٹ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے عمل کا محاسبہ کرتے ہوئے) جن جن **مدنی انعامات** پر عمل ہوا رسالہ میں ان کی خانہ پُری فرمائی؟" اس پر عمل شروع کر دیجئے، اس **مدنی انعام** پر عمل کے لئے آپ جب اپنا رسالہ کھولیں گے تو ہر **مدنی انعام** کے نیچے تیس دنوں کے حساب سے خانے دیئے ہوئے نظر آئیں گے۔ آپ بلا ناغہ وقت مقررہ پر فکرِ مدینہ کرتے ہوئے جن **مدنی انعامات** پر عمل کی سعادت ملی نیچے خانے میں (✓) ورنہ (0) بنا دیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بتدریج عمل میں اضافے کے ساتھ دل میں گناہوں سے نفرت محسوس فرمائیں گے۔

حدیث پاک میں ہے کہ "آخرت کے معاملے میں گھڑی بھر کے لئے غور و فکر کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔"

(الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث ۵۸۹۷، ص ۳۶۵)

تمام اسلامی بھائی نیت فرمالیجئے کہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ روزانہ پابندی سے فکرِ مدینہ کی سعادت حاصل کریں گے۔

فکرِ مدینہ پر استقامت کا آسان طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ استقامت کے ساتھ روزانہ فکرِ مدینہ کی سعادت حاصل ہو تو اس کے لئے آپ ایک وقت مقرر فرما

لیجئے، مثلاً آپ کی کپڑے کی دکان ہے یا آفس جاتے ہیں اور رزق میں بَرَکت کی نیت سے وہاں قرآن پاک کی تلاوت کی سعادت کے ساتھ اوراد و وظائف پڑھتے اور اگربتیاں وغیرہ جلاتے ہیں تو ان معمولات میں **فکرِ مدینہ** جیسے بابرکت کام کو بھی شامل کر لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ رزق میں برکت کے ساتھ **فکرِ مدینہ** کرنے میں ایسی استقامت حاصل ہوگی کہ آپ حیران رہ جائیں گے (کسی بھی نماز کے بعد یا سوتے وقت بھی وقت مقرر کیا جاسکتا ہے)

تمام اسلامی بھائی نیت فرمالیجئے کہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ وقتِ مقررہ پر پابندی کے ساتھ **فکرِ مدینہ** ضرور کریں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ یہ بھی چاہتے ہیں کہ بلاناغہ فکرِ مدینہ کی سعادت بھی ملتی رہے اور عمل میں استقامت کے ساتھ گناہوں سے نجات بھی حاصل ہو جائے تو ایک بہت ہی پیارے **مدنی انعام** پر عمل کا معمول بنالیجئے جسے ساری دنیا **مدنی قافلہ** کے نام سے پکارتی ہے۔ آپ ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلہ میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی عادت بنا کر دیکھئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی جھولی **مدنی انعامات** کے خوشبودار پھولوں سے بھر کر مہکنے لگے گی۔ اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا اور آخرت کی بے شمار بھلائیوں کے حصول کے ساتھ مصیبتوں اور بیماریوں سے نجات کی حیرت انگیز طور پر راہیں بھی کھل جائیں گی۔

ترغیب کے لئے مدنی قافلے کی ایک بہار بھی سن لیجئے۔

ایک وقت میں دو جگہ جلوہ نمائی

پنجاب کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ ہمارا مدنی قافلہ ایک گاؤں کی مسجد میں پہنچا تو انتظامیہ نے رات ٹھہرنے کا منع کرتے ہوئے کہا کہ اس مسجد میں جنّات ہیں، اگر آپ اپنی جواب داری پر رُکتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ مدنی قافلہ کے شرکا میں سے میں اور ایک دوسرے اسلامی بھائی جاگ کر پہرا دینے لگے، سب اسلامی بھائی سو رہے تھے اور ہم خوفزدہ مسجد میں بیٹھے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے کہ اچانک مسجد کا دروازہ کھلا اور شیخِ طریقت اَمیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ بیداری میں تشریف لے آئے ہم بے اختیار کھڑے ہو کر آگے بڑھے، آپ نے ہمیں شفقت سے سینے لگالیا اور فرمایا کہ کیوں گھبرا رہے ہو؟ ہم نے عرض کی اس مسجد میں جنّات ہیں تو آپ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے جنّات ہیں تو کیوں گھبراتے ہو وہ دیکھو سامنے! ہم نے جیسے ہی سامنے نظر کی تو اَمیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے بڑے شہزادے ابو اُسید عبید رضا عطاری المدنی مد ظلہ العالی کو تشریف فرما پایا، پھر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مسجد کے دوسرے کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اُدھر دیکھو تو وہاں چھوٹے شہزادے حاجی بلال رضا عطاری مد ظلہ العالی تشریف فرما تھے، پھر اَمیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مزید مسجد میں ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ

وہاں دیکھو تو وہاں نگرانِ شوریٰ تشریف فرما تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ یہ تمام مدنی قافلے والوں کی حفاظت کیلئے جلوہ فرما ہیں، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی یہ کرامت دیکھ کر بے اختیار ہماری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کچھ دیر تشریف فرما رہے پھر واپس تشریف لے گئے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

تمام اسلامی بھائی نیت فرمالیں کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم ہر ماہ اس پیارے پیارے مدنی انعام پر عمل کرنے کی نیت سے تین دن کے لئے مدنی قافلے میں ضرور سفر کریں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں دُنیا اور آخرت کی بھلائیوں کے حصول میں آسانی عطا فرمائے۔

(دیئے گئے بیان کرنے کے طریقۂ کار کے ذریعے باآسانی 12 یا 26 منٹ بلکہ جتنا طویل بیان کرنا چاہیں کرسکتے ہیں، صرف مدنی انعامات کے فضائل بڑھاتے جائیں اور جب اختتام کرنا ہو تو فکرِ مدینہ کا ذہن دے کر اس پر استقامت کے لئے وقت مقرر کرنے کا طریقہ بتادیجئے اور آخر میں مدنی قافلے کی ترغیب و دعوت پر بیان ختم فرمادیجئے)

☆☆☆☆☆

کامل مسلمان کی تعریف

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔ یعنی مسلمان وہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (صحیح البخاری، ج ۱، ص ۱۵، حدیث: ۱۰)

باب نمبر4

علاقائی دورہ
برائے
نیکی کی دعوت

اس باب میں:

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی اہمیت، نیکی کی دعوت کے آداب، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کا مکمل طریقہ، عصر کے 9 اور مغرب کے 11 بیانات، ان کے علاوہ مزید عنوانات بھی شامل ہیں۔

باب4 علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی اہمیّت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل! ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہیں۔ یہ **اللہ** عزوجل کا بہت بڑا کرم ہے کہ اس نے ہمیں مدنی ماحول کی برکت سے نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ عطا فرمایا اور **امیرِ اہلسنت** حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیۃ نے ہمیں اپنی زندگی کا مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** عطا فرمایا۔

اسی مدنی مقصد کے تحت ہمارے **مدنی مرکز** نے ہمیں مختلف **مدنی کام** کرنے کا ذہن دیا۔ مثلاً درس دینا، بیان کرنا، مدنی قافلوں میں سفر کرنا، صدائے مدینہ لگانا، ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنا وغیرہ۔ جب بھی ہمارا مدنی مرکز ہمیں کوئی بھی مدنی کام کرنے کا ذہن دیتا ہے تو اس مدنی کام میں طویل تجربہ کارفرما ہوتا ہے۔ ہر مدنی کام اپنی الگ اہمیت رکھتا ہے لیکن ایک مدنی کام ایسا ہے کہ اگر وہ کماحقہ نافذ ہوجائے تو نہ صرف ہمارے علاقے میں مدنی کام کی بہاریں آجائیں گی، بلکہ مدنی قافلوں کی دھوم مچ جائے گی، مساجد میں نماز پڑھنے والوں کی تعداد بڑھ جائے۔ وہ مدنی کام **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیۃ فرماتے ہیں

کہ ''دعوتِ اسلامی کی بقا مدنی قافلوں میں ہے اور مدنی قافلوں کی بقا علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں ہے'' بلکہ آپ نے یوں بھی ارشاد فرمایا: ''علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت مدنی قافلوں کو چلانے کی مشین ہے''۔

یاد رکھئے! ہم علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت سے خاطر خواہ فوائد اسی وقت حاصل کر سکتے ہیں جب ہم مدنی مرکز کے دیئے گئے طریقۂ کار کے مطابق علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کا سلسلہ اپنے اپنے علاقوں میں شروع کر دیں تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری مسجدوں سے مدنی قافلے روانہ ہونے شروع ہو جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی مرکز کے دیئے گئے طریقۂ کار پر عمل کی بے شمار برکتیں ہیں مثلاً ایک مرتبہ ایک اسلامی بھائی مدنی تربیت گاہ سے کسی علاقے میں علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس علاقے کے ذمہ دار اسلامی بھائی نے کہا کہ یہاں سے مدنی قافلے تیار نہیں ہوتے اور نہ ہی علاقائی دورہ کامیاب ہوتا ہے۔ مگر جب اسلامی بھائی نے وہاں جا کر مدنی مرکز کے طریقۂ کار کے مطابق علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کا سلسلہ شروع کیا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مدنی مرکز کے دیئے گئے طریقۂ کار کی برکت سے عصر سے مغرب تک کافی اسلامی بھائی ہاتھوں ہاتھ مسجد میں تشریف لائے۔ نمازِ مغرب کے بعد بیان ہوا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلہ تیار ہوا اور

راہِ خدا میں سفر پر روانہ ہوگیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی برکت سے تادمِ تحریر سینکڑوں غیر مسلم مسلمان ہوچکے ہیں۔ حال ہی میں اسلامی بھائی ایک علاقے میں علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے لئے گئے اور ایک غیر مسلم نوجوان کو نیکی کی دعوت پیش کی، جس کی برکت سے وہ مسلمان ہوگیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس کے علاوہ بھی علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی بہت برکتیں ہیں۔ اگر ہم مدنی مرکز کے دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت پابندی سے کرتے رہیں تو نہ صرف ہماری مسجدیں آباد ہوں گی بلکہ ہمیں بے شمار نئے نئے اسلامی بھائی **مدنی قافلوں** میں سفر کے لئے تیار کرنے میں کامیابی ہوگی جس کے نتیجے میں ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کا کام مضبوط سے مضبوط تر ہوجائے گا۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں لوگوں کے پاس جاکر نیکی کی دعوت پیش کرنے کی عظیم سنت ادا کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

حضرت سیدنا **کعبُ الاَحبار** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جَنَّتُ الفردوس خاص اس شخص کے لئے ہے جو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے۔'' (تنبیہ المغترین، ص ۲۹۰)

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں ذمہ داریاں:

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں ایک اسلامی بھائی نگراں، ایک راہنما، ایک داعی، اور ایک یا دو خیر خواہ ہونگے۔ نگراں کا کام یہ ہے کہ مسجد کے دروازے کے باہر کھڑے ہوکر دعا کروائے اور راہنما قافلے والوں کو مسجد کے قریب قریب گھروں، دکانوں وغیرہ پر علاقے کے اسلامی بھائیوں کے پاس لے جائے، اور سلام ومصافحہ کے بعد نرمی سے عرض کرے کہ ہم..... مسجد سے حاضر ہوئے ہیں۔ ہم کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ثواب کی نیت سے سن لیجئے۔

(۱) اگر وہ بیٹھے ہوں یا کام میں مصروف ہوں تو کھڑے ہوکر سننے کی درخواست کریں، اس طرح ان کی توجہ رہے گی۔

(۲) راہنما کے لوگوں کو متوجہ کرنے کے فوراً بعد داعی نرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت پیش کرے، اس دوران داعی اپنی بے بسی اور دلوں کو پھیرنے والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی طرف متوجہ رہے کہ یہ کامیابی کی کنجی ہے۔ خیر خواہ کا کام یہ ہے کہ جو اسلامی بھائی کچھ فاصلے پر ہوں انہیں قریب قریب کرے اور داعی کی دعوت سن کر ہاتھوں ہاتھ مسجد میں چلنے کے لئے تیار ہونے والوں کو اپنے ساتھ مسجد میں پہنچا کر، بیان میں بٹھا کر واپس علاقائی دورہ میں شامل ہوجائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب نیکی کی دعوت دینے کے آداب بتائے جائیں گے توجہ سے سنئے اور ان آداب کو بھی ملحوظ خاطر رکھئے۔

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے آداب:

(۱) مسجد سے باہر دعا کے بعد اسلامی بھائی ۲،۲ کی قطار میں چلیں۔

(۲) داعی اور راہنما آگے آگے رہیں۔

(۳) آپس میں بات چیت نہ کریں۔

(۴) کوشش کر کے راستے کے ایک طرف چلیں۔

(۵) حتی الامکان نگاہیں نیچی کر کے چلیں اور اِدھر اُدھر دیکھنے سے اجتناب کریں۔

(۶) منتشر ہونے کی بجائے سارے اسلامی بھائی اکٹھے ہی رہیں۔

(۷) ہاتھوں میں تسبیح اور لبوں پر درود وسلام جاری رکھیں اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ درود پاک کی برکت سے نیکی کی دعوت میں تاثیر پیدا ہو جائے گی۔

(۸) اگر کسی کو اس کا شناسا (یعنی جاننے والا) مل جائے تو وہ اسلامی بھائی اس سے سلام ومصافحہ کر کے چل پڑے یا اسے بھی اپنے ساتھ لے لے۔

(۹) جب کسی کے مکان پر دستک دیں تو گھر کے مردوں کو بلا کر ایک طرف کھڑے ہو کر نیکی کی دعوت دیں۔

(۱۰) جب کسی کو نیکی کی دعوت پیش کی جائے تو کوئی اسلامی بھائی درمیان میں نہ بولے بلکہ تمام اسلامی بھائی خاموشی کے ساتھ نگاہیں نیچی کئے سنیں۔

(۱۱) واپسی پر استغفار پڑھتے ہوئے آئیں۔

(۱۲) مغرب کی اذان سے دس منٹ قبل واپس آکر مسجد میں جاری بیان میں شرکت کریں۔

آداب بیان کرنے کے بعد تمام اسلامی بھائی علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے لئے روانہ ہوجائیں۔

نیکی کی دعوت سے پہلے کی دُعا

نیکی کی دعوت کے لئے جاتے ہوئے **نگران اسلامی بھائی** مسجد سے باہر دروازے کے پاس یہ دُعا مانگے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

یارَبِّ مصطفٰی! ہماری اور اُمّتِ محبوب کی مغفرت فرما۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہم نیکی کی دعوت دینے کے لیے عَلاقائی دورہ پر روانہ ہورہے ہیں اِس دین کے کام میں تُو ہماری مدد فرما اور ہمارا دل لگادے۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمارے دل میں اِخلاص پیدا کراور زبان میں اثر دے۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! علاقے کے مسلمان بھائیوں کو بھی ہمارے ساتھ چل پڑنے کی سعادت نصیب فرما۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اور اس علاقے کے بچے بچے کو نمازی، مخلص عاشقِ رسول بنا۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہر طرف سنتوں کی بہار آجائے۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ ہماری یہ ٹوٹی پھوٹی دُعائیں قبول فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم

نیکی کی دعوت سے واپسی کے بعد کی دُعا

نیکی کی دعوت سے واپسی پر نگران اسلامی بھائی مسجد سے باہر دروازے کے قریب یہ دُعا مانگے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْن

یارَبِّ مصطفٰی ! ہماری اور اُمتِ محبوب کی مَغفِرت فرما۔ اے مولائے کریم تیری عطا کی ہوئی توفیق سے ہم نے علاقائی دورہ کر کے یہاں کے مسلمان بھائیوں کو نیکی کی دعوت پیش کی، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہماری یہ حقیر کوشش قبول فرما۔ اس میں ہم سے جو کچھ کوتاہیاں ہوئیں وہ معاف فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہم نیکی کی دعوت دینے کا حق ادا نہ کر سکے۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں آئندہ دل جمعی اور اخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں باعمل بنا اور ہمارے جو مسلمان بھائی اچھے عمل سے دور ہیں ان کی اصلاح کے لیے ہمیں کُڑھنا اور کوشش کرنا نصیب فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اور اس علاقے کے بچے بچے کو نمازی اور مخلص عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہر طرف سنتوں کی بہار آ جائے، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسطہ ہماری یہ ٹوٹی پھوٹی دعائیں قبول فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کا طریقہ کار :

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کا ذمہ دار اذانِ عصر سے 26 منٹ قبل جمع ہونے والے اسلامی بھائیوں میں ذمہ داریاں تقسیم کرے۔ (مدنی قافلہ میں یہ ذمہ داریاں صبح مدنی مشورہ کے حلقے میں ہی تقسیم کرلی جائیں)

ان ذمہ داریوں میں:

۱۔ عصر کا اعلان

۲۔ عصر کے بعد کا بیان (۱۲ منٹ)

۳۔ مسجد کا خیر خواہ

۴۔ عصر تا مغرب درس

۵۔ عصر تا مغرب مسجد میں ہونے والے درس میں شرکت کرنے والے اسلامی بھائی

۶۔ مسجد کے باہر جانے والے اسلامی بھائی

۷۔ مغرب کا اعلان

۸۔ مغرب کا بیان (۲۵ منٹ) شامل ہیں۔

ذمہ داریاں تقسیم ہوجانے کے بعد طبعی حاجات سے فارغ ہوکر تمام اسلامی بھائی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نمازِ عصر ادا کریں۔

عصر کا اعلان اور عصر کا بیان کرنے والے اسلامی بھائی اقامت کہنے

والے کے برابر میں نماز ادا کریں۔ جیسے ہی امام صاحب سلام پھیریں مقرر کردہ اسلامی بھائی فوراً امام صاحب کے قریب کھڑے ہو کر اس طرح اعلان کرے۔

(اعلانِ عصر میں اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کریں)

اعلانِ عصر

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

"آپ کے علاقے میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے آپ کی مدد درکار ہے برائے کرم دُعا کے بعد تشریف رکھئے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔"

دُعا کے بعد مقرر کردہ اسلامی بھائی ۱۲ منٹ کا بیان کرے۔ جس میں نیکی کی دعوت کے فضائل بیان کئے جائیں۔ اس کے بعد علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی ترغیب دلائیں۔

پھر دُعا کے فوراً بعد عصر تا مغرب مسجد میں درس کے لئے مقرر کردہ اسلامی بھائی بیٹھ کر اسلامی بھائیوں کو مزید قریب کر کے درس شروع کر دے۔ اگر پہلے سے ذمہ داریاں تقسیم نہ ہوں تو جس اسلامی بھائی کی علاقائی دورہ کروانے کی ذمہ داری ہے وہ سیدھی جانب آنے والے اسلامی بھائیوں میں ذمہ داریاں تقسیم کرے اور علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے فضائل و آداب بتائے۔

بیاناتِ عصر

بیان نمبر1:

نیکی کی دعوت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ ''ناچاقیوں کا علاج'' میں دُرود شریف کے متعلق حدیث پاک بیان فرماتے ہیں کہ نَبیِّ مُکَرَّم، شفیعِ مُعَظَّم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصَافَحہ کریں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالك، الحدیث: ۲۹۵۱، ج۳، ص۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پسندیدہ اعمال

قبیلہ خَثْعَم کا ایک آدمی بارگاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ شریف میں تھے، کہنے لگا: ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

''ہاں'' سائل نے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں سب سے زیادہ محبوب عمل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا۔'' پوچھا، پھر کون سا؟ ارشاد ہوا: ''صلۂ رحمی کرنا'' (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنا) عرض کیا، پھر کون سا؟ ارشاد فرمایا: ''بھلائی کا حکم دینا بُرائی سے روکنا۔''

(مَجْمَعُ الزَّوائد ج ۸ ص ۲۷۷ حدیث ۱۳۴۵۴)

بُرائی کو کم از کم بُرا تو جانو

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''تم میں جو شخص بری بات دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے بدلے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے (یعنی اسے دل سے برا جانے) اور یہ کمزور ایمان والا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان... إلخ، الحدیث: ۱۷۷، ص ۶۸۸)

نیکی کی دعوت دینا ہر شخص کی ذمہ داری ہے

مفسرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان علیہ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''امر بالمعروف ہر شخص پر اس کے منصب کے حوالے سے اور حسبِ استطاعت واجب ہے اس پر قرآن و سنت ناطق ہے اور اجماعِ امت بھی ہے۔'' ایک جگہ

لکھتے ہیں: ''امر بالمعروف حکمرانوں، علماء ومشائخ بلکہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے اسے صرف ایک طبقہ تک محدود کر دینا صحیح نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اگر ہر شخص اس کو اپنی **ذمہ داری** سمجھے تو معاشرہ نیکیوں کا گہوارہ بن سکتا ہے۔'' مزید فرماتے ہیں: ''بُرائی کو بدلنے کے لیے ہر طبقے کو اس کی **طاقت** کے مطابق ذمہ داری سونپی گئی کیونکہ اسلام میں کسی بھی انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی۔ اربابِ اقتدار، اساتذہ، والدین وغیرہ جو اپنے ماتحتوں کو کنٹرول کر سکتے ہیں وہ قانون پر سختی سے عمل کرا کے اور مخالفت کی صورت میں سزا دے کر **بُرائی** کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ مُبلِّغینِ اسلام، علماء ومشائخ، ادیب وصحافی اور دیگر ذرائع ابلاغ مثلاً ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ سے سبھی لوگ اپنی تقریروں تحریروں بلکہ شعراء اپنی نظموں کے ذریعے برائی کا قلع قمع کریں اور نیکی کو فروغ دیں، **بِلِسَانِہٖ** (یعنی زبان سے نیکی کی دعوت پیش کرنے) کے تحت یہ تمام صورتیں آتی ہیں۔ اور عام مسلمان جسے **اقتدار** کی کوئی صورت بھی حاصل نہیں اور نہ ہی وہ تحریر وتقریر کے ذریعے برائی کا خاتمہ کر سکتا ہے وہ دل سے اس برائی کو برا سمجھے اگرچہ یہ ایمان کا **کمزور ترین مرتبہ** ہے کیونکہ کوشش کر کے زبان سے روکنا چاہیے لیکن دل سے جب برا سمجھے گا تو یقیناً خود برائی کے قریب نہیں جائے گا اور اس طرح معاشرے کے بیشمار افراد خود بخود **راہِ راست** پر آ جائیں گے۔'' (مراۃ المناجیح ج۶ص۵۰۲، مکتبہ اسلامیہ)

ہم نیکی کی دعوت کے عظیم کام کو کتنا وقت دیتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ہمارے دل میں کم از کم اتنی تڑپ تو ہو جو بچے کو بیمار دیکھ کر یا گھر میں راشن نہ دیکھ کر ہوتی ہے۔ اپنے روزمرّہ معمولات کا محاسبہ کیا جائے تو شاید یہ کیفیت ہو کہ ہم روزانہ تقریباً 8 گھنٹے سونے میں گزار دیتے ہیں، ایک گھنٹہ تین وقت کے کھانے میں صرف ہو جاتا ہے، نصف گھنٹہ استنجا خانے اور نصف دیگر حوائجِ زندگی کی نذر ہو جاتا ہے۔ بقیہ 14 گھنٹوں میں سے ہم کتنا وقت نیکی کی دعوت کے عظیم کام کو دیتے ہیں، کبھی آپ نے سوچا؟ بلاشبہ نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا بہت اہم کام ہے، اگر اس کی بساط لپیٹ دی جائے تو تباہی و بربادی کی طرف ہمارا سفر مزید تیز ہو جائے گا۔ دُنیا کے کئی مسلمان ممالک جہاں پر نیکی کی دعوت عام کرنے کی باقاعدہ ترکیب نہیں ہے اور انفرادی طور پر بھی سستی پائی جاتی ہے، وہاں کے حالات ہمیں جھنجھوڑ دینے کے لئے کافی ہیں۔ آہ! آج دنیا کا ہر کام پوری ذمہ داری کے ساتھ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے مگر اس عظیم فریضے کو طاقِ نسیاں پر رکھ دیا جاتا ہے، خدارا! اس کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے لاکھوں لاکھ مسلمان تائب ہو کر صلوٰۃ وسُنَّت کی راہ پر گامزن ہو چکے ہیں، چُنانچہ

پُل صراط کی دہشت

قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی متعدد **اخلاقی برائیوں** میں مبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کود میں وقت برباد کرنا میرا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک تشریف لایا تو مجھ گناہ گار کو بھی **نمازوں** کے لئے مسجد میں حاضری کی سعادت ملنے لگی۔ وہاں **دعوتِ اسلامی** کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی **فیضانِ سنت** سے درس دیتے تھے۔ درس کے بعد وہ بڑی **ملنساری** سے ملاقات کیا کرتے، ان کا حسنِ اخلاق دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا۔ بالخصوص اُن کا ''**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو**'' کہنا کافی دیر تک میرے کانوں میں رس گھولتا رہتا۔ ایک دن وہ مجھے بڑے پُرتپاک انداز میں ملے اور جمعرات کو ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے **ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے شرکت کی نیت کر لی۔ جمعرات آنے سے پہلے ہی مجھے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ بیان کا کیسٹ ''**پُل صراط کی دہشت**'' کہیں سے میسّر آ گیا۔ میں نے نہایت توجہ سے بیان سننا شروع کیا۔ ''**پل صراط**'' کا نام تو میں نے پہلے بھی سن رکھا تھا مگر پل صراط عُبُور کرنے کا مرحلہ اتنا **دہشت ناک** ہے،

اس کا پتا مجھے یہ بیان سن کر چلا۔ جب میں نے اپنے گناہوں، پھر ناتواں بدن کی طرف نظر کی تو میری آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ میں پل صراط کیونکر پار کر سکوں گا۔ چنانچہ میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں سے توبہ کر کے سدھرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے مَدَنی ماحول کی برکت سے سنت کے مطابق داڑھی شریف، عمامہ اور سفید لباس میرے بدن کا حصہ بن چکے ہیں۔

اَمر بِالْمَعْرُوْف کی صورتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات ذہن نشین رکھیں، جب کوئی گناہ کر رہا ہو اور ہمیں یہ ظنِ غالب ہو کہ اگر منع کریں گے تو گناہ کرنے والا گناہ سے باز آ جائے گا تو ہم پر یہ واجب و ضروری ہے کہ ہم اُس کو سمجھائیں۔ مَثَلاً کسی اسلامی بھائی نے سونے یا کسی اور دھات کی زنجیر گلے میں پہن رکھی ہے اور ہمیں معلوم بھی ہے کہ یہ ناجائز کام ہے، اب اگر ہمارا خیال غالب ہے کہ ہماری بات یہ مان لے گا تو ہم پر واجب ہے کہ ہم اُس کو اَحْسَن طریقے پر اِس گناہ سے باز رہنے کی تلقین کریں، اگر ہم نہیں سمجھائیں گے تو واجب کا ترک ہوگا اور واجب کا ترک کرنا گناہ ہے۔

چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مَکتبۃُ المَدِینہ کی مطبوعہ 1234 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت جلد سوم'' صفحہ 16 صَفحہ 615 پر

''فتاویٰ عالمگیری'' کے حوالے سے مرقوم ہے: "اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف" کی کئی صورتیں ہیں: (1) اگر **غالب گمان** یہ ہے کہ ہم اُس سے کہیں گے تو وہ شخص بات مان جائے گا اور بُری بات سے باز آجائے گا تو **اَمر بِالْمَعْرُوْف واجب** ہے۔ اب ہمیں اس سے رُکنا **جائز نہیں** اور (2) اگر گمان غالب یہ ہے کہ وہ طرح طرح کی **تُہمت** باندھے گا اور گالیاں دے گا تو **ترک کرنا اَفضل** ہے اور (3) اگر معلوم ہو کہ ہمیں مارے گا اور ہم صبر نہ کرسکیں گے یا اس کی وجہ سے **فتنہ وفساد** پیدا ہوگا، آپس میں لڑائی ٹھن جائے گی، جب بھی **چھوڑنا اَفضل** ہے، اور (4) اگر معلوم ہو کہ مجھے مارے گا تو صبر کرلوں گا تو جو ایسے شخص کو بُرے کام سے منع کرے تو یہ شخص **مُجاہد** ہے، اور (5) اگر معلوم ہے کہ وہ مانے گا نہیں مگر نہ ہی مارے گا نہ گالیاں دے گا تو اُسے اِختیار ہے اور **افضل** یہ ہے کہ **اَمر بَالْمَعْرُوْف** کرے۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الحظر... الخ، ج ۵، ص ۳۵۲-۳۵۳)

بہرحال اگر ہم بُرائی کو روک نہیں سکتے تو کم از کم دل میں بُرا تو جاننا ہی چاہئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنا ذہن بنانا چاہیے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے''** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!

ابھی دُعا کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد سے باہر جا کر لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کی جائے گی آپ بھی ہمارے ساتھ اس نیک کام میں شرکت فرمائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں نیکیاں حاصل ہوں گی، علاقائی دورہ برائے نیکی کی

دعوت میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے اسلامی بھائی میرے سیدھے ہاتھ کی طرف تشریف لے آئیں، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے آداب بیان کئے جائیں گے اور جو اسلامی بھائی باہر نہیں جا سکتے وہ مسجد ہی میں تشریف رکھیں کہ مسجد میں بھی سنتوں بھرے درس کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک کچھ لوگ مسجدوں کے اَوتاد (یعنی عبادات کیلئے مسجد میں اکثر وقت گزارنے والے) ہیں، فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں اگر وہ موجود نہ ہوں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے، بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرتے اور مشکل میں ان کی مدد کرتے ہیں۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۹۴۲۴، ج۳، ص۳۹۹)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ ''جو شخص میری اُمت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بَدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء ج۱۰ ص۴۵ حدیث۱۴۴۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علم دین سیکھنے سکھانے، نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم

بیان نمبر2:

نیکی کی دعوت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالہ ''گانوں کے 35 کفریہ اشعار'' میں درود شریف کے متعلق حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: اے لوگو! بیشک تم میں سے قیامت کے دن اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب الباء بالحدیث: ۸۲۱۰، ج۲، ص ۴۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بحری جہاز کے مسافر

حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مُختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حدود کو قائم رکھنے والوں اور اُن میں مُبتلا ہونے (یعنی توڑنے) والوں کی مثال اُن لوگوں جیسی ہے جنہوں نے جہاز میں قرعہ اندازی کی بعض کے حصّے میں نیچے والا حصّہ آیا اور بعض کے حصّے میں اُوپر والا۔

نیچے والوں کو پانی کی ضرورت کے لئے اُوپر والوں کے پاس جانا پڑتا، وہ ان کی وجہ سے زحمت میں پڑ جاتے۔ پس نچلے حصّے والوں میں سے ایک شخص نے کلہاڑی لی اور اپنے حصّے میں سوراخ کرنے لگا (تاکہ پانی تک رسائی ہو) ایسی صورت میں اگر اوپر والے اس (سوراخ کرنے والے) کو (سوراخ کرنے سے) نہ روکیں (اور یہ خیال کرلیں کہ وہ جانیں اُن کا کام، ہمیں ان سے کیا واسطہ) تو اِس صورت میں سوراخ کرنے والا خود بھی غرق (یعنی ہلاک) ہو جائے گا اور دونوں فریق بھی، اور اگر وہ ان کا ہاتھ روک دیں گے تو دونوں فریق ڈوبنے سے بچ جائیں گے اور وہ خود بھی۔" (صحیح بخاری، حدیث ۲۴۹۳ و ۲۶۸۶، ج ۲ ص ۱۴۳ و ۲۰۸)

"یا شیخ، اپنی اپنی دیکھ!" کی سوچ غلط ہے

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: اس حدیث شریف میں ایک مثال کے ذریعے برائی سے روکنے اور نیکی کا حکم دینے کی اہمیت کو واضح کیا گیا اور بتایا گیا کہ اگر یہ سمجھ کر اَمر بِالْمعروف اور نَہی عَنِ الْمنکر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے) کا فریضہ ترک کر دیا جائے کہ برائی کرنے والا خود نقصان اٹھائے گا ہمارا کیا نقصان ہے؟ تو یہ سوچ غلط ہے اس لیے کہ اُس کے گناہ کے اَثرات تمام معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور جس طرح کشتی توڑنے والا اکیلا ہی نہیں ڈوبتا بلکہ وہ سب لوگ ڈوبتے

ہیں جو کشتی میں سوار ہیں اسی طرح برائی کرنے والے چند افراد کا یہ جرم تمام معاشرے میں ناسور بن کر پھیلتا ہے۔'' (مراۃ المناجیح ج٦ص٥٠٤)

رُعب جاتا رہے گا

حضرت اسماعیل بن عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے ابوعبدالرحمٰن عمری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''تیرا اپنی ذات سے غفلت کرنا یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے اعراض کرنے لگے اس طرح کہ تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بننے والی کوئی بات دیکھے تو اس سے منہ پھیر لے اور نہ نیکی کی دعوت دے نہ برائی سے منع کرے، اس شخص کے ڈر سے جو نہ تیرے نقصان کا مالک ہے نہ نفع کا'' اور میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے مخلوق کے ڈر سے نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ دیا تو اس کی اطاعت کی عظمت ختم کر دی جائے گی یہاں تک کہ اگر وہ اپنی اولاد یا اپنے اہل خانہ و خدام کو حکم دے گا تو وہ اسے ہلکا جانیں گے۔'' (الموسوعۃ لابن ابی دنیا، الامر بالمعروف ونھی عن المنکر، ج٢، ص١٩٧)

بُرائیوں سے نہ رُوکنے والا ھی اَب نیک سمجھا جانے لگا ھے!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بدقسمتی سے اب وہ دور آ چکا ہے کہ سنتوں پر عمل کرنے والوں کے لیے زمین تنگ ہوتی چلی جارہی ہے اور خاص کر نیکی کی دعوت کی سُنّت کو ادا کرنے والے کی لوگ طرح طرح سے دِل شکنی کرتے ہیں۔ کبھی اُس

کی آواز کا مذاق اُڑاتے ہیں تو کبھی اُس کے انداز گفتگو پر تنقید کرتے ہیں۔

افسوس! آج عزت تو اُس کی ہے جو لوگوں کی ہاں میں ہاں ملائے اور شریف تو وہی سمجھا جاتا ہے جو دوسروں کو گناہ کرنے دیا کرے اور اُن کی چاپلوسی کرتا پھرے، آج آپ کو بے شُمار "**نیک صورت**" ایسے ملیں گے۔ جو مالدار فاسقوں کی تعریف کرتے نہیں تھکتے بلکہ گناہوں میں بھی اُن کی حوصلہ اَفزائی کرتے ہیں، ایسے خوشامد خور ہرگز ہرگز یہ نہیں چاہتے کہ وہ اُن لوگوں کی نافرمانیوں پر اُنہیں تنبیہ کر کے اُن کی ناراضگی مول لیں، حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تو پہلے ہی اِس کی پیش گوئی فرمادی تھی۔

چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبدالوہاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: "امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "عنقریب لوگوں پر ایک ایسا دَور آئے گا کہ اُن میں **نیک** وَہی سمجھا جائے گا جو نہ **تو اَمر بِالْمَعْرُوْف** کرے اور نہ ہی کسی کو بُرائی سے روکے، پس لوگ کہیں گے: ہم نے تو اِس سے **نیکی** ہی **نیکی** دیکھی ہے" کیوں کہ اُس نے کبھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے غضب کیا ہی نہ ہوگا (اور لوگ تو اُس پر کیچڑ اُچھالتے ہیں جو نصیحت کی بات کرے)۔

(تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن ص ۲۳۶)

پیشاب میں خُون

حضرتِ سیِّدُنا حَفص بن حمید علیہ رَحمَۃُ اللہ المَجید سے کسی نے کہا کہ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری علیہ رَحمَۃُ اللہ القوی کو کس بات نے اِس اَعلیٰ درجے تک پہنچا دیا حالانکہ اُن کے زمانے میں بہت سے لوگ ایسے تھے جو علم و عبادت میں اُن سے کم نہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن پر رحم کرے، اُن کو حق کے معاملہ میں نافرمانوں کی رعایت نہ کرنے ہی نے اعلیٰ درجہ تک پہنچایا ہے۔ بَسا اوقات جب آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کوئی بُرائی دیکھتے اور اُسے روک نہ سکتے تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو اِس قدر جلال آجاتا کہ آپ کے پیشاب میں خون آنے لگتا۔ (تنبیہ المغترین ص ۲۳۶)

برائی کو برائی سمجھنا ضروری ھے

اِمامُ الْاَنْصارِ وَالْمُہاجِرین، مُحِبُّ الْفُقَراءِ وَالْمَساکِین، جنابِ رحمۃً لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: ''جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہے مگر اُسے بُرا جانتا ہے وہ اُس کی مثل ہے جو وہاں نہیں ہے اور جو وہاں نہیں ہے مگر اُس پر راضی ہے وہ اُس کی مثل ہے جو وہاں حاضر ہے۔'' (سُنَن ابی داود ج ٤ ص ١٦٦ حدیث ٤٣٤٥)

اس حدیث شریف میں برائی کو دل سے بُرا جاننے کی اہمیت کا ذکر ہوا کہ اگر چہ ایک شخص برائی کے ارتکاب کے وقت وہاں موجود نہ بھی ہو لیکن اس پر راضی ہو تو گویا وہ موجود تھا اور جو وہاں موجود ہو لیکن اس حرکت کو ناپسند کرے گویا وہ وہاں موجود ہی نہیں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں گویا حقیقی موجودگی اور عدمِ موجودگی دل کی ہوتی ہے جسم کی نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج۶ ص۵۰۶)

ہمیں چاہئے کہ نیکی کی دعوت کو عام کریں۔ نیکی کی دعوت کی برکت سے وہ اسلامی بھائی جو نمازوں، مسجدوں، نیکیوں اور سنتوں سے دور ہیں اُن کو نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے نمازیں پڑھنے، مسجدوں کو آباد کرنے، سنتوں اور نیکیوں کو اختیار کرنے کا ذہن دیں۔

نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ابھی دعا کے بعد اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد سے باہر جا کر لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کی جائے گی آپ بھی ہمارے ساتھ شرکت فرمائیں۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں نیکیاں حاصل ہوں گی۔

علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے اسلامی بھائی میرے سیدھے ہاتھ کی طرف تشریف لے آئیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** کے آداب بیان کیے جائیں گے اور جو اسلامی بھائی باہر نہیں جاسکتے وہ مسجد ہی میں تشریف رکھیں کہ مسجد میں بھی سنتوں بھرے درس کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

جنت کی کیاریاں

درس و بیان کے ثواب کا بھی کیا کہنا! حضرتِ سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہما سے روایت ہے کہ **نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرا کرو تو اس میں سے کچھ پھول چن لیا کرو۔'' صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کیا ''**یارسولَ اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلَّم! جنت کی کیاریاں کونسی ہیں؟'' فرمایا: ''علم کی محفلیں۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۱۱۱۵۸، ج ۱۱، ص ۷۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں **علم دین** سیکھنے سکھانے، **نیکی کی دعوت** دینے اور **برائی** سے منع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

☆☆☆☆☆

بیان نمبر3:

نیکی کی دعوت

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالہ ''قیامت کا امتحان'' میں درود شریف کے متعلق حدیث پاک بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شَفیعُ المُذنبین، رَحمۃٌ لِّلعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے صبح وشام مجھ پر دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا بروزِ قیامت اُس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح...الخ، الحدیث:۱۷۰۲۲، ج۱۰، ص۱۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بھلائی کا دروازہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ بھلائی کی کنجی اور بُرائی کا تالا ہوتے ہیں جبکہ کچھ لوگ برائی کی چابیاں اور بھلائی کے لئے تالا ہوتے ہیں خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جن کے ہاتھوں بھلائیوں کا فیضان ہو اور بربادی ہے ان کے لئے جن کے ہاتھوں برائیوں کے دروازے کھولے گئے۔''

(ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۳۷، ج۱، ص۱۵۵)

یقیناً نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کا عظیم الشان کام بے شمار فضائل و برکات کا سبب ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ تن، من، دھن سے ان فضائل کو پانے کی سعی میں مشغول ہو جائیں۔ ایک اور فضیلت سنئے اور خوشی سے جھومئے، چنانچہ

بہترین کون؟

صاحبِ قرانِ مبین، محبوبِ ربُّ العالَمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک مرتبہ منبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! لوگوں میں سے سب سے اچھا کون ہے؟'' فرمایا: ''لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچھا ہے جو کثرت سے قرانِ حکیم کی تلاوت کرے، زیادہ متقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صلۂ رحمی کرنے والا ہو۔ (المسند للامام احمد بن حنبل مسند القبائل حدیث درۃ بنت ابی لھب الحدیث ۲۷۵۰۴، ج ۱۰، ص ۴۰۲)

عرش کا سایہ کس کو ملے گا

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت کی طرف بلایا قیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہوگا۔

(حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ۶ ص ۳۶ رقم ۷۷۱۶)

جنّت الفردوس کس کے لئے؟

حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اِرشاد ہے: ''جنت الفردوس خاص اُس شخص کے لیے ہے جو اَمر بِالْمَعْرُوْف وَنَهِی عَنِ الْمُنْكَر (یعنی نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع) کرے۔'' (تنبیہ المغترین ص ۲۳۶)

پیارے اسلامی بھائیو! میدانِ محشر کے ہولناک و پُر آشوب ماحول میں کہ جس دن عرشِ الٰہی کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے جن مطیع وفرماں بردار خاص بندوں کو عرشِ عظیم کے سائے میں جگہ اور جنّت الفردوس میں داخلہ عطا فرمائے گا اُن خوش نصیبوں میں نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والے افراد بھی شامل ہوں گے۔

مریض طبیب بن گیا

مشہور بزرگ عالمِ دین حضرتِ سیِّدُنا شبلی علیہ رَحمَۃُ اللہ القوی ایک مرتبہ بیمار ہوگئے لوگوں نے بغرضِ علاج شِفاخانہ میں داخل کرادیا۔ وزیرِ سلطنت علی بن عیسیٰ آپ کا بے حد مُعتَقِد تھا، اِس نے خلیفۂ بَغداد سے درخواست کی کہ دربارِ شاہی کے رئیسُ الْاَطِبّاء کو ان کے علاج کے لیے بھیجا جائے۔ چنانچہ خلیفہ نے رئیس الاطباء کو بھیج دیا جو نصرانی تھا۔ اُس نے بڑی دماغ سوزی اور توجہ سے آپ کا علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ایک دن رئیس الاطباء نے کہا: اے شبلی علیہ رَحمَۃُ اللہ القوی! اگر مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ میرے بدن کے کسی ٹکڑے میں آپ کا

علاج ہے تو مجھے آپ کے لیے اپنا عضو کاٹ دینے میں بھی کوئی تردّد نہیں ہوگا۔ حضرتِ سیِّدُنا شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا کہ "میرا علاج آپ کے ایک عضو کاٹنے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔ اس نے پوچھا کہ وُہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ "تم اپنا زُنّار[1] کاٹ ڈالو اور اِسلام قبول کرلو۔ مارے خُوشی کے میرا مرض جاتا رہے گا۔ طبیب نے فوراً زُنّار توڑ کر کلمہ پڑھ لیا اُسی وقت حضرتِ سیِّدُنا شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی تندرست ہوکر بستر بیماری سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ خلیفہ بغداد کو جب یہ خبر پہنچی تو اُس نے حیران ہوکر تعجب سے یہ کہا کہ میں نے تو طبیب کو مریض کے پاس بھیجا تھا، مجھے کیا خبر تھی کہ مریض کو طبیب کے پاس بھیج رہا ہوں۔"

(روح البیان ج ۲ ص ۴۶۱)

دیکھا آپ نے علمائے حق خلقِ خُدا کی ہدایت اور اشاعتِ اِسلام کے کتنے شیدائی تھے؟ کہ ایک غیر مسلم کے اِسلام قبول کر لینے سے اُنہیں اتنی عظیم مُسرتِ قلبی حاصل ہوتی تھی کہ جذبۂ شادمانی سے رُوحانی طور پر اُن کی خطرناک بیماریاں دُور ہو جاتی تھیں۔ ہمیں بھی اپنا ذہن بنانا چاہیے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ابھی دعا کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد سے باہر جا کر نیکی کی دعوت پیش کی جائے گی آپ بھی ہمارے ساتھ شرکت فرمائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں

---

[1] زنار: وہ دھاگہ یا زنجیر جو عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔

نیکیاں حاصل ہوں گی، علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے اسلامی بھائی میرے سیدھے ہاتھ کی طرف تشریف لے آئیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** کے آداب بیان کئے جائیں گے اور جو اسلامی بھائی باہر نہیں جاسکتے وہ مسجد ہی میں تشریف رکھیں کہ مسجد میں بھی **سنتوں** بھرے درس کا سلسلہ جاری رہے گا۔

مسجدوں کے اوتاد

نبی اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”بے شک کچھ لوگ مسجدوں کے اَوتاد (یعنی عبادات کیلئے مسجد میں اکثر وقت گزارنے والے) ہیں، فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں اگر وہ موجود نہ ہوں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے، بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت کرتے اور مشکل میں ان کی مدد کرتے ہیں۔“

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث: ۹۴۲۴، ج۳، ص۳۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علم دین سیکھنے سکھانے، **نیکی کی دعوت** دینے اور **برائی** سے منع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم

☆☆☆☆☆

بیان نمبر4:

نیکی کی دعوت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ''رسائلِ عطاریہ'' (حصہ دوم) کے صفحہ 12 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔''

(سنن النسائی، کتاب السهو، باب الفضل فی الصلاۃ... الخ، الحدیث: ۱۲۹۷، ص ۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قابلِ رشک لوگ

بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارین، تاجدارِ حرمین، سرورِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو نہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں سے ہیں نہ شہداء میں سے لیکن قیامت والے دن انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور شہداء اُن کے مقام کو دیکھ کر رشک کریں گے، وہ لوگ نُور کے منبروں پر بلند ہوں گے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ بنا دیتے ہیں۔ اور وہ

زمین پر (لوگوں کو) نصیحتیں کرنے چلتے ہیں۔'' حضور سراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا رحمت میں عرض کیا گیا وہ کس طرح لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بنا دیتے ہیں؟ اِرشاد فرمایا: ''وہ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبوب باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں، پس جب لوگ ان کی اطاعت کریں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان اطاعت کرنے والوں کو بھی اپنا محبوب بنالے گا۔'' (شعب الایمان للبیھقی، الباب العاشر باب فی محبۃ اللّٰہ عزوجل معنی المحبۃ، الحدیث: ۴۰۹، ج ۱، ص ۳۶۷)

سرخ اونٹوں سے بہتر

نبیِ حاشر، رسولِ صابر و شاکر، محبوبِ ربِّ قادر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔''

(صحیح مُسلم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶)

حضرت علّامہ یحییٰ بن شرف نَوَوی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی اِس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: سُرخ اونٹ اہلِ عرب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اس لئے ضربُ المثل کے طور پر اونٹوں کا ذکر کیا گیا۔ اُخْرَوِی اُمور کا دُنْیَوِی دولت سے تشبیہ دینا صرف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ تو ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کا ایک ذرہ بھی دنیا اور اس جیسی جتنی دنیائیں تصور کی جاسکیں، اُن سب سے بہتر ہے۔

(شرح مُسلم لِلنَّوَوی ج ۱۵ ص ۱۷۸)

نیکی کی ترغیب دینے کا فائدہ

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔''

(سُنَنِ ترمذی ج ٤ ص ٣٠٥ حدیث ٢٦٧٩)

مُفَسِّرِ شہیر حَکِیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا (اور) مشورہ دینے والا سب ثواب کے مستحق ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح ج ١ ص ١٨٣)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں نیکی کی دعوت دینے کے فضائل ہیں وہیں اسے چھوڑ دینے کے نقصانات بھی ہیں، چُنانچہ

دُعا قبول نہ ہوگی

سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو تم اچھی بات کا حکم کرو گے اور بُری بات سے منع کرو گے یا اللّٰہ تعالٰی تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا پھر دُعا کرو گے اور تمہاری دُعا قبول نہ ہوگی۔'' (سنن الترمذی ج ٤ ص ٦٩ حدیث ٢١٧٦)

مُفَسِّرِ شہیر حَکِیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اَمْر بِالْمَعْرُوْف وَنَهْی عَنِ الْمُنْكَر

(یعنی بھلائی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کی ذمہ داری سے پہلوتہی کتنا بڑا جرم ہے اس حدیث میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس کا بیان کیا گیا۔

رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''یا تو تمہیں یہ فریضہ انجام دینا ہوگا یا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس کے بعد اگر دعا بھی کرو گے تو قبول نہ ہوگی'' یہ نہایت سخت قسم کی وعید ہے یعنی جب تک تم اپنی کوتاہی کا ازالہ نہیں کرو گے اور اللہ تعالیٰ سے معافی نہیں مانگو گے تمہاری کوئی دعا قبول نہ ہوگی۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ ص ۵۰۵)

آہ! مُسلمان کی بربادی

آہ! آج دُنیا میں مُسلمانوں کی جو حالت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں، ہر طرف ہی بے عملی کا دور دورہ ہے، کوئی کسی کو ٹوکنے والا نظر نہیں آتا، مسلمان عملی طور پر تنزلی کے عمیق گڑھے کی طرف تیزی سے گرتا چلا جارہا ہے اور اپنے شعائر تک بھولتا چلا جارہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہماری مسجدیں ویران اور برائی کے اڈے آباد ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نیکی کی دعوت کے ذریعے برائیوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کی کوشش تو کر سکتے ہیں۔

ابھی دُعا کے بعد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسجد سے باہر جا کر **نیکی کی دعوت** پیش کی جائے گی آپ بھی اس نیکی کی دعوت میں ہمارے ساتھ شرکت فرمائیں۔

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں نیکیاں حاصل ہوں گی۔

علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے اسلامی بھائی میرے سیدھے ہاتھ کی طرف تشریف لے آئیں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے آداب بیان کئے جائیں گے اور جو اسلامی بھائی باہر نہیں جاسکتے وہ مسجد ہی میں تشریف رکھیں کہ مسجد میں بھی سنتوں بھرے درس کا سلسلہ جاری رہے گا۔ درس و بیان کے ثواب کا بھی کیا کہنا!

جنّت کی بشارت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص میری اُمت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔"

(حلیۃ الاولیاء، ج ۱۰، ص ۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: "بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔"

(حلیۃ الاولیاء، ۳۲۵- کعب الاحبار، الحدیث: ۷۶۲۲، ج ۶، ص ۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمِ دین سیکھنے سکھانے، نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بیان نمبر5:

نیکی کی دعوت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالہ ''قضا نمازوں کا طریقہ'' میں درود شریف کے متعلق حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ''مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا پل صراط پر نور ہے جو روزِ جمعہ مجھ پر اَسّی بار دُرودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

(الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث: ۵۱۹۱، ص ۳۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نوجوان راہِ راست پر آگیا

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی خدمتِ سراپا عظمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: عالیجاہ! مجھ سے بیشمار گناہ سرزد ہوتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے گناہوں کا علاج تجویز فرمائیے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پہلی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''جب گناہ کرنے کا پکّا ارادہ ہو جائے تو اللہ عزوجل کا رزق کھانا چھوڑ دو'' اُس شخص نے

حیرت سے عرض کیا حضرت! آپ کیسی نصیحت فرما رہے ہیں! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ رَزّاق عَزَّوَجَلَّ وُہی ہے، تو میں اسکی روزی چھوڑ کر بھلا کس کی کھاؤنگا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ جس پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی روزی کھاؤ اُسی کی نافرمانی بھی کرتے رہو۔''

پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے **دوسری نصیحت** فرمائی: ''جب بھی گناہ کا ارادہ ہوجائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُلک سے باہَر نکل جاؤ۔'' اس نے عرض کی حُضُور! یہ بھی کیسے ہوسکتا ہے؟ تمام مشرق مغرب، شمال جُنوب، دائیں بائیں، اوپر نیچے الغَرَض جدھر جاؤں اُدھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا مُلک پاؤں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُلک سے باہَر نکلنے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُلک میں بھی رہو اور پھر اُس کی نافرمانی بھی کرو۔''

تیسری نصیحت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے یہ ارشاد فرمائی: ''جب سخت ارادہ ہوجائے کہ بس اب گناہ کر ہی ڈالنا ہے تو کرلو لیکن اپنے آپ کو اتنا چُھپالو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ نہ سکے۔'' اُس نے حیرت سے عرض کیا: حُضُور! یہ کیونکر ممکن ہے؟ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ نہ سکے وہ تو دلوں کے احوال سے بھی باخبر ہے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: ''دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو

سمیع و بصیر بھی تسلیم کرتے ہو اور یہ بھی یقین کے ساتھ کہہ رہے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر لمحے مجھے دیکھ رہا ہے مگر پھر بھی گناہ کئے جا رہے ہو۔"

چوتھی نصیحت یہ ارشاد فرمائی: "جب مَلَکُ الْمَوت سیِّدُنا عزرائیل علیہ السلام تمہاری روح قبض کرنے کیلئے تشریف لائیں تو اُن سے کہہ دینا کہ تھوڑی سی مُہلت دے دیجئے کہ میں توبہ کرلوں۔" اُس شخص نے عرض کی: حُضُور! میری کیا اَوقات اور میری سُنے کون؟ موت کا وقت مقرّر ہے اور مجھے ایک لمحہ بھی مُہلت نہیں مل سکے گی فوراً میری رُوح قبض کرلی جائیگی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "جب تم یہ جانتے ہو کہ میں بے اختیار ہوں اور توبہ کی مُہلت حاصل نہیں کرسکتا تو فی الحال جو وقت تمہارے پاس ہے اُسی کو غنیمت جانتے ہوئے مَلَکُ الْمَوت سیِّدُنا عزرائیل علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے پہلے توبہ کیوں نہیں کرلیتے؟"

پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے **پانچویں نصیحت** یہ فرمائی: "جب تمہاری موت واقع ہو جائے اور قبر میں مُنکَر نکیر تشریف لے آئیں تو اُنکو قبر سے ہٹا دینا۔" اُس نے عرض کی: عالیجاہ! یہ کیا فرما رہے ہیں؟ میں انہیں کیسے ہٹا سکوں گا؟ مجھ میں اتنی طاقت کہاں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: "جب تم نکیرین کو ہٹا نہیں سکتے تو اُن کے سُوالات کے جوابات دینے کی تیاری ابھی سے کیوں شُروع نہیں کردیتے؟"

چھٹی اور آخری نصیحت کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی نے ارشاد

فرمایا: ''اگر قیامت کے دن تمہیں جہنّم کا حکم سنایا جائے تو کہہ دینا کہ میں نہیں جاتا۔'' اُس نے عرض کی: حضور! وہاں تو گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا تو آپ رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: ''جب تمہارا یہ حال ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی روزی کھانے سے بھی باز نہیں آسکتے، اُس کے مُلک سے باہَر بھی نہیں نکل سکتے، اُس سے نظر بھی نہیں بچا سکتے، مُنکَر نکیر کو بھی نہیں ہٹا سکتے اور جہنّم کے عذاب کا اگر حکم ہو جائے تو اُسے بھی نہیں ٹال سکتے تو پھر گناہ کرنا ہی چھوڑ دو تا کہ ان تمام مصائب سے محفوظ رہ سکو۔'' اُس شخص پر سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کے تجویز کردہ گناہوں کے عِلاج کے ان چھ نصیحت آموز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں نے بہت اثر کیا، وہ زار و قطار رونے لگا اور اُسی وقت اُس نے اپنے تمام گناہوں سے سچّی توبہ کرلی اور مرتے دم تک توبہ پر قائم رہا۔

(مُلَخَّص از تذکرۃ الاولیاء ص ۱۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکی کی دعوت کو عام کریں۔

نیکی کی دعوت کی برکت سے وہ اسلامی بھائی جو نمازوں، مسجدوں، نیکیوں اور سنتوں سے دور ہیں اُن کو نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے نمازیں پڑھنے، مسجدوں کو آباد کرنے، سنتوں اور نیکیوں کو اختیار کرنے کا ذہن دیں۔

نیک شخص بھی عذاب میں

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اللہ عزَّوجلَّ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا: فلاں شہر کو اس کے رہنے والوں کے ساتھ زیروزبر کردو، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: اے ربّ عزَّوجلَّ! ان لوگوں میں تیرا ایک فلاں نیک بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کی مقدار بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ عزَّوجلَّ نے فرمایا: ''شہر ان پر اُلٹ دو کیونکہ اس کا چہرہ میری نافرمانیاں دیکھ کر کبھی متغیر نہیں ہوا۔'' (شعب الایمان ج۶ ص۹۷ حدیث ۷۵۹۵)

اس حدیث شریف سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں اعمالِ صالحہ سے تعلق اور برائیوں سے اجتناب ضروری ہے وہاں دین وملت کے خلاف سازشوں اور مسلمانوں پر ظلم وستم نیز معاشرتی بگاڑ کی وجہ سے پریشان ہونا بھی ایمان کا تقاضا ہے جو لوگ اللہ تعالٰی کی رضاجوئی کی خاطر معاشرتی برائیوں کے ازالے کے لیے کوشاں نہیں رہتے اور عدمِ طاقت کی صورت میں اس پر پریشان بھی نہیں ہوتے ان کا تقویٰ کس کام کا! لہٰذا اپنی اصلاح اور عبادتِ خداوندی میں مشغولیت کے ساتھ ساتھ ملک وملت اور مسلمانانِ عالم کی زبوں حالی کے خاتمے اور معاشرے کو غیر شرعی حرکات وسکنات سے پاک کرنے کے لیے کوشاں رہنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ ص۵۱۶)

نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ

''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ابھی دعا کے بعد مسجد سے باہر جا کر نیکی کی دعوت پیش کی جائے گی آپ بھی ہمارے ساتھ شرکت فرمائیں اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں نیکیاں حاصل ہوں گی۔ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے اسلامی بھائی میرے سیدھے ہاتھ کی طرف تشریف لے آئیں اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے آداب بیان کئے جائیں گے اور جو اسلامی بھائی باہر نہیں جا سکتے وہ مسجد ہی میں تشریف رکھیں کہ مسجد میں بھی سنتوں بھرے درس کا سلسلہ جاری رہے گا۔ درس و بیان کے ثواب کا بھی کیا کہنا!

جنت کی کیاریاں

حضرتِ سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرا کرو تو اس میں سے کچھ پھول چن لیا کرو۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: ''یارسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علَیْکَ وسلَّم! جنت کی کیاریاں کونسی ہیں؟'' فرمایا، ''علم کی محفلیں۔''

(طبرانی کبیر، رقم: ۱۱۱۵۸، ج ۱۱، ص ۷۸)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علم دین سیکھنے سکھانے، نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیان نمبر6:

نیکی کی دعوت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ "جنتی محل کا سودا" میں درود شریف کے متعلق حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ شاہِ بحر و بر، مدینے کے تاجور، رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصَافَحہ کریں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۲۹۵۱، ج۳، ص۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تین مَدَنی فیسیں

حضرتِ سَیِّدُنا حَاتِم اَصَمّ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کو ایک امیر شخص نے دعوتِ طعام دی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انکار فرمادیا لیکن وہ شخص نہ مانا جب اُسکا اِصرار بڑھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اگر تُو میری یہ تین شرطیں مانے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آؤنگا (۱) میں جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا (۲) جو چاہونگا کھاؤں گا (۳) جو کہوں گا وہ تمہیں کرنا پڑیگا۔" اُس مالدار نے وہ تینوں شرطیں

منظور کرلیں۔ وَلِیُّ اللّٰہ کی زیارت کیلئے بَہُت سارے لوگ جمع ہوگئے، پُرتکلُّف طعام کا اہتمام تھا۔ وقتِ مقرّرہ پر حضرت بھی تشریف لے آئے اور آتے ہی جہاں جوتے پڑے تھے وہیں تشریف فرما ہوگئے۔ چُونکہ شرط تھی ''جہاں چاہو گا بیٹھونگا'' لہٰذا میزبان نے کچھ نہ کہا۔ کچھ دیر بعد کھانا شروع ہوا، لوگوں نے مرغِ مُسلَّم پر ہاتھ صاف کرنے شروع کردیئے لیکن ولیُّ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے اپنی جھولی میں ہاتھ ڈال کر **سوکھی روٹی** کا ٹکڑا نکالا اور تناوُل فرمانے لگے۔ جب طَعام کا سلسلہ خَتْم ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے میزبان سے فرمایا: ''انگیٹھی (یعنی چُولہا) لاؤ اور اس پر تَوا رکھو،'' حکم کی تعمیل ہوئی، جب آگ کی تپش سے تَوا سُرخ انگارہ بن گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ ننگے پاؤں اُس پر کھڑے ہوگئے۔ لوگوں کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''**میں نے آج کے کھانے میں سُوکھی روٹی کھائی ہے**'' یہ فرما کر تَوے سے نیچے اُتر آئے اور حاضِرین سے فرمایا: ''اب آپ حضرات اِس تَوے پر کھڑے ہوکر جو کچھ کھایا ہے اسکا باری باری حساب دیجئے۔'' یکبارگی لوگوں کی چیخیں نکل گئیں بَیک زَبان بول اُٹھے: یاسیِّدی! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ تو وَلِیُّ اللّٰہ ہیں اور یہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ کی کرامت ہے، کہاں یہ گرم گرم تَوا اور کہاں ہمارے نازُک قدم! ہم تو گناہگار، دنیادار لوگ ہیں،'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''**اے لوگو!** اُس وقت کو یاد کرو جب سورج صِرف ایک میل دُور ہوگا، آج سورج

ہم سے کروڑوں میل دور ہے، اسوقت سورج کا پچھلا رُخ ہماری طرف ہے جبکہ اُس وقت اُس کا اگلا رُخ ہماری جانب ہوگا، زمین آگ کی ہوگی، اُس آگ کی زمین پر غور کرو اور اِس گرم توے کے بارے میں سوچو! یہ تو اجو دُنیوی آگ میں گرم ہوا ہے اِسکی تپش خدا کی قسم! اس آگ کی زمین کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ اس آگ کی زمین پر تمہیں کھڑا ہونا پڑیگا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۠ ﴾ (پ ۳۰ التکاثر: ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسش ہوگی۔

''جب تم آج اس دُنیوی توے پر کھڑے ہو کر صرف ایک وقت کے کھانے کا حساب نہیں دے سکتے تو کل بروزِ قیامت تم میں کونسی کرامت پیدا ہو جائے گی کہ آگ کی زمین پر کھڑے ہو کر زندگی بھر کی نعمتوں کا حساب چُکاؤ گے!'' یہ پُرتاثیر بیان سن کر لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے اور گناہوں سے توبہ کرنے لگے۔ (ملخصاً تذکرۃ الاولیاء الجزء الاول ص ۲۲۲)

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کو نیکی کی دعوت دینا یقیناً ہمارے لئے دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیوں کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ جیسا کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر اور نیکی کی دعوت

کے سوا بنی آدم کے ہر کلام کے بارے میں اس کی پرسش کی جائے گی۔"

(الترمذی، کتاب الزھد، رقم الحدیث ۲۴۲۰، ج ۴، ص ۱۸۵)

نیکی کی دعوت دینا صدقہ ہے

حضرتِ سیدنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِین صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے عرض کیا: **یارسولَ اللہ** صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم! مال دار لوگ اجر لے گئے حالانکہ وہ بھی ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں؟" آپ صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "کیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو تم صدقہ کر سکو؟ بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف (یعنی نیکی کی دعوت دینا) صدقہ ہے اور نَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی برائی سے منع کرنا) صدقہ ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان اسم الصدقۃ، رقم ۱۰۰۶، ص ۵۰۳)

نیک لوگوں کی ہلاکت کی وجہ

اللہ تعالی نے حضرتِ سیِّدُنا یوشع بن نون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر وحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے **ایک لاکھ** آدمی عذاب سے ہلاک کئے جائیں گے جن میں **چالیس ہزار** نیک لوگ ہیں اور ساٹھ ہزار بدعمل۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: یارب عَزَّوَجَلَّ! بدکرداروں کی ہلاکت کی وجہ تو ظاہر ہے لیکن

نیک لوگوں کیوں ہلاک کیا جا رہا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''یہ نیک لوگ بھی ان بد کرداروں کے ساتھ کھاتے اور پیتے تھے۔ میری نافرمانیاں اور گناہ دیکھ کر بھی ان کے چہروں پر ناگواری کا اثر تک نہ آیا۔'' (شعب الایمان ج۷ ص ۵۳ رقم ۹۴۲۸)

کیا ہم ناگواری محسوس کرتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ضمیر سے سوال کیجئے کہ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر کتنی ناگواری محسوس کی، بچوں کی امّی کھانا پکانے میں تاخیر کردے، کھانے میں نمک تیز ہو جائے، بیٹا اسکول سے چھٹی کرلے تو ناگوار گزرے لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ہمارے ماتھے پر بل نہ آئے۔ ہم انہیں سمجھانے کی کوئی کوشش نہ کریں، آپ ہی کہیے کیا یہ روش درست ہے؟

مالک بن دینار علیہ رَحمَۃُ اللہِ الغفار کی فکر مندی

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رَحمَۃُ اللہِ الغفار فرماتے ہیں: ''ہم نے دنیا کی محبت پر آپس میں صلح کرلی، پس ہم آپس میں نیکی کی دعوت نہیں دیتے اور نہ ایک دوسرے کو بُرائیوں سے منع کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس حال پر نہ رکھے ورنہ نہ جانے ہم پر کون سا عذاب نازل کیا جائے۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص ۹۷ رقم ۷۵۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنا ذہن بنانا چاہیے کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

ابھی دعا کے بعد اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مسجد سے باہر جا کر نیکی کی دعوت پیش کی جائے گی آپ بھی ہمارے ساتھ شرکت فرمائیں۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں نیکیاں حاصل ہوں گی، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے اسلامی بھائی میری سیدھی جانب تشریف لے آئیں۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے آداب بیان کئے جائیں گے اور جو اسلامی بھائی باہر نہیں جا سکتے وہ مسجد ہی میں تشریف رکھیں کہ مسجد میں بھی سنتوں بھرے درس کا سلسلہ جاری رہے گا اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ درس و بیان کے ثواب کا بھی کیا کہنا!

قبر کی روشنی

حضرتِ علامہ جلالُ الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی "شَرحُ الصُّدور" میں نقل کرتے ہیں، اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: "بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔"

(حلیۃ الاولیاء، ۳۲۵-کعب الاحبار، الحدیث: ۷۶۲۲، ج۶، ص۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمِ دین سیکھنے سکھانے، نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

☆☆☆☆☆

بیان نمبر7:

نیکی کی دعوت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ ''**باحیا نوجوان**'' میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: **میٹھے میٹھے مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قیامت میری شفاعت اسے پہنچ کر رہے گی۔'' (الترغیب والترھیب ج۱ص۳۱۲ حدیث ۹۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے بول کی بَرَکت

خُراسان کے ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو خواب میں حکم ہوا کہ'' تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!'' اُس وقت **ہلاکو خان** کا بیٹا تگودار خان بَرسرِ اقتدار تھا وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سفر کر کے تگودار خان کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر باریش مسلمان مبلِّغ کو دیکھ کر اسے مسخری سوجھی اور کہنے لگا: ''میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچھے یا میرے کُتّے کی دم؟'' بات اگرچہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلِّغ تھے لہٰذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: ''میں بھی اپنے خالق و مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کتّا ہوں اگر جاں نثاری

اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہوجاؤں تو میں اچھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم مجھ سے اچھی ہے جبکہ وہ آپ کا فرمانبردار و وفادار رہے۔" چونکہ وہ ایک باعمل مُبلِّغ تھے غیبت و چُغلی، عیب جوئی اور بدکلامی نیز فضول گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زَبان ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمیشہ تَر رکھتے تھے لہٰذا ان کی زَبان سے نکلے ہوئے **میٹھے بول** تاثیر کا تیر بن کر تگودار خان کے دل میں پیوست ہوگئے کہ جب اس نے اپنے "زہریلے کانٹے" کے جواب میں اس باعمل مبلِّغ کی طرف سے "**خوشبودار مَدَنی پھول**" پایا تو پانی پانی ہوگیا اور نرمی سے بولا: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے مہمان ہیں میرے ہی یہاں قیام فرمائیے! چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے پاس مُقیم ہوگئے۔ تگودار خان روزانہ رات آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوتا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے **نیکی کی دعوت** پیش کرتے۔ آپ کی سَعیِ پیہم نے تگودار خان کے دل میں **مَدَنی انقلاب** برپا کردیا! وہی تگودار خان جو کل تک اسلام کو صَفْحَۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اسی **باعمل مبلِّغ** کے ہاتھوں تگودار خان اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہوگیا۔ اس کا اسلامی نام "**احمد**" رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلِّغ کے **میٹھے بول** کی بَرَکت سے وسط ایشیا کی خونخوار تاتاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ (حیات العلماء، حصہ ۳، ص ۳۸۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مبلِّغ ہو تو ایسا! اگر تگودار کے تیکھے جملے پر وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غصّے میں آجاتے تو ہرگز یہ مَدَنی نتائج برآمد نہ ہوتے، لہٰذا ایسے موقعوں پر ہمیں اپنے آپ پر خوب قابو رکھنا چاہیے اور جب بھی نیکی کی دعوت پیش کریں پیار و محبت بھرا انداز ہونا چاہیے۔

نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے کی فضیلتیں اور برکتیں بے شمار ہیں۔ قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نیکی کی دعوت دینے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ:۳۳)	ترجمۂ کنز الایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بُلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔

سرکارِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِنشاہِ اُمَم، محبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذَریعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، الحدیث: ۲۴۰۶، ص ۱۳۱۱)

چونکہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والوں کے بے شمار فضائل و بَرَکات ہیں، حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ "جو قدم راہِ خدا میں خاک

آلود ہونگے ان کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل ، حدیث ابی عبس، الحدیث ۱۵۹۳۵، ج۵، ص۳۹۶)

ابھی دعا کے بعد اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مسجد سے باہر جا کر نیکی کی دعوت پیش کی جائے گی، چونکہ نیکی کی دعوت دینے والوں کا ساتھ دینا بھی عظیم نیکی ہے، لہٰذا آپ بھی ہمارے ساتھ اس نیک کام میں تعاون فرمائیں اور علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت فرمائیں۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے آداب بیان کئے جائیں گے اور جو اسلامی بھائی باہر نہیں جاسکتے وہ مسجد ہی میں تشریف رکھیں کہ مسجد میں بھی سنتوں بھرے درس کا سلسلہ جاری رہے گا۔ درس و بیان کے ثواب کا بھی کیا کہنا!

جنّت کی بشارت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص میری اُمت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔''

(حلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ حدیث ۱۴۴۶۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علم دین سیکھنے سکھانے، نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیان نمبر 8:

نیکی کی دعوت

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "رسائلِ عطاریہ" (حصہ دوم) کے صَفْحَہ 15 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصَافَحَہ کریں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر درود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۲۹۵۱، ج۳، ص۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ کسی بھی معاملہ میں ہرگز ہرگز کسی کا محتاج نہیں۔ اُس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے دنیا کو بنایا پھر اس کو طرح طرح سے سجایا اور پھر انسانوں کو اس میں بسایا اور انسانوں کی ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً انبیاء و رُسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مَبعُوث فرمایا۔ وہ اگر چاہے تو انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بغیر بھی بگڑے ہوئے انسانوں کی اصلاح کر سکتا ہے۔ لیکن اُس کی مشیت ہی کچھ اس طرح ہے اور اُس نے یہی پسند فرمایا کہ میرے بندے ہی نیکی کی دعوت دیں اور برائی سے منع کریں اور اس طرح وہ

میری راہ میں مشقتیں جھیلیں اور میری بارگاہ عالی سے درجاتِ رفیعہ حاصل کریں۔

چنانچہ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے منصبِ عالی کی بجا آوری کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رسولوں اور نبیوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو دنیا میں بھیجتا رہا اور آخر میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھیجا اور سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلسلہ نبوت کو ختم فرمایا اور پھر یہ عظیم الشان منصب اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کے سپرد کیا تا کہ اس اُمت کے اسلامی بھائی خود ہی آپس میں ایک دوسرے کی اصلاح کرتے رہیں اور نیکی کی دعوت کے اس اہم فریضہ کو انجام دیتے رہیں۔ اب رہتی دنیا تک ہر مسلمان اپنی اپنی جگہ پر مبلغ ہے۔ اب ہم غلامانِ مصطفٰی ہی نے ایک دوسرے کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ کیونکہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اب نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا اہم منصب اس امت کے سپرد کیا گیا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید فرقانِ حمید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پ ٤ ال عمرٰن: ١١٠)

ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو۔

مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی "تفسیر نور العرفان" میں اس

آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان مُبَلِّغ ہونا چاہئے، جو مسئلہ معلوم ہو دوسرے کو بتائے اور خود اس کی اپنے عمل سے تبلیغ کرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین رضوان اللہ تعالٰی علیہم نے اس کام کو احسن طریقے سے کیا ہے اور نیکی کی دعوت کے ذریعے سے دینِ اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا ہے۔ ہمارے اسلاف کی ایسی مدنی سوچ ہوا کرتی تھی کہ مرتے وقت بھی وہ اس کام کو نہیں چھوڑتے۔

مذہبِ مالکیہ کے عظیم المرتبت پیشوا اور زبردست عاشقِ رسول جنہوں نے اپنی تمام تر زندگی اَمر بِالْمَعْرُوْف وَ نَہی عَنِ الْمُنْکَر میں بسر کی بسترِ مَرگ پر بھی اس اہم فریضہ کو نہ بھولے۔ آخری وقت بھی اسلامی بھائیوں کو جو وصیت فرمائی اس میں اَمر بِالْمَعْرُوْف وَنَہی عَنِ الْمُنْکَر پر زور دیا۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کے آخری کلمات نقل کرتے ہوئے حضرت یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اس کے بعد حضرت سیدنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ نے رَبِیع رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کی ایک روایت بیان کی کہ ''کسی شخص کو نماز کے مسائل بتانا رُوئے زمین کی تمام دولت صدقہ کرنے سے بہتر ہے، اور کسی کی دینی الجھن دُور کر دینا سو حج کرنے سے افضل ہے۔'' اور ابنِ شہاب زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کی روایت سے بتایا کہ ''کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔'' حضرت سیدنا یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں اس گفتگو کے بعد سیدنا امام مالک

رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جانِ آفرین کے سُپرد کردی۔"

(بُسْتَانُ الْمُحَدِّثِیْن، ص ۳۹)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن گویا اس بات کے مصداق تھے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینے والوں اور برائی سے منع کرنے والوں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کس قدر راضی ہوتا ہے اور ان پر کس قدر رحمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کا نزول ہوتا ہے اور ان کو کس قدر انعامات عطا فرماتا ہے۔

ایک سال کی عبادت کا ثواب

چنانچہ سیدنا امام محمد غزالی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کیا! **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو بلائے اور اسے نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اس کی جزا کیا ہے؟ فرمایا: "میں اسکی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیاء آتی ہے۔" (مکاشفۃ القلوب، ص ۴۸)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیکی کی دعوت دینے کے کس قدر فضائل و برکات ہیں۔ تو ابھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی باہر جا کر لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کریں گے۔ جو نماز نہیں پڑھتے ان کو نمازوں کی دعوت دیں گے اور جو مسجدوں سے دور ہیں، اُنہیں مسجد میں آنے کی دعوت پیش کریں گے اور جو سنتوں

سے دور ہیں۔ اُن کو سنتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں گے۔ تاکہ سب مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے والے بن جائیں۔

علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے اسلامی بھائی میرے دائیں جانب تشریف لے آئیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** کے آداب بیان کئے جائیں گے اور جو اسلامی بھائی باہر نہیں جاسکتے وہ مسجد ہی میں تشریف رکھیں کہ مسجد میں بھی سنتوں بھرے درس کا سلسلہ جاری رہے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

ہزار رکعت سے بہتر

سرورِ عالَم نورِ مُجسم، شہنشاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوذر! تیرا صبح کے وقت کتابُ اللہ سے ایک آیت سیکھنا تیرے لیے سو رکعتیں ادا کرنے سے اچھا ہے اور تیرا صبح کے وقت علم کی ایک بات سیکھنا ہزار رکعت نماز پڑھنے سے اچھا ہے خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو۔

(سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی فضل من تعلم القرآن، الحدیث ۲۱۹، ج ۱، ص ۱۴۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمِ دین سیکھنے سکھانے، نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

بیان نمبر9:

نیکی کی دعوت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''کفن چوروں کے انکشافات'' میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''جب جُمعرات کا دن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال، ج۱، ص۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کے لئے ہونا چاہئے۔ مگر بدقسمتی سے آج ہماری اکثریت نیکی کے راستے سے دور ہوتی جارہی ہے۔ شاید اسی وجہ سے ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ کوئی بیمار ہے تو کوئی قرضدار، کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے تو کوئی تنگدست و بے روزگار، کوئی اولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اولاد کی وجہ سے بیزار۔

الغرض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ یقیناً یہ سب پریشانیاں

ہماری شامتِ اعمال کا نتیجہ ہیں، نجات تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ رَبُّ العٰلمین جَلَّ جَلَالُہٗ کی اطاعت اور مؤمنین پر رحم وکرم فرمانے والے رسول کریم رؤوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کی اِتباع میں ہے۔

بُرائی سے روکنے کا عظیم جذبہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں جن اعمال کے کرنے کا حکم فرمایا ان اعمال میں سے بہت ہی اہم ترین عمل نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔ جو خوش نصیب اس عمل کو کرتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی کیسی مدد فرماتا ہے جیسا کہ والیِ مصر احمد بن طولون بڑا ہی سفاک اور خونریز بادشاہ تھا۔ مگر اسکے باوجود اس کو مقدمات میں ظالم ومظلوم کے درمیان عدل کرنے کا بڑا جذبہ تھا۔ ایک دن اس کا لڑکا عباس ایک گانے والی عورت کے ساتھ چلا جارہا تھا اور اس کا غلام ہاتھ میں ستار لئے جارہا تھا۔ ایک عالمِ باعمل نے یہ منظر دیکھا تو ایک دم نیکی کی دعوت پیش کرنے کا عظیم جذبہ سینے میں بیدار ہوگیا غضب وجلال میں بے قرار ہوکر دوڑ پڑے اور غلام کے ہاتھ سے ستار چھین کر زمین پر اسطرح پٹخ دیا کہ وہ چور چور ہوکر بکھر گیا۔ عباس نے غضب ناک ہوکر اپنے باپ احمد بن طولون کی کچہری میں اس حقانی عالم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر مقدمہ دائر کردیا جب یہ پیکرِ علم وعمل کچہری میں پہنچا تو احمد بن طولون نے سوال کیا، کیا واقعی تم نے ستار کو توڑا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ''جی ہاں! احمد بن طولون نے تیور بدل کر بڑے غصے میں پوچھا، کیا تمہیں علم تھا کہ وہ ستار

کس کا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جی ہاں! وہ آپ ہی کے فرزند عباس کا تھا۔ احمد بن طولون نے پوچھا کہ پھر بھی تم نے میرے اعزاز کا کچھ بھی خیال نہیں رکھا؟ عالم صاحب نے نہایت ہی بے خوفی کے ساتھ جواب دیا عالیجاہ! یہ کیوں کر ممکن ہوسکتا ہے؟ کہ میں ایک گناہ ہوتے ہوئے دیکھوں اور آپ کے اعزاز کے خوف سے خاموش رہوں۔ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پ ۱۰، التوبۃ: ۷۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور مسلمان مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔

میٹھے میٹھے مصطفٰی شبِ اسراء کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد مبارک ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔“

(المسند للامام احمد بن حنبل مسند علی بن ابی طالب، الحدیث: ۱۰۹۵، ج ۱، ص ۶۷۸)

اس محترم عالم صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ کی یہ حق نما تقریر تاثیر کا تیر بن کر احمد بن طولون کے دل میں پیوست ہوگئی۔ ایک دم اُس کا غصہ ٹھنڈا ہوگیا اور اُس نے یہ کہہ دیا کہ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ کو مجاز بناتا ہوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ پورے شہر میں جو بات بھی خلافِ شرع دیکھیں اُس کو برباد اور تہس نہس کردیں۔

غیرِ حق کے سامنے مومن کا سر جھکتا نہیں وہ طوفاں ہے پہاڑوں سے بھی جو رکتا نہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں یہ درس ملا کہ اگر کوئی جذبۂ اخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت عام کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے کلام میں ایسی تاثیر پیدا فرماتا ہے کہ سامنے والے چاہے کتنے ہی سخت دل کیوں نہ ہوں اُن کے سخت دل بھی پگھل کر موم بن جاتے ہیں۔ نیکی کی دعوت کی برکت سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُن کے دلوں میں جوشِ ایمانی پیدا فرما دیتا ہے۔ اور وہ اسلامی بھائی جو پہلے مسجدوں کے قریب تک نہیں آتے تھے، نمازیں پڑھنے میں ان کا دل نہیں لگتا تھا۔ سنتوں پر عمل کرنے کا ان کو شوق تک نہیں ہوتا تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت کی برکت سے ان کے اندر نمازوں کا بھی جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور سنتوں پر عمل کرنے کا ذہن بھی بن جاتا ہے۔

یاد رکھئے کہ اگر ہمارے نیکی کی دعوت دینے پر کوئی شخص گناہوں سے تائب ہو کر نمازی بن گیا، سنتوں کا آئینہ دار بن گیا تو وہ ہمارے لئے ثواب جاریہ کا عظیم ذریعہ بن جائے گا کیونکہ حدیث پاک میں ہے: ''اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ۔ یعنی نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر، الحدیث ۲۶۷۹، ج ٤، ص ۳۰۵)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ ''جس نے ہدایت و بھلائی کی دعوت دی اسے اس بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی اسے اس گمراہی کی

پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کمی نہ ہوگی۔

(صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة، الحدیث ۲۶۷٤، ص ۱٤۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی دعا کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد سے باہر جا کر لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کی جائے گی اگر آپ بھی ہمارے ساتھ شرکت فرمائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو ڈھیروں نیکیاں ملیں گی۔ **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے اسلامی بھائی میری سیدھی جانب تشریف لے آئیں اور جو باہر نہیں جاسکتے وہ مسجد ہی میں تشریف رکھیں کہ مسجد میں بھی سنتوں بھرے درس کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد میں بیٹھنے سے ڈھیروں نیکیاں حاصل ہوتی ہیں

اطمینان وسکون کا نزول

چنانچہ **سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو قوم کتاب اللہ کی تلاوت کے لیے اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو اور ایک دوسرے کے ساتھ درس کی تکرار کرے تو اُن پر (۱) سکینہ (اطمینان وسکون) نازل ہوتا ہے (۲) رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے (۳) فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں (۴) اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا... الخ، باب فضل الاجتماع... الخ، حدیث: ۲۶۹۹، ص ۱٤٤۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں **علم دین** سیکھنے سکھانے، **نیکی کی دعوت** دینے اور **برائی سے منع** کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

بیاناتِ مغرب

بیان نمبر1:

حِلم وبُردُ باری

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ "رسائلِ عطاریہ" (حصہ دوم) کے صفحہ 18 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ عزوجل اُس سے راضی ہو، اسے چاہئے مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے۔" (فردوس الاخبار للدیلمی، الحدیث:۶۰۸۳، ج۲، ص۲۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حلم و بردباری یعنی نرمی اختیار کرنے اور کوئی ہم پر ظلم و زیادتی کرے اس پر صبر کرنے کے فضائل قرآن و حدیث میں بے شمار بیان کئے گئے ہیں چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَۚ (پ۴، ال عمرٰن:۱۳۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی تحریر فرماتے ہیں: ''اس آیت سے چند فائدے حاصل ہوئے ﴿1﴾ اللّٰہ تعالیٰ کے بندوں پر مہربانی کرنا بہترین عبادت ہے کہ رب تعالیٰ نے مُتَّقِین کی صِفَت میں پہلے اس کا ذکر کیا، شیخ سعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: اگر خالق کی بخشش چاہتے ہو تو مخلوق سے بھلائی کرو ﴿2﴾ جن لوگوں کے ساتھ (حسن) سلوک کرنے سے نفس روکے ان سے (حسن) سلوک کرنا بڑی بہادری ہے ﴿3﴾ اپنے ذاتی معاملات میں لوگوں کو معافی دینا بہت محبوب ہے ﴿4﴾ جو خدا تعالیٰ کا محبوب بننا چاہے وہ نیک اعمال کر کے محسن بنے۔

بُرائی کے بدلے بھلائی

تفسیرِ کبیر میں ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: ''احسان یہ نہیں کہ تو بھلائی کے عوض بھلائی کر دے، یہ تو بدلہ چکانا ہے، احسان یہ ہے کہ جو تیرے ساتھ برائی کریں تو ان سے بھلائی کر۔''

(التفسیر الکبیر، اٰلِ عِمْرٰن، تحت الآیۃ: ۱۳۴، ج۳، ص۳۶۷)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''جنت میں لے جانے والے اعمال'' صَفحہ 559 پر ہے:

عزت میں اضافہ

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیب

پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''صدقہ مال میں کچھ کمی نہیں کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کے عفو و درگزر سے کام لینے کی وجہ سے اسکی عزت میں اضافہ فرماتا ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجزی اختیار کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکو بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث: ۲۵۸۸، ص ۱۳۹۷)

اَمن و ھدایت والے

حضرتِ سیدنا سَخْبَرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو بندہ عطا پر شکر کرے، آزمائش پر صبر کرے، ظلم کر بیٹھے تو اِستِغفار کرے اور اگر اس پر ظلم کیا جائے تو معاف کردے، یہ فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہو گئے تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: ''یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کے لئے کیا ہے؟'' فرمایا: ''ایسے لوگ ہی امن اور ہدایت والے ہیں۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی من اسمہ سخبرۃ الازدی، الحدیث: ۶۶۱۳، ج ۷، ص ۱۳۸)

معاف کرو! مغفرت پاؤ!

حضرتِ سیدنا عبدُ اللّٰہ بن عَمْرُو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیوں کے تاجور، سلطانِ بحر و بَر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''رحم کیا کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور معاف کر دیا کرو تمہاری مغفرت کر دی جائے گی۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ عن عمرو بن العاص، الحدیث: ۶۵۵۲، ج۲، ص۵۶۵)

بُردبَاری کی اعلیٰ مثال

حضرت امام زَین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لونڈی آپ کو وضو کرانے کے لئے بھرا لوٹا لائی، اس کے ہاتھ سے وہ لوٹا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر گر گیا اور آپ زخمی ہو گئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا، وہ بولی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ (اور غصہ پینے والے) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں نے غصہ پی لیا، وہ بولی: وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (اور لوگوں سے درگزر کرنے والے) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: رب عَزَّوَجَلَّ تجھے معافی دے (میں نے بھی معاف کیا)، وہ بولی: وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (اور احسان کرنے والے اللہ کے محبوب ہیں) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: جا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے آزاد ہے۔ (تفسیر روح المعانی، اٰلِ عمرٰن، تحت الآیۃ: ۱۳۴، ج۲، ص۳۷۴)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 472 صفحات پر مشتمل کتاب ''بیانات عطاریہ'' (حصہ دوم) صفحہ 22 اور 29 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پیشگی معاف کر دینے اور غصہ ضبط کرنے کے بارے

میں نقل فرماتے ہیں:

پیشگی مُعاف کرنے کی فضیلت

احیاء العلوم، جلد 3، صفحہ 219 میں ہے: ایک شخص دُعا مانگ رہا تھا: ''یا اللہ! میرے پاس صَدَقہ وخیرات کے لئے کوئی مال نہیں بس یہی کہ جو مسلمان میری بے عزتی کرے میں نے اُسے مُعاف کیا۔'' سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر وحی آئی: ''ہم نے اِس بندے کو بخش دیا۔'' (شعب الایمان للبیھقی، باب فی حسن الخلق، فصل فی التجاوز... الخ، الحدیث: ۸۰۸۴، ج۶، ص۲۶۱، ۲۶۲)

دل میں نورِ ایمان پانے کا ایک سبب

حدیثِ پاک میں ہے: ''جس شخص نے غصہ ضَبط کرلیا باوُجود اِس کے کہ وہ غصہ نافِذ کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے دل کو شکون وایمان سے بھر دیگا۔'' (الجامع الصغیر للسیوطی، حرف المیم، الحدیث: ۸۹۹۷، ص ۵۴۱)

یعنی اگر کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچ گئی اور غصہ آ گیا، یہ بدلہ لے سکتا تھا مگر مَحض رضائے الٰہی کی خاطِر غصہ پی گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو شکونِ قلب عطا فرمائے گا اور اس کا دل نورِ ایمان سے بھر دے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حلم و بردباری کا جذبہ پانے کا ایک بہترین

ذریعہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر بھی ہے، آیئے میں آپ کو مدنی قافلے کی مَدَنی بہار سناتا ہوں: چنانچہ

مَنڈن گڑھ ضلع رتنا گری مہاراشٹر (ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ سن 2002ء کی بات ہے، میں بُرے دوستوں کی صُحبت کے باعِث غنڈہ گینگ میں شامل ہوگیا۔ لوگوں کو مارنا پیٹنا اور گالیاں بکنا میرا معمول تھا، جان بوجھ کر جھگڑے مول لیتا، جو نیا فیشن آتا سب سے پہلے میں اپناتا، دن میں کئی بار کپڑے تبدیل کرتا سوائے جینز (jeans) کے دوسری پینٹ نہ پہنتا، آوارہ دوستوں کے ساتھ گھوم پھر کر رات گئے گھر لوٹتا اور دن چڑھے تک سوتا رہتا۔ والِد صاحِب کا اِنتِقال ہو چکا تھا، بیوہ ماں سمجھاتی تو مَعَاذَ اللّٰہ زَبان درازی کرتا تھا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے کسی باعمامہ اسلامی بھائی نے ملاقات پر ایک رسالہ ''جنات کا بادشاہ'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) تحفے میں دیا، پڑھا تو اچھا لگا۔

رَمَضانُ الْمُبَارَک میں ایک دن کسی مسجد میں جانے کی سعادت ملی تو اتفاق سے ایک سبز سبز عمامے اور سفید لباس میں ملبوس سنجیدہ نوجوان پر نظر پڑی معلوم ہوا یہ یہاں مُعْتَکِف ہیں۔ اُنہوں نے درسِ فیضانِ سنت دیا تو میں بیٹھ گیا۔ بعدِ درس اُنہوں نے مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتائیں۔

ان اسلامی بھائی کا لباس اس قدر سادہ تھا کہ بعض جگہ پیوند تک لگے ہوئے تھے، جب اُن کیلئے گھر سے کھانا آیا تو وہ بھی بالکل سادہ تھا! میں ان کی سادگی سے بیحد زیادہ مُتأثِّر ہوا، مجھے ان سے مَحبَّت ہوگئی، میں ان سے ملاقات کیلئے آنے جانے لگا۔ اِتّفاق سے عیدُ الفِطر کے بعد ان اسلامی بھائی کا نِکاح تھا۔ یہ بے چارے غریب وتنگدست تھے مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ انہوں نے اس بات کا مجھے ذرا بھی اِحساس نہیں ہونے دیا اور نہ ہی کسی قسم کی مالی امداد کیلئے سُوال کیا۔ میں اور زیادہ مُتأثِّر ہوا کہ مَاشَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا ہے اور اس کے وابستگان کس قدر سادہ اور خوددار ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مَحبَّت میرے دل میں گھر کرتی چلی گئی حتّٰی کہ میں نے عاشِقانِ رسول کے ہمراہ "8 دن" کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا۔ میرے دل کی دنیا زیروزَبَر ہوگئی، قلب میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا اور میں نے گناہوں سے سچّی توبہ کر کے اپنی ذات کو دعوتِ اسلامی کے حوالے کردیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر وہ مَدَنی رنگ چڑھا کہ آج کل میں علاقائی مُشاوَرَت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے اپنے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

سادگی چاہئے عاجزی چاہئے
آپ کو ، گر چلیں قافلے میں چلو
خوب خود داریاں اور خوش اَخلاقیاں
آیئے سیکھ لیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول لائے سُنّت کے پھول
آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضان سنّت، باب آداب طعام، ج ۱، ص ۲۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت کی فضیلت** اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ **تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت، مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔** (تاریخ مدینۃ دمشق، انس بن مالک، ج ۹، ص ۳۴۳)

لہٰذا ہاتھ ملانے کے **14 مَدَنی پھول** قبول فرمایئے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر **549** سے بیان کریں)

☆☆☆☆☆☆

بیان نمبر2:

راہ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سُنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "رسائلِ عطاریہ" (حصہ دوم) کے صفحہ 15 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں: "مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔"

(مسند ابی یعلی، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث: ۶۳۸۳، ج۵، ص۴۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب، "فیضانِ سنّت" صفحہ 403 پر ہے:

گندھا ہوا آٹا دیدیا

حضرتِ سیِّدُنا حبیب عَجَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کے دروازے پر ایک سائل نے صدا لگائی، آپ کی زوجۂ محترمہ گندھا ہوا آٹا رکھ کر پڑوس سے آگ لینے گئی تھیں تاکہ روٹی پکائیں۔ آپ نے وہی آٹا اٹھا کر سائل کو دے دیا، جب وہ آگ لے کر آئیں تو آٹا ندارد (یعنی غائب) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اسے روٹی پکانے کے لیے لے گئے ہیں، بیوی پوچھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

نے خیرات کر دینے کا واقعہ بتایا وہ بولیں: سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ تو اچھی بات ہے مگر ہمیں بھی تو کچھ کھانے کے لئے درکار ہے! اتنے میں ایک شخص ایک بڑی لگن میں بھر کر گوشت اور روٹی لے آیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دیکھو تمہیں کس قدر جلد لوٹا دیا گیا، گویا روٹی بھی پکا دی اور گوشت کا سالن مزید بھیج دیا!

(روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات کرامات الاولیاء، حکایۃ نمبر ۳۲۸، ص ۲۷۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَدَقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! راہِ خدا میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی، آخرت میں اجر و ثواب کی حقداری تو ہے ہی، بعض اَوقات دنیا میں بھی اضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نعم البدل عطا کیا جاتا ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ راہِ خدا میں دینے سے بڑھتا ہے گھٹتا نہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دو عالَم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پَروَرْدگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: صَدَقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ تعالٰی مُعاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالٰی کی رِضا کی خاطِر انکساری کرتا ہے تو اللہ تعالٰی اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث: ۲۵۸۸، ص ۱۳۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن پاک میں **صَدَقہ وخیرات** کرنے والوں کے بے شمار **فضائل** بیان کیے گئے ہیں، چنانچہ **ارشاد باری تعالیٰ** ہے:

" فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ "

(پ ۱ البقرۃ: ۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔

"ہماری راہ میں اٹھائیں" کی تفسیر میں **صدرُ الافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی** علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: راہِ خدا میں خرچ کرنے سے یا **زکوٰۃ** مراد ہے یا **مُطْلَق اِنفاق**، خواہ فرض وواجب ہو جیسے زکوٰۃ، نذر، اپنا اور اپنے اہل کا نفقہ وغیرہ، خواہ مُستَحَب جیسے **صَدَقاتِ نافِلہ**، اَموات کا ایصالِ ثواب۔ گیارھویں، فاتحہ، تیجہ، چالیسواں وغیرہ بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب **صَدَقاتِ نافِلہ** ہیں اور قرآنِ پاک وکلمہ شریف کا پڑھنا، نیکی کے ساتھ اور نیکی ملا کر اجر وثواب بڑھاتا ہے۔

" رَزَقْنٰهُمْ " کی تفسیر میں صدرالافاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: **رزق** کو اپنی طرف نسبت فرما کر ظاہر فرمایا کہ **مال** تمہارا پیدا کیا ہوا نہیں، ہمارا عطا فرمایا ہوا ہے، اس کو اگر ہمارے حکم سے ہماری راہ میں خرچ نہ کرو تو تم نہایت

ہی بخیل ہو اور یہ بُخل نہایت قَبِیح۔ (خزائن العرفان)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدَقہ آگ سے پردہ ہے

حضرت مَیْمُونہ بنت سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ آپ نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صَدَقہ کے بارے میں ہماری راہ نمائی فرمائیے! فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر صَدَقہ کرے تو وہ (صَدَقہ) اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۶۲، ج ۲۵، ص ۳۵)

صَدَقہ کوتاہیوں کو مٹاتا ہے

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پَروَردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "صَدَقہ کوتاہیوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے آگ کو پانی۔"

(فردوس الاخبار للدیلمی، الحدیث: ۳۶۴۹، ج ۲، ص ۳۴)

صَدَقہ دینے والوں کے لئے قبر کی گرمی سے حفاظت اور بروزِ قیامت سایۂ رحمت کے حصول کی بشارت ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

قبر میں راحت، قیامت میں سایہ

حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے فرمایا: ''بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہوگا۔'' (شعب الایمان للبیھقی، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، الحدیث: ۳۳۴۷، ج۳، ص۲۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برائی کے ستّر دروازے بند

رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''صَدَقہ برائی کے ستّر دروازے بند کرتا ہے۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۴۴۰۲، ج۴، ص۱۰۹)

صُبح سویرے صَدَقہ دو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول، رسولِ مقبول، بی بی آمِنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''صُبح سویرے صَدَقہ دو کہ بَلا ''صَدَقہ'' سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔'' (شعب الایمان للبیھقی باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، الحدیث: ۳۳۵۳، ج۳، ص۲۱۴)

بُری موت سے حفاظت

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''خوش خُلُقی بَرَکت ہے اور

بدخُلقی کُحوست اور صَدَقہ بُری موت سے بچاتا ہے اور نیکی عمر بڑھاتی ہے۔"

(مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب النفقات... الخ، الحدیث: ۳۳۵۹، ج ۱، ص ۶۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسلمان کا صَدَقہ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "بے شک مسلمان کا صَدَقہ عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللّٰہ تعالیٰ اس کی بَرَکت سے صَدَقہ دینے والے سے تکبر و تفاخُر دور کر دیتا ہے۔" (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۳۱، ج ۱۷، ص ۲۲)

کچھ نہ کچھ صَدَقہ کریں

حضرت اُمِّ بُجَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے دروازے پر کوئی مسکین آتا ہے اور میں اسے دینے کے لیے کوئی چیز نہیں پاتی۔ تو ان سے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اگر تمہارے پاس اُسے دینے کے لئے جلے ہوئے گھر کے سوا کچھ نہ ہو تو وہی اسے دیدو۔"

(سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب حق السائل، الحدیث: ۱۶۶۷، ج ۲، ص ۲۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہے

نبی مکرم، رسولِ مُحتَشَم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے، جہنم سے دُور ہے اور بخیل اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، جہنم سے قریب ہے اور جاہل سخی، بخیل عابد سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ پیارا ہے۔'' (سنن الترمذی، ج۳، ص۳۸۷، حدیث:۱۹۶۸)

ہر مسلمان پر صَدَقہ ہے

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''ہر مسلمان پر صَدَقہ ہے۔ عرض کی گئی: اگر نہ پائے؟ فرمایا: اپنے ہاتھ سے کام کرے، اپنے کو نفع پہنچائے اور صَدَقہ بھی دے۔ عرض کی: اگر اس کی استطاعت نہ ہو یا نہ کرے؟ فرمایا: صاحبِ حاجت پریشان کی اعانت کرے۔ عرض کی: اگر یہ بھی نہ کرے؟ فرمایا: نیکی کا حکم کرے۔ عرض کی: اگر یہ بھی نہ کرے؟ فرمایا: شر سے باز رہے کہ یہی اُس کے لیے صَدَقہ ہے۔ (صحیح بخاری، ج۴، ص۱۰۵، حدیث:۶۰۲۲)

اہل پر خرچ کرنا صَدَقہ ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے، اگر ثواب کے لیے ہے تو یہ بھی صَدَقہ ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقة ...الخ، الحدیث:۵۳۵۱، ج۳، ص۵۱۱)

صَدَقہ بھی اور صلۂ رحمی بھی

شفیعُ الْمُذنبین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''مسکین کو صَدَقہ دینا صرف صَدَقہ ہے اور رشتہ والے کو دینا، صَدَقہ بھی ہے اور صلۂ رحمی بھی۔'' (سنن الترمذی، ج۲، ص۱۴۲، حدیث: ۶۵۸)

کنویں سے بھرنے سے پانی بڑھتا ہے

مُفسّرِ شہیر، حَکِیْمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان فرماتے ہیں: زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رہتی ہے، یہ تجربہ ہے، جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے وہ بظاہر بوریاں خالی کر لیتا ہے لیکن حقیقت میں مع اضافہ کے بھر لیتا ہے۔ گھر کی بوریاں چوہے، سُرسُری وغیرہ کی آفات سے ہلاک ہوجاتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جس مال میں سے صَدَقہ نکلتا رہے اُس میں سے خرچ کرتے رہو، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بڑھتا ہی رہے گا، کُنویں کا پانی بھرے جاؤ، تو بڑھے ہی جائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۳، ص۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پانے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر

کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔

آپ کی ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ

سکھر شہر (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: میں پکا دُنیا دار تھا اور مجھ پر ہر وقت دنیا کا دھن کمانے کی دُھن سُوار رہتی تھی، عملی دُنیا سے بہت دُور گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بعض عاشقانِ رسول کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی وہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں بار بار میرے پاس تشریف لاتے اور مجھے اجتماعی اِعتکاف کی دعوت دیتے مگر میں ٹال دیا کرتا۔ وہ بہت منجھے ہوئے تھے، گویا مایوس ہونا نہیں جانتے تھے، اُنہوں نے مجھے میرے حال پر چھوڑنا گوارا نہ کیا، مجھے نیکی کی دعوت دے کر اپنا ثواب گھرا کرتے رہے! اُن کی پیہم انفرادی کوشش کے نتیجے میں مجھ پاپی و بدکار پکّے دنیا دار کا دل بھی آخر کار پسیج ہی گیا اور میں آخری عَشَرَہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک (غالباً ۱۴۱۰ھ-1990ء) میں اُن کے ساتھ مُعْتَکِف ہو گیا۔ مجھ دنیا دار کو کیا معلوم تھا کہ عاشقوں کی دنیا ہی کوئی اور ہوتی ہے! واقعی عاشقانِ رسول کی صحبت نے مجھ پر رنگ چڑھا دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نمازی بن گیا، میں نے داڑھی رکھ لی اور عمامہ شریف کا تاج سجا لیا۔ تحدیثِ نعمت کے لئے ایک بات عرض کرتا ہوں: مجھے وہاں یہ مسئلہ بھی سیکھنے کو ملا کہ قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کئے پیشاب وغیرہ کرنا حرام ہے۔ سُوءِ اتفاق سے اِعتکاف والی مسجد

کے اِستنجا خانوں کا رُخ غلط تھا۔ میں نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہاتھوں ہاتھ کاریگروں کو بلوا کر اپنی جیب سے اَخراجات پیش کر کے استنجا خانوں کے رُخ دُرُست کروالئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِعتکاف کے بعد سے اب تک کئی بار عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرے سفر کی سعادتیں مل چکی ہیں۔

حُبِّ دنیا سے دل پاک ہو جائیگا مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتکاف
جامِ عشقِ نبی ہاتھ میں آئیگا مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، ج ۱، ص ۱۴۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

صحیح پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ''جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالك، ج ۹، ص ۳۴۳)

لہٰذا بات چیت کے 12 مَدَنی پھول قبول فرمائیے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر 554 سے بیان کریں)

☆☆☆☆☆☆

بیان نمبر3:

دنیا کی مَذَمَّت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "بیاناتِ عطاریہ" (حصہ اوّل) صَفْحَہ 288 پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جس نے مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا وہ اُس وقت تک نہیں مَرے گا جب تک جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ ... الخ، الحدیث: ۲۵۹۱، ج۲، ص۳۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وِیران مَحَل

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّد بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بیان فرماتے ہیں کہ میرا ایک بار کُوفہ جانا ہوا، وہاں ایک سرمایہ دار کے عالیشان مَحَل پر میری نظر پڑی جس سے عیش و تَنَعُّم خوب جھلک رہا تھا، دروازے پر غُلاموں (نوکروں) کا جُھرمَٹ تھا اور دَریچے میں ایک خوش گلو کنیز یہ نغمہ الاپ رہی تھی:

اَلَا یَا دَارُ لَا یَدْخُلْکِ حُزْنٌ وَّ لَا یَعْبَثْ بِسَاکِنِکِ الزَّمَانُ

یعنی اے مکان! تجھ میں کبھی غم نہ داخل ہو! اور تیرے اندر رہنے والوں کو زمانہ کبھی بھی پامال نہ کرے۔

کچھ عرصہ بعد میرا پھر اُس محل سے گزر ہوا تو اُس کے دروازے پر سیاہی چھا رہی تھی، نوکر چاکر غائب تھے اور اُس ویران محل پر بوسیدگی و شکستگی کے آثار نمایاں تھے۔ زبانِ حال، مرورِ زمانہ کے ہاتھوں اس کی ناپائیداری ظاہر کر رہی تھی۔ فنا کے قلم نے اُس کی دیواروں پر آرائش و زیبائش کی جگہ بربادی و عبرت کو عبارت کر دیا تھا اور اب وہاں خوشی و مسرت کے بجائے فنا کی لَے میں رنج و وحشت کا نغمہ گونج رہا تھا۔

میں نے اُس محل کی وحشت انگیز ویرانی کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سرمایہ دار مر گیا، خُدّام رخصت ہو گئے، بھرا گھر اُجڑ گیا، عظیم الشان محل ویران ہو گیا، جہاں ہر وقت لوگوں کی آمد و رفت سے رونق رہتی تھی اب وہاں سناٹا چھا گیا۔

حضرت جُنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: ”میں نے اُس ویران محل کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک کنیز کی نحیف (یعنی کمزور) آواز آئی، میں نے اُس سے پوچھا: اس محل کی شان و شوکت اور اس کی چمک دمک کہاں گئی؟ اس کی روشنیاں، اس کے جگمگ جگمگ کرتے قمقمے کیا ہوئے؟ اور اس میں بسنے والوں پر کیا بیتی؟ میرے استفسار پر وہ بوڑھی کنیز اشکبار ہو گئی اور اس نے ویران محل کی

داستانِ غم نشان سنانا شروع کی اور کہا: اس کے مکین (یعنی رہنے والے) عارضی طور پر یہاں رہائش پذیر تھے، ان کی تقدیر نے ان کو قصر سے قبر میں منتقل کر دیا۔ اس ویران محل میں رہنے والے ہر فرد خوش حال اور اس کے سارے اسباب و مال کو زوال لگ گیا، اور یہ کوئی نئی بات نہیں، دنیا کا تو یہی دستور ہے کہ جو بھی اس میں آتا اور خوشیوں کا گنج پاتا ہے بالآخر وہ موت کا رنج پاتا اور ویران قبرستان میں پہنچ جاتا ہے۔ جو اس دنیا سے وفا کرتا ہے یہ اُس کے ساتھ بے وفائی ضرور کرتی ہے۔ میں نے اُس کنیز سے کہا: ایک بار میں یہاں سے گزرا تھا تو اس دریچے میں ایک کنیز یہ نغمہ گا رہی تھی:

اَلَا یَا دَارُ لَا یَدْخُلْکِ حُزْنٌ وَ لَا یَعْبَثْ بِسَاکِنِکِ الزَّمَانُ

یعنی اے مکان! تجھ میں کبھی غم نہ داخل ہو اور تیرے اندر رہنے والوں کو زمانہ کبھی بھی پامال نہ کرے۔

وہ کنیز بلک بلک کر رونے لگی اور بولی: وہ بدنصیب گلوکارہ میں ہی ہوں، اس ویران محل کے مکینوں میں سے میرے سوا اب کوئی زندہ نہیں رہا۔ پھر اُس نے ایک آہِ سرد دلِ پُر درد سے کھینچ کر کہا: افسوس ہے اُس پر جو یہ سب کچھ دیکھ کر بھی (فانی) دنیا کے دھوکے میں مُبتلا رہتے ہوئے اپنی موت سے غافل ہو جائے۔

(روض الریاحین، الحکایۃ الرابعۃ عشرۃ بعد المئتین، ص ۲۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبرت ہی عبرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ویران مَحَل کی حِکایت اپنے مکینوں کے فنا کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اُترنے کا کیسا عبرت ناک منظر پیش کررہی ہے! آہ! وہ لوگ فانی دنیا کی آسائشوں کے باعث مسرور وشاداں، زوال وفنا سے بے خوف، موت کے تصور سے ناآشنا، لذّاتِ دنیا میں بدمست تھے۔ اِس دارِ ناپائیدار میں یکایک موت سے ہمکنار ہونے کے اَندیشے سے نابلد، پُختہ وعمدہ مکانات کی تعمیرات کرنے، ان کو دیدہ زیب اشیاء سے مُزَیَّن(DECORATE) کرنے میں مصروف تھے قبر کے اندھیروں اور اس کی وَحشتوں سے بے نیاز جگمگ جگمگ کرتی قندیلوں اور قُمقُموں سے اپنے مکانوں کو روشن کرنے میں مشغول تھے، اہل وعیال کی عارضی اُنسیّت، دوستوں کی وقتی مُصاحبت اور خُدّام کی خوشامدانہ خدمت کے بھرم میں قبر کی تنہائی کو بھولے ہوئے تھے، مگر آہ! یکایک فنا کا بادَل گرجا، موت کی آندھی چلی اور دنیا میں تادیر رہنے کی ان کی اُمیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے مُسرّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے ویران کردیئے۔ روشنیوں سے جگمگاتے قُصُور سے گُھپ اندھیری قُبور میں اُنہیں منتقل کردیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کل تک اہل وعیال کی رونقوں میں شاداں ومَسرور تھے اور آج قُبور کی وَحشتوں اور تنہائیوں میں مغموم ورنجور ہیں۔

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دنیا کا دھوکہ

اِس حکایت کے آخر میں کنیز کی نصیحت میں بھی عبرت کے **بے شمار مَدَنی پھول** ہیں، مگر افسوس ہے اُس پر جو دنیا کی نیرنگیاں دیکھنے کے باوُجود بھی اس کے دھوکے میں مُبتَلا رہے اور موت سے یکسر غافِل ہو جائے۔ واقعی جو دُنیاوی زندگی کے دھوکے میں پڑ کر اپنی موت اور قبر و حشر کو بھول جائے اور **اللہ تعالیٰ** کو راضی کرنے کے لئے عمل نہ کرے، نہایت ہی قابلِ مذمّت ہے۔ اِس دھوکے سے بچنے کے لئے ہمیں **ہمارا پروردگار** خود تنبیہ فرما رہا ہے، چُنانچہ پارہ **22** سُورۃُ الْفَاطِر کی آیت نمبر **5** میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۪ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

ترجمۂ کنز الایمان: اے لوگو بے شک **اللہ** کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں **اللہ** کے حلم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی (یعنی شیطان)۔ (پ۲۲، الفاطر: ۵)

یقیناً جو موت اور اس کے بعد والے مُعامَلات سے آگاہ ہے وہ دنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بانس کی جَھونپڑی

منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا نوح علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک سادہ سی بانس کی جَھونپڑی میں رہائش اختیار فرمائی، عرض کیا گیا: بہتر تھا کہ آپ کوئی عمدہ مکان تعمیر فرما لیتے، فرمایا: جو مر جائے گا (یعنی جس کو موت کا یقین ہے) اس کے لئے یہ بھی بہت ہے۔

(العقد الفرید، کتاب الزمردۃ فی المواعظ والزھد، قولھم فی الموت، ج۳، ص۱۳۶)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی مَحَل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اس جَہل سے تُو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے بہتر زادِ راہ

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز نے اپنے ایک خُطبے میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! دنیا تمہارا باقی رہنے والا ٹھکانہ نہیں ہے

یہ تو وہ دارِ ناپائیدار ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فنا ہونا اور اس کے رہنے والوں پر یہاں سے رخصت ہوجانا لکھ دیا ہے۔ عنقریب مضبوط اور آباد مکان ٹوٹ پھوٹ کر ویران ہوجائیں گے اور ان مکانات کے کتنے ہی ایسے مکین جن پر رشک کیا جاتا ہے بَعْجَلَت تمام (یعنی جلد تر) رخصت ہوجائیں گے، پس اے لوگو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اس (دنیا) میں سے عمدہ چیز (یعنی نیکیاں) لے کر اچھے حال میں نکلو اور توشۂ سفر لے لو۔ پس بہترین توشہ تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثانی، ج ۵، ص ۲۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا برباد ہو کر رہے گی

کروڑوں شافعیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ایک بار بیان میں ارشاد فرمایا: ”بے شک دنیا پھسلنے کی جگہ اور ذلّت کا گھر ہے، اس کی آبادی برباد ہونے والی اور اس کے ساکنین یعنی باشندے قبروں میں پہنچنے والے ہیں، اس کا حُصول اس سے جُدائی پر موقوف ہے اور اس کی دولت مندی، تنگدستی کی طرف پھرنے والی ہے، اس میں زیادتی حقیقت میں تنگی ہے اور اس میں تنگی دراصل آسانی ہے، پس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گھبرا کر توبہ کر اور اس کے عطا کردہ رزق پر راضی رہ، دارِ بقا (یعنی آخرت) کے اَجر کو دارِ فنا (یعنی دنیا) کے بدلے میں ضائع نہ کر، تیری زندگی ڈھلتا سایہ اور

گرتی دیوار ہے، اپنے عمل میں زیادتی اور اَمَل (یعنی دنیاوی اُمید) میں کمی کر۔"

(الزھد و قصر الامل، ازھد الناس و احوذ الناس، ص ٦١)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا آخرت کی تیاری کیلئے مخصوص ہے

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سب سے آخری خطبہ جو ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی ہے: "اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا محض اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذریعے آخرت کی تیاری کرو اور اس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دنیا محض فانی اور آخرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح نہ دو کیونکہ دنیا مُنْقَطِع ہونے والی ہے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (روک اور) ڈھال اور اُس تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔"

(الزھد و قصر الامل، ازھد الناس و احوذ الناس، ص ٦١)

ہے یہ دنیا بے وفا آخر فنا
نہ رہا اس میں گدا نہ بادشہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقل مند کو چاہئے کہ وہ اپنی گزشتہ زندگی کا

جائزہ لے، اپنے گناہوں پر نادِم ہو کر ان سے سچّی توبہ کرے، زیادہ دیر زندہ رہنے کی اُمّید کے دھوکے میں نہ پڑے بلکہ قبر و آخرت کی تیاری کے لئے فوراً نیک اَعمال میں لگ جائے، دَولت و مال اور اَہل و عِیال کی مَحَبَّت میں نہ نیکیاں چھوڑے نہ گناہوں میں پڑے کہ ان سب کا ساتھ تو دم بھر کا ہے اور نیکیاں قبر و آخرت بلکہ دنیا میں بھی کام آئیں گی۔ نیکیوں کا جذبہ پانے، دنیا کی محبت سے جان چھڑانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروائیے۔ آپ کی ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ

ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی کا بیان ہے کہ جُمَادَی الاخریٰ ۱۴۲۹ھ، جون 2008ء میں ہمارا مَدَنی قافِلہ اوکاڑہ (پنجاب۔ پاکستان) پہنچا۔ وہاں پر ایک باریش (یعنی داڑھی والے) عمر رسیدہ اسلامی بھائی سے میری مُلاقات ہوئی۔ ان کے سر پر سبز سبز عمامہ شریف اپنے جلوے لُٹا رہا تھا۔ دوران گفتگو انہوں نے انکشاف کیا کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے میں اپنے

علاقے کا نامی گرامی بدمَعاش تھا۔ میں شراب کا ایسا رَسیا تھا کہ جب کہیں جاتا تو شراب کے کنستر میری گاڑی میں دھرے ہوتے۔ میں اپنے ساتھ گن مین رکھتا اور خود بھی مُسلح رہتا تھا۔ میرے کالے کرتُوتوں کی وجہ سے لوگ مجھ سے اس قدر نفرت کرتے کہ میرے قریب سے گزرنا پسند نہ کرتے تھے۔

میں "مَدَنی ماحول" میں کیسے آیا، اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ہمارے عَلاقے میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین مجھے بھی نیکی کی دعوت دینے کے لئے آیا کرتے، مگر میں غفلت کی گہری وادیوں میں گم تھا اس لئے ان کی دعوت توجُّہ سے سننے کے بجائے ان کا ہاتھ پکڑ کر بولتا: "میرے ساتھ بیٹھ کر شراب پیو۔" اُن کو کبھی ڈانٹتا تو کبھی جھاڑتا مگر وہ موقع پا کر پھر اِنفرادی کوشش کے لئے آجایا کرتے۔ یوں ایک طویل عرصہ وہ مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے رہے اور میں سُنی ان سُنی کرتا رہا۔ ایک روز میرے دل میں خیال آیا کہ یہ بے چارے اتنے عرصے سے مجھ پر کوششیں کر رہے ہیں کیوں نہ آج ان کی بات توجہ سے سن لی جائے دیکھوں تو سہی آخر یہ کہتے کیا ہیں! اب کی بار اسلامی بھائی "نیکی کی دعوت" دینے آئے تو میں نے بڑی توجُّہ سے اُن کی دعوت سُنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان کہ ان کی دعوت میرے دل میں اُتر گئی اور لَبَّیک (یعنی میں حاضر ہوں) کہتے ہوئے اُن کے ساتھ مسجد کی طرف چل دیا، غالباً ہوش

سنبھالنے کے بعد زندگی میں پہلی بار میں مسجد کے اندر داخل ہوا۔ عاشقانِ رسول کی صُحبت اور مسجد میں ہونے والے سنّتوں بھرے بیان نے میرے دل کی کیفیت کو بدل کر رکھ دیا۔ میں نے اسلامی بھائیوں کے پاس آنا جانا شروع کر دیا اور پھر سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے سلسلے میں مرید بن گیا۔ مرید تو کیا ہوا میرے انداز بدلتے چلے گئے۔ میں نے سب گناہوں سے توبہ کر لی، شراب پینا چھوڑ دی، نمازی بن گیا، سنّت کے مطابق داڑھی اور سر عمامہ شریف سے "سرسبز" ہو گیا۔ لوگ میری اس تبدیلی پر حیران تھے۔ بعضوں کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس قدر بگڑا ہوا انسان بھلا کیسے سدھر سکتا ہے! ایک روز عجیب چکّر ہوا کہ دو اخباری نمائندے میرے قریب سے گزرے تو ایک نے میری طرف اشارہ کر کے دوسرے کو بتایا یہ وُہی شخص ہے، میرا تبدیل شدہ حُلیہ دیکھ کر دوسرے کو یقین نہ آیا اور اُس نے مجھ سے باقاعدہ تصدیق کی کہ کیا آپ واقعی "وہی" ہیں؟ میرے ہاں کرنے پر وہ دم بخود رہ گیا اور کہنے لگا کہ اپنی تبدیلی کا راز بتایئے ہم اخبار میں آپ کی خبر چھاپیں گے۔ مگر میں نے منع کر دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں ہیں کہ مجھ جیسا رُسوائے زمانہ انسان بھی صلوٰۃ وسنّت کی راہ پر چلنے لگا اور مُعاشرے کا ایک باعزت فرد بن گیا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت کی فضیلت** اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔"** (تاریخ مدینۃ دمشق، انس بن مالک، ج۹، ص۳۴۳)

لہٰذا اسلام کے **11 مَدَنی پھول** قبول فرمایئے (اس کتاب کے صفحہ نمبر **539** سے بیان کریں)

میت کو غسل دینے کی فضیلت

فرمانِ مصطفی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: "جس نے میت کو غسل دیا پھر اس کی پردہ پوشی کی تو اللہ عزَّوجلَّ اس کے گناہوں کو دھوئے گا اور جس نے میت کو کفنایا تو اللہ عزَّوجلَّ اسے سُندس (یعنی نہایت باریک اور نفیس کپڑے) کا لباس پہنائے گا۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۸۰۷۸، ج۸، ص۲۸۱)

بیان نمبر4:

قَبْر کی پُکار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالہ ''عفو ودرگزر کی فضیلت'' میں دُرود شریف کے متعلق حدیث پاک بیان فرماتے ہیں کہ سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب الیاء بالحدیث: ۸۲۱۰، ج۲، ص۴۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبرت کے مَدَنی پھول

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک جنازے کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے، وہاں ایک قبر کے پاس بیٹھ کر غور وفکر میں ڈوب گئے، کسی نے عرض کی: ''یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن! آپ یہاں تنہا کیسے تشریف فرما ہیں؟ فرمایا: ''ابھی ابھی ایک قبر نے مجھے پکار کر بلایا اور بولی: اے عمر بن عبد العزیز! مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس قبر سے کہا: مجھے ضرور بتا! وہ کہنے لگی: جب کوئی میرے اندر آتا

ہے تو میں اس کا کفن پھاڑ کر جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی اور اس کا گوشت کھا جاتی ہوں! کیا آپ مجھ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا: ضرور بتا! تو کہنے لگی: ''ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، گھٹنوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو قدموں سے جدا کر دیتی ہوں'' اتنا کہنے کے بعد حضرتِ سیدنا عمر بن عبدالعزیز ہچکیاں لے کر رونے لگے، جب کچھ افاقہ ہوا تو کچھ اس طرح عبرت کے مدنی پھول لٹانے لگے:

اے اسلامی بھائیو! اس دنیا میں ہمیں بہت تھوڑا عرصہ رہنا ہے، جو اس دنیا میں (سخت گنہگار ہونے کے باوجود) صاحبِ اقتدار ہے وہ (آخرت میں) انتہائی ذلیل وخوار ہے، جو اس جہاں میں مالدار ہے وہ (آخرت میں) فقیر ہوگا، اس کا جوان بوڑھا ہو جائے گا اور جو زندہ ہے وہ مر جائے گا، دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے! کیونکہ تم جانتے ہو کہ یہ بہت جلد رخصت ہو جاتی ہے۔ کہاں گئے تلاوتِ قرآن کرنے والے؟ کہاں گئے بیت اللہ کا حج کرنے والے؟ کہاں گئے ماہِ رمضان کے روزے رکھنے والے! خاک نے ان کے جسموں کا کیا حال کر دیا! قبر کے کیڑوں نے ان کے گوشت کا کیا انجام کر دیا! ان کی ہڈیوں اور جوڑوں کے ساتھ کیا ہوا! اللہ عزوجل کی قسم! دنیا میں یہ آرام دہ نرم نرم بستر پر ہوتے تھے لیکن اب وہ اپنے گھر والوں اور وطن کو چھوڑ کر راحت کے بعد تنگی میں ہیں، ان کی بیواؤں نے دوسرے نکاح کر کے دوبارہ

گھر بسا لئے، ان کی اولاد گلیوں میں در بدر ہے، ان کے رشتہ داروں نے ان کے مکانات و میراث آپس میں بانٹ لی۔ وَاللّٰہ! ان میں کچھ خوش نصیب ہیں جو قبروں میں مزے لوٹ رہے ہیں اور وَاللّٰہ! بعض قبر میں عذاب میں گرفتار ہیں۔

افسوس صد ہزار افسوس اے نادان! جو آج مرتے وقت کبھی اپنے والد کی، کبھی اپنے بیٹے کی تو کبھی سگے بھائی کی آنکھیں بند کر رہا ہے، ان میں سے کسی کو نہلا رہا ہے، کسی کو کفن پہنا رہا ہے، کسی کے جنازے کو کندھے پر اٹھا رہا ہے، کسی کے جنازے کے ساتھ جا رہا ہے، کسی کو قبر کے گڑھے میں اتار کر دفنا رہا ہے (یاد رکھ! کل یہ سبھی کچھ تیرے ساتھ بھی ہونے والا ہے) کاش! مجھے علم ہوتا! کون سا گال (قبر میں) پہلے خراب ہوگا! پھر حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رونے لگے اور روتے روتے بے ہوش ہو گئے اور ایک ہفتہ کے بعد اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

(الروض الفائق، المجلس الثامن عشر فی قولہ تعالٰی یوم تبیض... الخ، ص ۱۰۷)

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پکار

حضرتِ سیدنا فقیہ اَبُو اللَّیْث سَمَرقَنْدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نقل فرماتے ہیں کہ قبر روزانہ پانچ مرتبہ یہ ندا کرتی ہے: اے آدمی! تو میری پیٹھ پر چلتا ہے حالانکہ میرا پیٹ تیرا ٹھکانہ ہے، اے آدمی! تو مجھ پر عمدہ عمدہ کھانے کھاتا ہے

عنقریب میرے پیٹ میں تجھے کیڑے کھائیں گے، اے آدمی! تو میری پیٹھ پر ہنستا ہے جلد ہی میرے اندر آ کر روئے گا، اے آدمی! تو میری پیٹھ پر خوشیاں مناتا ہے عنقریب مجھ میں غمگین ہوگا، اے آدمی! تو میری پیٹھ پر گناہ کرتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں مُبتلائے عذاب ہوگا۔

(تنبیہ الغافلین، باب عذاب القبر و شدتہ، ص ۲۳)

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پکار مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شمار
یاد رکھ! میں ہوں اندھیری کوٹھڑی مجھ میں ہے دحشت تجھے ہوگی بڑی
میرے اندر تو اکیلا آئے گا ہاں! مگر اعمال لیتا آئے گا
تیرا فن تیرا ہنر عہدہ ترا کام آئے گا نہ سرمایہ ترا
دولتِ دنیا کے پیچھے تو نہ جا آخرت میں مال کا ہے کام کیا
دل سے دنیا کی مَحبّت دور کر دل نبی کے عشق سے معمور کر
لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے بس مدینے ہی سے رشتہ جوڑ لے

روح کی دردناک باتیں

منقول ہے کہ روح جب جسم سے جدا ہوتی ہے اور اُس پر سات دن گزرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرتی ہے: ''اے ربّ! عَزَّوَجَلَّ مجھے اجازت عطا فرما کہ میں اپنے جسم کا حال دریافت کروں تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ پھر وہ اپنی قبر کی طرف آتی ہے، اسے دور سے دیکھتی اور اپنے جسم کو

ملاحظہ کرتی ہے کہ وہ مُتَغَیِّر (یعنی بدلا ہوا) ہے اور اس کے نتھنوں، منہ، آنکھوں اور کانوں سے پانی رَواں ہے، وہ اپنے جسم سے کہتی ہے: ''بے مثال حسن و جمال کے بعد اب تو اس حال میں ہے!'' یہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔

پھر سات دن کے بعد اجازت لے کر دوبارہ قبر پر آتی اور دور سے دیکھتی ہے کہ مردے کے منہ کا پانی خون ملی پیپ، آنکھوں کا پانی خالص پیپ اور ناک کا پانی خون بن چکا ہے تو اس سے کہتی ہے: ''اب تو اس حال پر پہنچ چکا ہے!'' یہ کہہ کر پرواز کر جاتی ہے۔

پھر سات روز کے بعد اجازت لیکر اسی طرح دور سے دیکھتی ہے تو حالت یہ ہوتی ہے کہ آنکھوں کی پتلیاں چہرے پر ڈھلک چکی ہیں، پیپ کیڑوں میں تبدیل ہو چکی ہے، کیڑے اُس کے منہ سے داخل ہو کر ناک سے نکل رہے ہیں، تب وہ جسم سے کہتی ہے: ''تو ناز و نعم میں پلنے کے بعد اب اِس حال کو پہنچ گیا ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تقویٰ و نیک عمل کے علاوہ کسی چیز نے قبر میں کسی کو فائدہ نہ پہنچایا۔'' (الروض الفائق، فی ذکر الموت و التفکر فیہ، ص ۲۸۳)

جنت کا باغ

نبی کریم، رؤوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قبر یا تو جہنم کا گڑھا ہے یا جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ۔

(سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، الحدیث: ۲۴۶۸، ج ۴، ص ۲۰۹)

قبر کی یاد!

حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''جو شخص قبر کا ذِکر زیادہ کرے وہ اسے جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ پاتا ہے اور جو اس کی یاد سے غافل ہوتا ہے وہ اسے جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا پاتا ہے۔'' (احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفۃ... الخ، الباب الثالث ... الخ، ج٢، ص٢٦٤)

بے شمار لوگ مغموم ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی علیہ رحمۃ اللہ البارِی فرماتے ہیں: میں قبرستان میں داخل ہوا جب وہاں سے نکلنے لگا تو بلند آواز سے کسی نے کہا: اے ثابت! ان قبر والوں کی خاموشی سے دھوکہ نہ کھانا ان میں بے شمار لوگ مغموم ہیں۔ (المرجع السابق، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، بیان حال القبر... الخ، ج٥، ص٢٣٨)

قبر کی ڈانٹ

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جب مُردے کے ساتھ آنے والے لَوٹ کر چلتے ہیں تو مُردہ بیٹھ کر ان کے قدموں کی آواز سنتا ہے اور قبر سے پہلے کوئی اُس کے ساتھ ہم کلام نہیں ہوتا، قبر کہتی ہے کہ اے آدمی! کیا تو نے میرے حالات نہ سنے تھے؟ کیا میری تنگی، بدبو، ہولناکی اور کیڑوں سے تجھے نہیں ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تو نے کیا تیاری کی۔ (شرح الصدور، باب فی محاطبۃ القبر للمیت، ص١١٤)

بیکسی کا دن

حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اپنی بے کسی کا دن نہ بتاؤں؟ یہ وہ دن ہے جب مجھے قبر میں تنہا اُتار دیا جائے گا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفۃ... الخ، الباب الثالث ... الخ، ج۲، ص۲۶۴)

گریۂ عثمانی

حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّورَین جامعُ القرآن عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی قبر کے قریب کھڑے ہوتے تو اِس قدر روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہوجاتی، اِس بارے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اِستفسار کیا گیا کہ آپ جنّت ودوزخ کے تذکرہ پر اتنا نہیں روتے مگر جب کسی قبر کے قریب کھڑے ہوتے ہیں تو اس قدر گریہ وزاری فرماتے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں نے سیِّدُ المُرسَلین، شَفِیعُ المُذنِبین، رَحمۃٌ لِّلعالَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''بے شک آخرت کی سب سے پہلی منزل قبر ہے، قبر والے نے اس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعامَلہ آسان ہے اور اگر اِس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعامَلہ زیادہ سخت ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر القبر والبلی، الحدیث: ۴۲۶۷، ج۴، ص۵۰۰)

سب سے ہولناک منظر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا کی قسم! قبر کا اندرونی مُعاملہ انتہائی تشویش ناک ہے کوئی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قبر کا منظر سب مناظر سے زیادہ ہولناک ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ذکر الموت، الحدیث: ٢٣١٥، ج٤، ص ١٣٨)

پڑوسی مُردوں کی پکار

منقول ہے جب مُردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُسے عذاب ہوتا ہے تو پڑوسی مُردے اسکو پکار کر کہتے ہیں: اے دنیا سے آنے والے! کیا تو نے ہماری موت سے نصیحت حاصل نہ کی؟ کیا تو نے نہ دیکھا کہ ہمارے اعمال کیسے ختم ہوئے؟ اور تجھے تو عمل کرنے کی مہلت ملی تھی لیکن تو نے وقت ضائع کر دیا قبر کا گوشہ گوشہ اس کو پکار کر کہتا ہے: اے زمین پر اِترا کر چلنے والے! تو نے مرنے والوں سے عبرت کیوں حاصل نہ کی؟ کیا تو نے نہیں دیکھا تھا کہ تیرے مردہ رشتہ داروں کو لوگ اٹھا اٹھا کر کس طرح قبروں تک لے گئے۔

(شرح الصدور، باب فی مخاطبۃ القبر للمیت، ص ١١٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی یہ حقیقت ہے کہ ہم سے پہلے مرنے والے ہمارے لئے خاموش مبلّغ کی حیثیت رکھتے ہیں، وہ جو کچھ زبانِ حال سے

کہہ رہے ہوتے ہیں اُس کو کسی نے اِس طرح نظم کیا ہے ۔

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو
مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

میرے اَہل و عِیال کہاں ہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا **عطا ابنِ یَسار** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: جب مردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اُس کا (اچھا یا برا) **عمل** آکر اس کی بائیں ران کو حرکت دے کر کہتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں، مردہ پوچھتا ہے میرے اہل و عِیال کہاں ہیں؟ اور میری دُنیوی نعمتیں کہاں ہیں؟ تو عمل کہتا ہے کہ یہ سب تیری پیٹھ پیچھے رہ گئے اور سوائے میرے تیری قبر میں کوئی نہ آیا۔

(شرح الصدور، باب ضمة القبر لكل احد، ص ۱۱۱)

ساتھ جگری یار بھی نہ آئیگا تو اکیلا قبر میں رہ جائیگا
مال دنیا کا یہیں رہ جائیگا ہر عمل اچھا برا ساتھ آئیگا

مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وبال
کام آئیگا نہ پیشِ ذُوالجلال

قابلِ رشک کون؟

حضرتِ سیِّدُنا **مَسرُوق** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے کسی پر اس قدر رشک نہیں آتا جس قدر قبر میں جانے والے اس مومن پر رشک آتا ہے جو

دنیا کی مَشقّت سے راحت پا گیا اور عذاب سے محفوظ رہا۔(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و مابعدہ،الباب التاسع فی حقیقۃ الموت...الخ، ج۵، ص۲۴۹)

نیک شخص کی نشانی

حضرتِ سیِّدُنا ضحّاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص نے اِستفسار کیا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے زیادہ زاہد کون ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قبر اور گل سڑ جانے کو نہ بھولے، دُنیا کی زینت کو چھوڑ دے، فناء ہونے والی زندگی پر باقی رہنے والی کو ترجیح دے اور کل آنے والے دن کو اپنی زندگی میں گنتی نہ کرے نیز اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرے۔''

(شعب الایمان للبیھقی،باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ۱۰۵۶،ج۷، ص۳۵۵)

ابھی سے تیاری کر لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی عقل مند وہی ہے جو موت سے قبل موت کی تیاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کر لے اور سنّتوں کا مدَنی چراغ قبر میں ساتھ لے لے اور یوں قبر کی روشنی کا اِنتظام کر لے، ورنہ قبر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا؟ امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا مشیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپراسی، سیٹھ ہو یا ملازم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور، اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخرت میں کمی رہی، نمازیں قصداً قضا کیں، رمَضان

شریف کے روزے بلاعذرِ شرعی نہ رکھے، فرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوجود قدرت شرعی پردہ نافذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی منڈواتے یا ایک مٹھی سے گھٹاتے رہے۔

اَلْغَرَض خوب گناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صورت میں سوائے حسرت و ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ جس نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی پابندی کی، رمضان المبارک کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھے، کوچہ کوچہ، گلی گلی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں، قرآنِ پاک کی تعلیم نہ صرف خود حاصل کی بلکہ دوسروں کو بھی دی، چوک درس دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی، گھر درس جاری کیا، سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں باقاعدگی سے سفر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دلائی، روزانہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر ماہ اپنے ذمہ دار کو جمع کروایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُسکے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضل و کرم سے ایمان سلامت لیکر دنیا سے رخصتی ہوئی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قبر میں حشر تک رحمتوں کا دریا موجیں مارتا رہے گا اور نورِ مصطفٰی کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ سب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔ آیئے! آپ کو دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاروں میں سے ایک مَدَنی بہار سناؤں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل بھی جذباتِ تأثُّر سے جھوم اٹھے گا اور سینہ باغِ مدینہ بن جائے گا، چنانچہ

محمد احسان عطاری کا لاشہ

بابُ المدینہ کراچی کے علاقے گلبہار کے ایک ماڈرن نوجوان بنام ''محمد اِحسان'' دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مرید بن گئے۔ سرکارِ غوثِ پاک کے مرید تو کیا ہوئے ان کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا، چہرہ ایک مٹھی داڑھی کے ذریعے مَدَنی چہرہ بن گیا اور سر پر مستقل طور پر سبز عمامہ کا تاج جگمگ جگمگ کرنے لگا۔ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (بالغان) میں قرآنِ پاک ناظرہ ختم کر لیا اور لوگوں کے پاس خود جا جا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے اور اِنفرادی کوشش فرمانے لگے۔ ایک دن اچانک انہیں گلے میں درد محسوس ہوا، علاج بھی کروایا ''مگر درد بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' کے مِصداق گلے کے مرض نے بہت زیادہ

شدت اختیار کر لی یہاں تک کہ قریبُ المرگ ہو گئے، اسی حالت میں انہوں نے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا مطبوعہ 16 صَفْحات پر مشتمل رسالہ "مدنی وصیّت نامہ" سامنے رکھ کر اپنا وصیّت نامہ تیار کروا کر دعوتِ اسلامی کے اپنے علاقے کے ذمّہ دار کے سپُرد کر دیا اور پھر سدا کیلئے آنکھیں مُوند لیں، بوقتِ وفات ان کی عمر تقریباً 35 سال ہو گی، انہیں گلبہار کے قبرستان میں سپُردِ خاک کر دیا گیا، حسبِ وصیّت کم و بیش بارہ گھنٹے تک ان کی قبر کے قریب اسلامی بھائیوں نے اجتماعِ ذکر و نعت جاری رکھا، وفات کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بروز منگل 6 جُمادَی الاخریٰ ۱۴۱۸ھ (07-10-97) کا واقعہ ہے کہ ایک اور اسلامی بھائی محمد عثمان عطاری کا جنازہ اُسی قبرستان میں لایا گیا، کچھ اسلامی بھائی مرحوم محمد احسان عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی قبر پر فاتحہ کے لیے آئے تو یہ منظر دیکھ کر ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ قبر کی ایک جانب بہت بڑا شگاف ہو گیا ہے اور تقریباً ساڑھے تین سال قبل وفات پانے والے مرحوم محمد احسان عطاری سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے خوشبودار کفن اوڑھے مزے سے لیٹے ہوئے ہیں۔ آناً فاناً یہ خبر ہر طرف پھیل گئی اور رات گئے تک زائرین محمد احسان عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے کفن میں لپٹے ہوئے تر و تازہ لاشے کی زیارت کرتے رہے۔

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار رہنے والے افراد بھی دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس عظیم فضل وکرم کا کھلی آنکھوں سے مُشاہدہ کرکے بصد تحسین و آفرین پکار اُٹھے اور دعوتِ اسلامی کے مُحِبّ بن گئے۔

جو اپنی زندگی میں سنّتیں ان کی سجاتے ہیں
خدا و مصطفٰی اپنا انہیں پیارا بناتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت، مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، انس بن مالک، ج۹، ص۳۴۳)

لہٰذا پانی پینے کے 12 مَدَنی پھول قبول فرمائیے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر 630 سے بیان کریں)

☆☆☆☆☆☆

بیان نمبر5:

اللہ عزوجل کی خُفْیَہ تَدْبِیر

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالہ ''قیامت کا امتحان'' میں درود شریف کے متعلق حدیث پاک بیان فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شفیعُ المُذنبین، رحمۃٌ لِّلعالمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا بروزِ قیامت اُس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح ... الخ، الحدیث: ۱۷۰۲۲، ج ۱۰، ص ۱۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تین عُیُوب کی نحوست

مِنْہاجُ العابِدین میں ہے: ''حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اپنے ایک شاگرد کی نَزع کے وقت تشریف لائے اور اسکے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنے لگے تو اس شاگرد نے کہا: ''سورۂ یٰسٓ پڑھنا بند کردو'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین[1] فرمائی، وہ بولا: ''میں

---

1 ..... تلقین سے مراد یہ ہے کہ مرنے والے کے سامنے نزع کے وقت بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھتے رہنا تاکہ اُس کا ذہن اس طرف ہو جائے اور وہ بھی کلمہ طیبہ پڑھ کر دنیا سے رخصت ہو جائے۔

ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بیزار ہوں۔'' بس انہیں الفاظ پر اس کی موت واقع ہوگئی۔

حضرتِ سیدنا **فُضَیل** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتمے کا سخت صدمہ ہوا، **چالیس**[40] روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے، **چالیس**[40] دن کے بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اس شاگرد کو جہنم میں گھسیٹ رہے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس سے اِستفسار فرمایا: کس سبب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَغْفِرت سَلب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا تو مقام بہت اونچا تھا! اس نے جواب دیا: **تین عُیوب** کے سبب سے، ﴿1﴾ **چغلی** کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ کو کچھ اَور ﴿2﴾ **حسد** کہ میں اپنے ساتھیوں سے حسد کرتا تھا ﴿3﴾ **شراب نوشی** کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غرض سے طبیب کے مشورہ پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔

(منہاج العابدین، الباب الخامس، الاصل الثالث فی ذکر ما وعد... الخ، ص ۱۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! گناہوں کی نُحوست کس قدر بھیانک ہے۔ آہ! **چُغلی، حسد** اور **شراب نوشی** کے سبب ولیٔ کامل کا شاگرد کفریہ کلمات بول کر مرا! الامان والحفیظ۔ یہاں یہ ضروری مسئلہ ذہن نشین فرمالیجئے کہ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرتِ علّامہ مولانا **مفتی محمد امجد علی اعظمی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''**مرتے وقت مَعاذَ اللہ اس کی زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو**

کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔" (بہار شریعت موت آنے کا بیان، مسئلہ۹، حصہ ۴، ج ۱، ص ۸۰۹ والدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج ۳، ص ۹۶)

نیز کسی کے بارے میں بُرا خواب دیکھنا بیشک باعثِ تشویش ہے تاہم غیرِ نبی کا خواب شریعت میں حجت یعنی دلیل نہیں اور فقط خواب کی بنیاد پر کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا جاسکتا نیز مسلمان میّت پر خواب میں کوئی علامتِ کفر دیکھنے یا خود مرنے والے مسلمان کا خواب میں اپنے ایمان کے سَلب (برباد) ہونے کی خبر دینے سے بھی اس کو کافر نہیں کہہ سکتے۔

ایک شیخ کا بُرا خاتمہ

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری اور حضرتِ سیِّدُنا شَیْبان راعی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ القَوِی دونوں ایک جگہ اکٹھے ہوئے، سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی ساری رات روتے رہے۔ سیِّدُنا شیبان راعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے سببِ گریہ دریافت کیا تو فرمایا: مجھے بُرے خاتمے کا خوف رُلا رہا ہے، آہ! میں نے ایک شیخ سے چالیس سال علم حاصل کیا، اس نے ساٹھ سال تک مسجدُ الحرام میں عبادت کی مگر اس کا خاتمہ کفر پر ہوا، سیِّدُنا شیبان راعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے کہا: اے سفیان! وہ اس کے گناہوں کی شامت تھی آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہرگز مت کرنا۔

(سبع سنابل، ص ۳۴)

فرشتوں کا سابقہ استاذ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل بے نیاز ہے اس کی خفیہ تدبیر کو کوئی نہیں جانتا، کسی کو بھی اپنے علم یا عبادت پر ناز نہیں کرنا چاہئے، شیطان نے ہزاروں سال عبادت کی، اپنی ریاضت اور علمیت کے سبب مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فرشتوں کا استاذ بن گیا تھا لیکن اس بدبخت کو تکبُّر لے ڈوبا اور وہ کافر ہوگیا، اب بندوں کو بہکانے کیلئے وہ پورا زور لگاتا ہے، زندگی بھر تو وسوسے ڈالتا ہی رہتا ہے مگر مرتے وقت پوری طاقت صَرف کر دیتا ہے کہ کسی طرح بندے کا بُرا خاتمہ ہوجائے۔

شیطان والدین کے روپ میں

چنانچہ منقول ہے: جب انسان نُطفے کے عالَم میں ہوتا ہے دو شیطان اس کے دائیں بائیں آ کر بیٹھ جاتے ہیں، دائیں طرف والا شیطان اس کے والد کا روپ دھار کر کہتا ہے: ''بیٹا! دیکھ میں تیرا مہربان و شفیق باپ ہوں میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو نصاریٰ کا مذہب اختیار کر کے مرنا کیوں کہ وہی سب سے بہترین مذہب ہے۔'' بائیں جانب والا شیطان مرنے والے کی ماں کی صورت میں آتا ہے اور کہتا ہے: ''میرے لال! میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا، اپنا دودھ پلایا اور اپنی گود میں پالا ہے پیارے بیٹے! میں نصیحت کرتی ہوں یہودی مذہب اختیار کر کے مرنا کہ یہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔''

(التذکرۃ للقرطبی، باب ماجاء ان الشیطان... الخ، ص ۳۸)

موت کی تکالیف کا ایک قطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بے حد تشویش ناک معاملہ ہے بندہ جب بخار یا دردِ سر وغیرہ میں مُبتَلا ہوتا ہے تو اس سے کسی بات میں فیصلہ کرنا دشوار ہو جاتا ہے، پھر نزع کی تکالیف تو بہت ہی زیادہ ہوتی ہیں۔ ''شَرحُ الصُّدور'' میں ہے: ''اگر موت کی تکالیف کا ایک قطرہ تمام آسمان وزمین میں رہنے والوں پر ٹپکا دیا جائے تو سب مر جائیں۔''

(شرح الصدور باب من دنا اجله و كيفية الموت وشدته، ص ۳۲)

اب ایسی نازک حالت میں جب ماں باپ کے روپ میں شیاطین بہکاتے ہوں گے اسوقت انسان کو اسلام پر ثابت قدم رہنا کس قدر دشوار ہو جاتا ہوگا۔ ''کیمیائے سعادت'' میں ہے: ''حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: خدا کی قسم! کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہو سکتا کہ مرتے وقت اس کا اسلام باقی رہے گا یا نہیں۔''

(کیمیائے سعادت، اصل سیم، سوء خاتمت، ج ۲، ص ۸۲۵)

شیطان دوستوں کی شکل میں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: سکرات کے وقت شیطان اپنے چیلوں کو مرنے والے کے دوستوں اور رشتے داروں کی شکلوں میں لیکر آ پہنچتا ہے، یہ سب کہتے ہیں:

''بھائی! ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں، مرنے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے اس سے ہم اچھی طرح واقف ہیں، اب تیری باری ہے، ہم تجھے ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ تو یہودی مذہب اختیار کرلے کہ یہی دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔'' اگر مرنے والا ان کی بات نہیں مانتا تو اسی طرح دوسرے احباب کے رُوپ میں شیاطین آ آ کر کہتے ہیں: ''تو نصاریٰ کا مذہب اختیار کرلے کیونکہ اسی مذہب نے (حضرت) موسیٰ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دین کو منسوخ کیا تھا۔'' یوں ہی اَعِزّہ واَقربا کی شکل میں جماعتیں آ کر مختلف باطل فرقوں کو قبول کرلینے کے مشورے دیتی ہیں تو جس کی قسمت میں حق سے مُنحرِف ہونا (یعنی پھر جانا) لکھا ہوتا ہے وہ اس وقت ڈگمگا جاتا اور باطل مذہب اختیار کرلیتا ہے۔

(الدرة الفاخرة فی کشف علوم الآخرة مع مجموعة رسائل الامام الغزالی، ص ۵۱۱)

ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے رہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی بے نیازی اور اس کی خُفیہ تدبیر سے ہر مسلمان کو لرزاں وترساں رہنا چاہئے نہ جانے کون سی مَعصِیَت (یعنی نافرمانی) اللہ رَبُّ الْعِزَّت کے قہر وغضب کو اُبھار دے اور ایمان کیلئے خطرہ پیدا ہوجائے۔ بس ہر وقت اپنے رب عزوجل کے آگے عاجزی کا مُظاہَرہ کرتے رہیے سنجیدہ رہیے، زبان کو قابو میں رکھئے کہ زیادہ بولتے رہنے سے بھی بعض اوقات منہ

سے کلماتِ کفر نکل جاتے ہیں اور پتا نہیں لگتا، ہر وقت ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے رہنا ضروری ہے، میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا ارشاد ہے: علمائے کرام فرماتے ہیں: ''جس کو (زندگی میں) سَلبِ ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وقت اس کا ایمان سَلب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔'' (الملفوظ، حصہ ۴، ص ۴۹۵)

ہمارا کیا بنے گا؟

اللہ عزوجل ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے نزع کے وقت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! آہ! ہم نے بہت گناہ کر رکھے ہیں، نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہم دُعا کرتے ہیں: اے اللہ عزوجل! نزع کے وقت ہمارے پاس شیاطین نہ آئیں بلکہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کرم فرمائیں۔

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رب

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گریہ و زاری

ذرا دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کر سنئے! اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہم گنہگاروں کے ایمان کی سلامتی کی کتنی فکر ہے چُنانچہ روح البیان جلد 10 صفحہ 315 میں ہے: ''ایک بار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں شیطان مکّار روپ بدل کر ہاتھ میں پانی کی بوتل لئے

حاضر ہوا اور عرض کی: میں لوگوں کو نوح کے وقت یہ بوتل ایمان کے بدلے فروخت کیا کرتا ہوں، یہ سن کر آقائے نامدار، شفیعِ روزِشمار، اُمّت کے غمخوار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنا روئے کہ اہلِ بیت اَطہار بھی رونے لگے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی بھیجی اے میرے محبوب! آپ غم مت کیجئے! میں بحالتِ نزع اپنے بندوں کو شیطان کے مکر سے بچاتا ہوں۔"

(تفسیر روح البیان، الصافات، تحت الآیۃ: ۲، ج ۱۰، ص ۳۱۵)

ہر اُمتی کی فکر میں آقا ہیں مُضطرب
غمخوار والدین سے بڑھ کر حضور ہیں

آگ کے صُندوق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کسی بدنصیب کا کفر پر خاتمہ ہوگا اس کو قبر اِس زور سے دبائے گی کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جائیں گی، اِسی طرح اور بھی دردناک عذاب ہونگے پھر قیامت کا پچاس ہزار سالہ دن سخت ترین ہولناکیوں میں بسر ہوگا اور اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا، پھر آخر میں کفار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قُفل (یعنی تالا) لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قُفل لگایا جائے گا، پھر

اسی طرح اس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قُفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر موت کو ایک مینڈھے کی طرح جنّت اور دوزخ کے درمیان لا کر ذبح کر دیا جائے گا، اب کسی کو موت نہیں آئے گی، ہر جنّتی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنّت میں اور ہر دوزخی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں ہی رہے گا، جنّتیوں کیلئے مسرّت بالائے مسرّت ہوگی اور دوزخیوں کیلئے حسرت بالائے حسرت۔

(بہارِ شریعت، دوزخ کا بیان، حصہ اوّل، جلد اوّل، ص ۱۷۰، ۱۷۱ ملخصاً)

یا ربِّ مصطفٰی! ہم تجھ سے ایمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت، جَنَّتُ الْبَقِیع میں مدفن اور جَنَّتُ الْفِرْدَوس میں مدنی محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس کا سوال کرتے ہیں۔

پایا ہے وہ الطاف و کرم آپ کے دَر پر
سب عرض و بیاں نَحْن ہے خاموش کھڑا ہے
مرنے کی دُعا کرتے ہیں ہم آپ کے در پر
آفت ہے بدر آنکھ ہے نَم آپ کے در پر

اچھے خاتمے کیلئے مدنی پھول

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: مُرے خاتمے سے اَمن چاہتے ہو تو اپنی ساری زندگی اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی اطاعت میں بسر کرو اور ہر ہر گناہ سے بچو، ضروری ہے کہ تم پر عارفین

جیسا خوف غالب رہے حتّٰی کہ اس کے سبب تمہارا رونا دھونا طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ غمگین رہو۔ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: تمہیں اچھے خاتمے کی تیاری میں مشغول رہنا چاہئے، ہمیشہ ذکر اللہ میں لگے رہو، دل سے دنیا کی مَحَبَّت نکال دو، گناہوں سے اپنے اعضاء بلکہ دل کی بھی حفاظت کرو، جس قدر ممکن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تمہارا ذہن اس طرف مائل ہو سکتا ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان معنی سوء الخاتمۃ، ج ٤، ص ٢١٩، ٢٢١ ملخصًا)

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی!

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہوں! آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل ایمان کی حفاظت کا ذہن بھی بنتا رہے گا اور اس ماحول کی برکتیں بھی نصیب ہوں گی۔ آیئے! میں آپ کو ایک مَدَنی بہار سناتا ہوں:

مَدَنی چینل کی مَدَنی بہار

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے "مکتبۃ المدینہ" کی مطبوعہ 504 صفحات پر مشتمل کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" صفحہ 95 پر ہے صِدّیق آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ 20 اپریل 2009ء

بروز پیر شریف باب المدینہ کراچی (پاکستان) کے رہائشی تقریباً 50 سالہ ایک غیر مسلم نے جب مدنی چینل پر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سنا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل مُتأثِّر ہو کر اسلام قبول کرلیا، ان کا اسلامی نام محمد صدیق رکھا گیا، وہ جمعرات کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل ہاتھوں ہاتھ عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے 12 دن کے مدنی قافلے کے مسافر بھی بن گئے، مدنی قافلے سے واپس آنے کے دوسرے یا تیسرے روز کمری گراؤنڈ باب المدینہ کراچی کے نزدیک ایک گاڑی نے انہیں کچل دیا، یہ حادثہ جان لیوا ثابت ہوا، یوں وہ اسلام کی انمول دولت سے مالا مال ہونے کے تقریباً 17 یا 18 دن بعد اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی چینل کی مُہم ہے نفس و شیطاں کے خلاف
جو بھی دیکھے گا کرے گا اِنْ شَاءَ اللّٰہ اعتراف
نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار
کہ ندامت کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت کی فضیلت** اور چند **سنّتیں** اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ''جس نے میری **سنّت** سے **مَحَبَّت** کی اُس نے مجھ سے **مَحَبَّت** کی اور جس نے مجھ سے **مَحَبَّت** کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ج۹، ص۳۴۳)

لہٰذا تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کے 10 مدنی پھول قبول فرمائیے،

(اس کتاب کے صفحہ نمبر 603 سے بیان کریں)

☆☆☆☆☆☆

مومنوں پر تین احسان کرو

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: تم سے مؤمنوں کو اگر تین فوائد حاصل ہوں تو تم مُحسِنین (یعنی احسان کرنے والوں) میں شمار کئے جاؤ گے (۱) اگر انہیں نفع نہیں پہنچا سکتے تو نقصان بھی نہ پہنچاؤ (۲) انہیں خوش نہیں کر سکتے تو رنجیدہ بھی نہ کرو (۳) ان کی تعریف نہیں کر سکتے تو بُرائی بھی مت کرو۔ (تنبیہ الغافلین، باب الغیبۃ، ص۸۸)

بیان نمبر6:

مُحاسَبۂ نَفْس

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ ''میں سدھرنا چاہتا ہوں'' میں درود شریف کے متعلق حدیث پاک بیان فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام سخاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرُودِ پاک بھیجے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک بھیجے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قیامت کے دن اُس کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔''

(القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انوکھا حساب

حجۃ الاسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ المُنَصِّمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ایک بار اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی عمر شمار کی تو وہ (تقریباً) ساٹھ برس بنی، ان ساٹھ برسوں کو بارہ سے

ضرب دینے پر سات سو بیس مہینے بنے، سات سو بیس کو مزید تیس سے مَضرُوب (یعنی ملٹی پلائی) کیا تو حاصلِ ضرب اکیس ہزار چھ سو آیا جو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی مبارک عمر کے ایام تھے پھر اپنے آپ سے مُخاطِب ہو کر فرمانے لگے: "اگر مجھ سے روزانہ ایک گناہ بھی سرزد ہوا ہو تو اب تک اکیس ہزار چھ سو گناہ ہو چکے، جبکہ اس مدت میں ایسے ایام بھی شامل ہوں گے جن میں یومیہ ایک ہزار تک بھی گناہ ہوئے ہوں گے،" یہ کہنا تھا کہ خوفِ خدا سے لرزنے لگے! پھر یکایک ایک چیخ ان کے منہ سے نکل کر فضا کی پہنائیوں میں گم ہو گئی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ زمین پر تشریف لے آئے، دیکھا گیا تو طائرِ روح قفسِ عُنصُری سے پرواز کر چکا تھا۔

(کیمیائے سعادت، اصل ششم در محاسبہ و مراقبہ، مقام سوم در محاسبات، ج۲، ص۸۹۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

مُحاسَبہ کسے کہتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے سابقہ اعمال کا حساب کرنا مُحاسَبہ کہلاتا ہے۔ غور فرمائیے کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کس طرح اپنا محاسبہ فرماتے، ان کا اندازِ فکرِ مدینہ[1] کتنا اعلیٰ تھا ہر دم نیکیوں میں مصروف رہنے کے

---

1 ..... دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اپنے محاسبے کو "فکرِ مدینہ" کہتے ہیں، نیک بننے کے بہترین نسخے "مدنی انعامات" میں سے ایک مدنی انعام "فکرِ مدینہ" بھی ہے یعنی روزانہ رات کو اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اور اس دوران "مدنی انعامات" کا رسالہ بھی پُر کرے۔

باوجود خود کو گنہگار تصور کرتے حالانکہ ان کی شان تو یہ ہے کہ وہ مُستَحَبّات کے ترک کو بھی اپنے لئے سَیِّئات (یعنی برائیوں) میں سے جانتے، نفلی عبادات میں کمی کو بھی جرم تصوُّر کرتے اور بچپن کی خطا کو بھی گناہ شمار کرتے حالانکہ نابالغی کے گناہ محسوب (شمار) نہیں کئے جاتے۔

بچپن کی خطا یاد آگئی

چُنانچہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُتبہ غلام علیہ رَحمۃُ اللہِ السَّلام ایک مکان کے پاس سے گزرے تو کانپنے لگے اور پسینہ آگیا! لوگوں کے اِستفسار پر فرمایا: یہ وہ جگہ ہے جہاں میں نے چھوٹی عمر میں گناہ کیا تھا۔

(تنبیہ المغترین، خوفھم مما للعباد علیھم، ص ۵۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

نیکی کرکے بھول جاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقل مند وہی ہے جو نیکیوں کے حُصول کی سعادت پاکر انہیں بھول جائے اور گناہ صادِر ہو جائیں تو انہیں یاد رکھے اور اپنی اصلاح کے لیے ان پر سختی سے اپنا مُحاسَبہ کرتا رہے بلکہ نیک اعمال میں کمی پر بھی خود کو سرزَنش (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کرے اور ہر لمحہ خود کو اللہ واحِد قَہّار کے قہر و غضب سے ڈراتا رہے یہی ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کا معمول رہا ہے۔

آج ''کیا کیا'' کیا؟

چُنانچہ اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روزانہ اپنا اِحتِساب فرمایا کرتے اور جب رات آتی تو اپنے پاؤں پر دُرَّہ مار کر فرماتے: بتا! آج تو نے ''کیا کیا'' کیا ہے؟ (احیاء علوم الدین، کتاب المراقبة والمحاسبة، المرابطة الرابعة فی معاقبة النفس علی تقصیرها، ج۵، ص۱۴۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی

پیارے اسلامی بھائیو! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عشرۂ مُبَشَّرہ[1] یعنی جن دس صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت کی بشارت سنائی اُن میں شامل اور سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعد سب سے افضل ہونے کے باوُجود بہت اِنکساری فرمایا کرتے تھے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ایک باغ کی دیوار کے قریب دیکھا کہ وہ اپنے نفس سے فرما رہے تھے: ''واہ! لوگ تجھے امیرُ المؤمنین کہتے ہیں

---

1 .....عشرۂ مبشرہ کے نام یہ ہیں: حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت سیدنا علی، حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ، حضرت سیدنا زبیر بن عوام، حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص، حضرت سیدنا سعید بن زید، حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن۔

(پھر بطورِ عاجزی فرمانے لگے) اور تو (وہ ہے کہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا! (یاد رکھ!) اگر تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف نہیں رکھا تو اس کے عذاب میں گرفتار ہو جائے گا۔"

(کیمیائے سعادت، اصل ششم در محاسبہ و مراقبہ، مقام سوم در محاسبات، ج۲، ص۸۹۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اس طرح اپنے نفس کو ملامت کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دلا کر اس کا مُحاسَبہ کرنا ہماری تعلیم کے لئے بھی تھا۔

قیامت سے پہلے حساب

ایک موقع پر حضرت سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! اپنے اعمال کا اس سے پہلے محاسبہ کر لو کہ قیامت آجائے اور ان کا حساب لیا جائے۔"

(احیاء علوم الدین، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، المقام الاوّل ... الخ، ج۵، ص۱۲۸)

چراغ پر انگوٹھا

بہت بڑے عالم اور تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا **اَحْنَف بن قَیس** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رات کے وقت چراغ ہاتھ میں اٹھا لیتے اور اس کی لَو پر انگوٹھا رکھ کر اس طرح فرماتے: اے نفس! تو نے فلاں کام کیوں کیا؟ اور فلاں چیز کیوں کھائی؟ یعنی اپنا مُحاسَبہ کرتے کہ اگر میرے نفس نے غلطی کی ہو تو اس کو تنبیہ ہو کہ یہ چراغ کی لَو جو

کہ بہت ہی ہلکی آگ ہے پھر بھی ناقابلِ برداشت ہے تو بھلا جہنم کی بھیانک آگ سہنا کیونکر ممکن ہوگا۔

(کیمیائے سعادت، اصل ششم، مقام چہارم در معاقبت نفس، ج ۲، ص ۸۹۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ان نُفوسِ قُدسیّہ کے حالات ہیں جو پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے پرہیزگار بندے ہیں جن کے سروں پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے وِلایت کے تاج سجائے ہیں، مُلاحظہ فرمائیے کہ باایں ہمہ شَرَف و مَرحَبت (یعنی ولایت جیسا عظیم مرتبہ حاصل ہونے کے باوجود) کس طرح نفس کا مُحاسَبہ فرماتے اور خود کو عاجز و گنہگار تصوُّر کرتے **کاش!** ہم بھی اپنا مُحاسَبہ کر پاتے اور جیتے جی اپنے اعمال کا جائزہ لینے میں کامیاب ہو جاتے!

ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہم سرتاپا گناہوں میں ڈوبے ہیں، آخر کونسا گناہ ایسا ہے جو ہم نہیں کرتے؟ **نیکیاں** ہم سے نہیں ہو پاتیں اور اگر ہو بھی جائیں تو **اِخلاص** کا دور دور تک کوئی پتا نہیں ہوتا، لوگوں کو اپنے نیک اعمال سنا کر **ریاکاری** کی تباہ کاری کا شکار ہو جاتے ہیں، ہمارا نامۂ اعمال نیکیوں سے خالی اور گناہوں سے پُر ہوتا جا رہا ہے لیکن **افسوس!** ہمیں اس کے بُرے نتائج کا کوئی اِحساس نہیں اور اس پر طُرّہ یہ کہ ہم خود کو بہت عقل مند گمان کرتے ہیں حتّٰی کہ اگر کوئی ہمیں بے وقوف یا کم عقل کہہ دے تو اس کے دشمن ہی ہو جائیں، لیکن اب آپ ہی

بتایئے کہ اگر کسی مَظْلُوم مجرم کی پھانسی کا حکم نامہ جاری ہو چکا ہو، پولیس اسکو تلاش کر رہی ہو اور وہ گرفتاری سے بے خوف، راہِ تحفظ و احتیاط تَرک کر کے آزادانہ گھوم رہا ہو تو کیا اس کو عقل مند کہیں گے؟ ہرگز نہیں! ایسے آدمی کو لوگ بے وقوف ہی کہیں گے۔

جہنم کے دروازے پر نام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے بتا دیا گیا ہو کہ "جس نے قَصداً نماز چھوڑی اُس کا نام جہنم کے اُس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔"

(حلیۃ الاولیاء، ۳۸۹۰ مسعر بن کدام، الحدیث: ۱۰۵۹۰، ج۷، ص۲۹۹)

اور یہ بھی خبر دے دی گئی ہو کہ "جو ماہِ رمضان کا ایک روزہ بھی بلا عذرِ شرعی و مرضِ قضاء کر دیتا ہے تو زمانے بھر کے روزے اسکی قضا نہیں ہو سکتے اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔"

(سنن الترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی الافطار متعمداً، الحدیث: ۷۲۳، ج۲، ص۱۷۵)

اور یہ بھی خبر دے دی گئی ہو کہ "جو شخص حج کے زادِ راہ (اَخراجات) اور سُواری پر قادر ہوا جو اُسے بیتُ اللہ تک پہنچا دے اسکے باوُجود حج نہ کرے وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔"

(المرجع السابق، باب ما جاء من التغلیظ فی ترک الحج، الحدیث: ۷۱۲، ج۲، ص۲۱۹)

اگر تم نے بدنگاہی کی، کسی نامَحرم عورت کو دیکھا یا آمرد کو بنظرِ شہوت

دیکھا یا V.C.R، T.V، انٹرنیٹ اور سینما گھر وغیرہ پر فلمیں، ڈرامے اور بے حیائی سے پُر مناظر دیکھے تو یاد رکھو! منقول ہے: جس نے اپنی آنکھ حرام سے پُر کی اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُس کی آنکھ میں آگ بھر دیگا۔

(مکاشفۃ القلوب،الباب الاوّل فی بیان الخوف،ص ۱۰)

اور جسے یہ سمجھا دیا گیا ہو کہ عنقریب تمہیں مرنا پڑے گا کیونکہ ہر جان کو موت سے ہمکنار ہونا ہے جب وقت پورا ہو جائے گا تو پھر موت ایک پل آگے ہوگی نہ پیچھے اور یہ بھی اطلاع دے دی گئی ہو کہ مرنے کے بعد اس قبر میں جانا ہے جو مجرموں پر تاریک اور وحشتناک ہوتی ہے، ان کیلئے کیڑے مکوڑے اور سانپ بچھو بھی ہوتے ہیں اور اس میں ہزاروں سال رہنا ہوگا۔ آہ! قبر ہر ایک کو دبائے گی، نیکوں کو ایسے دبائے گی جیسے ماں بچھڑے ہوئے لال کو شفقت کے ساتھ سینے سے چمٹا لیتی ہے اور جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے اُن کو ایسے بھینچے گی کہ پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں اس طرح پیوست ہو جائیں گی جس طرح دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک دوسرے میں مل جاتی ہیں، اسی پر اکتفا نہیں بلکہ اس بات سے بھی مُتَنَبِّہ یعنی خبردار کر دیا گیا ہو کہ قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، اور سورج سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، حساب کتاب کا سلسلہ ہوگا، نیکوں کے لئے جنت کی راحتیں اور مجرموں کیلئے جہنم کی آفتیں ہوں گی۔

نادانی کی انتہا

اتنا کچھ معلوم ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کَمَا حَقُّہٗ نہ ڈرے، موت کی سختیوں، قبر کی وحشت ناکیوں، قیامت کی ہَولناکیوں اور جہنّم کی سزاؤں کا صحیح معنوں میں خوف نہ رکھے، غفلت کی نیند سوتا رہے، نمازیں نہ پڑھے، رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے، فرض ہونے کی صورت میں بھی اپنے مال کی زکوٰۃ نہ نکالے، فرض ہونے کے باوجود حج ادا نہ کرے، وعدہ خلافی اس کا وتیرہ رہے، جھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی وغیرہ ترک نہ کرے، فلمی ڈراموں کا شائق رہے، گانے سننا اس کا بہترین مَشغلہ رہے، والدین کی نافرمانی کرے، گالیاں بکنے اور طرح طرح کی بے حیائی کی باتوں میں مگن رہے، الغرض خود کو بالکل بھی نہ سُدھارے مگر پھر بھی اپنے آپ کو عقل مند سمجھتا رہے تو ایسے شخص سے بڑھ کر بے وقوف اور کون ہوگا؟ اور بے وقوفی کی انتہا یہ ہے کہ جب سُدھارنے کی خاطر سمجھایا جائے تو لاپرواہی سے یہ کہہ دے کہ بس جی کوئی بات نہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تو رحیم وکریم ہے مہربانی کرے گا، وہ کرم فرمادے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے

یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ رحیم وکریم ہے اور بغیر سبب کے محض اپنی رحمت سے بخش دینے اور جنّت میں داخل فرمانے پر قادر ہے۔ مگر اس کی بے نیازی سے

ڈرنا ضروری ہے کہ وہ چاہے تو کسی ایک گناہ پر گرفت فرمالے۔

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "ظلم کا انجام" صَفحہ 11 تا 13 پر حضرتِ علّامہ عبدالوہّاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی کتاب "تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن" کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مشہور تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک اسرائیلی شخص نے اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کی، ستّر سال تک لگاتار اس طرح بندگی کرتا رہا کہ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگ کر عبادت کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا، نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا۔ اُس کے اِنتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپکے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا حساب لیا، پھر سارے گناہ بخش دیئے مگر ایک لکڑی جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر دانتوں میں خِلال کرلیا تھا (اور یہ مُعامَلہ حُقُوقُ العِباد کا تھا) اور وہ مُعاف کروانا رَہ گیا تھا اسکی وجہ سے میں اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔ (تنبیہ المغترین، ص ۵۱)

سُدھرنے کیلئے توبہ کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہرحال اس کی رحمت سے مایوس بھی نہ ہونا چاہئے اور اس کی بے نیازی سے غافل بھی نہیں رہنا چاہئے۔ عافیت اسی میں ہے

کہ فوراً اپنے سابقہ گناہوں سے سچی پکی توبہ کرلیں بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ قبول کرنے والا ہے اور آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیک بننے کے لیے روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کیجیے! اس ضمن میں اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے کے لیے سوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کے لیے 72، اسلامی بہنوں کے لیے 63، دینی طلبہ کے لیے 92 اور دینی طالبات کے لیے 83، جبکہ مدنی منوں اور مُنّیوں کے لیے 40 مدنی انعامات پیش کیے گئے ہیں، مدنی انعامات کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے مل سکتا ہے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے اس کو پُر کر کے مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار کو جمع کروانا ہوتا ہے۔ اپنے گناہوں کا احتساب کرنے، قبر و حشر کے بارے میں غور و فکر کرنے اور اپنے اچھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں "فکرِ مدینہ" کرنا کہتے ہیں۔

آپ بھی یہ رسالہ حاصل کر لیجیے! اگر فی الحال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی اتنا تو کیجیے کہ ولیِ کامل، عاشقِ رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنّان کی **پچیسویں شریف** کی نسبت سے روزانہ کم از کم 25 سیکنڈز کے لیے اس کو دیکھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیکھنے سے اور پڑھتے رہنے سے فکرِ مدینہ

کرنے اور اِس رسالہ کو بھرنے کا ذہن بنے گا اور اگر بھرنے کا معمول بن گیا تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل
مغفرت کرے بے حساب اس کی خدائے لَمْ یَزَلْ

مدنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مدَنی اِنقلاب برپا کردیا ہے، اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو!

چنانچہ نیو کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں انہوں نے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو **مدَنی انعامات کا ایک رسالہ** تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو **اسلامی زندگی** گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مدنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز پڑھنے کا جذبہ ملا اور نماز باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہوگئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ

بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت کی فضیلت** اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت، مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ''جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ج۹، ص۳۴۳)

لہٰذا پانی پینے کے 12 مدنی پھول قبول فرمایئے (اس کتاب کے صفحہ نمبر **630** سے بیان کریں)

☆☆☆☆☆☆

دُعا قبول ہونے کا وقت

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''اذان اور اقامت کے درمیان دُعا رد نہیں کی جاتی۔'' (سنن ابی داود، ج۱، ص۲۲۰، حدیث: ۵۲۱)

بیان نمبر7:

عفو و درگزر کی فضیلت

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالہ ''باحیا نوجوان'' میں درود شریف کے متعلق حدیثِ پاک بیان فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قیامت میری شفاعت اسے پہنچ کر رہے گی۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، باب الترغیب فی آیات... الخ، الحدیث: ۹۹۱، ج۱، ص۳۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی آقا علیہ الصلاۃ والسلام کا عَفْو و درگزر

حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ ایک نَجرانی چادر اَوڑھے ہوئے تھے جس کے کنارے موٹے اور کُھردرے تھے، ایک دم ایک بدوی (یعنی عَرَب شریف کے دیہاتی) نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چادرِ مبارک کو پکڑ کر اتنے زبردست جھٹکے سے کھینچا کہ سُلطانِ زَمَن، محبوبِ ربِّ ذُوالمِنَن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک گردن پر چادر کی کنارے سے

خُراش آ گئی، پھر وہ کہنے لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جو مال آپ کے پاس ہے، آپ حکم دیجئے کہ اُس میں سے مجھے کچھ مل جائے۔ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی طرف متوجّہ ہوئے اور مسکرا دیئے پھر اُسے کچھ مال عطا فرمانے کا حکم دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما کان النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ... الخ، الحدیث: ۳۱۴۹، ج۲، ص۳۵۹)

ہر خطا پر مری چشم پوشی، ہر طلب پر عطاؤں کی بارش
مجھ گنہگار پر کس قدر ہیں مہرباں تاجدارِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدوی سے کیسا حُسنِ سُلوک فرمایا، اسی طرح کوئی ہم کو خواہ کتنا ہی ستائے، دل دُکھائے! عفو ودرگزر سے کام لینا چاہئے اور اس کے ساتھ محبت بھرا سُلوک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن مجید فرقانِ حمید میں بھی بدسلوکی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

(پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

آیت مبارکہ کے جز "برائی کو بھلائی سے ٹال" کے تحت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: "مثلاً غصہ کو صبر سے اور جہل کو حلم سے، بدسلوکی کو عفو سے (ٹال) کہ اگر تیرے ساتھ کوئی برائی کرے تو معاف کر۔" (خزائن العرفان)

شانِ مصطفٰی علیہ الصلاۃ والسلام

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج، محبوبِ ربِّ بے نیاز صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نہ تو عادۃً بُری باتیں کرتے تھے اور نہ تکلّفاً اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم معاف کرتے اور درگزر فرمایا کرتے تھے۔ (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی خلق النبی علیہ الصلاۃ والسلام، الحدیث: ۲۰۲۳، ج۳، ص ۴۰۹)

حساب میں آسانی کے تین اسباب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ عزوجل (قیامت کے دن) اُس کا حساب یُسْر آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رحمت سے جنّت میں داخل فرمائے گا۔" صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون سی باتیں ہیں؟

فرمایا: ''(۱) جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور (۲) جو تم سے قَطعِ تعلُّق کرے (یعنی تعلُّق توڑے) تم اُس سے مِلاپ کرو اور (۳) جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کو مُعاف کردو۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی من اسمہ محمد، الحدیث: ۵۰۶۴، ج ۴، ص ۱۸)

معزز کون

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے ربِّ عَزَّوَجَلَّ! تیرے نزدیک کون سا بندہ زیادہ عزّت والا ہے؟ فرمایا: ''وہ جو بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود مُعاف کردے۔'' (شعب الایمان للبیھقی، باب فی حسن الخلق، فصل فی ترک الغضب، الحدیث: ۸۳۲۷، ج ۶، ص ۳۱۹)

روزانہ ستر بار مُعاف کرو

ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم خادِم کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ خاموش رہے، اُس نے پھر وہی سُوال دُہرایا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر خاموش رہے، جب تیسری بار سُوال کیا تو ارشاد فرمایا: ''روزانہ سَتّر بار۔''

(مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب النفقات وحق المملوک، الحدیث: ۳۳۶۷، ج ۱، ص ۶۱۷)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عربی میں ستّر کا لفظ بیان زیادتی کے لیے ہوتا ہے یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ مُعافی دو، یہ اس صورت میں ہو کہ غلام سے خطاءً

غلطی ہوجاتی ہے خباثتِ نفس سے نہ ہو اور قُصور بھی مالِک کا ذاتی ہو، شریعت کا یا قومی وملکی قُصور نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب النکاح باب نفقات کا بیان، ج ۵، ص ۱۷۰)

نمک زیادہ ڈال دیا

کہتے ہیں ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈالدیا، اسے غُصّہ تو بہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غُصّے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے! چنانچہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا معاف کردی اِنتقال کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کردی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کو آج مُعاف کرتا ہوں۔

(بیانات عطاریہ، حصہ ۲، ص ۱۶۴)

مُعاف کرنے سے عزّت بڑھتی ہے

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قُصور مُعاف

کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس (مُعاف کرنے والے) کی عزّت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے تواضع (یعنی عاجزی) کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بُلند فرمائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث: ۲۵۸۸، ص ۱۳۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوابی کار روائی پر شیطان کا آجانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ہم سے کوئی اُلجھے یا بُرا بھلا کہے اُس وقت خاموشی میں ہی ہمارے لئے عافیت ہے، ترمذی شریف میں ہے: "مَنْ صَمَتَ نَجَا" یعنی جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب (ت: ۱۱۵)، الحدیث: ۲۵۰۹، ج ۴، ص ۲۲۵)

اور یہ محاورہ بھی خوب ہے "ایک چُپ سو کو ہَرائے" اگرچہ شیطان لاکھ وسوسے ڈالے کہ تو بھی اس کو جواب دے ورنہ لوگ تجھے بُزدل کہیں گے، میاں! شرافت کا زمانہ نہیں ہے اس طرح تو لوگ تجھ کو جینے بھی نہیں دیں گے وغیرہ وغیرہ۔ میں ایک حدیث مبارکہ بیان کرتا ہوں غور سے سَماعت فرمائیے، سن کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ دوسرے کے بُرا بھلا کہتے وقت خاموش رہنے والا رحمتِ الٰہی کے کس قدر نزدیک تر ہوتا ہے۔

چُنانچہ مُسند امام احمد میں ہے: کسی شخص نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی موجودگی میں حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بُرا کہا تو

جب اُس نے بیٹ زیادتی کی تو انہوں نے اُس کی بعض باتوں کا جواب دیا (حالانکہ آپ کی جوابی کارروائی معصیت سے پاک تھی مگر) سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وہاں سے اُٹھ گئے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیچھے پہنچے، عرض کی: یارسولَ اللہ! وہ مجھے بُرا کہتا رہا آپ تشریف فرما رہے، جب میں نے اُس کی بات کا جواب دیا تو آپ اُٹھ گئے، فرمایا: ''تمہارے ساتھ فرشتہ تھا جو اُس کا جواب دے رہا تھا پھر جب تم نے خود اُسے جواب دینا شروع کیا تو شیطان درمیان میں آ کودا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الحدیث: ۹۶۳۰، ج۳، ص۴۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کربھلا ہو بھلا

حضرتِ سیدنا شیخ سعدی علیہ رحمۃ اللہ الہادی بوستانِ سعدی میں نقل کرتے ہیں: ایک نیک سیرت شخص اپنے ذاتی دشمنوں کا ذکر بھی بُرائی سے نہ کرتا تھا، جب بھی کسی کی بات چھڑتی اُس کی زبان سے نیک کلمہ ہی نکلتا۔ اُس کے مرنے کے بعد کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو سوال کیا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عزوجل نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ یہ سوال سُن کر اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور وہ بُلبل کی طرح شیریں آواز میں بولا: دنیا میں میری یہی کوشش ہوتی تھی کہ میری زبان سے کسی کے بارے میں کوئی بُری بات نہ نکلے، نکیرین نے

بھی مجھ سے کوئی سخت سوال نہ کیا اور یوں میرا معاملہ بیٹ اچھا رہا۔

(بوستان سعدی، باب ٤ در تواضع، ص ١٤٩)

نرمی زینت بخشتی ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا نرمی اور عفو و درگزر کرنے سے اللہ رَبُّ الْعِزّت کی کس قدر رحمت ہوتی ہے۔ کاش! ہم بھی اپنی بے عزتی کرنے والوں یا ستانے والوں کو معاف کرنا اختیار کریں مسلم شریف میں ہے: ''جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اُسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے جُدا کرلی جاتی ہے اُسے عیب دار بنادیتی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، الحدیث: ٢٥٩٤، ص ١٣٩٨)

پیشگی مُعاف کرنے کی فضیلت

احیاء العلوم، جلد 3، صفحہ 219 میں ہے: ایک شخص دُعا مانگ رہا تھا: یااللہ عَزَّوَجَلَّ میرے پاس صَدَقہ وخیرات کیلئے کوئی مال نہیں بس یہی کہ جو مسلمان میری بے عزتی کرے میں نے اُسے مُعاف کیا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وَحی آئی: ''ہم نے اِس بندے کو بخش دیا۔''

(شعب الایمان للبیهقی، باب فی حسن الخلق، فصل فی التجاوز... الخ، الحدیث: ٨٠٨٢-٨٠٨٤، ج٦، ص ٢٦١، ٢٦٢ والاستیعاب، کتاب الکنی، باب الضاد، ج ٤، ص ٢٥٧)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بلا حساب جنّت میں داخلہ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضورِ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اعلان کیا جائے گا: جس کا اَجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: ''ان لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔'' تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلا حساب جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔

(جمع الجوامع للسیوطی، حرف الھمزۃ، الحدیث: ۱۱۲۲، ج۱، ص۱۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عفو ودرگزر یعنی دوسروں کو معاف کر دینے بلکہ حسنِ اخلاق کی دولت پانے کے لیے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت فرمائیے، سنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروائیے۔

آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے، شَاھِدُرَہ (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حدِ درجہ ڈھیٹ اور **ماں باپ کا سخت نافرمان** بنادیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا، ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا، وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے، دعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔

اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس لمحے میں مجھے **دعوتِ اسلامی** والے ایک **عاشقِ رسول** سے مُلاقات کی سعادت ملی اور اُس نے مَحبت اور پیار سے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیلئے تیار کیا چُنانچہ میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ 3 دن کے **مَدَنی قافِلے** کا مسافر بن گیا نہ جانے ان **عاشِقانِ رسول** نے 3 دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈھیٹ انسان کا پتھر نُما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پگھلتا تھا موم بن گیا، میرے قلب میں **مَدَنی اِنقلاب** برپا ہوگیا اور میں **مَدَنی قافِلے** سے **نمازی بن کر لوٹا**۔ گھر آکر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی **دَست بوسی** کی اور امّی جان کے **قدم چومے**، گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہوگیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیار نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں **عاشقانِ رسول** کی صُحبت نے مجھے

یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابقہ بے نمازی کو مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے (یعنی صدائے مدینہ لگانے) کی ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔ (دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں)

(فیضانِ سنت، ج ۱، ص ۱۳۷۰)

گرچہ اعمالِ بد اور افعالِ بد نے ہے رُسوا کیا، قافلے میں چلو
کر سفر آؤ گے تم سُدھر جاؤ گے مانگو چل کر دُعا، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنت کی فضیلت** اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالك، ج ۹، ص ۳۴۳)

لہٰذا عمامہ کے **17 مدنی پھول** قبول فرمایئے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر **644** سے بیان کریں)

☆☆☆☆☆☆

بیان نمبر8:

علمِ دین

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ "احترامِ مسلم" میں درود شریف کے متعلق حدیثِ پاک بیان فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے: "قیامت کے روز لوگوں میں میرے نزدیک تر وہ ہوگا جس نے مجھ پر زیادہ دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔"

(سنن الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، الحدیث:۴۸۴، ج۲، ص۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں نے علم کے لیے وطن چھوڑا

امام ابو محمد یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دن حضرت امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق کے درس میں حاضر تھے کہ ایک دم یہ شور مچ گیا: "ہاتھی آیا، ہاتھی آیا،" غوغا سنتے ہی تمام طلبہ درس چھوڑ کر ہاتھی دیکھنے کے لیے دوڑ پڑے مگر امام یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سکون واطمینان کے ساتھ اپنے سبق میں مشغول رہے، حضرت امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق نے فرمایا: یحییٰ! تمہارے ملک اَنْدَلُس میں ہاتھی نہیں ہوتا تم بھی جا کر دیکھ آؤ! امام یحییٰ نے عرض کیا کہ حضرت میں اَنْدَلُس

سے آپ کو دیکھنے اور علم حاصل کرنے کے لیے یہاں آیا ہوں ہاتھی دیکھنے کے لیے میں نے اپنا وطن نہیں چھوڑا۔

(وفیات الاعیان، حرف الباء، ۷۹۲۔ابو محمد یحییٰ بن یحیی، ج۵، ص۱۱۷)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت امام یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو طلبِ علمِ دین کا کیسا زبردست جذبہ اور اس کی اہمیت کا کتنا احساس تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے میں ہمیں بھی علمِ دین سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جنّت کے باغات

حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم لوگ جنت کے باغات میں گزرو تو میوہ چنا کرو! اس پر کسی نے کہا کہ جنت کے باغات کیا ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''علم کی مجلسیں۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی، مجاهد عن ابن عباس، الحدیث:۱۱۱۵۸، ج۱۱، ص۷۸)

بہترین عبادت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی مکرّم، رسولِ محتشم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ طَلَبُ الْعِلْمِ بہترین عبادت علم کا حاصل کرنا ہے۔

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب الالف، الحدیث:۱۴۲۹، ج۱، ص۲۰۷)

افضل صَدَقہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''سب سے افضل صدَقہ یہ ہے کہ مسلمان علم سیکھے پھر اپنے بھائی کو سکھائے۔''

(سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب ثواب معلم الناس الخير، الحديث: ٢٤٣، ج١، ص١٥٨)

وہ جنّتی ہے

حضرتِ سیِّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِّ مکرّم، شفیعِ مُعظّم، رسولِ محتشم صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو اپنے دین کا علم سیکھنے کیلئے صبح یا شام کو چلا وہ جنّتی ہے۔''

(حلية الاولياء، مسعر بن كدام، الحديث: ١٠٥٨١، ج٧، ص٢٩٥)

گزشتہ گناہوں کا کفّارہ

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص علم کی طلب کرتا ہے تو وہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، الحديث: ٢٦٥٧، ج٤، ص٢٩٥)

دو حریص

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک ومختار حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''دو حریص آسودہ نہیں ہوتے ایک علم کا حریص کہ علم سے کبھی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا اور ایک دنیا کا لالچی کہ یہ کبھی آسودہ نہیں ہوگا۔''

(شعب الایمان، باب في الزهد وقصر الامل، الحدیث: ۱۰۲۷۹، ج۷، ص۲۷۱)

بروزِ محشر سب سے زیادہ حسرت

بروزِ قیامت سب سے زیادہ حسرت اُس کو ہوگی جس کو دنیا میں (دینی) علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اُس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور اِس سے سن کر دوسروں نے تو نفع اُٹھایا مگر خود اِس نے (اپنے علم پر عمل کرتے ہوئے) نفع نہ اُٹھایا۔ (تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، حرف المیم، ذکر من اسمه محمد، محمد بن احمد بن محمد بن جعفر، ج۵۱، ص۱۳۷)

شہداء تمنا کریں گے

حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: علم کو لازم پکڑو! اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کئے جانے والے شہداء جب علمائے کرام کی عزت اور مرتبہ دیکھیں

گے تو تمنا کریں گے کہ کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اس حال میں اٹھاتا کہ وہ عالم ہوتے اور بیشک کوئی شخص پیدائشی عالم نہیں ہوتا بلکہ علم تو سیکھنے سے آتا ہے۔

(المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح، ابواب العلم، ثواب العلم والعلماء وفضلهم، فصل، ص۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات سے علم اور علماء کی قدر و منزلت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کیسے کیسے انعامات واکرامات ہیں پہلے کے دور میں ہمارے علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام نے علمِ دین حاصل کرنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں دیں، آہ! ایک آج کا دور ہے کہ قیام و طعام کی سہولتوں سمیت علمِ دین پڑھایا جاتا ہے لیکن لوگ پڑھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے جبکہ پہلے کے دور میں ایسی سہولتیں کہاں ہوتی تھیں پھر بھی اسلاف کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام طلبِ علمِ دین کے جذبے سے سرشار تھے۔

بھوکے طلبہ کی فریاد

حضرتِ سیدنا امام طَبْرانی، حضرتِ سیدنا علامہ ابنِ المُقْرِی اور حضرتِ سیدنا ابوالشیخ رَحِمَهُمُ اللهُ تعالٰی تینوں مدینہ منوّرہ میں علمِ دین حاصل کرتے تھے، ایک مرتبہ ان پر فاقہ مستی کا دور آیا، روزہ پر روزہ رکھتے رہے مگر جب بھوک کی شدت نے بالکل ہی نڈھال کردیا تو تینوں نے رحمتِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہوکر فریاد کی: یارسولَ اللہ! "اَلْجُوْع" آقا! بھوک! یہ عرض کر کے سیدنا امام طَبْرانی علیہ رَحْمَةُ اللهِ القَوِی تو

آستانہ مبارکہ ہی پر بیٹھے رہے اور کہا کہ اس در پر یا موت آئے گی یا روزی، اب یہاں سے نہیں اٹھوں گا۔

میں ان کے در پر پڑا رہوں گا　　پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
نگاہِ رحمت ضرور ہوگی　　طعام کا انتظام ہوگا

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ المُقَرِّی اور حضرتِ سیِّدُنا ابوالشیخ رَحِمَهُمَا اللهُ تعالیٰ اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے، تھوڑی دیر کے بعد کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، دروازہ کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عَلَوی بزرگ دو غلاموں کے ساتھ کھانا لئے کھڑے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ آپ حضرات نے دربارِ رسول صَلَّی اللهُ تعالیٰ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ میں بھوک کی شکایت کی تو ابھی ابھی خواب میں نبیِّ رحمت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللهُ تعالیٰ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زیارت سے مشرّف فرما کر مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ لوگوں کے پاس کھانا پہنچادوں چنانچہ جو کچھ بروقت مجھ سے ہوسکا حاضر کردیا ہے آپ حضرات قبول فرمالیجئے۔ (تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ الثانیۃ عشرۃ، ج ۲، ص ۱۲۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ہر طرف مدینے میں بھیڑ ہے فقیروں کی
ایک دینے والا ہے کل جہاں سُوالی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے **اسلاف** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام **حُصولِ علم** کی خاطر کس قدر تکلیفیں برداشت کرتے تھے، فاقوں پر فاقے کر کے انہوں نے **علمِ دین** حاصل کیا، انتہائی جانفشانی اور خوب عرق ریزی کے ساتھ **تصنیفات وتالیفات** کے **مُشکبار مدنی گلدستے** تیار کر کے ہماری طرف بڑھائے مگر افسوس! اب اکثر مسلمان ان کی طرف بالکل بھی التفات نہیں کرتے، ان **بزرگوں** کو **سرمایۂ آخرت** کی طلب اور لگن تھی اور آج کے مسلمانوں کی اکثریت کو صرف دُنیا کا دُھن (یعنی مال ودولت) کمانے کی دُھن ہے۔

اِس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے **بزرگانِ دین** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبین پر جب کڑا وقت آتا تو نہایت ہی دل جمعی کے ساتھ **بارگاہِ رسالت** میں حاجت روائی کے لئے فریاد کرتے، **سرکارِ نامدار** صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے دربار میں دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی صدا ضرور مَسْمُوع ہوتی (یعنی سنی جاتی) ہے، **میرے آقا اعلیٰ حضرت، عاشقِ ماہِ رسالت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان** عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن **حدائقِ بخشش شریف** میں فرماتے ہیں: ؎

وَاللّٰہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو "آہ" کرے دل سے

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ **بارگاہِ رسالت** میں کی ہوئی **فریاد** فوراً سنی گئی اور

سرکارنامدار، جنابِ احمد مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فوراً حاجت روائی فرمائی اور اپنے بھوکے دیوانوں کیلئے کھانا بھیج دیا۔

در رسول سے اے راز کیا نہیں ملتا؟
کوئی پلٹ کے نہ خالی گیا مدینے سے

سو روٹیاں

حافظ الحدیث حضرتِ سیِّدنا حَجّاج بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی جب تحصیلِ علمِ دین کے لئے سفر پر روانہ ہوئے تو والِدہ محترمہ نے سو عدد کلچے (یعنی خمیری روٹیاں) ایک مٹی کے گھڑے میں بھر کر ساتھ کر دیئے، آپ عظیم محدث حضرتِ سیِّدنا شبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر علمِ حدیث پڑھنے میں مشغول ہوئے، روٹیاں تو امی جان نے عنایت کر ہی دی تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سالن کا خود ہی بندوبست کیا اور وہ سالن بھی ایسا جو صدہا برس گزر جانے کے بعد بھی سدا تازہ ہی تازہ اور برکت ایسی کہ کبھی اس میں کوئی کمی ہی نہ ہوئی، وہ انوکھا سالن کون سا؟ دریائے دِجلہ کا پانی، روزانہ ایک کلچہ دریائے دِجلہ کے پانی میں بھگو کر تناوُل فرما لیتے اور دن رات خوب جاں فشانی کے ساتھ سبق پڑھتے رہتے، جب وہ سو کلچے ختم ہو گئے تو مجبوراً استاذِ محترم سے رخصت لینی پڑی۔

(تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ، ج۱، ص۱۰۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین حاصل کرنے میں یقیناً دونوں جہاں کی بہتریاں ہیں کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی جو دینی مدارس و جامعات میں باقاعدہ علم دین سیکھتے اور سکھاتے ہیں آپ بھی کوشش کیجئے بالفرض کسی مدرسے یا جامعہ میں مستقل داخلہ لینے کی ترکیب نہیں بن پاتی تو دعوتِ اسلامی کی کسی مدنی تربیت گاہ میں کم از کم 63 دن کا مدنی تربیتی کورس ہی کر لیجئے، مدنی تربیتی کورس کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں:

اَلرجی کا مرض ٹھیک ہوگیا

چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: مجھے اَلرجی کی بیماری تھی دھوپ اور سردی میں کافی تکلیف ہوتی نیز جب بارش ہوتی اُس وقت میں شدتِ درد سے مانندِ بے آب (یعنی بے پانی کی مچھلی) کی طرح تڑپتا، مجھے ایک عاشقِ رسول نے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہ کر تربیتی کورس کرنے کا مشورہ دیا لہٰذا عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں 19 نومبر 2004ء کو شروع ہونے والے 63 روزہ تربیتی کورس میں داخلہ لے لیا، میں حیران ہوں کہ کئی ڈاکٹروں سے علاج کروانے اور خوب رقم خرچ کرنے کے باوجود اَلرجی کی جو موذی بیماری عرصۂ دراز سے ختم ہونے کا نام نہیں لیتی تھی وہ عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہ کر 63 دن کا تربیتی کورس کرنے کی برکت سے جاتی رہی۔

دعوتِ اسلامی کی قیوم، دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم
اس پہ فدا ہو بچہ بچہ یااللّٰہ مری جھولی بھردے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صحبتوں سے مالا مال 63 روزہ تربیتی کورس آخرت کے لئے اس قدر نفع بخش ہے کہ اس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اُس کی تفصیلات معلوم ہوجانے کے بعد شاید دین کا درد رکھنے والا ہر مسلمان یہ حسرت کرے گا کہ کاش! مجھے بھی 63 روزہ تربیتی کورس کرنے کی سعادت حاصل ہوجائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بابُ المدینہ کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی تربیتی کورس کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔ اِس میں بعض وہ علوم حاصل ہوتے ہیں جن کا سیکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ تربیتی کورس میں وُضو و غُسل کے علاوہ نماز کا عملی طریقہ سکھایا جاتا ہے، غسلِ میّت، تجہیز و تکفین، نمازِ جنازہ و نمازِ عید کی تربیت ہوتی ہے، مدنی قاعدہ کے ذریعے درست مخارج کے ساتھ قرآنی حروف کی ادائیگی کی تعلیم دی جاتی اور قرآنِ کریم کی آخری 20 سورتیں زبانی حفظ اور سورۃُ الملک کی مشق کروائی جاتی ہے اور قرآنِ کریم سیکھنے کے فضائل کے تو کیا کہنے! چنانچہ

گناہوں کی بخشش

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، صاحبِ قرآن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ''جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآنِ کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، باب فیمن علم ولدہ القرآن، الحدیث: ۱۱۶۷۱، ج۷، ص۳۴۴)

جوانی و بڑھاپے میں قرآن پاک سیکھنا

شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جو شخص جوانی میں قرآن سیکھے، قرآن اُس کے گوشت اور خون میں پیوست ہو جاتا ہے اور جو اسے بڑھاپے میں سیکھے اور اسے قرآن بار بار بھول جاتا ہو اور اس کے باوجود وہ اسے نہ چھوڑتا ہو تو اس کیلئے دو اجر ہیں۔''

(کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السابع... الخ، الاکمال الحدیث: ۲۳۷۸، ج۱، ص۲۶۷)

تربیتی کورس میں اَخلاقی تربیت

تربیتی کورس میں اَخلاقی تربیت کے حوالے سے ان موضوعات پر خاص توجُّہ دی جاتی ہے (1) سچائی (2) نرمی (3) صبر (4) عاجزی (5) عَفْو و درگزر (6) اندازِ گفتگو (7) غیبت کی تباہ کاریاں اور (8) گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کا طریقہ وغیرہ، مدنی قافلہ کے جَدْوَل پر عمل کرواتے ہوئے مَدَنی قافِلہ تیار کرنے کا طریقہ، درس، بیان، عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت بالخصوص

دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کی جان ''اِنفرادی کوشش'' کا انداز، مدنی انعامات کا عملی طریقہ تعلیم دیا جاتا ہے، تربیتی کورس کے دوران وقفہ وقفہ سے تین بار تین تین دن کے اور اختتام سے قبل 12 دن کے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی ملتی ہے، اس قافلے سے واپسی کے بعد ایک دن امتحان کی تیاری، دوسرے دن امتحان اور تیسرے دن الوداعی دعا اور صلوٰۃ و سلام پر 63 دن کے تربیتی کورس کا اختتام ہو جاتا ہے۔ تربیتی کورس کی جو کیفیت بیان کی اس کے علاوہ بھی بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صحبت کی نعمت میسّر آتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تربیتی کورس کی برکت سے کئی بگڑے ہوئے افراد نمازی اور اچھے مسلمان بن کر رخصت ہوتے ہیں اور معاشرہ میں عزت کا مقام پاتے ہیں، لہٰذا جس کو موقع ملے اُسے ضرور تربیتی کورس کے ذریعے علمِ دین حاصل کرنا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: ''بروزِ قیامت سب سے زیادہ حسرت اُس کو ہوگی جس کو دنیا میں (دینی) علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اُس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور اِس سے سن کر دوسروں نے تو نفع اُٹھایا مگر خود اِس نے (اپنے علم پر عمل کرتے ہوئے) نفع نہ اُٹھایا۔'' (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، من اسمہ محمد، ج ۵۱، ص ۱۳۷)

جو مکمل 63 دن نہیں دے سکتے وہ مدنی مرکز سے رُجوع کریں تو اُن کی کم دنوں کے لئے بھی ترکیب بن سکتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام علمِ دین عام کرنے کے لئے کئی جامعات ومدارس بنام "جامِعَۃُ الْمَدِیْنہ" اور "مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنہ" قائم ہیں، یہاں نہ صرف علم کی لازوال دولت تقسیم ہوتی بلکہ عمل کا جذبہ بھی دیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہزارہا طلبہ وطالبات علمِ دین کے نور سے منوّر ہو رہے ہیں اور زیورِ علم وعمل سے آراستہ ہو کر اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مصروفِ عمل ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: "جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔" (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ج۹، ص۳۴۳)

لہٰذا مُصَافَحہ کے 7 مدنی پھول قبول فرمائیے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر 549 سے بیان کریں)

☆☆☆☆☆☆

بیان نمبر9:

جُود وسخا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ **"جنتی محل کا سودا"** میں درود شریف کے متعلق حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ **شاہِ بحر و بر، مدینے کے تاجور، رسولِ انور** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں **محبت** رکھنے والے جب باہم ملیں اور **مُصَافَحہ** کریں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **پر دُرُودِ پاک** بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے **اگلے پچھلے گناہ بخش** دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۲۹۵۱، ج۳، ص۹۵)

رَمَضان المبارک کی آمد آمد تھی اور مشہور مؤرِّخ حضرتِ **واقِدی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کے پاس کچھ نہ تھا، آپ نے اپنے ایک **علوی** دوست کی طرف یہ رُقعہ بھیجا: ''**رَمَضان شریف** کا مہینہ آنے والا ہے اور میرے پاس خرچ کیلئے کچھ نہیں مجھے **قرضِ حَسَنہ** کے طور پر ایک **ہزار** 1000 دِرہم بھیجئے۔'' چنانچہ اُس **علوی** نے **ایک ہزار** دِرہم کی تھیلی بھیج دی، تھوڑی دیر کے بعد حضرتِ **واقِدی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کے ایک دوست کا رُقعہ حضرتِ **واقِدی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کی طرف آ گیا: ''**رَمَضان**

شریف کے مہینے میں خرچ کیلئے مجھے ایک ہزار درہم کی ضرورت ہے۔'' حضرتِ واقِدی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نے وہی تھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وہی علوی دوست جن سے حضرتِ واقدی نے قرض لیا تھا اور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرت واقِدی سے قرض لیا تھا دونوں حضرتِ واقِدی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کے گھر آئے، علوی کہنے لگے: رمضان المبارک کا مہینہ آ رہا ہے اور میرے پاس ان ہزار درہموں کے سوا اور کچھ نہ تھا مگر جب آپ کا رُقعہ آیا تو میں نے یہ ہزار درہم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضرورت کیلئے اپنے اِن دوست کو رُقعہ لکھا کہ مجھے ایک ہزار درہم بطورِ قرض بھیج دیجئے، انہوں نے وہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قرض مانگا، میں نے اپنے اِن دوست سے قرض مانگا اور اُنہوں نے آپ سے مانگا، اور جو تھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اسے بھیج دی اور اس نے وہی تھیلی مجھے بھیج دی۔

پھر ان تینوں حضرات نے اتفاقِ رائے سے اس رقم کے تین حصے کر کے آپس میں تقسیم کر لئے، اِسی رات حضرتِ سیِّدنا واقِدی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کو خواب میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی اور فرمایا: اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل کل تمہیں بہت کچھ مل جائے گا، چنانچہ دوسرے روز امیر یحییٰ برمکی نے سیِّدنا واقِدی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کو بلا کر پوچھا: ''میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے کیا بات ہے؟'' حضرتِ سیِّدنا واقِدی علیہ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے سارا قصہ سنایا تو یحییٰ بَرمَکی نے کہا: ''میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تینوں میں سے کون زیادہ سخی ہے۔ آپ تینوں ہی سخی اور واجبُ الاحترام ہیں پھر اس نے تیس ہزار دِرہم حضرت واقِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کو اور بیس بیس ہزار ان دونوں کو دیئے اور حضرتِ سیِّدُنا واقِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کو قاضی بھی مقرر کردیا۔ (حجۃ اللہ علی العلمین، الفصل الثالث،الاستغاثۃ بہ للسقیا،ص ۵۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچے مسلمان سخی اور پیکرِ ایثار ہوتے ہیں اور اپنے اسلامی بھائی کی تکلیف دور کرنے کی خاطر اپنی مشکلات کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کرتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمت کے حالات سے باخبر ہیں اور سخاوت کرنے والوں پر نظرِ رحمت فرماتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سخاوت سے ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے، مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔

سخاوت کرو مزید عطا کئے جاؤگے

حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''سخاوت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہے، سخاوت کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مزید عطا فرمائے گا، سنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

سخاوت کو پیدا فرما کر ایک مرد کی صورت عطا فرمائی اور اس کی اصل کو طوبیٰ درخت کی جڑ میں راسخ کر دیا اور ٹہنیوں کو سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی کی ٹہنیوں کے ساتھ مضبوط کر دیا اور اس کی بعض شاخوں کو دنیا کی طرف جھکا دیا تو جو شخص اسکی ایک ہی ٹہنی پکڑ لے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے، سنو! بیشک سخاوت ایمان ہی سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بخل کو اپنے غضب سے پیدا فرمایا اور اس کی اصل کو شَجَرِ زَقُّوم (جہنم کے کانٹے دار درخت) کی جڑ میں مضبوط کر دیا، اس کی بعض شاخیں زمین کی جانب مائل فرما دیں تو جو شخص اس کی کسی بھی ٹہنی کو تھامتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم میں داخل فرما دیتا ہے، جان لو! بخل ناشکری ہے اور ناشکری جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ (کنز العمال، کتاب الزکاۃ، الباب الثانی فی السخاء والصدقۃ، الفصل الاوّل، الحدیث: ۱۶۲۱۳، ج۳، ص۱۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دیتا ہے

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ”جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دیتا ہے۔“

(جمع الجوامع للسیوطی، الحدیث: ۹۵۷۲، ج۳، ص ۳۸۴)

سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ھے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے، آگ سے دور ہے اور کنجوس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، آگ کے قریب ہے اور یقیناً جاہل سخی، کنجوس عابد سے افضل ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی السخاء، الحدیث: ١٩٦٨، ج٣، ص ٣٨٧)

سخی سے مَحَبَّت

حضرت یحییٰ بن مُعاذ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: سخی لوگ چاہے فاجر ہوں ان کے لئے دلوں میں محبت ہی ہوتی ہے اور بخیل چاہے کتنے ہی بھلے کیوں نہ ہوں دلوں میں ان کے لئے نفرت ہی پائی جاتی ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، بیان ذم البخل، ج٣، ص ٣١٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً سخاوت کی بہت فضیلت ہے قرآن پاک میں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سخاوت اور ایثار کی تعریف بیان کی گئی ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ (پ٢٨، الحشر: ٩)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔

اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے صدرُ الافاضل سید **محمد نعیمُ الدین** مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی **خزائنُ العرفان** میں تحریر فرماتے ہیں: حدیث شریف میں ہے کہ **رسولِ کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک بھوکا شخص آیا، **حضور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے **اَزواجِ مُطَہَّرات** رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی کوئی چیز ہے؟ معلوم ہوا کسی **بی بی صاحبہ** کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے، تب **حضور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے **اصحاب** رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا: جو اس شخص کو مہمان بنائے **اللہ** تعالیٰ اس پر **رحمت** فرمائے، حضرت **ابوطلحہ انصاری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور **حضور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اجازت لے کر **مہمان** کو اپنے گھر لے گئے، گھر جا کر بی بی سے دریافت کیا کچھ ہے؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں **صرف بچوں کیلئے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے**، حضرت سیدنا **ابوطلحہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بچوں کو بہلا کر سُلا دو اور جب **مہمان** کھانے بیٹھے تو **چراغ** درست کرنے اٹھو اور **چراغ** کو **بجھا دو** تا کہ وہ **اچھی طرح کھالے**، یہ تجویز اس لئے کی کہ **مہمان** یہ نہ جان سکے کہ اہلِ خانہ اسکے ساتھ نہیں کھا رہے ہیں، اگر اس کو یہ معلوم ہوگا تو وہ اصرار کرے گا اور کھانا کم ہے بھوکا رہ جائے گا، اس طرح **مہمان** کو کھلایا اور خود **بھوک کی حالت میں رات گزاری**، جب صبح ہوئی اور **سیّدِ عالم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو **حضورِ اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:

رات فلاں فلاں لوگوں میں عجیب معاملہ پیش آیا اللہ تعالیٰ ان سے بہت راضی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (صحیح بخاری، ج۳، ص۳۴۸، حدیث: ۴۸۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سخاوت

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بے حد سخی تھیں، حضرتِ سیِّدنا عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ستر ہزار دَراہم راہِ خدا میں تقسیم کر دیئے حالانکہ ان کی قمیص مُبارک میں پیوند لگا ہوا تھا اور ایک دفعہ حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کی خدمت میں ایک لاکھ دَراہم بھیجے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وہ سب دراہم ایک ہی روز میں راہِ خدا میں تقسیم کر دیئے اور اُس روز آپ خود روزہ سے تھیں، شام کے وقت باندی نے عرض کی: کیا ہی اچھا ہوتا کہ ایک دِرہم روٹی کیلئے رکھ لیتیں! تو فرمایا: ”مجھے یاد نہیں رہا، یاد رہتا تو بچا لیتی۔“ (مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، اُمّ المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا، ج۲، ص۴۷۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وُسعت کے باوُجود اپنی زندگی نہایت سادہ اور زاہدانہ گزاردی اور جو دولت بھی حاضر

ہوئی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے راہِ خدا میں تقسیم فرمادی یہاں تک کہ لاکھ دراہم آئے وہ بھی لٹا دیئے اور روزہ افطار کرنے کیلئے بھی کوئی اہتمام نہ فرمایا اور ایک ہم ہیں کہ اگر کبھی نفل روزہ رکھ بھی لیں تو ہمیں اِفطار کے وقت ہمہ اقسام کے پھل، کباب، سموسے، ٹھنڈا ٹھنڈا شربت اور نہ جانے کیا کیا چاہئے۔

بہرحال ہمیں اُمّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نقشِ قدم پر چلنا چاہئے اور دولت سے اِس قدر محبت نہ رکھنی چاہیے کہ راہِ خُدا میں خرچ کرنے کے معاملے میں دل تنگ ہو۔ سخاوت کا ذہن بنانے، حُبِّ دنیا سے پیچھا چھڑانے اور آخرت بہتر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنا بے حد مُفید ہے، جب بھی آپ کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کا مدَنی قافِلہ تشریف لائے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ضرور فیض یاب ہوں کہ اچھی نیّت کے ساتھ راہِ خدا کے مُسافروں کی زیارت کارِ ثواب اور اُن کی صحبت باعثِ حُصولِ جنت ہے۔ آپ کو ایک بگڑے ہوئے نوجوان کا واقعہ سناتا ہوں جو مدَنی قافِلے کے عاشِقانِ رسول کی زیارت کیلئے حاضر ہوا تو اس کی زندگی میں مدَنی انقِلاب برپا ہو گیا۔

چنانچہ شہر قُصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر بِالتَّصَرُّف پیش کرتا ہوں: میں ان دنوں میٹرک کا طالب علم تھا، بری صحبت کے باعث گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، مزاج بے حد غصیلا تھا اور بدتمیزی کی نوبت

اِس حد تک پہنچ چکی تھی کہ والد کجا دادا اور دادی کے سامنے بھی قینچی کی طرح زبان چلاتا تھا۔ ایک روز تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی قافلہ ہمارے محلّے کی مسجد میں حاضر ہوا، خدا (عَزَّوَجَلَّ) کا کرنا ایسا ہوا کہ میں عاشقانِ رسول سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا، ایک باعمامہ اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا، انہوں نے درس کے بعد مجھے بتایا کہ چند ہی روز بعد مَدِیْنَۃُ الْاَوْلِیَاء ملتان شریف میں دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرا اِجتماع ہو رہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ ان کے درس نے مجھ پر بہت اچھا اثر کیا تھا لہٰذا میں انکار نہ کر سکا، یہاں تک کہ میں اِجتماع (ملتان) میں حاضر ہو گیا، وہاں کی رونقیں اور برکتیں دیکھ کر میں حیران رہ گیا، وہاں ہونے والے آخری بیان ''گانے باجے کی ہولناکیاں'' سن کر تھرّا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، میں گناہوں سے توبہ کر کے اٹھا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا، میری مدنی ماحول سے وابستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بداخلاق نوجوان میں مدنی انقلاب کی وجہ سے مُتأثر ہو کر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجا لیا، میری ایک ہی بہن ہے۔ اُس نے بھی مدنی برقع پہن لیا، گھر کا ہر فرد سلسلۂ

عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا مرید ہو گیا۔ اور مجھ پر اللہ عزوجل نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے قرآنِ پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی اور درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت درجۂ ثالثہ یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے تعلّق سے علاقائی قافلہ ذمّہ دار ہوں، میری نیّت ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ سے یکمشت 12 ماہ کیلئے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔

دل پہ گر زنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو ہوگا سب کا بھلا قافلے میں چلو
ایسا فیضان ہو، حفظ قرآن ہو کر کے ہمت ذرا قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ”جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ج۹، ص۳۴۳)

لہٰذا گھر میں آنے جانے کے 12 مدنی پھول قبول فرمائیے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر 565 سے بیان کریں)

بیان نمبر10:

مقصدِ حیات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ ''قضا نمازوں کا طریقہ'' میں درود شریف کے متعلق حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ''مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا پل صراط پر نور ہے جو روزِ جمعہ مجھ پر اَسّی بار دُرودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

(الجامع الصغیر للسیوطی، حرف الصاد، الحدیث: ۵۱۹۱، ص ۳۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 586 صفحات پر مشتمل کتاب ''بیاناتِ عطاریہ حصہ 3'' کے صَفْحَہ 13 پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔

کہتے ہیں ایک بادشاہ اپنے مُصاحبوں کے ساتھ کسی باغ کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اس نے دیکھا باغ میں سے کوئی شخص سنگریزے (یعنی چھوٹے چھوٹے پتھر) پھینک رہا ہے، ایک سنگریزہ خود اس کو بھی آ کر لگا، اس نے خُدّام کو

دوڑایا کہ جا کر سنگریزے پھینکنے والے کو پکڑ کر میرے پاس حاضر کرو! چنانچہ خُدّام نے ایک گنوار کو حاضر کر دیا، بادشاہ نے کہا: یہ سنگریزے تم نے کہاں سے حاصل کئے؟ اس نے ڈرتے ڈرتے کہا: میں ویرانے میں سیر کر رہا تھا کہ میری نظر ان خوبصورت سنگریزوں پر پڑی، میں نے ان کو جھولی میں بھر لیا، اس کے بعد پھرتا پھراتا اس باغ میں آنکلا اور پھل توڑنے کے لئے یہ سنگریزے استعمال کر لئے، بادشاہ نے کہا: تم ان سنگریزوں کی قیمت جانتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! بادشاہ بولا: یہ پتھر کے ٹکڑے دراصل انمول ہیرے تھے جنہیں تم نادانی کے سبب ضائع کر چکے، اس پر وہ شخص افسوس کرنے لگا مگر اب اس کا افسوس کرنا بے کار تھا کہ وہ انمول ہیرے اس کے ہاتھ سے نکل چکے تھے۔

زندگی کے لمحات انمول ہیرے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح ہماری زندگی کے لمحات بھی انمول ہیرے ہیں اگر ان کو ہم نے بے کار ضائع کر دیا تو حسرت و ندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

دن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی　　لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو ایک مقررہ وقت تک کیلئے خاص مقصد کے تحت اِس دنیا میں بھیجا ہے۔

چنانچہ پارہ 18 سورۃُ الْمُؤْمِنُوْن آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ (پ۱۸، المؤمنون:۱۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔

''تفسیر خزائن العرفان'' میں اس آیتِ مقدسہ کے تحت لکھا ہے: اور (کیا تمہیں) آخرت میں جزا کیلئے اٹھنا نہیں، بلکہ تمہیں عبادت کیلئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں۔

زندگی کا وقت تھوڑا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ آیت کے علاوہ بھی قرآنِ پاک میں دیگر مقامات پر تخلیقِ انسانی یعنی انسان کی پیدائش کا مقصد بیان کیا گیا ہے انسان کو اس دنیا میں بہت مختصر سے وقت کیلئے رہنا ہے اور اس وقفے میں اسے قبر و حشر کے طویل ترین معاملات کیلئے تیاری کرنی ہے لہٰذا انسان کا وقت بے حد قیمتی ہے، وقت ایک تیز رفتار گاڑی کی طرح فراٹے بھرتا ہوا جا رہا ہے نہ روکے رُکتا ہے نہ پکڑنے سے ہاتھ آتا ہے، جو سانس ایک بار لے لیا وہ پلٹ کر نہیں آتا، چنانچہ

سانس کی مالا

حضرت سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جلدی کرو! جلدی کرو! تمہاری زندگی کیا ہے؟ یہی سانس تو ہیں کہ اگر رُک جائیں تو تمہارے

ان اعمال کا سلسلہ بھی منقطع ہو جائے جن سے تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرتے ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر چند آنسو بہائے، یہ کہنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ (پ ۱۶ مریم: ۸۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم تو ان کی گنتی پوری کرتے ہیں۔

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: یہاں گنتی سے سانسوں کی گنتی مُراد ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، بیان المبادرۃ الی العمل... الخ، ج ۵، ص ۲۰۵)

یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے
اے دل کیوں مگر اب بھی بیدار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۱)

"دن" کا اعلان

حضرت سیِّدُنا امام بَیْہَقِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی "شُعَبُ الْاِیْمَان" میں نقل کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "روزانہ صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اُس وقت "دن" یہ اعلان کرتا ہے اگر آج کوئی اچھا کام کرنا ہے تو کرلو کہ آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آؤں گا۔" (شعب الایمان للبیہقی، باب فی الصیام، الحدیث: ۳۸۴۰، ج ۳، ص ۳۸۶)

جناب یا مرحوم!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا جو دن نصیب ہو گیا اسی کو غنیمت جان کر جتنا ہو سکے اس میں اچھے اچھے کام کر لئے جائیں تو بہتر ہے کہ "کل" نہ جانے ہمیں لوگ "جناب" کہہ کے پکارتے ہیں یا "مرحوم" کہہ کر، ہمیں اس بات کا احساس ہو یا نہ ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ ہم اپنی موت کی منزل کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ رواں دواں ہیں چنانچہ پارہ 30 سورۂ اِنْشِقَاق کی آیت نمبر 6 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ (پ ۳۰، الانشقاق: ۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اے آدمی! بیشک تجھے اپنے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

پانچ کو پانچ سے پہلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، جو وقت مل گیا سو مل گیا، آئندہ وقت ملنے کی اُمید دھوکہ ہے کیا معلوم آئندہ لمحے ہم موت سے ہم آغوش ہو چکے ہوں، رحمتِ عالَم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو:

(1) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (2) صحت کو بیماری سے پہلے (3) مالداری کو تنگدستی سے پہلے (4) فرصت کو مشغولیت سے پہلے اور (5) زندگی کو موت سے پہلے۔

(المستدرك للحاكم، كتاب الرقاق، باب نعمتان مغبون...الخ، الحديث: ۷۹۱۶، ج۵، ص۴۳۵)

دو نعمتیں

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مبارک ہے: ''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بَہُت سے لوگ دھوکے میں ہیں، ایک صحت اور دوسری فراغت۔''

(صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب ماجاء في الرقاق...الخ، الحديث: ۶۴۱۲، ج۴، ص۲۲۲)

واقعی صحت کی قدر بیمار ہی کرسکتا ہے اور وقت کی قدر وہ لوگ جانتے ہیں جو بے حد مصروف ہوتے ہیں ورنہ جو لوگ ''فُرصتی'' ہوتے ہیں ان کو کیا معلوم کہ وقت کی کیا اہمیت ہے! وقت کی قدر پیدا کیجئے اور فُضول باتوں، فُضول کاموں، فُضول دوستیوں سے گریز کرنے کا ذہن بنائیے۔

حُسنِ اسلام

ترمذی شریف میں ہے: سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: ''انسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی اس امر کو چھوڑ دینا ہے جو اسے نفع نہ دے۔''

(سنن الترمذي، كتاب الزهد، باب: ۱۱، الحديث: ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ج۴، ص۱۴۲)

انمول لمحات کی قدر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا ہر سانس انمول ہیرا ہے، کاش! ایک ایک سانس کی قدر نصیب ہو جائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے اور کل بروزِ قیامت زندگی کا خزانہ نیکیوں سے خالی پا کر اشکِ ندامت نہ بہانے پڑ جائیں! صد کروڑ کاش! ایک ایک لمحے کا حساب کرنے کی عادت پڑ جائے کہ کہاں بسر ہو رہا ہے، زہے مقدر! زندگی کی ہر ہر ساعت مفید کاموں ہی میں صَرف ہو بَروزِ قیامت اوقات کو فُضول باتوں، خوش گپیوں میں گزرا ہوا پا کر کہیں کفِ افسوس ملتے نہ رہ جائیں۔

اگر ہم چاہیں تو اس دنیا میں رہتے ہوئے صرف ایک سیکنڈ میں جنّت کے اندر ایک درخت لگوا سکتے ہیں اور جنت میں درخت لگوانے کا طریقہ بھی نہایت ہی آسان ہے چنانچہ ''ابن ماجہ شریف'' کی ایک حدیثِ پاک کے مطابق ان چاروں کَلِمات میں سے جو بھی کَلِمَہ کہیں جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا: (1) سُبْحٰنَ اللّٰهِ (2) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (3) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (4) اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل التسبیح بالحدیث: ۳۸۰۷، ج ۴، ص ۲۵۲)

وقت کے قدر دانوں کے ارشادات و منقولات

﴿1﴾ اَمیرُ المؤمنین حضرتِ مولائے کائنات عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَجْهُهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں: یہ "ایام" تمہاری زندگی کے صفحات ہیں ان کو اچھے اعمال سے زینت بخشو۔

﴿2﴾ حضرت سیدنا عبداللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اپنی زندگی کے گزرے ہوئے اس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر نادم نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال میں اضافے سے خالی ہو۔

﴿3﴾ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: روزانہ تمہاری عمر مسلسل کم ہوتی جارہی ہے تو پھر نیکیوں میں کیوں سستی کرتے ہو؟ ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: یا امیرَ المومنین! "یہ کام آپ کل پر مؤخر کر دیجئے ارشاد فرمایا: میں روزانہ کا کام ایک دن میں بمشکل مکمل کر پاتا ہوں اگر آج کا کام بھی کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیونکر کر سکوں گا؟

آج کا کام کل پر مت ڈالو کل دوسرا کام ہوگا

﴿4﴾ حضرت سیدنا امام شافعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک مدت تک اَھْلُ اللّٰہ کی صحبت سے فیضیاب رہا ان کی صحبت سے مجھے دو اہم باتیں سیکھنے کو ملیں: (۱) وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کر کے) یہ تم کو کاٹ دیگا (۲) اپنے نفس کی حفاظت کرو اگر تم نے اس کو اچھے کام میں مشغول نہ رکھا تو یہ تم کو کسی بُرے کام میں مشغول کر دیگا۔

﴿5﴾ آٹھویں صدی کے مشہور شافعی عالم سیدنا شمس الدین اصبہانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہ تعالیٰ کے بارے میں حافظ ابنِ حجر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس خوف سے کھانا کم تناول فرماتے تھے کہ زیادہ کھانے سے بول و براز کی ضرورت بڑھے گی اور بار بار بیت الخلاء جا کر وقت صَرف ہوگا۔

(الدرر الکامنۃ للعسقلانی، ج ٤، ص ٣٢٧)

نظامُ الاوقات کی ترکیب بنا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو اپنا یومیہ نظامُ الاوقات ترتیب دے لینا چاہئے اوّلاً عشاء کی نماز پڑھ کر حتَّی الامکان دو گھنٹے کے اندر اندر سو جائیے، رات کو فُضول چوپال لگانا، ہوٹلوں کی رونق بڑھانا اور دوستوں کی مجلسوں میں وقت گنوانا (جبکہ کوئی دینی مصلحت نہ ہو) بہت بڑا نقصان ہے۔

تفسیر روح البیان جلد 4 صفحہ 166 پر ہے: قومِ لوط کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی تھا کہ وہ چوراہوں پر بیٹھ کر لوگوں سے ٹھٹھا مسخری کرتے تھے۔

(تفسیر روح البیان، ھود، تحت الآیۃ:٧٨، ج ٤، ص ١٦٦)

پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خداوندی سے لرز اٹھئے! دوست بظاہر کیسے ہی نیک صورت ہوں ان کی دل آزار اور خدائے غفّار سے غافل کر دینے والی محفلوں سے توبہ کر لیجئے، رات کو دینی مشاغل سے فارغ ہو کر جلد سو جائیے کہ رات کا آرام دن کے آرام کے مقابلے میں زیادہ صحت بخش ہے اور عین فطرت کا تقاضا بھی چنانچہ پارہ 20 سُوْرَۃُ الْقَصَص آیت نمبر 73 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ (پ۲۰، القصص: ۷۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس نے اپنی مہر سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل ڈھونڈو اور اس لئے کہ تم حق مانو۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامّت حضرت **مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان **"نور العرفان"** میں اس آیت کے تحت تحریر فرماتے ہیں: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **کمائی** کے لیے **دن** اور **آرام** کیلئے **رات** مقرر کرنی بہتر ہے، **رات** کو بلاوجہ نہ جاگے، **دن** میں بیکار نہ رہے اگر معذوری (مجبوری) کیوجہ سے **دن** میں سوئے اور **رات** کو کمائے تو حرج نہیں جیسے **رات** کی نوکریوں والے ملازم وغیرہ۔

صُبح کی فضیلت

نظامُ الاوقات متعیّن کرتے ہوئے کام کی نوعیت اور کیفیت کو پیشِ نظر رکھنا مناسب ہے مَثَلاً جو **اسلامی بھائی** رات کو جلدی سو جاتے ہیں **صبح** کے وقت وہ **تروتازہ** ہوتے ہیں لہٰذا **علمی مشاغل** کیلئے صبح کا وقت بہت مناسب ہے **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ دعا **"امام ترمذی"** نے نقل کی ہے: **"اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت** کیلئے **صبح** کے اوقات میں **بَرَکت** عطا فرما۔"

(سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التبکیر بالتجارۃ، الحدیث: ۱۲۱۶، ج۳، ص۶)

چنانچہ مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامّت حضرت **مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان

اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی (یااللہ!) میری اُمّت کے تمام ان دینی ودنیاوی کاموں میں بَرَکت دے جو وہ صبح سویرے کیا کریں جیسے سفر، طلبِ علم، تجارت وغیرہ۔ (مراۃ المناجیح، سفر کے طریقے، ج ۵، ص ۴۹۱)

کوشش کیجئے کہ صبح اٹھنے کے بعد سے لیکر رات سونے تک سارے کاموں کے اوقات مقرر ہوں مَثَلاً اتنے بجے تہجد، علمی مشاغل، مسجد میں تکبیرِ اُولیٰ کیساتھ باجماعت نمازِ فجر (اسی طرح دیگر نمازیں بھی) اشراق، چاشت، ناشتہ، کسبِ معاش، دوپہر کا کھانا، گھریلو معاملات، شام کے مشاغل، اچھی صحبت، (اگر یہ میسّر نہ ہو تو تنہائی بدرجہا بہتر ہے) اسلامی بھائیوں سے دینی ضروریات کے تحت ملاقات وغیرہ کے اوقات متعین کر لئے جائیں، جو اس کے عادی نہیں ہیں ان کیلئے ہوسکتا ہے شروع میں کچھ دشواری پیش آئے پھر جب عادت پڑ جائے گی تو اس کی برکتیں بھی خود ہی ظاہر ہو جائیں گی۔

بہرحال خوب غور وتفکّر کیجئے کہ ہمارا مقصدِ حیات کیا ہے؟ اب تک ہم نے اپنی زندگی کس طرح گزاری؟ آہ! نزع وقبر وحشر اور میزان وپُل صراط پر ہمارا کیا بنے گا؟ ہمارے وہ عزیز واَقارب جو ہم سے پہلے دُنیا سے رُخصت ہو گئے قبر میں نہ جانے اُن کے ساتھ کیا ہو رہا ہوگا؟ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح غور وفکر کرنے سے لَذائذِ دُنیا سے چُھٹکارا، زندگی کے قیمتی لمحات کو فضولیات میں برباد کرنے سے نَجات اور موت کی یاد کی برکت سے نیکیوں کی رَغبت کے ساتھ

ساتھ اجرِ کثیر بھی حاصل ہوگا۔

60 سال کی عبادت سے بہتر

چنانچہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: (آخرت کے معاملے میں) ''گھڑی بھر کے لیے غور وفکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔''

(الجامع الصغیر للسیوطی، حرف الفاء، الحدیث: ۵۸۹۷، ص ۳۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقصدِ حیات کو سمجھنے، اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنے اور دنیا وآخرت بہتر بنانے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات کو اپنا لیجئے۔

آپ دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسلمانوں کی دنیا وآخرت بہتر بنانے کے لیے سوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، دینی طلبہ کے لیے 92 اور دینی طالبات کیلئے 83، جبکہ مدنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 مدنی انعامات پیش کیے ہیں۔ مدنی انعامات کا رسالہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے مل سکتا ہے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے اُسکو پُر کرکے مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

اپنے گناہوں کا احتساب کرنے، قبر وحشر کے بارے میں غور وفکر

کرنے اور اپنے اچھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں فکرِ مدینہ کرنا کہتے ہیں۔

آپ بھی رسالہ حاصل کر لیجئے، اگر فی الحال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی، اتنا تو کیجئے کہ ولی کامل، عاشقِ رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان کی پچیسویں شریف کی نسبت سے روزانہ کم از کم 25 سیکنڈز کیلئے اُس کو دیکھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عزوجل دیکھنے سے اور پڑھتے رہنے سے فکرِ مدینہ کرنے اور اس رسالہ کو بھرنے کا ذہن بنے گا اور اگر بھرنے کا معمول بن گیا تو اِنْ شَآءَاللہ عزوجل اُسکی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل مغفرت کرے بے حساب اسکی خدائے لَمْ یَزَلْ

مدنی انعامات کے رسالے کی برکت

پیارے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا ہے۔ اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو، چنانچہ نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا انتہائی بروقت فارمولا دے دیا

گیا ہے۔ مدنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان کو نماز پڑھنے کا جذبہ ملا اور نماز باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ”جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔“

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ج۹، ص۳۴۳)

لہٰذا پانی پینے کے 12 مدنی پھول قبول فرمایئے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر 630 سے بیان کریں)

☆☆☆☆☆☆

بیان نمبر11:

حُسنِ اَخلاق

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ ''ناچاقیوں کا علاج'' میں دُرُود شریف کے متعلق حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصَافَحہ کریں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۲۹۵۱، ج۳، ص۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیّدنا ابو عثمان حیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ایک دعوت میں بلایا گیا تاکہ ان کے اخلاق کی آزمائش کی جائے چنانچہ جب وہ تشریف لائے تو میزبان نے اندر نہ جانے دیا اور کہا کہ کھانا ختم ہو چکا ہے، یہ سن کر آپ واپس ہو گئے، ابھی آپ نے تھوڑا ہی راستہ طے کیا تھا کہ میزبان پیچھے پہنچا اور آپ کو واپس لے آیا لیکن پھر لوٹا دیا، اسی طرح کئی بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو بلایا اور پھر لوٹا دیا۔ آخر کار میزبان آپ سے مُتأثِّر ہو ہی گیا اور تعریفی کلمات اس کی زبان پر جاری ہو گئے: ''واقعی آپ تو ایک عظیم جواں مرد ہیں، آپ کے اخلاق

نہایت ہی بلند ہیں اور آپ تو صبر کے پہاڑ ہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس شخص سے انکسارا فرمایا: ''یہ جو کچھ تم نے دیکھا یہ تو کتے کی عادت ہے کہ جب اسے بلاتے ہیں تو وہ آ جاتا ہے اور جب دھتکارتے ہیں تو واپس ہو جاتا ہے، پس یہ کوئی قابلِ قدر بات تو نہیں۔'' (احیاء علوم الدین، ج ۳، ص ۸۷)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کے اخلاقِ کریمہ اور ان کی عاجزی کی ایک جھلک آپ نے ملاحظہ فرمائی! آج کوئی ہمارے ساتھ یہ سلوک کر کے تو دکھائے؟ ہمارا تو غصّے کے مارے بُرا حال ہو جائے اور اس طرح سے ہماری بے عزتی کرنے والے کے ہم تو جانی دشمن ہو جائیں مگر ولی تو پھر ولی ہوتا ہے، اتنا ہو چکنے کے بعد بھی عاجزی کا حال یہ ہے کہ اپنے اس عظیم اخلاقی کارنامے کو ایک کتے کے فعل سے تشبیہ دے کر شیطان کے ایک بہت ہی خطرناک وار کو ناکام کر دیا کیونکہ اگر کوئی ہماری تعریف کرے اور ہم پھول جائیں تو یہ بھی شیطان کی کامیابی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شیطانِ لعین کے شر سے بچائے اور حسنِ اخلاق کی دولت عطا فرمائے! آمین۔

آقا کا پسندیدہ

ہر ایک کے ساتھ خوش روئی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا چاہیے، یہ وہ صفت ہے جس کے بارے میں حضورِ اکرم، نورِ مجسم، سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ تم سب مسلمانوں میں سب سے زیادہ مجھے

وہ شخص محبوب ہے جس کے اَخلاق اچھے ہوں۔"

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، الحدیث: ۳۵۵۹، ج۲، ص۴۸۹)

بہترین چیز

اسی طرح ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم! سب سے بہترین چیز جو اللہ عزوجل نے انسان کو عطا فرمائی ہے وہ کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اچھے اخلاق۔" (شعب الایمان للبیہقی، ج۲، ص۲۰۰، حدیث: ۱۵۲۹)

سب سے زیادہ وزن دار نیکی

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن مومن کے میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزن دار نیکی اچھے اخلاق ہوں گے۔" (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، الحدیث: ۲۰۱۰، ج۳، ص۴۰۴)

"اچھے اخلاق" گناہ مٹا دیتے ہیں

حضور نبیِّ پاک صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بے شک اچھے اخلاق گناہ کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح سورج برف کو پگھلا دیتا ہے۔" (شعب الایمان للبیہقی، ج۶، ص۲۴۷، حدیث: ۸۰۳۶)

حُسنِ اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں دنیا و آخرت کے عمدہ اخلاق کے بارے میں نہ بتاؤں! وہ یہ کہ جو تم سے قَطعِ تعلق کرے تم اس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اس سے درگزر کرو۔'' (شعب الایمان للبیھقی، ج۶، ص۲۶۶، حدیث: ۸۰۸۰)

تشریف آوری کا مقصد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ لوگوں کے اخلاق و معاملات کو درست کریں، ان کے اندر سے بُرے اخلاق کی جڑیں اکھاڑیں اور ان کی جگہ بہتر اَخلاق پیدا کریں چنانچہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مجھے اچھے اَخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔'' (السنن الکبری للبیھقی، ج۱۰، ص۳۲۳، حدیث: ۲۰۷۸۲)

جو لوگ ہر وقت گال پھلائے، منہ لٹکائے اور پیشانی پر بل ڈالے ہوئے تیوری چڑھائے ہوئے ہر آدمی سے بداخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہیں وہ بہت ہی بُری خصلت کے حامل ہوتے ہیں اور وہ دنیا و آخرت کی سعادتوں اور خوش نصیبیوں سے محروم ہیں جبکہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے لوگوں سے ملنا جلنا بہت بڑی سعادت اور خوش نصیبی اور ثواب کا کام ہے۔

بداَخلاقی میں کراہیت ہی کراہیت اور خوش اَخلاقی میں حسن ہی حسن ہے لہٰذا ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ اپنے گھر والوں، رشتہ داروں اور پڑوسیوں

بلکہ ہر ملنے جلنے والے کے ساتھ خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آئے۔

گھروں میں مدنی ماحول نہ ہونے کی ایک وجہ

افسوس! آج کل ہم میں سے اکثر کے گھروں میں مدنی ماحول بالکل نہیں ہے اس میں کافی حد تک ہمارا اپنا بھی قصور ہے، گھر والوں کے ساتھ ہماری بے انتہا بے تکلفی، ہنسی مذاق، توتڑاق اور بد اَخلاقی اور حد درجہ بے توجُّہی وغیرہ اسکے اسباب ہیں، عام لوگوں کے ساتھ تو ہم انتہائی عاجزی اور مسکینی سے پیش آتے ہیں مگر گھر میں شیر ببر کی طرح دَہاڑتے ہیں، اس طرح گھر والوں میں وقار قائم ہوتا ہی نہیں اور وہ بے چارے اصلاح سے اکثر محروم رہ جاتے ہیں، اگر ہم نے اپنے اَخلاق نہ سنوارے، گھر والوں کے ساتھ عاجزی اور خندہ پیشانی کا مُظاہرہ کر کے ان کی اصلاح کی کوشش نہ فرمائی تو کہیں جہنم میں نہ جا پڑیں!

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28 سُورۃُ التَّحْرِیْم کی آیت 6 میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم: ۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اہلِ خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں!

اس آیت کے تحت خزائن العرفان میں صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے مُمانعت کر کے اور انہیں علم وادب سکھا کر۔" (اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنّم کی آگ سے بچاؤ) والدین و دیگر ذَوِی الْاَرْحام (یعنی جن کے ساتھ خونی رشتہ ہو درجہ بدرجہ) مُعاشرہ میں سب سے زیادہ احترام وحسنِ سلوک کے حقدار ہوتے ہیں مگر افسوس کہ اس کی طرف اب دھیان کم دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ عوام کے سامنے اگرچہ انتہائی مُنْکَسِرُ المِزاج وملنسار گردانے جاتے ہیں مگر اپنے گھر میں بالخصوص والدَین کے حق میں نہایت ہی سخت مزاج وبداَخلاق ہوتے ہیں ایسوں کو چاہیے کہ اس حدیث مبارکہ کو پیشِ نظر رکھیں:

جنت و دوزخ

چنانچہ حضرت سیدنا ابوأمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ "وہ دونوں تیری جنت ودوزخ ہیں۔"

(سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب بر الوالدین والحدیث: ۳۶۶۲، ج ٤، ص ۱۸۶)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1334 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" جلد سوم، حصہ 16، صفحہ 553 پر صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہوں گے۔

حج مبرور کا ثواب

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جب اولاد اپنے والدین کی طرف نظرِ رحمت کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے ہر نظر کے بدلے حج مبرور کا ثواب لکھتا ہے،'' لوگوں نے کہا اگر چہ دن میں سَو۱۰۰ مرتبہ نظر کرے؟ فرمایا: ''ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ اکبر اور اطیب ہے۔'' (شعب الایمان للبیھقی، باب فی بر الوالدین، الحدیث: ۷۸۵۶، ج۶، ص۱۸۶)

یعنی اُسے سب کچھ قدرت ہے، اِس سے پاک ہے کہ اُس کو اس کے دینے سے عاجز کہا جائے۔ (بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ۱۶، ص۵۵۴)

والدین کے ساتھ ساتھ دیگر اہلِ خاندان مثلاً بھائی بہنوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے، والد صاحب کے بعد دادا جان اور بڑے بھائی کا رتبہ ہے کہ بڑا بھائی والد کی جگہ ہوتا ہے، اسی طرح مرد کو چاہئے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ حسنِ سُلوک کرے، اسے حکمتِ عملی کے ساتھ چلائے اور خلافِ مزاج حرکتیں سرزد ہو جانے پر صبر کرتا رہے۔

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''کامل ایمان والوں میں سے وہ بھی ہے جو عمدہ اَخلاق والا اور اپنی زوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نرم طبیعت ہو۔'' (سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی استکمال الایمان... الخ، الحدیث: ۲۶۲۱، ج۴، ص۲۷۸)

اولاد کو ادب سکھائیے

والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے حُقوق کا خیال رکھیں، انہیں ماڈرن بنانے کے بجائے سنّتوں کا چلتا پھرتا نمونہ بنائیں، ان کے اَخلاق سنواریں، بُری صحبت سے دور رکھیں، سنّتوں بھرے مدَنی ماحول سے وابَستہ کریں، فلموں، ڈراموں اور بُرے رسم ورَواج والے، گانوں سے بھرپور، یادِالٰہی سے دور کرنے والے فُحش فنکشنوں سے بچائیں۔ آج کل شاید ماں باپ اولاد کے حُقوق یہی سمجھتے ہیں کہ ان کو صرف دُنیوی تعلیم، ہنر اور مال کمانا آجائے۔ آہ! لباس اور بدن کو تو میل کچیل سے بچانے کا ذہن ہوتا ہے مگر بچے کے دل اور اَعمال کی پاکیزگی کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے، وہ اس کیلئے ایک صاع صدَقہ کرنے سے افضل ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، الحدیث: ۱۹۵۸، ج۳، ص۳۸۲)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ ''کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی چیز ایسی نہیں دی جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔'' (المرجع السابق، الحدیث: ۱۹۵۹، ج۳، ص۳۸۳)

رشتہ داروں کا احترام

رشتہ دار بھی حسنِ سلوک کے حق دار ہیں، تمام رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہئے، حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کو یہ پسند ہو کہ عمر میں درازی اور رزق میں فراخی ہو اور بُری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور رشتہ داروں سے حسنِ سُلوک کرے۔''

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب من سرہ ان یدفع... الخ، الحدیث: ۷۳۶۲، ج ۵، ص ۲۲۲)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔'' (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اثم القاطع، الحدیث: ۵۹۸۴، ج ۴، ص ۹۷)

ناراض رشتے داروں سے صلح کرلیجئے

ان احادیثِ مبارکہ سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بات بات پر اپنے رشتہ داروں سے ناراض ہوجاتے اور ان سے مراسم توڑ ڈالتے ہیں ایسوں کو چاہئے کہ اگر چہ رشتہ داروں ہی کا قصور ہو صلح کیلئے خود پہل کریں (جبکہ کوئی شرعی مَصلحت مانع نہ ہو) اور خندہ پیشانی کے ساتھ مل کر ان سے تعلُّقات سنوار لیں۔

پڑوسیوں کی اَہمیّت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کریں اور بلا مَصلحتِ شرعی ان کے احترام میں کمی نہ کریں، ایک شخص نے حضور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے یہ کیوں کر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا برا؟ فرمایا: ''جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو بیشک تم نے اچھا

کیا اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے برا کیا تو بے شک تم نے بُرا کیا ہے۔"

(سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الثناء الحسن، الحدیث: ۴۲۲۳، ج ۴، ص ۴۷۹)

اعلیٰ کردار کی سند

اللہ اکبر! پڑوسیوں کی اس قدر اہمیت کہ کیریکٹر سرٹیفکیٹ ان کے ذریعے ملے، افسوس! پھر بھی آج پڑوسیوں کو کوئی خاطر میں نہیں لاتا۔

ماتحتوں کے بارے میں سُوال ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے لیے اپنے ماتحتوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرنا ضروری ہے جیسا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: "تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور نگرانی کے متعلق سب سے پوچھ گچھ ہوگی۔ بادشاہ نگران ہے اور اس کی رعایا کے بارے میں اس سے سُوال ہوگا، مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس کی رعایا کے بارے میں اس سے سُوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگران ہے اور اس کی رعایا کے بارے میں اس سے سُوال ہوگا۔" (صحیح بخاری، ج ۲، ص ۱۱۲، حدیث: ۲۴۰۹)

دل نہ دُکھانیے

پیارے اسلامی بھائیو! ہر ایک سے حُسنِ سلوک سے پیش آنے کا تقاضا یہ ہے کہ ہر حال میں ہر مسلمان کے تمام حقوق کا لحاظ رکھا جائے اور بلا اجازتِ شرعی کسی بھی مسلمان کی دل شکنی نہ کی جائے، ہر ایک کے ساتھ خیر اور بھلائی کے سلوک

سے متعلق حضرت شیخ سعدی علیہ رحمۃ اللہ الہادی ایک حکایت نقل فرماتے ہیں:

کر بھلا ہو بھلا

کہتے ہیں: ایک نیک سیرت شخص اپنے ذاتی دشمنوں کا ذکر بھی برائی سے نہ کرتا تھا، جب بھی کسی کی بات چھڑتی اس کی زبان سے نیک کلمہ ہی نکلتا، اس کے مرنے کے بعد کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو سوال کیا "مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ" یعنی اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ یہ سُوال سن کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور وہ بلبل کی طرح شیریں آواز میں بولا: "دنیا میں میں کوشش کیا کرتا تھا کہ میری زبان سے کسی کے بارے میں کوئی بُری بات نہ نکلے، نکیرین نے مجھ سے بھی کوئی سخت سوال نہ کیا، اور یوں میرا معاملہ بہت اچھا رہا۔"

(بوستان سعدی، باب چہارم در تواضع، ص ۱۴۹)

دعوتِ اسلامی کیا چاہتی ہے

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" نفرتیں مٹاتی اور محبتوں کے جام پلاتی ہے، دعوتِ اسلامی دورِ اَسلاف کی یاد تازہ کرنا چاہتی ہے، ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنائے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل بطفیلِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حُسنِ اخلاق کا جذبہ بیدار ہوگا اگر ایسا ہوگیا تو ہمارا مُعاشرہ ایک بار پھر مدینۂ منوّرہ کے دلکش وخوشگوار، خوشبودار وسدا بہار رنگ برنگے پھولوں سے لدا ہوا حسین گلزار بن جائے گا۔ آپ کی ترغیب کے لیے مَدَنی بہار پیش کرتا ہوں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں بدل گیا!

شالیمار ٹاؤن (مرکز الاولیاء لاہور۔ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا رسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں، اوباش نوجوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں وغیرہ میرے معمولات تھے۔ میری حرکاتِ بد کے باعث خاندان والے بھی مجھ سے کتراتے، اپنے گھروں میں میری آمد سے گھبراتے نیز اپنی اولاد کو میری صحبت سے بچاتے تھے، میری گناہوں بھری خزاں رسیدہ شام کے صبحِ بہاراں بننے کی سبیل یوں ہوئی کہ ایک دعوتِ اسلامی والے عاشقِ رسول کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی اس نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی، بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے مدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبتوں نے مجھ پاپی وبدکار کے دل میں مدَنی انقلاب برپا کردیا، گناہوں سے توبہ کی توفیق اور سنتوں بھرے مدَنی لباس کا جذبہ ملا، سر پر سبز سبز عمامہ سجا اور مجھ

جیسا گنہگار سنتوں کے مدنی پھول لٹانے میں مشغول ہوگیا، جو عزیز و اقرباد یکھ کر کتراتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ گلے لگاتے ہیں، پہلے میں خاندان کے اندر بدترین تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کی برکت سے اب عزیز ترین ہوگیا ہوں۔

جب تک بکا نہ تھا تو کوئی پوچھتا نہ تھا
تم نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، جلد ۱، ص ۱۰۹۱)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت، مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ج ۹، ص ۳۴۳)

لہٰذا **مُصافَحہ** کے 7 مدنی پھول قبول فرمایئے، (اس کتاب کے صفحہ نمبر 549 سے بیان کریں)

☆☆☆☆☆

باب نمبر5

دعائیں، سنّتیں، آداب

اس باب میں:

دعا کی اہمیت، مدنی قافلے کے جدول میں شامل 48 دعائیں، سنتیں، آداب اور بے شمار مدنی پھول، ان کے علاوہ مزید عنوانات بھی شامل ہیں۔

باب5: دعائیں، سنّتیں اور آداب

دعا کی اہمیت

پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃ ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

(سنن الترمذی ج۵ ص۲۴۳ حدیث ۳۳۸۲)

دعا مومن کا ہتھیار ہے

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ وَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"

ترجمہ: دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان وزمین کا نور ہے۔

(المستدرک للحاکم ج۲ ص۱۶۲ حدیث ۱۸۵۵)

ایک اور حدیث پاک میں ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارا رزق وسیع کردے، رات دن اللہ تعالٰی سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔"

(مجمع الزوائد ج۱۰ ص ۲۲۱ حدیث ۱۷۱۹۹)

دعا دافعِ بلا ہے

مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان مشکبار ہے: "بلا اترتی ہے پھر دعا اُس سے جا ملتی ہے پھر دونوں قیامت تک جھگڑا کرتی رہتی ہیں، یعنی دعا اُس "بلا" کو اترنے نہیں دیتی۔" (المستدرک للحاکم ج۲ص۱۶۲ حدیث۱۸۵۶)

عبادات میں دعا کا مقام

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: ''عبادات میں دعا کی وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج۷ ص ۴۰ حدیث ۴)

دعا کے تین فائدے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''جو مسلمان ایسی دُعا کرے جس میں گناہ اور قطع رحمی کی کوئی بات شامل نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تین چیزوں میں سے کوئی ایک ضرور عطا فرماتا ہے: یا ﴿1﴾ اُس کی دُعا کا نتیجہ جلد ہی اس کی زندگی میں ظاہر ہو جاتا ہے، یا ﴿2﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی مصیبت اس بندے سے دُور فرما دیتا ہے، یا ﴿3﴾ اُس کیلئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے۔'' (المستدرک للحاکم ج۲ ص۱۶۳ حدیث ۱۸۵۹)

ایک اور روایت میں ہے کہ ''بندہ (جب آخرت میں اپنی دعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دنیا میں مُستجاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تو) تمنا کرے گا، کاش! دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی۔'' (المستدرک للحاکم ج۲ ص۱۶۵ حدیث ۱۸۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دُعا رائگاں تو جاتی ہی نہیں، اس کا دنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تو آخرت میں اَجر و ثواب مل ہی جائے گا لہٰذا دُعا میں سُستی کرنا مناسب نہیں۔

مَدَنی قافلے کے جدول میں شامل دعائیں

﴿1﴾ جنازہ دیکھ کر پڑھئے

سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

ترجمہ: وہ ذات پاک ہے جو زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی۔

(احیاء العلوم ج۵ ص۲۶۶ ملخصًا)

﴿2﴾ قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ

ترجمہ: اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے اور تم ہم سے پہلے پہنچ گئے اور ہم پیچھے آنے والے ہیں۔ (الحصن الحصین ص۱۱۵)

﴿3﴾ قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا

مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی

ترجمہ: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (الفتاوی الھندیۃ ج۱ ص۱۶۶)

﴿4﴾ بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

ترجمہ: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ میں ناپاک جن اور جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیح البخاری ج۴ ص۱۹۵ حدیث۶۳۲۲)

چونکہ پاخانے میں گندے جنات رہتے ہیں، اس لئے یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

(مراۃ المناجیح ج۱ ص۲۵۹)

﴿5﴾ بیت الخلا سے باہر آنے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج۷ ص۱۴۹ حدیث۲)

﴿6﴾ شیطان سے بچنے کا عمل

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے ملک و حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی مکرّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے یہ کلمات دن میں سو بار کہے تو اس کا یہ عمل دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے نامۂ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائینگی اور اس کے سو گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور یہ کلمات اس دن شام تک شیطان سے اس کی حفاظت کریں گے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا مگر وہ جس نے اس سے زیادہ یہ عمل کیا۔''

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۴۰۲ حدیث ۳۲۹۳)

﴿7﴾ لباس پہنتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّةٍ

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے یہ (کپڑا) پہنایا اور بغیر میری قوت و طاقت کے مجھے یہ عطا کیا۔ (سنن ابی داود ج ٤ ص ٥٩ حدیث ٤٠٢٣)

﴿8﴾ سرمہ لگاتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

ترجمہ: یاالٰہی! مجھے سننے اور دیکھنے سے بہرہ مند (فائدہ اٹھانے والا) کر۔

(ہمارا اسلام حصہ اول ص ٤٠)

﴿9﴾ مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اَضْحَکَ اللّٰهُ سِنَّکَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے ہنستا رکھے۔

(الحصن الحصین ص ١٠٤)

﴿10﴾ عطر لگا کر دینے کی دعا

عَطَّرَ اللّٰهُ اَیَّامَکَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تیری زندگی کو مُعَطَّر کرے۔

﴿11﴾ آبِ زم زم پیتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے علمِ نافع کا اور رزق کی کشادگی کا اور ہر بیماری سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔ (المستدرک للحاکم ج ٢ ص ١٣٢ حدیث ١٧٨٢)

﴿12﴾ مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل مجھ پر اپنے رحمت کے دروازے کھول دے۔

(الحصن الحصین ص ٥٤)

﴿13﴾ مسجد سے نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰه

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے (نکلتا ہوں) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر سلام ہو۔

(الحصن الحصین ص ٥٥)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(الحصن الحصین ص ٥٤)

﴿14﴾ مجلس کے اختتام پر پڑھنے والی دعا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو یہ دعا کسی مجلس سے اُٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اسکی خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جو مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اُس کیلئے خیر (یعنی بھلائی) پر مُہر لگادی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے:

سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ

ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عزوجل تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

(سنن ابی داود ج ٤ ص ٣٤٧ حدیث ٤٨٥٧)

﴿15﴾ بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ یُحْیِ

وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی اور اسی کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں، تمام بھلائیاں اسی کے دستِ قدرت میں ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(سنن الترمذی ج۵ ص۲۷۱ حدیث ۳۴۳۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ اس (دعا کے پڑھنے والے) کیلئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹاتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۴ ص۳۹)

﴿16﴾ بازار میں نقصان نہ ہو بلکہ فائدہ ہو

بازار جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَ خَيْرَ مَا فِيْهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے اسکی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جھوٹی قسم کا مرتکب ہوں یا میں خسارے والا سودا کروں۔ (المستدرک للحاکم ج۲ ص۲۳۲ حدیث ۲۰۲۱)

اِس دعا کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ بازار میں خوب نفع ہوگا اور کوئی گھاٹا نہیں ہوگا اس دُعا کو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

پڑھا ہے۔ (حصنِ زیور ص ۵۸۰)

﴿17﴾ کھانے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والے۔

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۰۹ حدیث ۴۰۷۹۲)

﴿18﴾ کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(سنن ابی داود ج ۳ ص ۵۱۳ حدیث ۳۸۵۰)

﴿19﴾ کسی نے کھلایا ہو تو یہ دعا بھی پڑھئے

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

ترجمہ: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ تو اُس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اُس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔

(صحیح مسلم ص ۱۳۶ حدیث ۲۰۵۵)

﴿20﴾ آئینہ دیکھتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

ترجمہ: یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ تو نے میری صورت تو اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

(الحصن الحصین ص ۱۰۲)

﴿21﴾ چھینک آنے پر دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

(الحصن الحصین ص۱۰۳)

﴿22﴾ چھینک آنے پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہنے والے کیلئے دعا

یَرْحَمُکَ اللّٰہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔

(الحصن الحصین ص۱۰۳)

﴿23﴾ چھینک کا جواب دینے والے کے لئے دعا

﴿1﴾ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

(الحصن الحصین ص۱۰۳)

﴿2﴾ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے۔

(الحصن الحصین ص۱۰۳)

﴿24﴾ ادائے قرض کی دعا

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے سوا غیروں سے بے نیاز کردے۔ (المستدرک للحاکم ج۲ ص۲۳۰ حدیث ۲۰۱۶)

یہ دعا تیر بہدف نسخہ ہے اگر ہر مسلمان ہمیشہ ہی یہ دُعا ہر نماز کے بعد ضرور ایک بار پڑھ لیا کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرض وظلم سے محفوظ رہے گا۔

(مراۃ المناجیح ج٤ ص٥١)

﴿25﴾غیبت سے بچنے کی دعا

جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو تو کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا اور جب مجلس سے اٹھو تو کہو: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ تو وہ فرشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔

(القول البدیع ص٢٧٨)

﴿26﴾دودھ پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ زِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ: یااللہ! عَزَّوَجَلَّ ہمارے لئے اس (دودھ) میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ عنایت فرما۔ (سنن ابی داود ج٣ ص٤٧٦ حدیث ٣٧٣٠)

﴿27﴾سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰه

ترجمہ: اللہ کے نام سے (سوار ہوتا ہوں)۔

(الحصن الحصین ص٨٠)

﴿28﴾سواری پر اطمینان سے بیٹھ جانے پر دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو، پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے (طاقت) کی نہ تھی اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔

(سنن ابی داود ج۳ ص۴۹ حدیث ۲۶۰۲)

﴿29﴾گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے اور باہر جانے کی بھلائی طلب کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ہم اندر آئے اور اللہ کے نام سے ہم باہر نکلے اور ہم نے اپنے رب اللہ پر بھروسا کیا۔ (سنن ابی داود ج۴ ص۴۲۱ حدیث ۵۰۹۶)

﴿30﴾گھر سے نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا، گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔

(سنن ابی داود ج۴ ص۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵)

﴿31﴾سوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیَا

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (صحیح البخاری ج٤ ص١٩٣ حدیث٦٣١٤)

﴿32﴾ نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ (صحیح البخاری ج٤ ص١٩٣ حدیث٦٣١٤)

﴿33﴾ جل جانے پر پڑھنے کی دعا

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیْ اِلَّآ اَنْتَ

ترجمہ: اے تمام لوگوں کے رب! عَزَّوَجَلَّ تکلیف دور فرما، شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ (سنن الکبری للنسائی ج٦ ص٢٥٤ حدیث١٠٨٦٤)

﴿34﴾ سانپ، بچھو وغیرہ موذیات سے پناہ کی دعا

صبح و شام تین تین بار یہ دعا پڑھئے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ترجمہ: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پورے اور کامل کلمات کے ساتھ مخلوق کے شر سے پناہ لیتا ہوں۔ (سنن الترمذی ج٥ ص٣٤٦ حدیث٣٦١٦، المعجم الاوسط ج١ ص١٦١ حدیث٥٢٣)

(آدھی رات ڈھلے سے سورج کی کرن چمکنے تک صبح ہے، اس بیچ میں جس وقت اس دعا کو پڑھ لے گا صبح میں پڑھنا ہوگا، یوں ہی دوپہر ڈھلنے سے غروبِ آفتاب تک شام ہے۔)

(الوظیفة الکریمة ص١٢)

﴿35﴾ سخت خطرے کے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

ترجمہ: یاالٰہی اعَزَّوَجَلَّ ہماری پردہ داری فرمااور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی واطمینان سے بدل دے۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج٤ ص٨حدیث١٠٩٩٦)

﴿36﴾ عیادت کرتے وقت کی دُعا

﴿1﴾ لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

ترجمہ: کوئی حرج کی بات نہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ (صحیح البخاری ج٢ ص٥٠٥ حدیث٣٦١٦)

﴿2﴾ اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ

ترجمہ: میں عظمت والے اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا دے۔ (سنن ابی داود ج٣ ص٢٥١ حدیث٣١٠٦)

﴿37﴾ وسعتِ رزق

"یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ" پانچ سو باراول وآخر درود شریف 11،11 بار، بعد نماز عشا قبلہ رو باوضو ننگے سر ایسی جگہ کہ سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو پڑھا کریں۔ (مدنی پنج سورہ ص٢٣١)

﴿38﴾ بالغ مرد وعورت کے جنازہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَآئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ

ذَكَرِنَا وَ اُنْثَنَا ؕ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

ترجمہ: الٰہی! بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔ الٰہی! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔ (سنن الترمذی ج۲ ص ۳۱٤ حدیث ۱۰۲٦)

﴿39﴾ نابالغ لڑکے کے جنازہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا

ترجمہ: الٰہی! عَزَّوَجَلَّ اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔ (فتاوی عالمگیری ج۱ ص ۱٦٤)

﴿40﴾ نابالغ لڑکی کے جنازہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً

ترجمہ: الٰہی! عَزَّوَجَلَّ اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔ (فتاوی عالمگیری ج۱ ص ۱٦٤ ماخوذاً)

﴿41﴾ ایمانِ مُفَصَّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

﴿42﴾ ایمانِ مُجْمَل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَ صِفَاتِهٖ وَ قَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اسکے تمام احکام قبول کئے زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

شش کلمے

﴿43﴾ اوّل کلمہ طَیِّب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ کے رسول ہیں۔

﴿44﴾ دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ **اللہ** کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **اللہ** کے بندے اور رسول ہیں۔

﴿45﴾ تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ

وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: **اللہ** پاک ہے اور سب خوبیاں **اللہ** کے لیے ہیں اور **اللہ** کے سوا کوئی معبود نہیں اور **اللہ** سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر **اللہ** کی طرف سے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

﴿46﴾ چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ

يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ

وَ الْاِكْرَامِ ؕ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ؕ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ترجمہ: **اللہ** کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے

گی۔ بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿47﴾ پانچواں کلمہ اِستِغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِیْۤ اَعْلَمُ وَ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِیْ لَاۤ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

ترجمہ: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا، (اے اللہ!) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

﴿48﴾ چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْـًٔا وَّ اَنَاۤ اَعْلَمُ بِهٖ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَاۤ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَ الْبِدْعَةِ وَ النَّمِيْمَةِ وَ الْفَوَاحِشِ وَ الْبُهْتَانِ وَ الْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَ اَسْلَمْتُ وَ اَقُوْلُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں

جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں **اللہ** کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللہ** کے رسول ہیں۔

کفن پر لکھنے کی دُعائیں

جو یہ دعا میت کے کفن پر لکھے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس سے عذاب اٹھالے۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ یَا عَالِمَ السِّرِّ یَا عَظِیْمَ الْخَطَرِ یَاخَالِقَ الْبَشَرِ یَا مُوْقِعَ الظَّفَرِ یَا مَعْرُوْفَ الْاَثَرِ یَاذَا الطَّوْلِ وَ الْمَنِّ یَاکَاشِفَ الضُّرِّ وَ الْمِحَنِ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَرِّجْ عَنِّیْ ھُمُوْمِیْ وَاکْشِفْ عَنِّیْ غُمُوْمِیْ

وَصَلَّی اللّٰھُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ سَلَّمْ

جو یہ دعا کسی پرچہ پر لکھ کر سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذابِ قبر نہ ہو نہ منکر نکیر نظر آئیں اور وہ دعا یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

(فتاوی رضویہ مخرجہ ج۹ ص۱۰۸، ۱۱۰)

مدنی پھول: بہتر یہ ہے کہ یہ پرچہ (بلکہ عہد نامہ اور شجرہ وغیرہ) میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب (قبر کی اندرونی دیوار میں) طاق کھود کر اس میں رکھیں۔

(بہارِ شریعت ج۱ حصہ ۴ ص۸۴۸)(مدنی پنج سورہ ص۲۲۳)

سُنّتیں اور آداب

سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

سلام کرنا ہمارے پیارے آقا، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنت ہے۔ بدقسمتی سے آج کل یہ سنت بھی ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ اسلامی بھائی جب آپس میں ملتے ہیں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے ابتدا کرنے کے بجائے ''آداب عرض''، ''کیا حال ہے؟''، ''مزاج شریف''، ''صبح بخیر''، ''شام بخیر'' وغیرہ وغیرہ عجیب وغریب کلمات سے ابتدا کرتے ہیں، یہ خلافِ سنت ہے۔ رخصت ہوتے وقت بھی ''خدا حافظ'' ''گڈ بائی'' ''ٹاٹا'' وغیرہ کہنے کے بجائے سلام کرنا چاہئے۔ ہاں رخصت ہوتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے بعد اگر خدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔ سلام کی چند سنّتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

☆ سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی تم پر سلامتی ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

(ماخوذ فتاوٰی رضویہ، ج۲۲، ص۴۰۹)

☆ سلام کرنے والے کو اس سے بہتر جواب دینا چاہئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ (پ ۵، النسا: ۸۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔

☆ سلام کے جواب کے بہترین الفاظ یہ ہیں:

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ یعنی اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ (ماخوذ فتاوی رضویہ، ج ۲۲، ص ۴۰۹)

☆ سلام کرنا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔

(مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا آدم علی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کو پیدا فرمایا تو انہیں حکم دیا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو۔ اور غور سے سنو! کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ تو انہوں نے جواب دیا، ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ“ اور انہوں نے ”وَرَحْمَةُ اللّٰهِ“ کے الفاظ زائد کہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، الحدیث ۶۲۲۷، ج ۴، ص ۱۶۴)

☆ عام طور پر معروف یہی ہے کہ ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ ہی سلام ہے۔ مگر سلام کے

دوسرے بھی بعض صیغے ہیں۔ مثلاً کوئی آ کر صرف کہے ''سلام'' تو بھی سلام ہو جاتا ہے اور ''سلام'' کے جواب میں ''سلام'' کہہ دیا یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' ہی کہہ دیا یا صرف '' وَعَلَیْکُمْ'' کہہ دیا تو بھی جواب ہو گیا۔''

(ماخوذ بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص ۴۶۰)

☆ **سلام کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔** حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو، کیا میں تم کو ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی افشاء السلام، الحدیث ۵۱۹۳، ج۴، ص۴۴۸)

☆ **ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہئے خواہ ہم اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔** حضرت سیدنا عبد اللہ بن عَمْرو بن اَلْعَاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا: اسلام کی کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''یہ کہ تم کھانا کھلاؤ (مسکینوں کو) اور سلام کہو ہر شخص کو خواہ تم اس کو جانتے ہو یا نہیں۔''

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب السلام ... الخ، الحدیث ۶۲۳۶، ج۴، ص۱۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو جب بس میں سوار ہوں، کسی اسپتال

میں جانا پڑ جائے، کسی ہوٹل میں داخل ہوں جہاں لوگ فارغ بیٹھے ہوں، جہاں جہاں مسلمان اکٹھے ہوں، سلام کر دیا کریں۔ یہ دو الفاظ زبان پر بہت ہی ہلکے ہیں، مگر ان کے فوائد و ثمرات بہت ہی زیادہ ہیں۔

☆ بات چیت شروع کرنے سے پہلے ہی سلام کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ نبی کریم صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ'' یعنی ''سلام بات چیت سے پہلے ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان...الخ، باب ماجاء فی السلام...الخ، ج ٤، ص ٣٢١)

☆ چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، تھوڑے زیادہ کو اور سوار پیدل کو سلام کرنے میں پہل کریں۔

سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑے لوگ زیادہ کو، اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔''

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب یسلم الراکب علی الماشی...الخ، الحدیث: ٢١٦٠، ص ١١٩١)

☆ پیچھے سے آنے والا آگے والے کو سلام کرے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، باب السابع فی السلام و تشمیت العاطس، ج ٥، ص ٢٢٥)

☆ جب کوئی کسی کا سلام لائے تو اس طرح جواب دیں ''عَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَام'' یعنی تجھ پر بھی اور اس پر بھی سلام ہو۔'' حضرت غالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم حسن بصری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے،

ایک آدمی نے بتایا کہ میرے والدِ ماجد نے مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بھیجا اور فرمایا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میرا اسلام عرض کر۔ اس نے کہا، میں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوگیا اور میں نے عرض کی، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے والد صاحب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام عرض کرتے ہیں۔ حضور سید دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''عَلَیْکَ وَعَلٰی اَبِیْکَ السَّلَام یعنی تجھ پر اور تیرے باپ پر سلام ہو۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الرجل یقول فلان یقرئک السلام، الحدیث: ۵۲۳۱، ج ۴، ص ۴۵۸)

☆ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مقرب ہے۔ حضرت سیدنا ابوأمامہ الباہلی صُدَیّ بن عجلان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''لوگوں میں اللہ تعالٰی کے زیادہ قریب وہی شخص ہے جو انہیں پہلے سلام کرے۔''

(المرجع السابق، باب فی فضل من بدء بالسلام، الحدیث ۵۱۹۷، ج ۴، ص ۴۴۹)

حضرت سیدنا ابوأمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، عرض کیا گیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دو آدمی آپس میں ملیں تو کون پہلے سلام کرے؟ فرمایا: ''جو اُن میں اللہ تعالٰی کے زیادہ قریب ہو۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب فضل الذی یبدء بالسلام، الحدیث ۲۸۰۳، ج ۴، ص ۳۱۸)

☆ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہو، یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا باعث ہوگا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی التسلیم... الخ، الحدیث: ۲۷۰۷، ج۴، ص ۳۲۰)

گھر میں جب داخل ہوں اس وقت بھی سلام کریں اور جب رخصت ہونے لگیں، اس وقت بھی سلام کریں۔ حضرت سیدنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس وقت تم گھر میں داخل ہو اپنے گھر کے لوگوں کو سلام کہو، جب اپنے گھر والوں سے نکلو تو سلام کے ساتھ رخصت ہو۔''

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الادب، باب السلام، الفصل الثانی، الحدیث ۴۶۵۱، ج۲، ص ۱۶۵)

☆ آج کل اگر کوئی کسی محفل، اجتماع یا مجلس وغیرہ میں آکر سلام کر بھی دیتا ہے تو جاتے ہوئے ''میں چلتا ہوں''، ''خدا حافظ''، ''اچھا''، ''بائی بائی'' وغیرہ کلمات کہتا ہے لہٰذا مجلس کے اِختتام پر ان سب الفاظ کے بجائے سلام کیا کریں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں: ''جس وقت تم میں سے کوئی کسی مجلس کی طرف پہنچے، سلام کہے۔ اگر ضرورت محسوس کرے، وہاں بیٹھ جائے۔ پھر جب کھڑا ہو سلام کہے اس لئے کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی التسلیم... الخ، الحدیث ۲۷۱۵، ج۴، ص ۳۲۴)

☆اگر کچھ لوگ جمع ہیں ایک نے آکر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔تو کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔اگر ایک نے بھی نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے۔اگر سلام کرنے والے نے کسی ایک کا نام لے کر سلام کیا یا کسی کو مخاطب کر کے سلام کیا تو اب اسی کو جواب دینا ہوگا۔دوسرے کا جواب کافی نہ ہوگا۔

(ماخوذ بہار شریعت،سلام کا بیان،جلد سوم،حصہ ۱۶،ص ۴۶۰)

حضرت سیدنا مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے:''جب کوئی شخص گزرتے ہوئے سلام کہہ دے اور بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص جواب دے تو سب لوگوں کی طرف سے کفایت کر جاتا ہے۔''

(سنن ابی داود،کتاب الادب،باب ما جاء فی رد واحد عن الجماعۃ،الحدیث:۵۲۱۰،ج۴،ص ۴۵۲)

☆اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے دس نیکیاں،اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللّٰہ کہنے سے بیس نیکیاں جبکہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔چنانچہ حضرت سیدنا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا:اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ،آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''دس نیکیاں لکھی گئی ہیں،''پھر دوسرا حاضر ہوا اس نے عرض کیا:اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ،آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو جواب دیا،وہ بھی بیٹھ گیا،آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:''بیس نیکیاں لکھی گئی ہیں،''پھر

ایک اور آدمی حاضر خدمت ہوا، اس نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو جواب دیا اور فرمایا: ''تیس نیکیاں ہیں۔''

(سنن الترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ما فی فضل السلام، الحدیث: ۲۶۹۸، ج ۴، ص ۳۱۵)

☆ جو سو رہے ہوں ان کو سلام نہ کیا جائے بلکہ صرف جاگنے والوں کو سلام کریں

چنانچہ حضرت سیّدنا مِقداد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کو تشریف لاتے تو سلام کہتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونے والوں کو نہ جگاتے اور جو جاگ رہے ہوتے ان کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سلام ارشاد فرماتے۔ پس ایک دن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور اسی طرح سلام فرمایا جس طرح فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ، الحدیث ۲۰۵۵، ص ۱۱۳۶)

جلوہ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا!
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا!

(ذوق نعت)

☆ زبان سے سلام کرنے کے بجائے صرف انگلیوں یا ہتھیلی کے اشارے سے سلام نہ کیا جائے۔ (ماخوذ بہار شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص ۴۶۴)

حضرت سیدنا عَمْرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت

کرتے ہیں، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے والا ہم میں سے نہیں، یہود و نصاریٰ کے مشابہ نہ ہو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلوں کے اشارے سے۔'' (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید بالسلام، الحدیث: ۲۷۰۴، ج۴، ص۳۱۹)

اگر کسی نے زبان سے سلام کے الفاظ کہے اور ساتھ ہی ہاتھ بھی اٹھا دیا تو پھر مضایقہ نہیں۔'' (احکام شریعت، حصہ اول ص۷۲)

☆ غیر مسلم کو سلام نہ کریں وہ اگر سلام کرے تو اس کا جواب واجب نہیں، جواب میں فقط ''وَعَلَیْکُمْ'' کہہ دیں۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام، ج۵، ص۳۲۵)

☆ سلام کرتے وقت حد رکوع تک جھک جانا (یعنی اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں) حرام ہے اگر اس سے کم جھکے تو مکروہ۔

(ماخوذ بہار شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص۴۶۴)

بدقسمتی سے آج کل عام طور پر سلام کرتے وقت لوگ جھک جاتے ہیں۔ البتہ کسی بزرگ کے ہاتھ چومنے میں حرج نہیں بلکہ ثواب ہے اور یہ بغیر جھکے ممکن نہیں یہاں ضرورت ہے۔ جبکہ سلام کے وقت جھکنے کی حاجت نہیں۔

☆ بڈھیا کا جواب آواز سے دیں اور جوان عورت کے سلام کا جواب اتنا آہستہ

دیں کہ وہ نہ سنے۔ البتہ اتنی آواز لازمی ہے کہ جواب دینے والا خود سن لے۔

(ماخوذ بہارشریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص ۴۶۱)

☆ جب دو اسلامی بھائی ملاقات کریں تو سلام کریں اور اگر دونوں کے بیچ میں کوئی ستون، کوئی درخت یا دیوار وغیرہ درمیان میں حائل ہو جائے پھر جیسے ہی ملیں دوبارہ سلام کریں۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان، درخت دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الرجل... الخ، الحدیث ۵۲۰۰، ج ۴، ص ۴۵۰)

☆ خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جواب سلام فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہٰذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

(ماخوذ بہارشریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص ۴۶۳)

☆ اگر کسی نے آپ کو کہا: ''فلاں کو میرا اسلام کہنا'' تو آپ خود اسی وقت جواب

نہ دے دیں۔ آپ کا جواب دینا کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ جس کے بارے میں کہا ہے اس سے کہیں کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔

☆ **اگر کسی نے آپ سے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔** اگر سلام لانے والا اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں تو یوں کہیں: عَلَیْکَ وَ عَلَیْہِ السَّلَام

اگر دونوں عورتیں ہوں تو کہیں عَلَیْکِ وَ عَلَیْھَا السَّلَام

اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو عَلَیْکَ وَ عَلَیْھَا السَّلَام

اگر پہنچانے والی عورت ہو اور بھیجنے والا مرد ہو عَلَیْکِ وَ عَلَیْہِ السَّلَام۔

(ان سب کا ترجمہ یہی ہے "تجھ پر بھی سلام ہو اور اس پر بھی")

☆ **جب آپ مسجد میں داخل ہوں** اور اسلامی بھائی تلاوتِ قرآن، ذکر و درود میں مشغول ہوں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہوں ان کو سلام نہ کریں۔ یہ سلام کا موقع نہیں اور نہ ان پر جواب واجب ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، باب السابع فی السلام و تشمیت العاطس، ج ۵، ص ۲۲۵)

امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت **مولانا شاہ امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 399 پر لکھتے ہیں: ذاکر پر سلام کرنا مطلقاً منع ہے اور اگر کوئی کرے تو ذاکر کو اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔ ہاں اگر کسی کے سلام یا جائز کلام کا جواب نہ دینا اس کی دل شکنی کا موجب (یعنی سبب) ہو تو جواب دے کہ مسلمان کی دلداری وظیفہ میں بات نہ کرنے سے اہم و اعظم ہے۔

☆کوئی اسلامی بھائی درس وتدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے اس کو سلام نہ کریں۔ (بہار شریعت،سلام کا بیان،حلد سوم ،حصہ۱۶،ص ٤٦٢)

☆اجتماع میں بیان ہو رہا ہے،اسلامی بھائی بیان سن رہے ہیں آنے والا سلام نہ کرے۔

☆جو پیشاب، پاخانہ کر رہا ہے،یا پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلا لئے جائے پیشاب سکھانے کے لئے ٹہل رہا ہے،غسل خانے میں برہنہ نہا رہا ہے،گانا گا رہا ہے،کبوتر اڑا رہا ہے یا کھانا کھا رہا ہے ان سب کو سلام نہ کریں۔

(المرجع السابق،ص ٤٦٢)

☆جن صورتوں میں سلام کرنا منع ہے اگر کسی نے کر بھی دیا تو ان پر جواب واجب نہیں۔ (المرجع السابق ملخصاً)

☆کھانا کھانے والے کو سلام کر دیا تو منہ میں اس وقت لقمہ نہیں تو جواب دے دے۔ (المرجع السابق ،ص ٤٦١ ملخصاً)

☆سائل (بھکاری) کے سلام کا جواب واجب نہیں (جبکہ بھیک مانگنے کی غرض سے آیا ہو)۔ (المرجع السابق،ص ٤٦١)

☆اکثر جگہ یہ طریقہ ہے کہ چھوٹا جب بڑے کو سلام کرتا ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے جیتے رہو۔ یہ سلام کا جواب نہیں ہے۔ (المرجع السابق، ص ٤٦٥)

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سلام کے 11 مَدَنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر محمول نہ فرمایئے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمُول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو "سنّتِ رسول" نہیں کہہ سکتے۔

﴿1﴾ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے۔

﴿2﴾ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ 16 صَفْحَہ 469 پر لکھے ہوئے مجموعے کا خلاصہ ہے: "سلام کرتے وقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔"

﴿3﴾ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔

﴿4﴾ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔

﴿5﴾ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے۔

﴿6﴾ سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی

مَدَنی مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے **سلام** کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج٦ ص ٤٣٣ حدیث:٨٧٨٦)

﴿7﴾ **سلام** میں پہل کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازل ہوتی ہیں (جامع الصغیر للسیوطی، الحدیث:٤٨٧ ص ٣٦)

﴿8﴾ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحمَۃُ اللّٰہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہوجائیں گی۔ اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہوجائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جَنَّتُ الْمَقام اور دوزخُ الْحَرام کے الفاظ بڑھادیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللّٰہ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام **اَحمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 409** پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم اور اس سے بہتر وَرَحمَۃُ اللّٰہ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا اور اس پر زیادت نہیں۔ **پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اعادہ تو ضرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔** اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحمَۃُ اللّٰہ کہے۔ اور اگر اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحمَۃُ اللّٰہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے

اور اگر اس نے وَبَرَکَاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زیادت نہیں۔ وَاللّٰہ تَعَالٰی اَعْلَم

﴿9﴾ اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

﴿10﴾ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔

﴿11﴾ سلام اور جواب سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرائیے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَسْ۔سَلَامْ۔عَلَیْ۔کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرائیے وَعَلَیْکُمُ السَّلَام (وَ۔عَ۔لَیْکُ۔مُسْ۔سَلَام)۔

سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سلام کی برکتوں سے مالا مال فرما۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

☆☆☆☆☆☆

مُصَافَحہ اور مُعَانَقہ کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب دو اسلامی بھائی آپس میں ملیں تو پہلے سلام کریں اور پھر دونوں ہاتھ ملائیں کہ بوقتِ ملاقات مُصَافَحہ کرنا سنّتِ صحابہ بلکہ سنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔(مراۃ المناجیح، ج۶، ص۳۵۵) حضرت ابوالخطاب قتادہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کیا کہ مُصَافَحہ (ہاتھ ملانا) حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں مروّج تھا؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا، ''ہاں۔''

(صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب المصافحہ، الحدیث ۶۲۶۳، ج۴، ص۱۷۷)

☆ **آپس میں ہاتھ ملانے سے کینہ ختم ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو تحفہ دینے سے محبت بڑھتی اور عداوت دور ہوتی ہے** جیسا کہ حضرت عطاء خراسانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو، اس سے کینہ جاتا رہتا ہے اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور دشمنی جاتی رہے گی۔'' (مشکاۃ المصابیح، ج۲، ص۱۷۱، حدیث ۴۶۹۳)

☆ **ملاقات کے وقت مُصَافَحہ کرنے والوں کے لئے دعا کی قبولیت اور ہاتھ جدا ہونے سے قبل ہی مغفرت کی بشارت ہے۔** چنانچہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: ''جب دو مسلمانوں نے ملاقات کی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (یعنی مصافحہ کیا) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کر دے (یعنی قبول فرمالے) اور ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور جو لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور سوائے رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے ان کا کوئی مقصد نہیں تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ! تمہاری مغفرت ہو گئی، تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك، الحديث ۱۲۴۵۴، ج۴، ص۲۸۶)

☆ **اسلامی بھائیوں کے آپس میں مُصافحہ کرنے کی برکت سے دونوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔** تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ''ہاتھ پکڑے'' (یعنی مُصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے۔ اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

(شعب الایمان، ج۶، ص۴۷۳، حدیث: ۸۹۵۰)

☆ **سب سے پہلے یمنی اسلامی بھائیوں نے سرکارِ پُروقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُصافحہ کرنے (ہاتھ ملانے) کا شرف حاصل کیا۔** چنانچہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب اہلِ یمن مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں اور وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں

نے آکر مُصافحہ کیا۔" (سنن ابی داود، ج٤، ص٤٥٣، حدیث ٥٢١٣)

☆ سلام کے ساتھ ساتھ مُصافحہ کرنے سے سلام کی تکمیل ہوتی ہے۔

حضرت ابوامامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے؟ اور پوری تحیّت (سلام کرنا) یہ ہے کہ مُصافحہ بھی کیا جائے۔" (جامع الترمذی، ج٤، ص٣٣٤، حدیث ٢٧٤٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا حسنِ اخلاق میں سے ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "لوگوں کو تم اپنے اموال سے خوش نہیں کر سکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کر سکتی ہیں۔" (شعب الایمان، ج٦، ص٢٥٣، حدیث ٨٠٥٤)

☆ خوشی میں کسی سے گلے ملنا سنت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج٦، ص٣٥٩)

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: زید بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینہ آئے اور حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے گھر میں تھے، زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہاں آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھ کر کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف تشریف لے گئے، ان سے مُعانقہ کیا اور ان کو بوسہ دیا۔ (جامع الترمذی، ج٤، ص٣٣٥، حدیث ٢٧٤١)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو طلب فرمایا، جب وہ حاضر ہوئے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے فرطِ شفقت سے حضرت سیدنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو گلے لگالیا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ایوب بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا، میں نے ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا، جس وقت تم **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملتے تھے کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہارے ساتھ مُصَافَحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہیں ملا مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ساتھ مصافحہ کرتے (یعنی میں نے جب بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مصافحہ ضرور فرمایا) ایک دن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف پیغام بھیجا۔ میں اپنے گھر موجود نہیں تھا۔ جب میں آیا مجھے خبر دی گئی۔ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تخت پر رونق افروز تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے گلے لگالیا۔ یہ بہت بہتر ہوا اور بہتر۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی المعانقۃ، الحدیث: ۵۲۱۴، ج۴، ص۴۵۳)

حضرت سیدنا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرکارِ ابد قرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو ان کو بھی گلے سے لگایا چنانچہ حضرت شعبی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ملے تو گلے سے لگالیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (المرجع السابق، باب فی قبلۃ مابین العینین، الحدیث: ۵۲۲۰، ج۴، ص۴۵۵)

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مشائخ و بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کی دست بوسی یقیناً دین و دنیا کی خیر و برکت کا باعث بنتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے ایک بزرگ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا، "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ تبارک وتعالٰی نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کہا، دنیا کا ہر معاملہ اچھا اور برا میرے آگے رکھ دیا اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ حکم ہوا، اسے دوزخ میں لے جاؤ! اس حکم پر عمل ہونے ہی والا تھا کہ فرمان ہوا: "ٹھہرو! ایک دفعہ اس نے جامع دمشق میں خواجہ شریف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ کے دستِ مبارک کو چوما تھا۔ اس دست بوسی کی برکت سے ہم نے اسے معاف کیا۔ (اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

رحمت حق "بہا" نہ می جوید رحمت حق "بہانہ" می جوید

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہا یعنی قیمت طلب نہیں کرتی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت تو بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

مزید شیخ المشائخ بابا فرید الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن بہت سارے گنہگار لوگ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کی دست بوسی کی برکت سے بخشے جائیں گے اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کریں گے۔ (ایضاً)

☆ رخصت ہوتے وقت بھی مُصافحہ کریں۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی لکھتے ہیں: "اس کے مسنون ہونے کی تصریح نظرِ فقیر سے نہیں گزری مگر اصل مصافحہ کا جواز حدیث سے ثابت ہے تو اس کو بھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

خوش نصیب صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکارِ وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رحمت بھرے ہاتھوں کو چومنے کی سعادت بھی حاصل کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ایک واقعہ مروی ہے جس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ہم حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الید، الحدیث ۵۲۲۳، ج ۴، ص ۴۵۶)

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس ہاتھ پاؤں چومتے تھے

حضرت زارع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، یہ بھی اس وقت وفد میں شریک تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنی منزلوں سے مدینہ شریف پہنچے تو جلدی جلدی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دست مبارک اور قدم شریف کو بوسہ دیا۔

(المرجع السابق، باب فی قبلۃ الرجل، الحدیث ۵۲۲۵، ج ۴، ص ۴۵۶)

جائز ہی سمجھا جائے گا۔ (بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص ۴۷۱)

☆ ہر نماز کے بعد لوگ آپس میں مصافحہ کرتے ہیں یہ جائز ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۹، ص ۶۸۲)

☆ گلے ملنے کو مُعانقہ کہتے ہیں اور یہ بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ (سنن ابی داود، ج ۴، ص ۴۵۵، حدیث: ۵۲۲۰)

☆ صرف تہبند باندھ کر یا پاجامہ پہنے ہوں اس وقت معانقہ نہ کریں بلکہ کُرتا پہنا ہوا ہو یا کم از کم چادر لپٹی ہوئی ہونی چاہیے۔ (بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص ۴۷۱)

☆ عیدین میں معانقہ کرنا جائز ہے۔ (المرجع السابق)

☆ عالمِ دین کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (المرجع السابق، ص ۴۷۲)

☆ ہاتھ پاؤں وغیرہ چومنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ محلِ فتنہ نہ ہو، اگر مَعَاذَ اللّٰہ شہوت کے لئے کسی اسلامی بھائی سے مصافحہ یا معانقہ کیا، ہاتھ پاؤں چومے یا نَعُوْذُ بِاللّٰہ پیشانی کا بوسہ لیا تو یہ ناجائز ہے۔ (المرجع السابق، ص ۴۷۲ ملخصاً)

☆ والدین کے ہاتھ پاؤں بھی چوم سکتے ہیں۔

☆ عالم باعمل اور نیک اسلامی بھائی کی آمد پر تعظیم کیلئے کھڑا ہو جانا جائز بلکہ مستحب ہے مگر وہ عالم یا نیک شخص بذاتِ خود اپنے آپ کو تعظیم کا اہل تصور نہ کرے اور یہ تمنا نہ کرے کہ لوگ میرے لئے کھڑے ہو جایا کریں۔ اور اگر کوئی تعظیماً کھڑا نہ ہو تو ہرگز ہرگز دل میں کدورت (میل) نہ لائیں۔

(ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ۲۳، ص ۷۱۹)

”ہاتھ ملانا سنّت ہے“ کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

☆پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول علی صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام پر محمول نہ فرمائیے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِیْن سے منقول **مَدَنی پھول** کا بھی شُمُول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ”سنّتِ رسول“ نہیں کہہ سکتے۔

﴿1﴾ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں **ہاتھ ملانا** سنّت ہے۔

﴿2﴾ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔

﴿3﴾ نبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ معظّم ہے: ”جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔“

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانِی ج۵ ص ۳۸۰ رقم ۷۶۷۲)

﴿4﴾ ”جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

(شعب الایمان للبیہقی، حدیث: ۸۹۴۴، ج۶، ص۴۷۱)

﴿5﴾ ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم" (یعنی اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)۔

﴿6﴾ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل قبول ہوگی، ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

(مُسنَد اِمام احمد بن حنبل ج۴ ص۲۸۶ حدیث ۱۲۴۵۴)

﴿7﴾ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔

﴿8﴾ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالٰی دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحبّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(کَنزُ العُمّال ج۹ ص۵۷ حدیث:۲۵۳۵۸)

﴿9﴾ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔

﴿10﴾ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ (ردالمحتار، ج۹، ص۶۲۹)

﴿11﴾ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں۔

﴿12﴾ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ ہاتھ ملانے کے

بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔

(بہارِ شریعت، جلد سوم، حصّہ ۱۶ ص ۴۷۲ مُلَخَّصاً)

﴿13﴾ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔

(دُرِّمُختار ج ۲ ص ۹۸)

﴿14﴾ **مُصافَحہ** کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔

(ردالمحتار ج ۹ ص ۶۲۹)

سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ**! ہمیں اخلاص اور خوش دلی کے ساتھ ہر مسلمان کو سلام کرنے اور ان کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ مصافحہ کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرما۔" **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

☆☆☆☆☆☆

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اس زندگی میں ہمیں ہر وقت بات چیت کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ بلکہ ہم لوگ بلاضرورت بھی ہر وقت بولتے رہتے ہیں حالانکہ یہ بلاضرورت بولنا بہت ہی نقصان دہ ہے غیر ضروری گفتگو کرنے سے خاموش رہنا افضل ہے۔ لہٰذا ہمارے پیارے مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بات چیت کے سلسلے میں سنتیں اور آداب اور خاموشی کے فضائل وغیرہ یہاں پر بیان کئے جاتے ہیں۔

☆ **سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو اس طرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرماتے کہ سننے والا آسانی سے یاد کر لیتا** چنانچہ اُمُّ المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے تھے، ہر سننے والا اس کو یاد کر لیتا تھا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عائشہ، الحدیث ۲۶۲۶۹، ج ۱۰، ص ۱۱۵)

☆ **کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے۔** اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے، "کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ" (یعنی لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کرو) یعنی اس طرح کی باتیں نہ کی جائیں کہ دوسروں کی سمجھ میں نہ آئیں، الفاظ بھی سادہ صاف صاف ہوں، مشکل ترین الفاظ بھی استعمال نہ کئے جائیں کہ اس طرح اگلے پر آپ کی علمیت کی دھاک تو بیٹھ جائے گی مگر مدعا خاک

بھی سمجھ نہ آئے گا۔

☆ **اپنی زبان کو ہمیشہ بُری باتوں سے روکے رکھیں۔** حضرت سیدنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا، **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نجات کیا ہے؟ فرمایا: ''اپنی زبان کو بری باتوں سے روک رکھو۔''

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، الحدیث ۲۴۱۴، ج۴، ص۱۸۲)

☆ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم نے زبان کو صحیح استعمال کیا تو اس کا جو کچھ فائدہ ہوگا وہ سارا ہی جسم پائے گا** اور اگر یہ سیدھی نہ چلی کسی کو گالی وغیرہ دے دی تو زبان کو کوئی تکلیف ہو یا نہ ہو پٹائی دیگر اعضاء کی ہوگی۔ حضرت سیدنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں: ہمارے بارے میں اللّٰہ تعالٰی سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں۔ اگر تو سیدھی رہے گی، ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث ۱۱۹۰۸، ج۴، ص۱۹۰)

☆ **آپس میں ہنسی مذاق کی عادت کبھی مہنگی پڑجاتی ہے** حضرت عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ''آپس میں ٹھٹھا مذاق مت کیا کرو کہ اس طرح (ہنسی ہی ہنسی میں) دلوں میں نفرت بیٹھ جاتی ہے۔ اور بُرے افعال کی بنیادیں دِلوں میں استوار ہوجاتی ہیں۔''

(کیمیائے سعادت، رکن سوم مہلکات، باب پیدا کردن نواب خاموشی، ج۲، ص۵۶۳)

”ایک چپ ہزار سکھ“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسول مقبول علٰی صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام پر محمول نہ فرمائیے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمُول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ”سنّتِ رسول“ نہیں کہہ سکتے۔

﴿1﴾ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔

﴿2﴾ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعَزَّز رہیں گے۔

﴿3﴾ چلا چلا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں۔

﴿4﴾ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔

﴿5﴾ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذریعے بدن کا میل چھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی

ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے۔

﴿6﴾ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنت نہیں۔

﴿7﴾ بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا۔

﴿8﴾ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔

﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت و صحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔''

(سُنَن ابن ماجه ج٤ ص ٤٢٢ حديث ٤١٠١)

﴿10﴾ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''**جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔**'' (سُنَنُ الْقِرْمِذِی ج٤ ص ٢٢٥ حديث ٢٥٠٩) **مراٰۃُ المناجیح** میں ہے: **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: گفتگو کی چار قسمیں ہیں: (۱) خالص مُضِر (یعنی مکمل طور پر نقصان دہ) (۲) خالص مفید (۳) مُضِر (یعنی نقصان دہ) بھی مفید بھی (٤) نہ مُضِر نہ مفید۔ خالص مُضِر (یعنی مکمل نقصان دہ) سے ہمیشہ پرہیز ضروری ہے، خالص مفید کلام (بات) ضرور کیجئے، جو کلام مُضِر بھی ہو مفید بھی اس کے بولنے میں احتیاط کرے بہتر ہے کہ نہ بولے اور چوتھی قسم کے

کلام میں وقت ضائع کرنا ہے۔ ان کلاموں میں امتیاز کرنا مشکل ہے لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۶ ص ۴۶۴)

﴿11﴾ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔

﴿12﴾ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بلا اجازتِ شرعی گالی دینا حرام قطعی ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۱ ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "اس شخص پر جنت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔"

(کتاب الصمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا ج ۷ ص ۲۰۴ الحدیث ۳۲۵)

سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عزوجل! ہمیں گفتگو کرنے کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔ "اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

☆☆☆☆☆☆

گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمیں ہر روز اپنے یا کسی عزیز یا دوست واحباب کے گھر میں جانے کی حاجت پڑتی رہتی ہے تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ گھر میں داخل ہونے کا سنت طریقہ کیا ہے؟ کسی کے گھر میں جائیں تو دروازے کے سامنے کھڑے ہوں یا ایک طرف ہٹ کر؟ اور کس طرح اجازت طلب کریں؟ اگر اجازت نہ ملے تو کیا کرنا چاہئے؟ دُعا پڑھ کر گھر سے نکلنے کی کیا کیا برکتیں ہیں؟ اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تو کیا پڑھنا چاہئے؟ گھر میں داخل ہونے اور اجازت طلب کرنے وغیرہ کے حوالے سے مُتعدّد سنتیں اور آداب ہیں:

☆ اپنے گھر میں آتے ہوئے بھی سلام کریں اور جاتے ہوئے بھی سلام کریں۔ حضور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جب تم گھر میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور جاؤ تو سلام کر کے جاؤ۔''

(شعب الایمان، ج۶، ص۴۴۷، حدیث: ۸۸۴۵)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رَحمۃُ اللہ القوی **مراٰۃُ المناجیح جلد 6** صفحہ 9 پر تحریر فرماتے ہے: ''بعض بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اول دن میں جب پہلی بار گھر میں داخل ہوتے تو بِسْمِ اللہ اور قُلْ ھُوَ اللہ پڑھ لیتے، کہ اس سے گھر میں اتفاق بھی رہتا ہے اور رزق میں برکت بھی۔''

☆ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے، شیطان بھی اس کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ''آج یہاں نہ تمہاری رات گزر سکتی ہے اور نہ تمہیں کھانا مل سکتا ہے اور جب انسان گھر میں بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کئے داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے آج کی رات یہیں گزرے گی اور جب کھانے کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے: تمہیں ٹھکانہ بھی مل گیا اور کھانا بھی مل گیا۔

(صحیح مسلم، ص ۱۱۱۶ حدیث: ۲۰۱۸)

☆ جب کوئی خوش نصیب اپنے گھر سے باہر جاتے وقت باہر جانے کی دعا پڑھ لیتا ہے تو وہ گھر لوٹنے تک ہر بلا و آفت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کرنے میں برکت ہی برکت ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔ جب وہ آدمی کہتا ہے کہ ''بِسْمِ اللّٰہِ'' تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے سیدھی راہ اختیار کی اور جب انسان کہتا ہے، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' تو فرشتے کہتے ہیں اب

تو ہر آفت سے محفوظ ہے۔ جب بندہ کہتا ہے تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ تو فرشتے کہتے ہیں۔ اب تجھے کسی اور کی مدد کی حاجت نہیں، اس کے بعد اس شخص کے دو شیطان جو اس پر مُسَلَّط ہوتے ہیں وہ اس سے ملتے ہیں فرشتے کہتے ہیں اب تم اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟ اس نے تو سیدھا راستہ اختیار کیا۔ تمام آفات سے محفوظ ہو گیا اور خدا عَزَّوَجَلَّ کی امداد کے علاوہ دوسرے کی امداد سے بے نیاز ہو گیا۔"

(سنن ابن ماجه، ج ٤، ص ٢٩٢، حدیث: ٣٨٨٦)

☆ جب کسی کے گھر جانا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کیجئے پھر جب اندر جائیں تو پہلے سلام کریں پھر بات چیت شروع کیجئے۔ (بہار شریعت، جلد سوم، حصہ ١٦، ص ٤٥٢ ملخصاً)

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "تین مرتبہ اجازت طلب کرو اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔" (صحیح مسلم، ص ١١٨٦، حدیث ٢١٥٣)

☆ جو سلام کئے بغیر گھر میں داخلے کی اجازت مانگے اسے داخلہ کی اجازت نہ دی جائے۔ حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جو شخص سلام کے ساتھ ابتدا نہ کرے اس کو اجازت نہ دو۔" (شعب الایمان، الحدیث: ٨٨١٦، ج ٦، ص ٤٤١)

گھر میں داخلہ کی اجازت مانگنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ فوراً گھر میں باہر والے کی نظر نہ پڑے۔ آنے والا باہر سے سلام کر رہا ہو، اجازت چاہ رہا ہو اور صاحب خانہ پردہ وغیرہ کا انتظام کر لے۔

حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اجازت طلب کرنے کا حکم آنکھ کی وجہ سے دیا گیا ہے (اس لئے کہ اہلِ خانہ کی نجی زندگی کے اسرار منکشف نہ ہو سکیں)۔

(صحیح مسلم، الحدیث ۲۱۵۶، ص ۱۱۸۹)

☆ جب کسی کے گھر جانا ہو اجازت مانگنا سنت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس طرح اجازت مانگیں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟''

(مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۴۶)

حضرت ربعی بن حراش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہمیں بنو عامر کے ایک شخص نے یہ بات بتائی کہ اس نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اجازت طلب کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ حضور نبی کریم رؤوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے خادم سے فرمایا: ''باہر اس آدمی کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھاؤ، اس سے کہو کہ اس طرح کہے، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟'' اس آدمی نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد سن لیا اور عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو اجازت عطا فرمائی اور وہ اندر داخل ہوا۔ (سنن ابی داود، ج ٤، ص ٤٤٣، حدیث ٥١٧٧)

حضرت سیدنا کَلَدَہ بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں حضور سید دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ میں جب اندر داخل ہوا اور سلام عرض نہ کیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''لوٹ جاؤ اور یہ کہو ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟''

(المرجع السابق، ج ٤، ص ٤٤٢، حدیث ٥١٧٦)

☆ اگر کوئی شخص آپ کو بلانے کے لئے بھیجے اور بھیجا ہوا شخص آپ کو ساتھ لے کر جائے تو اب اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ ساتھ والا شخص ہی خود ''اجازت'' ہے

جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کسی کو بلایا جائے، اور وہ ایلچی (یعنی قاصد) کے ساتھ آئے یہ اس کا اِذن (اجازت) ہے۔''

(المرجع السابق، ج ٤، ص ٤٤٧، حدیث ٥١٩٠)

ایک اور روایت میں ہے کہ آدمی کا کسی کو بلانے کے لئے بھیجنا اس کی طرف سے اجازت ہے۔ (المرجع السابق، ج ٤، ص ٤٤٧، حدیث ٥١٨٩)

☆اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لئے کھنکارنا چاہئے جیسا کہ مولائے کائنات حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں ایک مرتبہ رات کے وقت اور ایک مرتبہ دن کے وقت حاضر ہوتا تھا۔ جب میں رات کے وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضری دیتا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے کھنکارتے۔" (سنن ابن ماجہ، ج ٤، ص ٢٠٦، حدیث ٣٧٠٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

جب کسی کے گھر جائیں تو دروازے سے گزرتے وقت ضرورتاً دوسرے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کھنکار لینا چاہیے تاکہ گھر کے دیگر افراد کو ہماری موجودگی کا احساس ہو جائے اور وہ آگے پیچھے ہو سکیں۔

☆اگر دروازے پر پردہ نہ ہو تو ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہوں۔

حضرت عبداللّٰہ بن بُسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی کے دروازہ پر تشریف لاتے تو دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے پھر فرماتے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" اور یہ اس لئے کہ ان دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔ (سنن ابی داود، ج ٤، ص ٤٤٦، حدیث: ٥١٨٦)

☆جب کوئی کسی کے گھر جائے تو اندر سے جب کوئی دروازے پر آئے تو پوچھے کون ہے؟ باہر والا ''میں'' نہ کہے جیسا کہ آج کل بھی یہی رواج ہے۔ بلکہ اپنا نام بتائے۔ جواباً ''میں'' کہنا سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند نہیں۔

(بہار شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص ۴۵۳)

جیسا کہ حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے فرمایا کہ میں مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کون ہے؟'' میں نے عرض کی ''میں'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''میں، میں کیا؟'' گویا آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(صحیح البخاری، ج ۴، ص ۱۷۱، حدیث ۶۲۵۰)

☆کسی کے گھر میں جھانکنا نہیں چاہئے جیسا کہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خانہ اقدس میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھانکا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نیزہ کی نوک اس کی طرف کی چنانچہ وہ پیچھے ہٹ گیا۔''

(جامع الترمذی، ج ۴، ص ۳۲۵، حدیث: ۲۷۱۷)

اسی طرح کسی موقع پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دَرِ دَولت پر جلوہ فرما تھے اور کسی نے جب سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اظہارِ ناراضگی فرمایا جیسا کہ حضرت سَہل بن ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک شخص نے حُجرہ مبارک کے سوراخ سے جھانکا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوہے کی کنگھی سے سرِ مبارک کھجا رہے تھے فرمایا: اگر میری توجہ اس طرف ہوتی کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس لوہے کی کنگھی کو تیری آنکھ میں چبھو دیتا۔ نظر سے بچاؤ کے لئے ہی تو اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔ (جامع الترمذی، ج ٤، ص ٣٢٥، حدیث: ٢٧١٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے گھروں کے دروازے یا کھڑکیاں بند رکھنی چاہئیں یا ان پر کوئی سادہ سا پردہ وغیرہ ڈال دینا چاہیے جس کی وجہ سے بے پردگی نہ ہو۔

☆ گھر کے انتظامات پر بے جا تنقید نہ کریں جس سے میزبان کی دل آزاری ہو۔ ہاں، اگر ناجائز بات دیکھیں، مثلاً جاندار وں کی تصاویر وغیرہ آویزاں ہوں تو احسن طریقے سے سمجھا دیں۔ ہو سکے تو کچھ نہ کچھ تحفہ پیش کریں خواہ کتنا ہی کم قیمت ہو، محبت بڑھے گی۔

☆ جو کچھ کھانے پینے کو پیش کیا جائے۔ کوئی صحیح مجبوری نہ ہو تو ضرور قبول کریں۔ ناپسند ہو جب بھی منہ نہ بگاڑیں کہ میزبان کی دل شکنی ہوگی۔

”مدینے کی حاضری“ کے بارہ خُرُوف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسول مقبول علی صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام پر محمول نہ فرمائیے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمُول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ”سنّتِ رسول“ نہیں کہہ سکتے۔

﴿1﴾ جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: ”بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ“ ترجمہ: اللہ کے نام سے، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اللہ کے بغیر نہ (گناہوں سے بچنے کی) قوت ہے اور نہ (نیکیاں کرنے کی) طاقت ہے۔

(سنن ابی داود، ج۴، ص ۴۲۰، حدیث ۵۰۹۵)

اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔

﴿2﴾ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

(المرجع السابق، ج۴، ص ۴۲۰، حدیث ۵۰۹۶)

(ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں

سلام عرض کرے اس کے بعد سورۂ اِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی۔

﴿3﴾ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم ومَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچے وغیرہ) کو سلام کیجئے۔

﴿4﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللّٰہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخل ہوجاتا ہے۔

﴿5﴾ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فرشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (ردالمحتار ج۹ ص ۶۸۲)

یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (شرح الشفاء للقاری ج۲ ص۱۱۸)

﴿6﴾ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟

﴿7﴾ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو۔

﴿8﴾ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟

باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مثلاً کہے: ''محمد الیاس۔'' نام بتانے کے بجائے اس موقع پر ''مدینہ!''، میں ہوں!'' ''دروازہ کھولو'' وغیرہ کہنا سنت نہیں۔

﴿9﴾ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تا کہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

﴿10﴾ کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے۔

﴿11﴾ کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے۔

﴿12﴾ واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں گھر میں آنے جانے کی سنّتوں پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

☆☆☆☆☆☆☆

سفر کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اکثر و بیشتر ہمیں سفر کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے بلکہ بہت سے خوش نصیب اسلامی بھائیوں کو تو راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی بھی سعادت ملتی ہے۔ لہٰذا ہم کوشش کر کے سفر کی بھی کچھ نہ کچھ سنتیں اور آداب سیکھ لیں تا کہ ان پر عمل کر کے ہم اپنے سفر کو بھی حصولِ ثواب کا ذریعہ بنا سکیں۔

☆ **ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتداء کرنا سنت ہے۔** (اشعۃ اللمعات، ج ۵، ص ۱۶۱) چنانچہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب من اراد غزوة.... الخ، الحدیث: ۲۹۵۰، ج ۲، ص ۴۹۶)

☆ **اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے** حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''رات کو سفر کیا کرو، کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔''

(سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی الدلجة، الحدیث ۲۵۷۱، ج ۳، ص ۴۰)

☆ **اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔** حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔

(سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی القوم یسافرون... الخ، الحدیث: ۲۶۰۹، ج۳، ص ۵۱، ۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ قافلہ خوش اخلاق، جذبۂ اخلاص وایثار سے آراستہ وپیراستہ ہونا چاہیے۔ اپنے ہم سفر اسلامی بھائیوں کی دیکھ بھال کرے۔ بالفرض اگر شرکائے قافلہ کسی بات پر ناراض بھی ہوجائیں، آپس میں کوئی چپقلش یا رنجش بھی ہوجائے تو حکمتِ عملی کے ساتھ معاملات کو سلجھادے مگر عدل وانصاف کا دامن بھی نہ چھوڑے۔ نیز مامور بھائیوں کو بھی چاہیے کہ جہاں تک شریعت کے مطابق امیرِ قافلہ ہدایات دے ان کی بجا آوری میں ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ سفر میں حوصلہ بلند رکھنا چاہیے۔ بعض اوقات سفر کی تھکان کے سبب یا آپس میں اختلاف رائے کی وجہ سے کچھ تلخیاں بھی پیدا ہوجاتی ہیں۔ ان مواقع پر صبر وتحمل کا دامن نہ چھوڑیں۔ پیار ومحبت سے سارے معاملات کو سلجھاتے چلے جائیں۔

☆ **چلتے وقت سب عزیزوں، دوستوں سے ملیں اور اپنے قصور معاف کروائیں** اور اب ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کردیں۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ ۶، ص ۱۰۵۲)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے پاس اس کا بھائی معذرت کے لئے آئے تو وہ اس کا عذر قبول کرے، خواہ حق پر ہو یا باطل پر، جو ایسا نہ کرے وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا۔'' (المستدرک للحاکم، ج ۵، ص ۲۱۳، حدیث: ۷۳۴۰)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن جب لوگ حساب کے لیے کھڑے ہوں گے تو ایک مُنادی اعلان کرے گا: ''جسکا کچھ ذمہ اللہ کی طرف نکلتا ہے وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے۔'' (لیکن کوئی کھڑا نہ ہوگا) منادی پھر دوسری مرتبہ اعلان کرے گا: ''جسکا ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو۔'' (لوگ حیرانی سے پوچھیں گے) ''اللہ کی طرف کسی کا ذمہ کیسے نکل سکتا ہے؟'' جواب ملے گا: ''(وہ) جو لوگوں کو معاف کرنے والے تھے۔'' منادی پھر تیسری مرتبہ اعلان کرے گا: ''جسکا ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو اور جنت میں داخل ہو جائے۔'' پس اتنے اتنے ہزار کھڑے ہونگے اور بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔'' (المعجم الاوسط، الحدیث ۱۹۹۸، ج ۱، ص ۵۴۲)

☆ لباسِ سفر پہن کر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل ''اَلْحَمْد'' و ''قُلْ'' سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔ پھر اپنی مسجد سے رخصت ہوں۔ اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اس میں بھی دو رکعت نفل پڑھ لیں۔

☆ ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل و مال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر والوں کو یہ کلمات کہہ کر سفر پر روانہ ہوں: اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَایُضِیْعُ وَدَائِعَہٗ.

ترجمہ: میں تم کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب تشییع الغزوۃ و وداعھم، الحدیث: ۲۸۲۵، ج۳، ص۳۷۲)

☆ سفرِ تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کریں۔

(۱) قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک۔ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر تک۔

(۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک۔ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک۔

(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔

سرورِ عالَم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا جُبیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: "اے جُبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں میں بہتر اور توشۂ سفر میں بڑھ کر رہو۔ (یعنی سفر میں خوشحالی اور فارغ البالی نصیب ہو)

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو:

(۱) قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک۔ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر تک۔

(۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک۔ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک۔

(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔

ہر سورت کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے شروع کرو اور اسی پر ختم کرو۔ (اس طرح ان پانچ سورتوں کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ شریف چھ بار پڑھی جائے گی)۔ حضرت سیدنا جُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو میں پورے سفر میں واپسی تک اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ خوشحال اور توشۂ سفر میں فارغ البال رہنے لگا۔ (کنز العمال، ج۶، ص۳۱۴، حدیث: ۱۷۴۵)

☆ ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَر اور سُبْحٰنَ اللّٰه تین تین بار، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ایک بار، پھر کہے ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝﴾ (پ۲۵، الزخرف ۱۳، ۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف پلٹنا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۷۲۸)

☆ جب کشتی میں سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝﴾ (پ۱۲، ھود: ۴۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۲۹)

☆ دورانِ سفر ذِکْرُ اللہ کرتے رہیں۔ ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سُبْحٰنَ اللّٰہِ سب تین تین بار، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی سفر پر جائیں تو ذکر و درود کا وِرْد رکھیں یا اس عظیم مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انفرادی کوشش کرتے رہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اگر ہم دورانِ سفر ذِکْرُ اللّٰہ میں مصروف رہیں گے تو فرشتہ راستے بھر حفاظت کرے گا اور اگر معاذ اللّٰہ گانے باجے سنتے رہے یا فضول ٹھٹھا مسخری کرتے رہے تو شیطان شریکِ سفر ہوگا جیسا کہ تاجدارِ مدینہ، سُرُورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص سفر کے دوران اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف توجہ رکھے اور اس کے ذکر میں مشغول رہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک فرشتہ محافظ مقرر کر دیتا ہے۔ اور جو بیہودہ شعر و شاعری اور فضول باتوں میں مصروف رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتا ہے۔ (الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص ۸۳)

راہِ خدا میں سفر کرنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس شخص کا چہرہ راہِ خدا میں گرد آلود

ہو جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے قیامت کے دن جہنم کے دھوئیں سے امان عطا فرمائے گا اور جس شخص کے قدم راہِ خدا میں گرد آلود ہو جائیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے قدموں کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ فرما دے گا۔"

(المعجم الکبیر، رقم ۷۴۸۲، ج۸، ص ۹۶)

☆ جب کبھی قافلہ کی صورت میں سفر پر جائیں تو مل جل کر ایک ہی جگہ اُتریں۔ کیونکہ حضرت سیدنا ابو ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ لوگ جب منزل پر اُترتے تو منتشر ہو کر ٹھہرتے تھے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "تمہارا منتشر ہو کر ٹھہرنا شیطان کی جانب سے ہے۔" اس کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان جب کبھی کسی منزل پر اترتے تو مل کر ٹھہرتے۔

(سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب مایؤمر من انضمام العسکر والحدیث ۲۶۲۸، ج۳، ص ۵۸)

☆ دورانِ سفر اگر کوئی حاجت مند مل جائے تو اس کی حاجت روائی کرنی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس میں ثواب زیادہ ہوگا کہ بسا اوقات مسافر خود بھی تو حاجت مند ہو جاتا ہے پھر بھی وہ دوسروں کی مدد کرے گا تو اس کے اجر و ثواب کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ہم ایک سفر میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا۔ اور دائیں بائیں اسے پھرانے لگا تو مدنی تاجدار حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جس کے پاس فالتو سواری ہے تو وہ

اسے دیدے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس فالتو زادِ راہ ہو تو وہ اس کو دیدے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے۔ حتی کہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہم میں سے کسی کا فالتو مال پر کوئی حق نہیں ہے۔ (سنن ابی داود، ج۲، ص۱۷۵، حدیث ۱۶۶۳)

☆ **جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں، یا ہماری بس وغیرہ کسی ایسی سڑک سے گزرے جو اونچائی کی طرف جارہی ہو تو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنا سنت ہے اور جب سیڑھیوں سے اُتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنا سنت ہے۔** حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: "جب ہم بلندی پر چڑھتے تو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے اور جب پست (ڈھلان والی) جگہ پر اُترتے تو "سُبْحٰنَ اللّٰہِ" کہتے تھے۔"

(صحیح البخاری، ج۲، ص۳۰۷، حدیث: ۲۹۹۴)

☆ **مسافر کو چاہیے کہ وہ دعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دعا مقبول ہے۔** اسی طرح مظلوم کی دعا اور ماں باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین قسم کی دعائیں مُستجاب (مقبول) ہیں۔ ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں:

(۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) باپ کی اپنے بیٹے کے لئے دُعا۔"

(جامع الترمذی، ج۵، ص۲۸۰، حدیث:۳۴۵۹)

☆ منزل پر اُتریں تو وقتاً فوقتاً یہ دعا پڑھیں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہر نقصان سے بچیں گے۔ دعا یہ ہے: "اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ".

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔ (کنز العمال، ج۶، ص۳۰۱، حدیث:۱۷۵۰۸)

☆ جب دشمن کا خوف ہو۔ سورۃ "لِاِیْلٰفِ" پڑھ لیں۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہر بلا سے امان ملے گی۔ (الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص۸۰)

☆ جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت پڑے تو حدیث پاک میں ہے اس طرح تین بار پکاریں: اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰه.

ترجمہ: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ (المرجع السابق، ص۸۲)

☆ سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔" (کنز العمال، ج۶، ص۳۰۱، حدیث:۱۷۵۰۲)

☆ سفر سے واپسی پر اپنی مسجد میں دوگانہ (یعنی دو رکعت نفل) پڑھنا سنت

ہے۔ حضرت سیدنا کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ، حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور وہاں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (نماز نفل) ادا فرماتے۔ (صحیح البخاری، ج۲، ص۳۳۶، حدیث:۳۰۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نیک بننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ مدنی انعامات پر عمل کرتے رہئے، دعوت اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع جس مسجد میں، جس نماز کے بعد شروع ہوتا ہو وہ نماز اُسی مسجد میں تکبیرِ اُولیٰ کیساتھ ادا کر کے اجتماع میں آخر تک شرکت فرمائیں۔

ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ زندگی میں کم از کم ۱۲ ماہ اور ہر ۱۲ ماہ میں یکمُشت کم از کم ۳۰ دن نیز ہر ۳۰ دن میں کم از کم ۳ دن سنّتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں ضَرور سفر کرے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں جب کبھی سفر درپیش ہو تو پورا سفر سنتوں کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں بار بار حرمین طیبین کا مبارک سفر نیز عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

☆☆☆☆☆

قافلے میں چلو

(کلام: شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی مدظلہ العالی)

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو — سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو — پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو — ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو
طیبہ کی جستجو حج کی گر آرزو — ہے بتا دوں تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہیئے چشمِ نم — لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو
دکھ کا درماں ملے آئیں گے دن بھلے — ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
دیتے ہیں فیض عام اولیائے کرام — لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو
اولیاء کا کرم تم پہ ہو لَاجَرم — خوب جلوے ملیں قافلے میں چلو
ماں جو بیمار ہو قرض کا بار ہو — رنج وغم مت کریں قافلے میں چلو
رب کے در پر جھکیں التجائیں کریں — بابِ رحمت کُھلیں قافلے میں چلو
دِل کی کالک دُھلے مرضِ عصیاں ٹلے — آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو
قرض ہو گا ادا آکے مانگو دُعاء — پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
دکھ کا درماں ملے آئیں گے دِن بھلے — ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
غم کے بادل چھٹیں خوب خوشیاں ملیں — دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو
ہو قوی حافظہ ٹھیک ہو ہاضمہ — کام سارے بنیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو جَہل زائل کرو — پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

گو قرضدار ہو یا کہ بیمار ہو چاہو گر راحتیں قافلے میں چلو
گرچہ ہوں گرمیاں یا کہ ہوں سردیاں چاہے ہوں بارشیں قافلے میں چلو
کوندیں گر بجلیاں یا چلیں آندھیاں چاہے اولے پڑیں قافلے میں چلو
بارہ ماہ کے لیے تیس دن کیلئے بارہ دِن دے ہی دیں قافلے میں چلو
سُنّتیں سیکھنے تین دِن کے لیے ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو
اے میرے بھائیو! رٹ لگاتے رہو قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
فون پر بات ہو یا ملاقات ہو سب سے کہتے رہیں قافلے میں چلو
آپ بازار میں ہوں یا دفتر میں ہوں سب سے کہتے رہیں قافلے میں چلو
دَرس دیں یا سُنیں یا بیان جو کریں اس میں یہ بھی کہیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول ان سے ہم مدنی پھول آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول آئے لینے دُعا آؤ مل کر چلیں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول آئے ہیں مرحبا خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول لائیں جب قافلہ خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
کھانا لے کر چلیں ٹھنڈا شربت بھی لیں خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
ان پہ ہوں رحمتیں قافلے کا سُنیں خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
بخش دے میرے مولیٰ تو ان کو کہ جو خیر خواہی کریں قافلے میں چلو
یا خدا ہر گھڑی رَٹ ہو عطّار کی قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

سرمہ لگانا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نہایت ہی پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی سنت ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سونے لگتے تو اپنی مبارک آنکھوں میں سرمہ لگایا کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی سونے سے پہلے اتباعِ سنت کی نیت سے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگانا چاہیے۔ اس سے ہمیں سرمہ لگانے کی سنت کا بھی ثواب حاصل ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دنیوی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

سوتے وقت سرمہ ڈالنا سنت ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سرمہ سوتے وقت استعمال فرماتے تھے چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں سرمہ اثمد کی تین سلائیاں لگایا کرتے تھے۔

(جامع الترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال، الحدیث ۱۷۶۳، ج۳، ص ۲۹۴)

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ سرمہ سوتے وقت استعمال کرنا سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص ۱۸۰) لہٰذا ہم رات کو جب بھی سویا

کریں ہمیں سرمہ لگانا نہ بھولنا چاہیے۔ سوتے وقت سرمہ لگانے میں یہ مصلحت ہے کہ سرمہ زیادہ دیر تک آنکھوں میں رہتا ہے اور آنکھوں کے مسامات میں سرایت کر کے آنکھوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

سرمہ اِثمد بہتر ہے

ابن ماجہ کی روایت میں ہے: ''تمام سرموں میں بہتر سرمہ ''اِثمد'' ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، الحدیث ۳۴۹۷، ج ٤، ص ۱۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرمہ اثمد کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ سرمہ آمنہ بی بی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دلارے، ہم بے کسوں کے سہارے، **محمد رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے خود بھی استعمال فرمایا اور اپنے غلاموں کو اس کے استعمال کی ترغیب بھی دلائی اور اس کے فوائد بھی ارشاد فرمائے۔ لہٰذا ہو سکے تو سرمہ اثمد ہی استعمال کرنا چاہئے۔ احادیث بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرمہ اثمد بینائی کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ پلکوں کے بال بھی اُگاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اِثمد اصفہان میں پایا جاتا ہے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور مشرقی ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ بہر حال اثمد کا سرمہ میسر آجائے تو یہی افضل ہے ورنہ کسی قسم کا بھی سرمہ ڈالا جائے سنت ادا ہو جائے گی۔

سرمہ لگانے کا طریقہ

حدیث بالا میں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہمارے پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم دونوں مقدس آنکھوں میں سرمہ کی تین تین سلائیاں استعمال فرماتے تھے اور اکثر اسی پر عمل تھا۔ تاہم بعض روایات میں سیدھی آنکھ مبارک میں تین سلائیاں اور بائیں میں دو کا بھی ذکر آیا ہے اور ''شمائل رسول صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میں اسی طرح بیان کیا گیا ہے کہ سرکار مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہر آنکھ مبارک میں دو دو سلائیاں سرمہ کی ڈالتے اور ایک سلائی کو دونوں مبارک آنکھوں میں لگاتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول، الفصل الثانی فی صفۃ بصرہ.... الخ، ص ۷۷)

لہٰذا ہمیں مختلف اوقات میں مختلف طریقے پر سرمہ استعمال کرنا چاہیے۔ یعنی کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں کبھی دائیں آنکھ میں تین اور بائیں میں دو، تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمہ والی کر کے باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیں۔ اس طرح کرنے سے تینوں سنتیں ادا ہو جائیں گی۔

یہ بات یاد رکھیں کہ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سرمہ لگائیں پھر بائیں آنکھ میں۔

(المرجع السابق، الفصل الثالث علی صفۃ شعرہ.... الخ، ص ۸۱)

''اِثْمِد'' کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول علی صاحبِہا الصّلوٰۃُ والسّلام پر محمول نہ فرمایئے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ''سنّتِ رسول'' نہیں کہہ سکتے۔

﴿1﴾ سُنَنِ ابن ماجہ کی روایت میں ہے: ''تمام سُرموں میں بہتر سرمہ ''اِثمِد'' (اث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے''

(سُنَن ابن ماجه ج۴ص ۱۱۵ حدیث ۳۴۹۷)

﴿2﴾ پتھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۵۹)

﴿3﴾ سُرمہ سوتے وقت استعمال کرنا سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ص۱۸۰)

﴿4﴾ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں

ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔

(انظر:شُعَبُ الْاِیمان ،ج۵،ص ۲۱۸۔ ۲۱۹)

اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے ،لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر بائیں آنکھ میں۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ! ہمیں ہر بار سوتے وقت سرمہ لگانے کی سنت بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔''

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے !
جو نقش پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

☆☆☆☆☆☆

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چھینکنا بھی ایک اہم امر ہے اس کی بھی سنتیں اور آداب ہیں۔لیکن افسوس! مدنی ماحول سے دور رہنے کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کو اس سلسلے میں کوئی معلومات نہیں ہوتیں ، جہاں چھینک آئی زور زور سے ''آ کچھی آ کچھی'' کرلیا۔ناک بھر آئی تو سنک لی اور بس۔ایسا نہیں ہے، اس کی بھی سنتیں اور آداب ہمیں سیکھنے چاہئیں۔

☆ چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ (ردالمحتار، ج۹، ص ۶۸۴)

حضرت عُبادہ بن صامت وشَدّاد بن اوس وحضرت واثلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔'' (شعب الایمان، ج۷، ص ۳۲، حدیث: ۹۳۵۵)

☆ جب چھینک آئے اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' کہیں گے تو فرشتے ''رَبِّ الْعٰلَمِیْن'' کہیں گے۔اگر آپ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن'' کہیں گے تو معصوم فرشتے یہ دعا کریں گے، یَرْحَمُکَ اللّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب کسی کو چھینک آئے اور وہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے تو فرشتے کہتے ہیں "رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" اور وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کہتا ہے، تو فرشتے کہتے ہیں: یَرْحَمُکَ اللّٰہُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، باب فضل اتباع العاطس الحمد للہ قول رب العالمین، ص۵۵۲، حدیث:۱۹۸۵)

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن" کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے چھینکنے کے آداب کے 17 مَدَنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر محمول نہ فرمائیے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمُول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو "سنّتِ رسول" نہیں کہہ سکتے۔

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿1﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند (بُخاری ج ٤ ص١٦٣ حدیث: ٦٢٢٦) ﴿2﴾ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، باب فضل اتباع العاطس الحمد للہ قول رب العالمین، ص۵۵۲، حدیث:۱۹۸۵) ﴿3﴾ چھینک کے وَقت سر جھکائیے، منہ چُھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے (رَدُّ الْمُحتار ج ۹ ص ٦٨٤) ﴿4﴾ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر رحمِ الٰہی

کو سُنّتِ مُؤَکّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ﴿5﴾ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً یَرْحَمُکَ اللّٰہ (یعنی اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے (بہارِ شریعت، حلد سوم، حصّہ ۱۶ ص ۴۷۶) ﴿6﴾ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ" (یعنی اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔" (یعنی اللہ عزوجل تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے) (عالمگیری، ج ۵، ص ۳۲۶) ﴿7﴾ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا (مراٰۃ المناجیح ج ۶ ص ۳۹۶) ﴿8﴾ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہوگا (مرقاۃ المفاتیح ج ۸ ص ۴۹۹) ﴿9﴾ چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے (ردّالمحتار ج ۹ ص ۶۸۴) ﴿10﴾ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری، ج ۵، ص ۳۲۶) ﴿11﴾ جواب اس صورت میں واجب ہوگا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ (بہارِ شریعت، جلد سوم، حصّہ ۱۶ ص ۴۷۷)

﴿12﴾ خطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے۔ (فتاوی قاضی خان ج ۲ ص ۳۷۷) ﴿13﴾ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہوگا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔ (ردالمحتار، ج ۹، ص ۶۸۴) ﴿14﴾ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے۔ (ایضاً) ﴿15﴾ نماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے (عالمگیری، ج ۱ ص ۹۸) ﴿16﴾ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب کی نیت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا تو آپ کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ (ایضاً) ﴿17﴾ کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللّٰہ (یعنی اللہ عزوجل تجھے ہدایت دے) کہا جائے۔ (ردالمحتار ج ۹ ص ۶۸۴)

سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں چھینک کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔"

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

ناخن، حجامت، موئے بغل وغیرہ سے متعلق سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے سرکار، مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفائی کو بے حد پسند فرماتے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: "اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صفائی آدھا ایمان ہے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۲، الحدیث ۳۵۳۰، ج ۵، ص ۳۰۸)

چنانچہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے ظاہر و باطن دونوں کی صفائی کا خیال رکھے۔ ظاہر کی صفائی کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ اپنا جسم اور لباس وغیرہ نجاست سے پاک رکھنے کے ساتھ ساتھ میل کچیل وغیرہ سے بھی صاف رکھنا چاہیے۔ نیز اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو بھی درست رکھیں۔ ناخن بھی زیادہ نہ بڑھنے دیں کہ ان میں میل کچیل بھر جاتا ہے اور وہ کھانا وغیرہ کھانے میں پیٹ کے اندر پہنچتا ہے جس کے سبب طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ نیز بغل و زیرِ ناف کے بال بھی صاف کرتے رہنا چاہیے۔ رہا باطن کی صفائی کا معاملہ تو اپنے باطن کو بھی کینۂ مسلم، غرور و تکبر، بغض و حسد، وغیرہ وغیرہ رذائل سے پاک و صاف رکھنا ضروری ہے۔ باطن کی صفائی کے لئے اچھی صحبت بے حد ضروری ہے۔ ظاہری صفائی یعنی ناخن، موئے بغل وغیرہ کی صفائی کے

متعلق مدنی پھول ملاحظہ ہوں۔

☆ چالیس دن کے اندر اندر ان کاموں کو ضرور کرلیں، مونچھیں اور ناخن ترا شنا، بغل کے بال اکھاڑنا اور موئے زیرِ ناف مُونڈنا۔

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بال اکھاڑنے اور موئے زیرِ ناف مُونڈنے میں ہمارے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فی خصال الفطرۃ، الحدیث ۲۵۸، ص ۱۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ بالا سے پتا چلا کہ چالیس دن کے اندر اندر یہ کام ضرور کرلینا چاہیے۔ ہفتہ میں ایک بار نہانا اور بدن کو صاف ستھرا رکھنا اور موئے زیرِ ناف دور کرنا مستحب ہے۔ پندرہویں روز کرنا بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زیادہ گزار دینا مکروہ و ممنوع۔ (بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص ۵۸۴)

ہو سکے تو ہر جمعہ کو یہ کام کر ہی لینے چاہئیں کیونکہ ایک حدیثِ مبارک میں ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے مونچھیں کتروا تے اور ناخن ترشواتے۔

(شعب الایمان، باب فی الطھارات، فصل الوضوء، الحدیث ۲۷۶۳، ج ۳، ص ۲۴)

☆ بغل کے بالوں کو اُکھاڑنا سنت ہے اور مونڈنا گناہ بھی نہیں۔

(درمختار و ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج ۹، ص ۶۷۱)

☆ناک کے بال نہ اُکھاڑیں کہ اس سے مرض آکلہ پیدا ہوجانے کا خوف ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان... الخ، ج۵، ص۳۵۸)

☆گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے۔ (المرجع السابق، ص۳۵۷)

یعنی جبکہ سر کے بال نہ مونڈائیں صرف گردن ہی کے مونڈائیں۔ ہاں اگر پورے سر کے بال مونڈائیں تو اس کے ساتھ گردن کے بھی مونڈا دیں۔

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حجامت کے سوا گردن کے بال مونڈانے سے منع فرمایا۔ (المعجم الاوسط، الحدیث ۲۹۶۹، ج۲، ص۱۸۷)

☆اَبرو کے بال اگر بڑے ہوجائیں تو ان کو ترشوا سکتے ہیں۔

(در مختار و ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۰)

☆داڑھی کا خط بنوانا جائز ہے۔ (ردالمحتار، ج۴، ص۶۷۱)

امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملت شاہ احمد رضا خان علیہ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد **22** صفحہ **296** پر لکھتے ہیں: ''داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر روئیں نکلے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یوں ہی گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں۔ یہ بال قدرتی طور پر موئے ریش سے جدا وممتاز ہوتے ہیں۔ اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر

جانب ذقن جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں، نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوت نامیہ، ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعث تشویہ خلق و تقبیح صورت ہوتی ہے جو شرعاً ہرگز پسندیدہ نہیں۔

☆ ہاتھ، پاؤں اور پیٹ کے بال دور کرنا چاہیں تو منع نہیں۔

(بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص ۵۸۵)

☆ سینہ اور پیٹھ کے بال کاٹنا یا مونڈنا اچھا نہیں۔ (المرجع السابق)

☆ داڑھی بڑھانا سنن انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ السَّلام سے ہے۔ (المرجع السابق)

مونڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔ "ہاں ایک مشت سے زائد ہو جائے تو جتنی زیادہ ہے اس کو کٹوا سکتے ہیں۔" (درمختار و ردالمحتار، ج۹، ص ۶۷۱)

☆ مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حرج نہیں۔ بعض اسلاف رَحِمَہُمُ اللہ (یعنی گزشتہ بزرگوں) کی مونچھیں اس قسم کی تھیں۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان... الخ، ج۵، ص ۳۵۸)

☆ مرد کو چاہیے کہ موئے زیر ناف اُسترے وغیرہ سے مونڈ دے۔

(بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص ۵۸۴)

☆ اس کام کے لئے بال صفا پاؤڈر وغیرہ کا استعمال مرد و عورت دونوں کو جائز ہے۔ (المرجع السابق)

☆ موئے زیر ناف کو ناف کے عین نیچے سے مونڈنا شروع کریں۔

(المرجع السابق)

☆ جنابت کی حالت میں (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت میں) نہ کہیں کے

بال مونڈیں نہ ہی ناخن تراشیں کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (المرجع السابق،ص ۵۸۵)

☆ اسلامی بہنیں اپنے سر وغیرہ کے بال ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں غیر محرم کی نظر پڑے۔ (ماخوذ بہارِ شریعت،جلدسوم حصّہ ۱۶ص ۴۴۹)

☆ انسان کے بال (خواہ وہ جسم کے کسی بھی حصے کے ہوں) ناخن، حیض کا لتہ (یعنی وہ کپڑا جس سے حیض کا خون صاف کیا گیا ہو) اور انسانی خون ان چاروں چیزوں کو دفن کر دینے کا حکم ہے۔ (درمختار و ردالمحتار،ج۹،ص ۶۶۸)

"یانبیَّ اللّٰہ" کے نو حُرُوف کی نسبت سے ناخُن کاٹنے کے 9 مَدَنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول علٰی صاحِبِہَا الصّلٰوۃُ وَالسّلام پر مَحمول نہ فرمایئے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو "سنّتِ رسول" نہیں کہہ سکتے۔ ﴿1﴾ جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔ (دُرِّمختار ج۹ ص ۶۶۸) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولینا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ 16 ص 583 میں فرماتے ہیں: منقول ہے کہ "جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللہ تعالٰی اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور

تین دن زائد یعنی دس دن تک (مرقاۃ المفاتیح ج۸ص۲۱۲ تحت الحدیث ۴۴۲۲) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخن تَرشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے (دُرِّمُختار وردالمحتار ج۹ص۶۶۸) ﴿2﴾ ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار وردالمحتار ج۹ص۶۷۰ واحیاء العلوم ج۱ص۱۹۳)

﴿3﴾ پاؤں کے ناخن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیاں سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (دُرِّمُختار ج۹ص۶۷۰) ﴿4﴾ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔ (فتاوی ھندیہ ج۵ص۳۵۸)

﴿5﴾ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے (المرجع السابق) ﴿6﴾ ناخن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (المرجع السابق) ﴿7﴾ ناخن کا تراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الخَلاء یا غُسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا

ہوتی ہے۔(المرجع السابق)﴿8﴾ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہوجانے کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹا تو چالیس دن سے زائد ہوجائیں گے تو اس پر واجِب ہوگا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز ومکروہِ تحریمی ہے۔(تفصیلی معلومات کے لیے فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد22صَفْحَہ 574،685ملاحظہ فرمالیجئے)﴿9﴾ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۲ص۶۵۳)

سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا علَی الحبیب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے ظاہر و باطن دونوں کو صاف رکھنے کی توفیق عطا فرما اور اس معاملہ میں جو جو سنتیں ہیں ان تمام سنتوں پر خوش دِلی سے عمل کرنے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دو دَرْد سنتوں کا پئے شاہِ کربلا
اُمّت کے دِل سے لذّتِ عصیاں نکال دو (وسائلِ بخشش،ص۳۰۵)

زُلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے مدنی آقا، مدینے والے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کریمہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ اپنے سر مبارک کے بال شریف پورے رکھے۔ کبھی نصف کان مبارک تک تو کبھی کان مبارک کی لو تک اور بعض اوقات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گیسو شریف بڑھ جاتے تو مبارک شانوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتے۔

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

(حدائق بخشش)

☆ **چاہیں تو آدھے کانوں تک گیسو رکھئے** کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مدینے والے آقا، شب اسراء کے دولہا، محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال مبارک آدھے مبارک کانوں تک تھے۔

(جامع الترمذی، الشمائل باب ماجاء فی شعر رسول اللّٰہ، الحدیث: ۲۴، ج ۵، ص ۵۰۷)

دیکھو قراں میں شب قدر ہے تا مطلع فجر
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو

(حدائق بخشش، ص ۸۹)

چونکہ بال بڑھنے والی چیز ہے۔اس لئے جس صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جیسا دیکھا وہی روایت کر دیا۔ چنانچہ حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نصف کانوں تک دیکھا تو اسی کو روایت کیا اور جس نے اس سے زیادہ بڑے دیکھے اس نے اسی مقدار کو روایت کیا۔

☆ **چاہیں تو پورے کانوں تک گیسو رکھیئے** کہ حضرت سیدنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سلطان مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قد مبارک درمیانہ تھا، دونوں مبارک شانوں کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گیسو مبارک مقدس کانوں کو چومتے تھے۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللّٰہ، الحدیث ۳، ص ۱۷)

☆ **چاہیں تو شانوں تک گیسو بڑھایئے** کہ اُمّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر اقدس پر جو بال مبارک ہوتے وہ کان مبارک کی لو سے ذرا نیچے ہوتے اور مبارک شانوں کو چومتے۔ (المرجع السابق، الحدیث ۲۵، ص ۳۵)

☆ **سر کے بیچ میں مانگ نکالنے کی سنت ہے۔**

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہار شریعت جلد سوم**، حصہ **16**، صفحہ **587** پر ہے: بعض لوگ دائیں یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں، یہ سنت کے خلاف ہے۔

”گیسو رکھنا نبی پاک کی سنّت ہے“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے زُلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کے 22 مَدَنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول علی صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام پر محمول نہ فرمائیے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ”سنّتِ رسول“ نہیں کہہ سکتے۔

﴿1﴾ خاتَمُ المُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارک تک تو ﴿2﴾ کبھی کان مبارک کی لَو تک اور ﴿3﴾ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں۔ (الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص ۳۴، ۳۵، ۱۸)

﴿4﴾ ہمیں چاہئے کہ موقع بہ موقع تینوں سنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں۔

﴿5﴾ کندھوں کو چُھونے کی حد تک زُلفیں بڑھانے والی سنّت کی ادائیگی عُموماً نفس پر زیادہ شاق (یعنی بھاری) ہوتی ہے مگر زندگی میں ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ سنّت ادا کر ہی لینی چاہئے، البتہ یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے

نہ ہونے پائیں، پانی سے اچھی طرح بھیگ جانے کے بعد زُلفوں کی درازی (یعنی لمبائی) خوب نُمایاں ہوجاتی ہے لہٰذا جن دنوں بڑھائیں ان دنوں غسل کے بعد کنگھی کر کے غور سے دیکھ لیا کریں کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جارہے۔

﴿6﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت فرماتے ہیں: عورتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مرد کیلئے حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۶۰۰ تسہیلاً)

﴿7﴾ صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گوندھتے ہیں یا جُوڑے (یعنی عورتوں کی طرح بال اکٹھے کر کے گدی کی طرف گانٹھ) بنا لیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خلافِ شرع ہیں۔ تصوُّف بالوں کے بڑھانے اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حُضور پُرنور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی پوری پیروی کرنے اور خواہشاتِ نفس کو مٹانے کا نام ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد سوم، حصّہ ۱۶، ص ۵۸۷)

﴿8﴾ عورت کا سر مُنڈوانا حرام ہے۔ (خلاصہ از فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۶۴)

﴿9﴾ عورت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اِس زمانے میں نصرانی عورتوں نے کٹوانے شروع کر دیے ناجائز و گناہ ہے اور اس پر لعنت آئی۔ شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گنہگار رہوگی کیونکہ شریعت کی

نافرمانی کرنے میں کسی کا (یعنی ماں باپ یا شوہر وغیرہ کا) کہنا نہیں مانا جائے گا۔

(بہارِ شریعت، جلد سوم، حصّہ ۱۶، ص ۵۸۸)

﴿10﴾ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ **سنّت** کے خلاف ہے

﴿11﴾ **سنّت** یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ (المرجع السابق)

﴿12﴾ (سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے) بغیر حج کبھی سر مُنڈوانا **ثابت** نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۹۰)

﴿13﴾ آج کل قینچی یا مشین کے ذریعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا **سنّت** نہیں۔

﴿14﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: "جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے۔" (یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے)

(سُنَن ابی داؤد، ج ۴، ص ۱۰۳، حدیث: ۴۱۶۳)

﴿15﴾ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سب سے پہلے مہمانوں کی **ضیافت** کی اور سب سے پہلے **ختنہ** کیا اور سب سے پہلے **مونچھ** کے بال تراشے اور سب سے پہلے **سفید بال** دیکھا۔ عرض کی: اے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: "اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔" عرض کی: اے میرے رب! میرا وقار زیادہ کر۔ (موطا ج ۲ ص ۴۱۵ حدیث ۱۷۵۶)

﴿16﴾ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ **1334**

صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت، جلد سوم'' حصہ 16 صفحہ 581 پر ہے: محبوبِ ربُّ العباد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت بُنیاد ہے: ''جو شخص قصداً (یعنی جان بوجھ کر) سفید بال اُکھاڑے گا قیامت کے دن وہ نیزہ ہو جائے گا جس سے اس کو بھونکا جائے گا۔'' (کنز العمال ج ٦ ص ٢٨١ رقم ١٧٢٧٦)

﴿17﴾ بُچّی (یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں اس) کے اَنْل بَغَل (یعنی آس پاس) کے بال مُونڈانا یا اُکھیڑنا بدعت ہے۔

(فتاوی ھندیہ ج ٥، ص ٣٥٨)

﴿18﴾ گردن کے بال مُونڈنا مکروہ ہے۔ (ایضاً ص ٣٥٧) یعنی جب سر کے بال نہ مُونڈائیں صرف گردن ہی کے مونڈائیں جیسا کہ بَہُت سے لوگ خط بنوانے میں گردن کے بال بھی مونڈاتے ہیں اور اگر پورے سر کے بال مونڈا دیے تو اس کے ساتھ گردن کے بال بھی مُونڈا دیے جائیں۔ (بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ ١٦ ص ٥٨٧)

﴿19﴾ چار چیزوں کے مُتَعلِّق حکم یہ ہے کہ دفن کر دی جائیں، بال، ناخن، حیض کا کَتّا (یعنی وہ کپڑا جس سے عورت حیض کا خون صاف کرے) اور خون۔ (عالمگیری ج ٥ ص ٣٥٨)

﴿20﴾ مرد کو داڑھی یا سر کے سفید بالوں کو سُرخ یا زرد رنگ کر دینا مُستَحَب ہے، اس کیلئے مہندی لگائی جا سکتی ہے۔

﴿21﴾ داڑھی یا سر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔ ایک حکیم کے بقول اس طرح مہندی لگا کر سو جانے سے سر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کیلئے

مُضر یعنی نقصان دِہ ہے۔ حکیم کی بات کی تَوثیق یوں ہوئی کہ ایک بار سگِ مدینہ عفی عنہ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور اُس نے بتایا کہ میں پیدائشی اندھا نہیں ہوں، افسوس کہ سر میں مہندی لگا کر سو گیا جب بیدار ہوا تو میری آنکھوں کا نُور جا چکا تھا!

﴿22﴾ مہندی لگانے والے کی مونچھ، نچلے ہونٹ اور داڑھی کے خط کے کنارے کے بالوں کی سفیدی چند ہی دنوں میں ظاہر ہونے لگتی ہے جو کہ دیکھنے میں بھلی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اگر بار بار ساری داڑھی نہیں بھی رنگ سکتے تو کوشش کر کے ہر چار دن کے بعد کم از کم ان جگہوں پر جہاں جہاں سفیدی نظر آتی ہو تھوڑی تھوڑی مہندی لگا لینی چاہئے۔

سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا علَی الحبیب!　　صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم سب مسلمانوں کو خلافِ سنّت بال رکھنے اور رکھوانے کی سوچ سے نجات دے کر نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری، میٹھی میٹھی سنّت زُلفیں رکھنے والی "مدنی سوچ" عطا فرما۔　　اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، بیچ سر میں مانگ نکالتے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے۔ (یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے)

(سنن ابی داود، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ۴۱۶۳، ج ۴، ص ۱۰۳)

''شانِ امامِ اعظم ابوحنیفہ'' کے اُنیس حُرُوف کی نسبت سے تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے 19 مَدَنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنتِ رسولِ مقبول علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر محمول نہ فرمایئے، ان میں سنتوں کے علاوہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ''سنتِ رسول'' نہیں کہہ سکتے۔

﴿1﴾ حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

محبوب صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مبارک پر کپڑا رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر رہتا تھا (اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِیَّۃ لِلتِّرمذی ص ۴۰) معلوم ہوا "سر بند" کا استعمال سنّت ہے، اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ جب بھی سر میں تیل ڈالیں، ایک چھوٹا سا کپڑا سر پر باندھ لیا کریں، اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ٹوپی اور عمامہ شریف تیل کی آلودگی سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کا برسہابرس سے "سر بند" استعمال کرنے کا معمول ہے ﴿2﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: "جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے" (سُنَنِ ابی داود ج ۴ ص ۱۰۳ حدیث ۴۱۶۳) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (اَلْلمعات ج ۳ ص ۶۱۷) ﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا **نافع** رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: **حضرتِ** سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہما دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے (مُصَنَّف ابن ابی شَیْبَہ ج ۶ ص ۱۱۷) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خُصُوصاً اہلِ علم حضرات کیلئے مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تر اور حافظہ قوی ہوتا ہے۔ ﴿4﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: "جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھوؤں (یعنی اَبروؤں) سے شروع کرے، اس سے سر کا دردُ دور ہوتا ہے۔" (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۲۸ حدیث ۳۶۹) ﴿5﴾ "کَنْزُ الْعُمّال" میں ہے: پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے

اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں اَبروؤں پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سرِ مبارک پر لگاتے تھے(کنز العمال ج۷ص ۴۶رقم ۱۸۲۹۵) ﴿6﴾ "طَبرانی" کی روایت میں ہے: **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو " عَنفَقَہ" (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے اِبتداء فرماتے تھے۔(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبرانی ج۵ص ۳۶۶ حدیث ۷۶۲۹) ﴿7﴾ داڑھی میں کنگھی کرنا سنّت ہے۔(اشعۃ اللمعات ج۳ ص ۶۱۶) ﴿8﴾ بغیر بِسْمِ اللّٰہ پڑھے تیل لگانا اور بالوں کو خشک اور پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) رکھنا خلافِ سنت ہے ﴿9﴾ حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر بِسْمِ اللّٰہ پڑھے تیل لگائے تو 70 شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں۔(عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃ لابن السنی ج۱ص ۳۲۷ حدیث ۱۷۳) ﴿10﴾ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللّٰہ الوالی نقل کرتے ہیں، **حضرت** سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مومن کے شیطان اور کافر کے شیطان میں ملاقات ہوئی، کافر کا شیطان خوب موٹا تازہ اور اچھے لباس میں تھا۔ جبکہ مومن کا شیطان دُبلا پتلا، پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) بالوں والا اور برہنہ (ب۔رَہ۔نہ یعنی ننگا) تھا۔ کافر کے شیطان نے مومن کے شیطان سے پوچھا: آخر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوں جو کھاتے پیتے وَقت بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ لیتا ہے تو میں بھوکا و پیاسا رہ جاتا ہوں، جب

تیل لگاتا ہے تو بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ لیتا ہے تو میرے بال پراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) رہ جاتے ہیں۔ اس پر کافر کے شیطان نے کہا: میں تو ایسے کے ساتھ ہوں جو ان کاموں میں کچھ بھی نہیں کرتا لہٰذا میں اس کے ساتھ کھانے پینے، لباس اور تیل لگانے میں شریک ہو جاتا ہوں (احیاء العلوم ج ۳ ص ۴۵) ﴿11﴾ تیل ڈالنے سے قبل "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ کر تیل کی شیشی وغیرہ میں سے الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگایئے پھر الٹی کے، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر الٹی پر، اب سر میں تیل ڈالئے اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے ﴿12﴾ سرسوں کا تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبُو کا بھبکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سر میں عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے، خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عِطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے، خوشبودار تیل تیار ہے۔ سر اور داڑھی کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابُن سے دھوتے رہئے ﴿13﴾ عورتوں کو لازم ہے کہ کنگھی کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر اجنبی (یعنی ایسا شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہ ہو) کی نظر نہ پڑے (بہارِ شریعت، جلد سوم حصّہ ۱۶ ص ۴۴۹) ﴿14﴾ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا (ترمذی ج ۳ ص ۲۹۳ حدیث ۱۷۶۲)

یہ نہی (یعنی مُمانعت مکروہ) تنزیہی ہے اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہ رہنا چاہیے (بہارِ شریعت، جلد سوم حصّہ ۱۶ ص ۵۹۲) امام مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جس شخص کو بالوں کی کثرت کی وجہ سے ضرورت ہو وہ مُطلقاً روزانہ کنگھی کرسکتا ہے (فیض القدیر ج ۶ ص ۴۰۴) ﴿15﴾ بارگاہِ رضویت میں ہونے والے سوال و جواب ملاحظہ ہوں، **سُوال:** کنگھا داڑھی میں کس کس وقت کیا جائے؟ **جواب:** کنگھے کے لیے شریعت میں کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے اِعتدال (یعنی میانہ روی) کا حکم ہے، نہ تو یہ ہو کہ آدمی بناتی شکل بنا رہے نہ یہ ہو کہ ہر وقت مانگ چوٹی میں گرفتار (فتاوٰی رضویہ ج ۲۹ ص ۹۲، ۹۴) ﴿16﴾ کنگھی کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتدا کیجئے چنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ "سرکارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر کام میں دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے شُروع کرنا پسند فرماتے یہاں تک کہ جُوتا پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت کرنے میں بھی" (صحیح بخاری ج ۱ ص ۸۱ حدیث ۱۶۸)

شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ بدرُ الدّین عینی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ تین چیزیں بطورِ مثال ارشاد فرمائی گئیں ورنہ ہر کام جو عزّت اور بُزُرگی رکھتا ہے اُسے سیدھی طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسے مسجد میں داخل ہونا، لباس پہننا، مسواک کرنا، سرمہ لگانا، ناخن تراشنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اُتارنا، وُضو، غسل کرنا اور بیتُ الخلا سے باہر آنا وغیرہ اور جس کام

میں یہ بات نہیں جیسے مسجد سے باہر آنے بیتُ الخلا میں داخل ہونے، ناک صاف کرنے، نیز شلوار اور کپڑے اُتارتے وقت بائیں (یعنی الٹی طرف) سے ابتدا کرنا مستحب ہے(عمدۃ القاری ج۲ ص۴۷۶) ﴿17﴾ نمازِ جمعہ کیلئے تیل اور خوشبو لگانا مستحب ہے(بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۴، ص۷۷۴) ﴿18﴾ روزے کی حالت میں داڑھی مونچھ میں تیل لگانا مکروہ نہیں مگر اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے، حالانکہ ایک مُشت (یعنی ایک مُٹھی) داڑھی ہے تو یہ بغیر روزے کے بھی مکروہ ہے اور روزے میں بدرجۂ اَولیٰ(بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۵، ص۹۹۷) ﴿19﴾ میّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھی کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔(دُرِّمختار ج۳ ص۱۰۴)

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبحِ عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

(حدائقِ بخشش شریف)

سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سنت کے مطابق اپنے سر اور داڑھی میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

زینت کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طبیعت مبارکہ میں بے حد نفاست تھی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفائی اور پاکیزگی کو بے حد پسند فرماتے تھے۔ اسی ضمن میں گزشتہ صفحات میں ناخن ومونچھیں تراشنے، سر اور داڑھی شریف میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب پیش کئے گئے۔ اب اسی ضمن میں ''زینت کی سنتیں اور آداب'' بیان کئے جاتے ہیں تاکہ ہمارے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو معلوم ہو کہ کون سی زینت بمطابق سنت ہے اور کون سی زینت سنت کا دائرہ توڑ کر فرنگی فیشن کے اندھیرے گڑھے میں جا پڑتی اور دنیا اور آخرت کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔

☆انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔ حدیث مبارکہ میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت آئی جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔

(درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظر والمس، ج۹، ص ۶۱۴ تا ۶۱۵)

☆اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اس عورت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔ (المرجع السابق)

☆ اُون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی اسلامی بہنوں کو سر میں لگانا جائز ہے۔

(درمختار، کتاب الحظر والاباحة، باب فی النظر والمس، ج۹، ص ۶۱۴ تا ۶۱۵)

☆ لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، ج۹، ص ۵۹۸)

☆ بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔

(المرجع السابق، ص ۵۹۸ ملخصاً)

☆ عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔

(المرجع السابق، ص ۵۹۹ ملتقطاً)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینے کے تاجدار، سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس ایک مُخَنَّث (یعنی ہیجڑا) حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ ارشاد فرمایا: اس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عرض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ ہمارے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حکم فرمایا: ''اسے شہر بدر کردو۔ لہٰذا اس کو شہر بدر کر دیا گیا، مدینۂ منورہ سے نکال کر ''نقیع'' کو بھیج دیا گیا۔

(سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب فی الحکم فی المخنثین، الحدیث: ۴۹۲۸، ج۴، ص ۳۶۸)

پیارے اسلامی بھائیو!

دیکھا آپ نے! مُخَنَّث نے عورتوں کی نقل کی یعنی ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی تو ہمارے مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے کس قدر ناراض ہوئے کہ اسے شہر بدر کردیا۔اس مبارک حدیث سے ہمارے وہ بھائی درس حاصل کریں جو شادی یا عیدین وغیرہ کے مواقع پر اپنے ہاتھوں یا انگلیوں پر مہندی لگا لیا کرتے ہیں۔اور ہاں! جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اسی طرح عورتیں بھی مردوں کی نقل نہیں کرسکتیں۔جیسا کہ حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی صورت بنائیں۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس، الحدیث:۲۲۶۳، ج۱ ص ۵۴۰)

☆جاندار کی تصاویر والے لباس ہرگز نہ پہنا کریں نہ ہی جانوروں یا انسانوں کی تصاویر والے اسٹیکرز اپنے کپڑوں پر لگائیں، نہ ہی گھروں میں آویزاں کریں۔

☆اپنے بچوں کو ایسے "بابا سوٹ" نہ پہنائیں جن پر جانوروں اور انسانوں کے فوٹو بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

☆ خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیاء کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زینت کریں لیکن میک اپ کر کے اور بن سنور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''عورت پوری کی پوری عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸) الحدیث: ۱۱۷۶، ج ۲، ص ۳۹۲)

☆ ننگے سر پھرنا سنت نہیں ہے۔ لہٰذا اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجائے رکھیں کہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نہایت ہی میٹھی سنت ہے۔ (ماخوذ بہار شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص ۴۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بس زینت وہی کیجئے جس کی شریعت مطہرہ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ہرگز ہرگز فرنگی فیشن نہ اپنائیے جس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا قہر و غضب جوش پر آئے۔

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں فرنگی فیشن کی آفت سے چھڑا کر اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کا دیوانہ بنا دے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

☆☆☆☆☆☆

خوشبو لگانا سنت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارے میٹھے میٹھے سرکار، مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مختار، شفیع روز شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوشبو بے حد پسند تھی۔ لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر وقت معطر معطر رہتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشبو کا بہت استعمال فرمایا کرتے تھے تاکہ غلام بھی ادائے سنت کی نیت سے خوشبو لگایا کریں ورنہ اس بات میں کس کو شک وشبہ ہو سکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وجود مسعود تو قدرتی طور پر خود ہی مہکتا رہتا اور تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک پسینہ بذات خود کائنات کی سب سے بہترین خوشبو ہے۔

مشک وعنبر کیا کروں؟ اے دوست خوشبو کے لئے
مجھ کو سلطانِ مدینہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا پسینہ چاہیے

حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میٹھے میٹھے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ پُر انوار میرے چہرے پر پھیرا میں نے اسے ٹھنڈا اور ایسی خوشبودار ہوا کی طرح پایا جو کسی عطر فروش کے عطر دان سے نکلتی ہے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول، الفصل الرابع فی صفۃ عرقہ.... الخ، ص ۸۵)

☆ **عمدہ قسم کی خوشبو لگانا سنت ہے:** ہمارے مدینے والے آقا، مہکنے اور مہکانے والے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عمدہ اور بہترین قسم کی خوشبو بہت پسند تھی اور ناخوشگوار بو یعنی بدبو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ "ہمارے معطر معطر حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک خاص قسم کی خوشبو تھی جسے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم استعمال فرماتے تھے۔"

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول، الفصل الخامس فی صفۃ طیبہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص ۸۷)

☆ **سر میں خوشبو لگانا سنت ہے:** سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادت کریمہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "مشک" سر اقدس کے مقدس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔ (المرجع السابق)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میں اپنے سرتاج، ماہ نبوت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہایت عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں پاتی۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الطیب فی الرأس واللحیۃ، الحدیث: ۵۹۲۳، ج ۴، ص ۸۱)

میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سر اور داڑھی کے بالوں میں خوشبو لگانا سنت ہے۔ مگر یہ خیال رکھیں کہ سر اور داڑھی میں صرف دیسی خوشبو استعمال کریں۔ بدقسمتی سے آجکل دیسی خوشبوجات کا ملنا بے حد دشوار ہوگیا ہے۔ اب عموماً عطریات کیمیکلز سے بنائے جاتے ہیں۔ ان کا لباس میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر سر اور داڑھی میں لگانا نقصان دہ ہے آج کل ''ائیر فریشنر'' کا استعمال عام ہوتا جارہا ہے ان کا چھڑکاؤ خاص طور پر ان کمروں میں کیا جاتا ہے جو بند رہتے ہیں اس سے وقتی طور پر کمرے میں خوشبو تو ہو جاتی ہے مگر اس کے کیمیاوی مادے فضا میں پھیل جاتے ہیں جو سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل ہو کر صحت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق ''ائیر فریشنر'' کے استعمال سے چڑی کا کینسر ہو جاتا ہے۔ چند لمحوں کی خوشبو کے حصول کی خاطر اتنا بڑا خطرہ مول لینا عقلمندی نہیں۔ لہٰذا ''ائیر فریشنر'' کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔

خوشبو کا تحفہ رد نہ کریں

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبیوں کے سردار، ہمارے معطر معطر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں جب خوشبو تحفۃً پیش کی جاتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رد نہ فرماتے۔ (جامع الترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی تعطر رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، الحدیث ۲۱۶، ج۵، ص ۵۴۰)

''شمائل ترمذی'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے کہ'' تین چیزیں واپس نہیں لوٹانی چاہئیں (۱) تکیہ (۲) خوشبو و تیل اور (۳) دودھ۔'' (المرجع السابق، الحدیث ۲۱۷)

پیارے اسلامی بھائیو! خوشبو، تکیہ اور دودھ (اور ان میں تمام کم قیمت کی چیزیں شامل ہیں) کا ہدیہ قبول کرنے کی حکمت محدثین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی یہ بیان کرتے ہیں کہ عموماً یہ چیزیں اتنی قیمتی نہیں ہوتیں اور ظاہر ہے جو سستی چیز ہوتی ہے وہ دینے والے کے لئے زیادہ بوجھ ثابت نہیں ہوتی اور قبول نہ کرنے پر دینے والے کا دل ٹوٹنے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ اور چونکہ ہمارے مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کا دل توڑنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہمیں کوئی خوشبو یا سستی چیز تحفۃً پیش کرے تو اسے سنت سمجھ کر قبول کر لینا چاہیے۔ اگر کوئی قیمتی چیز پیش کرے تو اسے بھی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر غور کر لینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کہیں مروّت وغیرہ میں تو نہیں دے رہا کہ یہ دینا بعد میں خود اسی پر بار پڑ جائے۔

مردوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے جس کی خوشبو پھیلے مگر

رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں، جیسا کہ گلاب، کیوڑہ، صندل اور اسی قسم کے بے رنگ عطریات۔ عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔ (ماخوذ از مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۱۱۳)

چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کہ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مردانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو۔ (جامع الترمذی، کتاب الأدب، باب ما جاء فی طیب الرجال والنساء، الحدیث: ۲۷۹۶، ج۴، ص۳۶۱)

معلوم ہوا کہ اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اڑ کر غیر مردوں تک پہنچ جائے۔

اسلامی بہنیں حدیث ذیل سے عبرت حاصل کریں۔

چنانچہ حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رؤوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے'' یعنی زانیہ ہے۔

(المرجع السابق، باب ما جاء فی کراھیۃ خروج المرأۃ... الخ، الحدیث: ۲۷۹۵، ج۴، ص۳۶۱)

☆ خوشبو کی دھونی لینا سنت سے ثابت ہے۔ حضرت سیدنا نافع رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کبھی کبھی خالص عود (یعنی اگر) کی دھونی لیتے۔ یعنی عود کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور فرمایا کہ میٹھے میٹھے مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الالفاظ والادب وغیرھا، باب استعمال المسک ... الخ، الحدیث: ۲۲۵۴، ص ۱۲۳۷)

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

ہمیں ہمارے پیارے سرکار، مہکے مہکے مدینے کے غمخوار، دو عالَم کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں مدینہ منورہ کی مُعَطَّر مُعَطَّر فضاؤں اور مُعَنْبَر مُعَنْبَر ہواؤں میں سانس لینے کی سعادت نصیب فرما اور پھر انہیں مُعَطَّر مُعَطَّر فضاؤں میں معطر معطر حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں میں عافیت کیساتھ ایمان پر موت نصیب فرما اور جَنَّتُ الْبَقِیع کی مہکی مہکی سرزمین میں مدفن نصیب فرما۔

ٹوٹ جائے دم مدینے میں مرا یارب بقیع
کاش! ہو جائے میسر سبز گنبد دیکھ کر

(مقبلان مدینہ، ص ۹۹)

خوشبو لگانے کی 46 نیّتیں

(از شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔** (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

(۱) نبی کریم، رؤوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت ہے اس لئے خوشبو لگاؤں گا (۲) لگانے سے قبل بِسْمِ اللّٰہ (۳) لگاتے ہوئے دُرُود شریف اور (۴) لگانے کے بعد ادائے شکرِ نعمت کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہوں گا (۵) ملائکہ اور (۶) مسلمانوں کو فرحت پہنچاؤں گا (۷) عقل بڑھے گی تو احکامِ شرعی یاد کرنے اور سنّتیں سیکھنے پر قُوَّت حاصِل کروں گا، امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عمدہ خوشبو لگانے سے عقل بڑھتی ہے (۸) لباس وغیرہ سے بدبو دُور کر کے مسلمانوں کو غیبت کے گناہوں سے بچاؤں گا (کیونکہ بلا اجازتِ شَرعی کسی مسلمان کے بارے میں پیچھے سے مَثَلاً اس طرح سے کہنا کہ ''اِس کے لباس یا ہاتھوں یا مُنہ سے بدبو آرہی تھی،'' غیبت ہے) موقع کی مُناسَبت سے یہ نیّتیں بھی کی جاسکتی ہیں مَثَلاً (9) نماز کیلئے زینت حاصِل کروں گا 10 مسجِد (11) نمازِ تہجُّد (12) جُمعہ (13) پیر شریف (14) رَمَضانُ الْمُبارَک (15) عیدُ الفطر (16) عیدُ الاضحیٰ (17) شبِ میلاد

(18) عیدِ میلادُ النّبی (19) جُلوسِ میلاد (20) شبِ معراجُ النّبی (21) شبِ براءت (22) گیارہویں شریف (23) یومِ رضا (24-25) درسِ قرآن و حدیث (26) تِلاوت (27) اَوراد و وظائف (28) دُرُود شریف (29) دینی کتاب کا مُطالَعہ (30) تدریسِ علمِ دین (31) تعلیمِ علمِ دین (32) فتویٰ نویسی (33) دینی کُتُب کی تصنیف و تالیف (34) سُنّتوں بھرے اجتماع (35) واجتماعِ ذکر و نعت (36) قرآن خوانی (37) درسِ فیضانِ سنّت (38) عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت (39) سُنّتوں بھرا بیان کرتے وَقت (40) عالم (41) ماں (42) باپ (43) مومنِ صالح (44) پیر صاحِب (45) موئے مبارک کی زیارت اور (46) مزار شریف کی حاضِری کے مواقع پر بھی تعظیم کی نیّت سے خوشبو لگائی جاسکتی ہے۔

جتنی اچّھی اچّھی نیّتیں کریں گے اُتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔ جبکہ نیّت کا موقع بھی ہو اور وہ نیّت شرعاً دُرُست بھی ہو۔ زیادہ یاد نہ بھی رہیں تو کم از کم دو تین نیّتیں کر ہی لینی چاہئیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اچھی نیتوں کے ساتھ خوشبو لگانے کی توفیق عطا فرما اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کا دیوانہ بنادے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

☆☆☆☆☆

کھانے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کھانا اللہ تعالیٰ کی بہت لذیذ نعمت ہے۔ اگر سنتِ احمدِ مجتبیٰ صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ کھانا کھانے کی کچھ سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

☆ **کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیں**۔ حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہُ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔''

(سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمه، باب الوضوء عند الطعام، الحدیث: ۳۲۶۰، ج ٤، ص ۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنی ہیں ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا، کلی کر لینا۔

(مرآۃ المناجیح، ج ٦، ص ۳۲)

☆ **جب بھی کھانا کھائیں تو الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا**

سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں۔

(بہارشریعت،جلد سوم ، حصہ ۱۶ ص ۳۷۸)

☆ **کھانے سے پہلے جوتے اتار لیں۔** حضرتِ سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو، اس میں تمہارے لئے راحت ہے۔''

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الأطعمۃ، الفصل الثالث، الحدیث: ۴۲۴۰، ج۲، ص۴۵۴)

☆ **کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لیں۔** حضرت سیدنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الاشربہ، باب آداب الطعام ... الخ، الحدیث: ۲۰۱۷، ص۱۱۱۶)

☆ **اگر کھانے کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لیں۔**

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ

پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھے۔ اگر شروع میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔"

(سنن ابی داود، کتاب الأطعمة، باب التسمیة علی الطعام، الحدیث: ۳۷۶۷، ج۳، ص۴۸۷)

☆ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اثر نہیں کرے گا، "بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ یعنی اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔"

(فردوس الاخبار بما ثور الخطاب، الحدیث ۱۹۵۵، ج۱، ص۲۷۴)

☆ سیدھے ہاتھ سے کھائیں۔ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو سیدھے ہاتھ سے پیے کہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب آداب الطعام والشرب، الحدیث ۲۰۲۰، ص۱۱۱۷)

☆ اپنے سامنے سے کھائیں۔ حضرتِ سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "ہر شخص برتن کی اسی جانب

سے کھائے جو اس کے سامنے ہو۔"

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، باب الاکل مما یلیه، الحدیث ۵۳۷۷، ج۳، ص ۵۲۱)

حضرت سیدنا ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک روز کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پیالے میں اِدھر اُدھر حرکت کر رہا تھا (یعنی کبھی ایک طرف سے لقمہ اٹھایا کبھی دوسری طرف سے اور کبھی تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا) جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "اے لڑکے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے سامنے سے کھایا کر، چنانچہ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی ہو گیا۔ (المرجع السابق، باب التسمیة علی الطعام، ج۳، الحدیث ۵۳۷۶، ص ۵۲۱)

☆ **کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیں** مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزید ار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ شَہَنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔

(المرجع السابق، باب ماعاب النبی طعاماً، الحدیث ۵۴۰۹، ج۳، ص ۵۳۱)

امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رَحمَۃُ الرَّحمٰن لکھتے ہیں: ''کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے مکروہ وخلاف سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی) عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا، ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔ ''گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں'' یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کے عذر کے لئے اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن وعیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے مَیں اتنی مرچ کا عادی نہیں، تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اَور تکلیف نہ کرنی پڑے، مثلاً دو۲ قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے بتادے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ اور منگوانا پڑے گا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی ایسی حالت میں مروّت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالٰی اعلم

(فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۶۵۲)

کھانے کی ”40“ نیتیں

(از شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

(1،2) کھانے سے قبل اور بعد کا وُضو کروں گا۔ (یعنی ہاتھ، مُنہ کا اگلا حصّہ دھوؤں گا اور کُلیاں کروں گا) (3) عبادت (4) تِلاوت (5) والدین کی خدمت (6) تحصیلِ علمِ دین (7) سنّتوں کی تربیت کی خاطر مَدَنی قافلے میں سفر (8) علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت (9) اُمورِ آخرت اور (10) حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوت حاصل کروں گا (یہ نیتیں اُسی صورت میں مُفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے، خوب ڈٹ کر کھانے سے اُلٹا عبادت میں سُستی پیدا ہوتی، گناہوں کی طرف رُجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جنم لیتی ہیں) (11) زمین پر (12) دسترخوان بچھانے کی سنّت ادا کر کے (13) سنّت کے مطابق بیٹھ کر (14) کھانے سے قبل بِسْمِ اللّٰہ اور (15) دیگر دُعائیں پڑھ کر (16) تین انگلیوں سے (17) چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر (18) اچھی طرح چبا کر کھاؤں گا (19) ہر دو ایک لقمہ پر **یَاوَاجِدُ** پڑھوں گا (20) جو دانہ وغیرہ گر گیا اُٹھا کر کھالوں گا (21) روٹی کا ہر نوالہ سالن کے برتن کے اوپر کر کے توڑوں گا تاکہ روٹی کے ذرّات برتن ہی میں گریں

(22) ہڈی اور گرم مصالحہ اچھی طرح صاف کرنے اور چاٹنے کے بعد پھینکوں گا (23) بھوک سے کم کھاؤں گا (24) آخر میں سنت کی ادائیگی کی نیت سے برتن اور (25) تین بار انگلیاں چاٹوں گا (26) کھانے کے برتن دھوکر پی کر ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا (احیاء العلوم، ج ۲، ص ۷) (27) جب تک دسترخوان نہ اُٹھالیا جائے اُس وقت تک بلا ضرورت نہیں اُٹھوں گا (28) کھانے کے بعد مسنون دعائیں پڑھوں گا (29) خلال کروں گا۔

مل کر کھانے کی مزید نیّتیں

(30) دسترخوان پر اگر کوئی عالم یا بزرگ موجود ہوئے تو اُن سے پہلے کھانا شروع نہیں کروں گا (31) مسلمانوں کے قرب کی برکتیں حاصل کروں گا (32) ان کو بوٹی، کدّو شریف، کُھرچن اور پانی وغیرہ پیش کرکے اُن کا دل خوش کروں گا (33) اُن کے سامنے مسکرا کر صدقہ کا ثواب کماؤں گا (34) کھانے کی نیّتیں اور (35) سنتیں بتاؤں گا (36) موقع ملا تو کھانے سے قبل اور (37) بعد کی دعائیں پڑھاؤں گا (38) غذا کا عمدہ حصہ مثلاً بوٹی وغیرہ حرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا (39) ان کو خلال کا تحفہ پیش کروں گا (40) کھانے کے ہر ایک دو لقمہ پر ہوسکا تو اس نیّت کے ساتھ بلند آواز سے **یَاوَاجِدُ** کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کے مطابق کھانا کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پانی بیٹھ کر، اُجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر اس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں، پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ پئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پئیں۔

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پی جایا کرو بلکہ دو یا تین بار پیا کرو اور جب پینے لگو تو بِسْمِ اللّٰہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو۔"

(جامع ترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی التنفس فی الاناء، الحدیث: ۱۸۹۲، ج۳، ص۳۵۲)

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: "اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لئے مفید و خوش گوار ہے۔" (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراھۃ التنفس... الخ، حدیث: ۱۲۳-(۲۰۲۸)، ص۱۱۲۰)

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عن العیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الاشربۃ، باب فی النفخ فی الشراب، الحدیث: ۳۷۲۸، ج۳، ص۴۷۵)

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراھۃ التنفس...الخ، ص ۱۱۱۹، حدیث: ۲۰۲۴)

پانی پینے کی "15" نیتیں

(از شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

(1) عبادت (2) تلاوت (3) والدین کی خدمت (4) تحصیلِ علمِ دین (5) سنّتوں کی تربیت کی خاطر مَدَنی قافلے میں سفر (6) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت (7) اُمورِ آخرت اور (8) حسبِ ضرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوت حاصل کروں گا۔

یہ نیتیں اُسی وقت مُفید ہوں گی جب کہ فریزر یا برف کا خوب ٹھنڈا پانی نہ ہو کہ ایسا پانی مزید بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ (9) بیٹھ کر (10) بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر (11) اُجالے میں دیکھ کر (12) چوس کر (13) تین سانس میں پیوں گا (14) پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کہوں گا (15) بچا ہوا پانی نہیں پھینکوں گا۔

چائے پینے کی "6" نیتیں

(1) بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر پیوں گا (2) سُستی اُڑا کر عبادت (3) تلاوت (4) دینی کتابت اور (5) اسلامی مطالعہ پر قوت حاصل کروں گا (6) پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کہوں گا۔

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کے 12 مَدَنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسول مقبول علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر محمول نہ فرمائیے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمُول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو "سنّتِ رسول" نہیں کہہ سکتے۔

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ﴿1﴾ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللّٰہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو (ترمذی ج ۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ﴿2﴾ آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے (سُنَن ابی داود ج ۳ ص ۴۷۴ حدیث ۳۷۲۸) مفسرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو (مرآۃ المناجیح ج ۶ ص ۷۷) البتہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیتِ شفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ﴿3﴾ پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لیجئے ﴿4﴾ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ سے پیجئے

بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ﴿5﴾ پانی تین سانس میں پیجئے ﴿6-7﴾ سیدھے ہاتھ سے اور بیٹھ کر پانی نوش کیجئے ﴿8﴾ لوٹے وغیرہ سے وضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابہت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے علاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے (ماخوذ فتاوی رضویہ ج ۱ ص ۷۵ و ج ۲۱ ص ۶۶۹)

یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ﴿9﴾ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اتحاف السادۃ للزبیدی ج ۵ ص ۵۹۴)

﴿10﴾ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ﴿11﴾ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے (احیاء العلوم ج ۲ ص ۸) ﴿12﴾ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجُود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے۔ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

چلنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیات طیبہ زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ مسلمان کی چال بھی امتیازی ہونی چاہیے۔ گریبان کھول کر، گلے میں زنجیر سجائے، سینہ تان کر، قدم پچھاڑتے ہوئے چلنا احمقوں اور مغروروں کی چال ہے۔ مسلمانوں کو درمیانہ اور پُروقار طریقے پر چلنا چاہیے۔

☆**لفنگوں کی طرح گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں** کہ یہ احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کئے پروقار طریقے پر چلیں۔ حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضور پاک، صاحب لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی ھدی المرحل، الحدیث ۴۸۶۳، ج ۴، ص ۳۴۹)

☆**راہ چلتے میں پریشان نظری سے بچیں** اور سڑک عبور کرتے وقت گاڑیوں والی سمت دیکھ کر سڑک عبور کریں۔ اگر گاڑی آرہی ہو تو بے تحاشا بھاگ نہ پڑیں بلکہ رُک جائیں کہ اس میں حفاظت کا زیادہ امکان ہے۔

☆**راستے میں اِدھر اُدھر نہ جھانکیں، سر جھکا کر شریفانہ چال لیں۔**

''راہِ مدینہ کا مسافر'' کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے چلنے کے 15 مدنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر محمول نہ فرمائیے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمُول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ''سنّتِ رسول'' نہیں کہہ سکتے۔

﴿1﴾ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل آیت 37 میں ارشادِ ربُّ العباد ہے:

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل، بے شک ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

﴿2﴾ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1334 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت، جلد سوم'' حصہ 16 صَفحہ 435 پر فرمانِ مصطفٰے ہے: ایک شخص دو چادریں اوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا (صحیح مسلم، ص ۱۱۵۶، حدیث ۲۰۸۸) ﴿3﴾ سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بسا اوقات چلتے ہوئے اپنے کسی صحابی کا ہاتھ اپنے دستِ مبارک سے پکڑ لیتے (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۷ ص ۱۶۲) اَمْرَد کا ہاتھ نہ پکڑے، شہوت کے ساتھ

کسی بھی اسلامی بھائی کا ہاتھ پکڑنا یا مُصافحہ کرنا (یعنی ہاتھ ملانا) یا گلے ملنا **حرام** اور جہنّم میں لیجانے والا کام ہے ﴿4﴾ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں (الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص ۸۷ رقم ۱۱۸) ﴿5﴾ گلے میں سونے یا کسی بھی دھات (یعنی مَیٹل کی) چین ڈالے، لوگوں کو دکھانے کے لئے گِریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ احمقوں، مغروروں اور فاسقوں کی چال ہے۔ گلے میں سونے کی چین پہننا مرد کیلئے **حرام** اور دیگر دھاتوں (یعنی میٹلز) کی بھی ناجائز ہے ﴿6﴾ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے! اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں ﴿7﴾ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بن اَبی سِنان علیہ رحمۃُ الحنّان نمازِ عید کے لیے گئے، جب واپس گھر تشریف لائے تو اہلیہ (بیوی) کہنے لگیں: آج کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اِصرار کیا تو فرمایا: "**گھر سے نکلنے سے لے کر تمہارے پاس واپس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے) انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا**" (کتاب الورع مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا ج ۱ ص ۲۰۵)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! اللہ والے راہ چلتے ہوئے بلاضَرورت بالخُصوص بھیڑ کے

موقع پر اِدھر اُدھر دیکھتے ہی نہیں کہ مَبادا (یعنی ایسا نہ ہو) شرعاً جس کی اجازت نہیں اُس پر نظر پڑ جائے! یہ اُن بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا تقویٰ تھا، مسئلہ یہ ہے کہ کسی عورت پر بے اختیار نظر پڑ بھی جائے اور فوراً لوٹا لے تو گناہ گار نہیں ﴿8﴾ کسی کے گھر کی بالکونی یا کھڑکی کی طرف بلاضَرورت نظر اٹھا کر دیکھنا مناسب نہیں ﴿9﴾ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو ہمارے پیارے پیارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جوتوں کی دَھمک ناپسند تھی ﴿10﴾ راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے ﴿11﴾ راہ چلتے ہوئے، کھڑے بلکہ بیٹھے ہونے کی صورت میں بھی لوگوں کے سامنے تھوکنا، ناک سنکنا، ناک میں انگلی ڈالنا، کان کُھجاتے رہنا، بدن کا میل اُنگلیوں سے چُھڑانا، پردے کی جگہ کُھجانا وغیرہ تہذیب کے خلاف ہے ﴿12﴾ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قَطعاً غیر مہذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے، نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبّوں، پیکٹوں اور منرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے ﴿13﴾ پیدل چلنے میں جو قوانین خلافِ شرع نہ ہوں اُن کی پاسداری کیجئے مَثَلاً گاڑیوں کی آمدورفت کے موقع پر سڑک پار کرنے کیلئے مُیسَّر ہو تو "زیبرا کراسنگ" یا "اَوور ہیڈ پُل" استعمال کیجئے ﴿14﴾ جس سَمت

سے گاڑیاں آرہی ہوں اُس طرف دیکھ کر ہی سڑک عُبور کیجئے، اگر آپ بیچ سڑک پر ہوں اور گاڑی آرہی ہو تو بھاگ پڑنے کے بجائے وَہیں کھڑے رہ جائیے کہ اس میں حفاظت زیادہ ہے نیز ریل گاڑی گزرنے کے اَوقات میں پٹڑیاں عُبور کرنا اپنی موت کو دعوت دینا ہے، ریل گاڑی کو کافی دور سمجھ کر گزرنے والے کو جلدی یا بے خیالی میں کسی تار وغیرہ میں پاؤں اُلجھ جانے کی صورت میں گرنے اور اوپر سے ریل گاڑی گزر جانے کے خطرے کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے نیز بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں پٹڑی سے گزرنا ہی خلافِ قانون ہوتا ہے خُصُوصاً اسٹیشنوں پر، ان قوانین پر عمل کیجئے ﴿15﴾ عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیّت سے حَتَّی الامکان روزانہ **پون گھنٹہ** ذِکر و دُرود کے ساتھ پیدل چلئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صحت اچھی رہے گی۔

چلنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ شروع میں 15 منٹ تیز تیز قدم، پھر 15 منٹ درمیانہ، آخر میں 15 منٹ پھر تیز قدم چلئے، اس طرح چلنے سے سارے جسم کو ورزش ملیگی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نظامِ اِنہضام (ہاضمہ) دُرست رہے گا، دل کے اَمراض اور دیگر بے شمار بیماریوں سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حفاظت ہوگی۔

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کے مطابق درمیانہ، تکبر سے بالکل پاک چال چلنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں راستے کے ایک طرف، اِدھر اُدھر جھانکے تاکے بغیر سر جھکا کر شریفانہ چال چلنے کی توفیق مرحمت فرما۔

بیٹھنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمارا اٹھنا بیٹھنا بھی سنت کے مطابق ہونا چاہئے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر قبلہ شریف کی طرف روئے انور کر کے بیٹھا کرتے تھے۔ زہے نصیب ہم بھی کبھی کبھی قبلہ رو ہو کر بیٹھیں تو کبھی مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں کہ یہ بھی بہت بڑی سعادت ہے کاش! مدینہ پاک کی طرف رخ کر کے بیٹھتے وقت یہ تصور بھی بندھ جائے اور زبان حال سے یہ اظہار ہونے لگے۔

دیدار کے قابل تو کہاں میری نظر ہے
یہ تیری عنایت ہے جو رخ تیرا ادھر ہے

بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

☆ سرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے) (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۸)

☆ چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ثابت ہے۔

☆ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ حضرت سیدنا

ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، الحدیث: ۴۸۲۱، ج۴، ص ۳۴۴)

☆ قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۲۹)

☆ بزرگوں کی نشست پر بیٹھنا ادب کے خلاف ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر و استاذ کی نشست پر انکی غَیْبَت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔

(فتاوی رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۶۹، ۴۲۴)

☆ کوشش کریں کہ اٹھتے بیٹھتے وقت بزرگانِ دین کی طرف پیٹھ نہ ہونے پائے اور پاؤں تو ان کی طرف نہ ہی کریں۔

☆ جب کبھی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔

☆ جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔

(الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴۵، ص ۴۰)

☆مجلس سے فارغ ہوکر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے۔اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگادی جائے گی۔وہ دعا یہ ہے: "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث: ۴۸۵۷، ج۴، ص۳۴۷)

☆جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سید صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّت قولی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۰)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل!

ہمیں اٹھنے بیٹھنے کی سنّتوں اور آداب پر عمل پیرا ہونے کی توفیق رفیق مرحمت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

☆☆☆☆☆☆

لباس پہننے کے آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں لباس کی دولت عطا کی۔ لباس سے ہم سردی، گرمی کے اثرات سے اپنی حفاظت کر سکتے ہیں، یہ لباس ہماری زینت کا سبب بھی ہے اور سبب وقار بھی ہے۔ ہر قوم کا جدا جدا لباس ہوتا ہے، مگر مسلمان کا لباس سب سے ممتاز ہے۔

☆ سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اور اپنے مُردوں کو بھی اسی میں کفناؤ۔''

(جامع ترمذی، ج ۴، ص ۳۷۰، حدیث: ۲۸۱۹)

''مَدَنی حُلیہ اپناؤ'' کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے لباس کے 14 مَدَنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر محمول نہ فرمائیے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین سے منقول **مَدَنی پھول** کا بھی شُمُول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ''سنّتِ رسول'' نہیں کہہ سکتے۔

پہلے تین فرامینِ مصطفٰے ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾ جن کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اتارے تو بِسْمِ

اللہ کہہ لے (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۱۰ ص ۱۷۳ حدیث ۱۰۳۶۲) حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنّات اس کو دیکھ نہ سکیں گے (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۶۸) ﴿2﴾ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ . تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے (سنن ابی داود ج ۴ ص ۵۹ حدیث ۴۰۲۳) ﴿3﴾ جو باوُجود قدرت اچھے کپڑے پہننا تواضع (عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا (ایضاً ص ۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) ﴿4﴾ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا (کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اِسْتِحْبَابِ اللِّبَاس ص ۳۶) ﴿5﴾ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (ایضاً ۴۱) ﴿6﴾ مَنْقُول ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سَراویل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسے مرض میں مبتلا فرمائے گا جس کی دوا نہیں (ایضاً ص ۳۹) ﴿7﴾ پہنتے وقت سیدھی طرف سے شُروع کیجئے (کہ سنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر الٹا ہاتھ الٹی آستین میں (ایضاً ۴۳) ﴿8﴾ اسی طرح پاجامہ پہننے میں

پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے ﴿9﴾ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1334 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت، جلد سوم'' حصہ 16 صفحہ 409 پر ہے: سنّت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو (ردالمحتار ج ۹ ص ۵۷۹) ﴿10﴾ سنّت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے (مراقی الفلاح مع الطحطاوی ج ۶ ص ۹۴) ﴿11﴾ مرد مردانہ اور عورت زنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے ﴿12﴾: مرد کیلئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ''عورت'' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے، ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔

(درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۹۳)

اس زمانہ میں بُہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اِس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصہ کُھلا رہتا ہے، اگر کُرتے وغیرہ سے اِس طرح چھپا ہو کہ جلد (یعنی کھال) کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کُھلا رہا تو نماز نہ ہوگی (بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ ۳ ص ۴۸۱)

خصوصاً حج و عمرے کے اِحرام والے کو اِس احتیاط کی سخت ضرورت ہے ﴿13﴾ آج کل بعض لوگ نیکر (ہاف پینٹ) پہنے پھرتے ہیں جس سے ان کے گھٹنے اور رانیں

نظر آتی ہیں یہ حرام ہے، ایسوں کے کھلے گھٹنوں اور رانوں کی طرف نظر کرنا بھی حرام ہے۔ بالخصوص دریا کے کنارے پر، کھیل کود کے میدان اور ورزش کرنے کے مقامات پر اس طرح کے مناظر زیادہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مقامات پر جانے میں سخت احتیاط ضروری ہے ﴿14﴾ **تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ **تکبُّر** ہے یا نہیں اس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے **تکبُّر** پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو **تکبُّر** آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ **تکبُّر** بہت بُری صِفَت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ۹ ص ۵۷۹)

مَدَنی حُلیہ

داڑھی، زُلفیں، سر پر سبز سبز عمامہ شریف (سبز رنگ گہرا یعنی ڈارک نہ ہو) سفید کرتا کلی والا سنّت کے مطابق آدھی پنڈلی تک لمبا، آستینیں ایک بالشت چوڑی، سینے پر دل کی جانب والی جیب میں نُمایاں مسواک، پاجامہ یا شلوار ٹخنوں سے اُوپر۔ (سر پر سفید چادر اور پردے میں پردہ کرنے کیلئے مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے کھلی چادر بھی ساتھ رہے تو مدینہ مدینہ)

دعائے عطّار یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور مدنی حُلیے میں رہنے والے تمام اسلامی بھائیوں کو سبز سبز گنبد کے سائے میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔

”عمامہ باندھنا سنّت ہے“ کے ستّرہ حُرُوف کی نسبت سے عمامے کے 17 مَدَنی پھول

چھ فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

﴿1﴾ عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بغیر عمامے کی ستّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہے (اَلْفِرْدَوس بماثور الخطاب ج۲ ص ۲۶۵ حدیث ۳۲۳۳) ﴿2﴾ ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا (الجامع الصغیر للسُّیُوطی ص ۳۵۳ حدیث ۵۷۲۵) ﴿3﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جمعے کے روز عمامے والوں پر (اَلْفِرْدَوس بماثور الخطاب ج۱ ص ۱۴۷ حدیث ۵۲۹) ﴿4﴾ عمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے (ایضاً ج۲ ص ۴۰۶ حدیث ۳۸۰۵ وفتاوٰی رضویہ ج۶ ص ۲۲۰) ﴿5﴾ عمامے کے ساتھ ایک جُمعہ بغیر عمامے کے ستّر (70) جُمعوں کے برابر ہے (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر ج۳۷ ص ۳۰۵) ﴿6﴾ عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے (جَمْعُ الجوامع للسیوطی ج۵ ص ۲۰ حدیث ۱۴۵۳۶) ﴿7﴾ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1334 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد سوم حصّہ 16 صَفحہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا اُلٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مرض میں مبتلا ہوگا جس کی دوا نہیں

﴿8﴾ مناسب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے (فتاوی رضویہ ج۲۲ ص ۱۹۹) ﴿9﴾ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مبارک عمامے کا شملہ عُمُوماً پُشت (یعنی پیٹھ مبارک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان دو شملے ہوتے، اُلٹی جانب شملہ کا لٹکانا خلافِ سنّت ہے (اشعۃ اللمعات ج۳ ص ۵۸۲) ﴿10﴾ عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاوی رضویہ ج۲۲ ص ۱۸۲) ﴿11﴾ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھے (کشف الالتباس فی استحباب اللباس ص ۳۸) ﴿12-13﴾ عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نُما ہو (فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۸۶) ﴿14-15﴾ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہوگیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے (ایضاً ج۷ ص ۲۹۹) ﴿16﴾ عمامہ اُتارتے وقت (بندھا بندھایا رکھ دینے کے بجائے) ایک ایک کر کے پیچ کھولا جائے (فتاوی ھندیۃ ج۵ ص ۳۳۰) ﴿17﴾ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دَستار مُبارَک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم در اَکثر سَفید بُود و گاہے سیاہ اَحیاناً سَبز۔ ترجمہ: نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سیاہ اور کبھی کبھی سبز ہوتا تھا۔ (کشف الالتباس فی استحباب اللباس ص ۳۸)

سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

جوتا پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نعلین پہننا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔ جوتے پہننے سے کنکر، کانٹے وغیرہ چبھنے سے پاؤں کی حفاظت رہتی ہے۔ نیز موسم سرما میں سردی سے بھی پاؤں محفوظ رہتے ہیں اور گرمیوں میں دھوپ میں چلنے کے لئے جوتے نہایت ہی کارآمد ہیں۔ جوتا پہننے کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

☆ کسی بھی رنگ کا جوتا پہننا اگرچہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جوتے پہننا بہتر ہے کہ مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں جو پیلے جوتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہوگی۔ (کشف الخفاء، الحدیث: ٢٥٩٥، ج٢، ص٢٤٦)

☆ پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر الٹا اور اتارتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریں پھر سیدھا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(کوئی شخص) جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔''

(سنن ابن ماجه، کتاب اللباس، باب لبس النعال و خلعها، الحدیث ٣٦١٦، ج٤، ص١٦٦)

”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول علی صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلام پر محمول نہ فرمایئے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ”سنّتِ رسول“ نہیں کہہ سکتے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: ﴿1﴾ جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے (یعنی کم تھکتا ہے) (مسلم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) ﴿2﴾ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ﴿3﴾ پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ **نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (اُلٹی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے تاکہ دایاں (سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخری رہے (بخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵)

نزھۃُ القاری میں ہے: مسجد میں داخل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو۔ اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزھۃ القاری ج ۵ ص ۵۳۰) ﴿4﴾ مَرد مردانہ اور عورت زنانہ جوتا استعمال کرے ﴿5﴾ کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے (سنن ابی داود ج ٤ ص ٨٤ حدیث ٤٠٩٩) **بہارِ شریعت ج 3 حصہ 16 ص 422** پر ہے: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے مُمانَعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی ﴿6﴾ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اس سے قدم آرام پاتے ہیں ﴿7﴾ (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱) استعمال ہُوا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سنت کے مطابق جوتے پہننے اور اُتارنے کی توفیق مرحمت فرما۔

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نیند بھی ایک طرح کی موت ہے۔ جب بھی ہم سونے لگیں تو ہمیں ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آنکھ ہی نہ کھلے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہی سوتے نہ رہ جائیں۔ لہٰذا روزانہ سونے سے پہلے بھی اپنے گناہوں سے توبہ کر لینی چاہئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم سنت کے مطابق دعائیں وغیرہ پڑھ کر سوئیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سونے کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہو ہی جائے گا۔

☆ **الٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔** حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ **حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اس طرح لیٹنے کو **اللہ تعالٰی** پسند نہیں فرماتا۔'' (سنن ابن ماجہ، ج۴، ص۲۱۴، حدیث: ۳۷۲۳ وجامع الترمذی، کتاب الشمائل، ج۵، ص۵۴۹، حدیث ۲۵۳)

☆ **قرآن مجید** کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن مجید نیچے ہو۔ (بہارِ شریعت، جلد سوم، حصہ ۱۶، ص۴۹۶) ہاں اگر قرآن پاک اور مقدس طغرے وغیرہ اونچی جگہ ہوں تو اس سمت پاؤں کرنے میں مضایقہ نہیں۔ (الفتاوی الھندیہ، ج۵، ص۳۲۲)

"کاش اجنّتُ الْبقیع ملے" کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے سونے جاگنے کے 15 مَدَنی پھول

☆ پیش کردہ ہر ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر محمول نہ فرمائیے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمُول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو "سنّتِ رسول" نہیں کہہ سکتے۔

﴿1﴾ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے ﴿2﴾ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ترجَمہ: اے اللہ عزَّوَجلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) (بُخاری ج ٤ ص ١٩٦ حدیث ٦٣٢٥) ﴿3﴾ عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔" (مسند ابی یعلی ج ٤ ص ٢٧٨ حدیث ٤٨٩٧) ﴿4﴾ دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (عالمگیری ج ٥ ص ٣٧٦)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہ القوی فرماتے ہیں: غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شب بیداری کرتے

ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے، ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہوجائے گی۔ (بہارِ شریعت، جلد سوم حصّہ ۱۶ ص ۴۳۵) ﴿5﴾ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب وعشاء کے درمیان سونا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۷۶) ﴿6،7﴾ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔ (ایضاً) ﴿8﴾ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا۔ ﴿9﴾ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل وتسبیح وتحمید پڑھے (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سوجائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔ (ایضاً) ﴿10﴾ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ" (بخاری ج ۴ ص ۱۹۶ حدیث ۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ﴿11﴾ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیزگاری وتقویٰ کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں (فتاوٰی ھندیہ ج ۵ ص ۳۷۶) ﴿12﴾ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہوجائے تو ان کو الگ الگ

سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (دُرِّمختار و رَدُّالمحتار ج۹ ص۶۲۹)

﴿13﴾ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔ (دُرِّمختار ج۹ ص۶۳۰) ﴿14﴾ نیند سے بیدار ہو کر مسواک کیجئے۔ ﴿15﴾ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ سیِّدُ المُبَلِّغین، رَحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔'' (صحیح مُسلم، ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں کم سونے اور سنّت کے مطابق سونے کی توفیق مرحمت فرما۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

☆☆☆☆☆

”مسواک کرنا سنت مبارکہ ہے“ کے بیس حُرُوف کی نسبت سے مسواک کے 20 مَدَنی پھول

پہلے **دو فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❁ دو رَکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے (اَلترغیب والترھیب ج۱ ص۱۰۲ حدیث۱۸) ❁ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اس میں منہ کی صفائی اور ربّ تعالٰی کی رضا کا سبب ہے (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۲ ص۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹) ❁ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفحہ 288 پر **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: مَشائخِ کرام فرماتے ہیں: جو شخص **مسواک** کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو **اَفیون** کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا ❁ حضرتِ سیِّدُنا **ابنِ عبّاس** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ **مسواک** میں دس خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوَامِع لِلسُّیُوطی ج۵ ص۲۴۹ حدیث ۱۴۸۶۷) ❁ حضرتِ سیِّدُنا **عبدالوہّاب شَعرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نقل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا **ابوبکر شبلی** بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کو وضو

کے وقت **مسواک** کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں **مسواک** خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی **مسواک** لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی حیثیت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ "تو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سنّت (مسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟" (مُلَخَّص از لوائح الانوار ص ۳۸) ❁ سیِّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، **مسواک** کا استعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۷) ❁ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❁ مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❁ مسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❁ اس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❁ مسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے ❁ مناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس

وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ❁ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے ❁ جب بھی مسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ❁ ہر بار دھو لیجئے ❁ مسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ❁ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مسواک کیجئے ❁ مٹھی باندھ کر مسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❁ مسواک وضو کی سنّتِ قبلیہ ہے البتہ سنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) ❁ مسواک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

حضرتِ ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مسواک کو لازم کرلو، اس میں غفلت نہ کرو، کیونکہ مسواک میں چوبیس خوبیاں ہیں۔ اِن میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے، مالداری اور کشادگی پیدا ہوتی ہے، مُنہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے، مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں، دردِ سر کو سکون ہوتا ہے، داڑھ کا درد دُور ہوتا ہے اور چہرے کے نُور اور دانتوں کی چمک کی وجہ سے فرشتے مُصافحہ کرتے ہیں۔ (فیض القدیر، ج ۴، ص ۵۹۳، تحت الحدیث: ۵۹۳۰)

(مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مطالعہ فرمائیے)

”قبور کی زیارت سنّت ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے قبرِستان کی حاضِری کے 16 مَدَنی پھول

❁ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: ”میں تمہیں زیارتِ قُبُور سے منع کیا کرتا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخرت کی یاد دلاتی ہے (ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۲ حدیث ۱۵۷۱)

❁ قبورِ مسلمین کی زیارت سنّت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام وشُہَداءِ عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی حاضری سعادت بَرسعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ) وثواب (فتاوٰی رضویہ ج ۹ ص ۳۲۲) ❁ (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو رَکعت نَفل پڑھے، ہر رَکعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰) ❁ مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو (ایضاً) ❁ قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں (فتاوٰی رضویہ ج ۹ ص ۵۲۲، ۵۲۶) بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں ❁ قَبْر کو

سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو کفر ہے (ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۴۲۳) ❁ قبرستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّالْمُحتار" میں ہے: (قبرستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۸۳) ❁ کئی مزاراتِ اولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے ❁ زیارتِ قبر میّت کے مُوَاجَھَہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔ان۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے (فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۵۳۲)

❁ قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہئے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰)

ترجمہ: اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت

فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ ❁ جو قبرستان میں داخل ہو کر یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ.

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (اے) گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے تو ان پر اپنی رحمت اور میرا اسلام پہنچا دے۔ تو حضرتِ سیِّدُنا آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک جتنے مؤمن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفرت کریں گے (مُصَنَّف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۲۵۷) ❁ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: ''جو شخص قبرستان میں داخل ہُوا پھر اُس نے سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ التَّکَاثُر پڑھی پھر یہ دُعا مانگی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرستان کے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو پہنچا۔ تو وہ تمام مومن قیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارشی ہوں گے۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۳۱۱) ❁ حدیثِ پاک میں ہے: ''جو گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد (مکمل سورۃ) پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے، تو مردوں کی گنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا'' (فردوس الاخبار ج ۳ ص ۱۸۳) ❁ قبر کے اوپر اگر بتی نہ جلائی جائے اس

میں سُوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بدفالی ہے (اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قبر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے (ملخص فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۴۸۲، ۵۲۵) ❁ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ''صحیح مسلم شریف'' میں حضرت عَمْرُو بن عاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی، انھوں نے دمِ مرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فرزند سے فرمایا: ''جب میں مرجاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی جائے، نہ آگ جائے'' (صحیح مسلم ص ۷۵ حدیث ۱۹۲) ❁ قبر پر چراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قبر پر آگ رکھنے سے میّت کو اَذِیّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں رات میں راہ چلنے والوں کیلئے روشنی مقصود ہو، تو قبر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چراغ رکھ سکتے ہیں۔

سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سنّت و آداب کے مطابق قبرستان جانے اور وہاں پر مُردوں کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی توفیق عطا فرما۔''

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اِستِنجا کا طریقہ اور آداب

❁ اِستنجا خانے میں جنّات اور شیاطین رہتے ہیں اگر جانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لی جائے تو اس کی بَرَکت سے وہ ستر دیکھ نہیں سکتے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جن کی آنکھوں اور لوگوں کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے (سُنَن ترمذی ج۲ ص۱۱۳ حدیث ۶۰۶) یعنی جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنّات اس کو دیکھ نہ سکیں گے (مرآۃ المناجیح ج۱ ص۲۶۸) اِستنجا خانے میں داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لیجئے بلکہ بہتر ہے کہ (اول ایک بار درود شریف، پھر) یہ دُعا پڑھ لیجئے: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (بحوالہ الدعاء للطبرانی حدیث ۳۵۷ ص ۱۳۲) ترجمہ: اللّٰہ کے نام سے شروع، یا اللّٰہ! میں ناپاک جنّوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں ❁ پھر پہلے الٹا قدم اِستنجا خانے میں رکھ کر داخل ہوں ❁ سر ڈھانپ کر استنجا کریں ❁ ننگے سر استنجا خانے میں داخل ہونا ممنوع ہے ❁ جب پیشاب کرنے یا قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں تو منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو اگر بھول کر قبلہ کی طرف مُنہ یا پُشت کر کے بیٹھ گئے تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے اس طرح رُخ بدل دے کہ کم از کم 45 ڈگری سے باہر ہو جائے اس میں اُمید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفرت و بخشش فرما دی جائے ❁ بچوں کو بھی قبلہ کی

طرف منہ یا پیٹھ کرا کے پیشاب یا پاخانہ نہ کرائیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ گنہگار ہوگا ❁ جب تک قضائے حاجت کیلئے بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ بدن کھولے ❁ پھر دونوں پاؤں ذرا کشادہ (کھلے) کر کے بائیں (یعنی الٹے) پاؤں پر زور دے کر بیٹھے کہ اس طرح بڑی آنت کا منہ کھلتا ہے اور اجابت آسانی سے ہوتی ہے ❁ کسی دینی مسئلے پر غور نہ کرے کہ محرومی کا باعث ہے ❁ اس وقت چھینک ❁ سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے ❁ اگر خود چھینکے تو زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے، دل میں کہہ لے ❁ بات چیت نہ کرے ❁ اپنی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے ❁ اُس نجاست کو نہ دیکھے جو بدن سے نکلی ہے ❁ خوامخواہ دیر تک استنجا خانے میں نہ بیٹھے کہ بواسیر ہونے کا اندیشہ ہے ❁ پیشاب میں نہ تھوکے، ناک صاف کرے، نہ بلاضرورت کھنکارے، نہ بار بار اِدھر اُدھر دیکھے، نہ بیکار بدن چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے، بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے ❁ قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانے کا مقام ❁ پانی سے استنجا کرنے کا مُستَحَب طریقہ یہ ہے کہ ذرا کشادہ (یعنی کھلا) ہو کر بیٹھے اور سیدھے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور اُلٹے ہاتھ کی انگلیوں کے پیٹ سے نجاست کے مقام کو دھوئے اُنگلیوں کا سرا نہ لگے اور پہلے بیچ کی اُنگلی اونچی رکھے پھر اس کے برابر والی اس کے بعد چھوٹی انگلی کو اُونچی رکھے، لوٹا اُونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں، سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا

مکروہ ہے اور دھونے میں مُبالَغہ کرے یعنی سانس کا دباؤ نیچے کی جانب ڈالے یہاں تک کہ اچھی طرح نَجاست کا مقام دُھل جائے یعنی اس طرح کہ چکنائی کا اثر باقی نہ رہے اگر روزہ دار ہو تو پھر مُبالَغہ نہ کرے ❁ طہارت حاصل ہونے کے بعد ہاتھ بھی پاک ہو گئے لیکن بعد میں صابُن وغیرہ سے بھی دھو لے (بہارِ شریعت ج۱ ص۴۰۸ تا ۴۱۳، رَدُّالْمُحتار ج۱ ص۶۱۵) ❁ جب اِستنجا خانے سے نکلے تو پہلے سیدھا قدم باہَر نکالے اور باہر نکلنے کے بعد (اوّل آخر درود شریف کے ساتھ) یہ دُعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت (راحت) بخشی۔

(سُنَن ابن ماجه ج۱ ص۱۹۳ حدیث ۳۰۱)

بہتر یہ ہے کہ ساتھ میں یہ دُعا بھی ملا لے اِس طرح دو حدیثوں پر عمل ہو جائیگا: غُفْرَانَکَ ترجمہ: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفِرت کا سُوال کرتا ہوں۔

(سُنَن ترمذی ج۱ ص۸۷ حدیث ۷)

آبِ زم زم سے اِستنجا کرنا کیسا؟

❁ زمزم شریف سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز (بہارِ شریعت ج۱ ص۴۱۳) ❁ وُضو کے بقیہ پانی سے طہارت کرنا خلافِ اَولیٰ ہے (اَیضاً) ❁ طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وُضو کر سکتے ہیں، بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے اِسراف میں داخل ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۴۱۳)

استنجا خانے کا رُخ دُرست رکھنے

اگر خدانخواستہ آپ کے گھر کے استنجا خانے کا رُخ غلط ہے یعنی بیٹھتے وقت قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ ہوتی ہے تو اس کو دُرست کرنے کی فوراً ترکیب کیجئے۔ مگر یہ ذہن میں رہے کہ معمولی سا ترچھا کرنا کافی نہیں۔ W.C. اس طرح ہو کہ بیٹھتے وقت مُنہ یا پیٹھ قبلہ سے 45 ڈگری کے باہر رہے۔ آسانی اسی میں ہے کہ قبلہ سے 90 ڈگری پر رُخ رکھئے یعنی نماز کے بعد دونوں بار سلام پھیرنے میں جس طرف منہ کرتے ہیں ان دونوں سمتوں میں سے کسی ایک جانب W.C. کا رُخ رکھئے

استنجا کے بعد قدم دھو لیجئے

پانی سے استنجا کرتے وقت عُموماً پاؤں کے تلوؤں کی طرف چھینٹے آجاتے ہیں لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ بعدِ فراغت قدموں کے دو حصے دھو کر پاک کر لئے جائیں مگر یہ خیال رہے کہ دھونے کے دوران اپنے کپڑوں یا دیگر چیزوں پر چھینٹے نہ پڑیں

بِل میں پیشاب کرنا

رحمت والے آقا، دو جہاں کے داتا، شافعِ روزِ جزا، مکی مدنی مصطفٰے، محبوبِ کبریا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفقت نشان ہے: تم میں سے کوئی شخص سُوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ (سُنَنِ نسائی ص ۱۴ حدیث ۳۴)

حمّام میں پیشاب کرنا

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''کوئی غُسل خانے میں

پیشاب نہ کرے، پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر وَسوسے اس سے ہوتے ہیں۔

(سنن ابی داود ج ۱ ص ٤٤ حدیث ۲۷)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگر غسل خانے کی زمین پختہ ہو، اور اس میں پانی خارج ہونے کی نالی بھی ہو تو وہاں پیشاب کرنے میں حَرَج نہیں اگرچہ بہتر ہے کہ نہ کرے، لیکن اگر زمین کچی ہو، اور پانی نکلنے کا راستہ بھی نہ ہو تو پیشاب کرنا سخت بُرا ہے کہ زمین نَجِس ہو جائے گی، اور غسل یا وُضو میں گندا پانی جسم پر پڑے گا۔ یہاں دوسری صورت ہی مُراد ہے اس لیے تاکیدی مُمانَعت فرمائی گئی، یعنی اس سے وَسوسوں اور وَہم کی بیماری پیدا ہوتی ہے جیسا کہ تجربہ ہے یا گندی چھینٹیں پڑنے کا وَسوسہ رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۶۶)

استنجا کے ڈھیلوں کے اَحکام

❁ آگے پیچھے سے جب نَجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنّت ہے اور اگر صِرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے، مگر مُستَحَب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے ❁ آگے اور پیچھے سے پیشاب، پاخانے کے سوا کوئی اور نَجاست، مَثَلاً خون، پیپ وغیرہ نکلے، یا اس جگہ خارِج سے نَجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی، جب کہ اس مَوضع (یعنی جگہ) سے باہَر نہ ہو مگر دھونا النفل مُستَحَب ہے ❁ ڈھیلوں کی کوئی تعداد مُعَیَّن

(یعنی مقرّرہ تعداد) **سنّت** نہیں، بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے، تو اگر ایک سے صفائی ہوگئی **سنّت** ادا ہوگئی اور اگر تین ڈھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی **سنّت** ادا نہ ہوئی، البتّہ **مُستَحَب** یہ ہے کہ طاق (مَثَلاً ایک، تین، پانچ) ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہوگئی تو تین کی گنتی پوری کرے، اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے کہ طاق ہو جائیں ❁ ڈھیلوں سے طہارت اُس وَقت ہوگی کہ نَجاست سے مَخرج (یعنی خارج ہونے کی جگہ) کے آس پاس کی جگہ ایک دِرہم[1] سے زِیادہ آلودہ نہ ہو اور اگر دِرہم سے زِیادہ سَن جائے تو دھونا فرض ہے، مگر ڈھیلے لینا اب بھی **سنّت** رہے گا ❁ کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا، یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے (بہتر یہ ہے کہ پھٹا کپڑا یا درزی کی بے قیمت کترن سوتی (COTTON) ہوتا کہ جلد جذب کر لے) ❁ ہڈّی اور کھانے اور گوبر اور پکّی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو، اگرچہ ایک آدھ پیسہ سہی، ان چیزوں سے اِستنجا کرنا مکروہ ہے ❁ کاغذ سے اِستنجا منع ہے، اگرچہ اُس پر کچھ لکھا نہ ہو، یا ابوجہل ایسے کافِر کا نام لکھا ہو ❁ داہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ سے اِستنجا کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا، تو اسے دہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ سے جائز ہے ❁ جس ڈھیلے سے ایک بار اِستنجا کر لیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے، مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو

مدینہ

1 .....درہم کی مقدار مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 1 حصہ 2 صفحہ 389 پر ملاحظہ فرمائیے۔

تو اس سے کر سکتے ہیں ❁ مرد کیلئے پیچھے کے مقام کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائیں، دوسرا پیچھے سے آگے کو اور تیسرا آگے سے پیچھے کو، سردیوں میں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے، دوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائیں ❁ پاک ڈھیلے داہنی (یعنی سیدھی) جانب رکھنا اور بعد کام میں لانے کے، بائیں (الٹے ہاتھ کی) طرف ڈال دینا، اس طرح پر کہ جس رُخ میں نَجاست لگی ہو نیچے ہو، مُستَحَب ہے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۱۰ تا ۴۱۲، عالمگیری ج ۱ ص ۴۸۔۵۰) ❁ ٹائلٹ پیپر کے استعمال کی عُلَماء نے اجازت دی ہے کیوں کہ یہ اِسی مقصد کیلئے بنایا گیا ہے اور لکھنے میں کام نہیں آتا۔ البتہ بہتر مٹی کا ڈھیلا ہے۔

استنجاء کے بارے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ "بہارِ شریعت" ج 1 حصہ دوم صفحہ 405 تا 413 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ "استنجاء کا طریقہ" ملاحظہ فرمائیے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سنت و آداب کے مطابق استنجاء کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کو بھی ہر قسم کی آلودگیوں سے پاک رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الٰہی یہ مقبول میری دعا ہو
مری ہر ادا سُنّتِ مُصطفٰی ہو

مہمان نوازی کی سُنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

مہمان نوازی کرنا سنتِ مبارکہ ہے، احادیث مبارکہ میں اس کے بہت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں بلکہ یہاں تک فرمایا کہ مہمان باعثِ خیر و برکت ہے۔ ایک دفعہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہاں مہمان حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرض لے کر اس کی مہمان نوازی فرمائی۔

چنانچہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ''فلاں یہودی سے کہو کہ مجھے آٹا قرض دے۔'' میں رجب شریف کے مہینے میں ادا کردوں گا (کیونکہ ایک مہمان میرے پاس آیا ہوا ہے) یہودی نے کہا، جب تک کچھ گروی نہیں رکھو گے، نہ دوں گا۔ حضرت سیدنا ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کہتے ہیں کہ میں واپس آیا اور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں اس کا جواب عرض کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''واللہ! میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں، اگر وہ دے دیتا تو میں ادا کر دیتا۔'' (اب میری وہ زرہ لے جا اور گروی رکھ آ۔ میں لے گیا اور زرہ گروی رکھ کر لایا)

(المعجم الکبیر، الحدیث ۹۸۹، ج ۱، ص ۳۳۱)

مہمان باعث خیر و برکت ہے:

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ کا بیان ہے کہ تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس گھر میں مہمان ہو اس گھر میں خیر و برکت اسی طرح دوڑتی ہے جیسے اونٹ کی کوہان سے چھری (تیزی سے گرتی ہے)، بلکہ اس سے بھی تیز۔'' (سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب الضیافة، الحدیث: ۳۳۵۶، ج ٤، ص ٥١)

پیارے اسلامی بھائیو! چھری اونٹ کے کوہان پر رکھ دیں تو فوراً لڑھک کر نیچے کی طرف آجاتی ہے، مہمان کی وجہ سے خیر و برکت اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ نازل ہوتی ہے۔

مہمان میزبان کے گناہ معاف ہونے کا سبب ہوتا ہے:

سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحب خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔''

(کشف الخفاء، حرف الضاد المعجمة، الحدیث ١٦٤١، ج ٢، ص ٣٣)

دس۱۰ فرشتے سال بھر تک گھر میں رحمت لٹاتے ہیں:

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا براء بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ سے فرمایا: ''اے براء! آدمی جب اپنے بھائی کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مہمان نوازی کرتا ہے اور اس

کی کوئی جزاء اور شکریہ نہیں چاہتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گھر میں دس فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جو پورے ایک سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تہلیل اور تکبیر پڑھتے اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب سال پورا ہو جاتا ہے تو ان فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کے برابر اس کے نامۂ اعمال میں عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کو جنت کی لذیذ غذائیں جَنَّۃُ الْخُلْد اور نہ فنا ہونے والی بادشاہی میں کھلائے۔"

(کنز العمال، کتاب الضیافۃ، قسم الافعال، الحدیث ۲۵۹۷۲، ج ۹، ص ۱۱۹)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کسی کے گھر مہمان تو کیا آتا ہے گویا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی چھما چھم برسات شروع ہو جاتی ہے اس قدر اجر و ثواب **اللہ! اللہ!**

مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنا سنت ہے:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہ کا بیان ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سنت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث: ۳۳۵۸، ج ۴، ص ۵۲)

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مہمانوں کی خوش دلی کے ساتھ مہمان نوازی کی توفیق عطا فرما اور بار بار ہمیں میٹھے میٹھے مدینے کی مہکی مہکی فضاؤں میں میٹھے میٹھے مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مہمان بننے کی سعادت نصیب فرما۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آہ! مدنی قافلہ اب جارہا ہے لوٹ کر

یہ نظم دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے لئے گھروں سے سفر پر روانہ ہونے والے مدنی قافلے کی واپسی پر سنتوں کی تڑپ رکھنے والے اسلامی بھائی کے ولولہ انگیز جذبات کی عکاسی ہے۔

آہ! مدنی قافلہ اب جارہا ہے لوٹ کر — کوئی دل تھامے کھڑا ہے کوئی ہے باچشمِ تر

سنتوں کی تربیت کے قافلوں کے قدر دان — جب پلٹتے ہیں گھروں کو روتے ہیں وہ پھوٹ کر

کس قدر خوش تھے نکل کر چل دیئے تھے گھر سے جب — اب اداسی چھارہی ہے ہائے سب کے قلب پر

فکر تھی گھر بار کی نہ فکر کاروبار کی — لطف خوب آتا تھا ہم کو مسجدوں میں بیٹھ کر

جاتے ہی دنیا کے جھگڑے پھر گلے پڑجائیں گے — کیا کریں لاچار ہیں قابو نہیں حالات پر

یاخدا! کلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش — سنتوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تر

ہائے! سارا وقت میرا غفلتوں میں کٹ گیا — آہ! کب ہوگا میسر سنتوں کا پھر سفر

مسجدوں کا بھی ادب ہائے! نہ مجھ سے ہوسکا — درگزر کردے الٰہی عزوجل بہرِ شاہِ بحر و بر ﷺ

ہم غریبوں کو مدینے میں بلالو یا نبی ﷺ — ہو نصیب آقا ﷺ ہمیں بھی اب مدینے کا سفر

اپنی ساری نیکیاں عطار نے کی اُس کے نام — بارہ مدنی قافلوں کے ساتھ جو کرلے سفر

تمت بالخیر

ماخذ ومراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	قرآن مجید	کلام الٰہی	
2	کنز الإیمان (ترجمۂ قرآن)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

کتب التفسیر

1	تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
2	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
3	تفسیر قرطبی	امام محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
4	الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
5	روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسوی، متوفی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ ۱۴۱۹ھ
6	تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین، متوفی ۱۳۶۷ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
7	تفسیر نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
8	تفسیر نعیمی	ایضاً	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

کتب الأحادیث

1	الموطأ الامام مالک	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
2	مسند الطیالسی	امام سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی، متوفی ۲۰۳ھ	مکتبہ حسینیہ، گوجرانوالہ
3	المسند الامام شافعی	امام محمد بن ادریس شافعی، متوفی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
4	المصنف لعبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
5	سنن سعید بن منصور	سعید بن منصور، متوفی ۲۲۷ھ	دار الصمیعی ریاض ۱۴۲۰ھ
6	المصنف لابن أبی شیبہ	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
7	المسند للامام أحمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
8	سنن الدارمی	حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی بیروت، ۱۴۰۷ھ

9	صحیح البخاری	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
10	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
11	سنن ابن ماجه	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
12	سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
13	جامع الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
14	شمائل الترمذی	ایضاً	ایضاً
15	الموسوعۃ لابن ابی الدنیا	حافظ ابو بکر عبداللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	مکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
16	البحر الزخار المعروف بمسند البزار	امام ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ ۱۴۲۴ھ
17	سنن النسائی	امام ابو عبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
18	عمل الیوم واللیلۃ	ایضاً	دار الکتب العلمیہ بیروت
19	مسند ابی یعلی	شیخ الاسلام ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۸ھ
20	شرح معانی الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
21	المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
22	المعجم الأوسط	ایضاً	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
23	المعجم الصغیر	ایضاً	ایضاً ۱۴۰۳ھ
24	الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
25	سنن الدارقطنی	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۳۸۵ھ	مدینۃ الأولیاء ملتان ۱۴۳۱ھ
26	المستدرک	امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ

27	حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
28	السنن الکبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	ایضاً، ۱۴۲۴ھ
29	شعب الإیمان للبیهقی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	ایضاً، ۱۴۲۱ھ
30	تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر احمد علی بن خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	ایضاً، ۱۴۱۷ھ
31	فردوس الأخبار	حافظ ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۷ھ
32	شرح السنة	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	ایضاً، ۱۴۲۴ھ
33	تاریخ دمشق لابن عساکر	علامہ علی بن حسن، متوفی ۵۷۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
34	الأحادیث المختارة	ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد مقدسی، متوفی ۶۴۳ھ	دارخضر، بیروت ۱۴۲۱ھ
35	الترغیب والترهیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ
36	مشکاة المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
37	مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
38	عمدة القاری	امام بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ
39	جمع الجوامع للسیوطی	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
40	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
41	مرقاة المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
42	فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۲ھ
43	اشعة اللمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ ۱۴۰۲ھ
44	کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
45	مرآة المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
46	نزهة القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی متوفی ۱۴۲۰ھ	برکاتی پبلشرز کھارادر کراچی

كتب السيرة

1	الشمائل المحمدية	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
2	دلائل النبوة	ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
3	الحصن الحصين	ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد ابن جزری متوفی ۸۳۳ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
4	شرح الشفا	علی بن سلطان محمد المعروف علامہ ملا علی قاری حنفی، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۱ھ
5	جمع الوسائل فی شرح الشمائل	علی بن سلطان محمد المعروف علامہ ملا علی قاری حنفی، متوفی ۱۰۱۴ھ	ھدیۃ الاولیاء ملتان
6	وسائل الوصول الی شمائل الرسول	امام محقق محدث علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ	دار المنہاج بیروت،
7	سعادۃ الدارین	امام محقق محدث علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند ۱۴۲۵ھ
8	افضل الصلاۃ علی سید السادات	ایضاً	دار الفکر

كتب الفقه

1	خلاصة الفتاوى	علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
2	الفتاوى الخانية	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
3	الهداية	برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
4	لقط المرجان فی احکام الجان	امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۶ھ
5	غنية المُتَمَلِّي	علامہ محمد بن ابراہیم بن علی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی، لاہور
6	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	حاشية الطحطاوي على الدر المختار	سید احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی المصری، متوفی ۱۲۳۱ھ	کوئٹہ
8	الفتاوى الهندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت، ۱۳۱۱ھ
9	رد المحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ

10	الفتاوی الرضویة	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۱۲ھ
11	احکام شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
12	بہار شریعت	علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۸ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

کتب التصوف

1	احیاء علوم الدین	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
2	کیمیائے سعادت	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	تہران، ایران
3	مکاشفۃ القلوب	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
4	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فریدالدین عطار، متوفی ۶۰۶/۶۱۶ھ	انتشارات گنجینہ تہران ایران
5	شرح الصدور	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ۱۴۲۳ھ
6	تنبیہ المغترین	امام عبدالوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار البشائر دار المعرفۃ بیروت
7	التحاف السادۃ المتقین	سید محمد بن محمد حسینی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
8	ہشت بہشت	مرتب: خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ	شبیر برادرز لاہور
9	جامع کرامات الاولیاء	امام محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ۱۴۲۲ھ

کتب المتفرقة

1	التذکرۃ للقرطبی	ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار السلام مصر ۱۴۲۹ھ
2	الروض الفائق	مبلغ اسلام شیخ شعیب حریفیش متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۹ھ
3	الاتقان فی علوم القرآن	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
4	شرح الفقہ الاکبر	ملا علی بن سلطان المعروف سلطانی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ	باب المدینہ کراچی
5	ملفوظات اعلیٰ حضرت	شہزادۂ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان متوفی ۱۳۶۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
6	سنی بہشتی زیور	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی متوفی ۱۴۰۵ھ	فرید بک سٹال لاہور ۱۴۰۰ء
7	فیضان سنت (جلد اول)	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
8	رسائل عطاریہ (حصہ دوم)	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
9	نماز کے احکام	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
10	مدنی پنج سورہ	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
11	بانڈے کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

تفصیلی فہرس

باب 1: مدنی قافلہ	1	امیرِ قافلہ کو کیسا ہونا چاہئے	46
مدنی قافلے میں سفر کرنے کی اہمیت	1	شرکائے قافلہ کی تربیت کے مدنی پھول	48
بلوچستان کا واقعہ	6	(۱) اطاعتِ امیر کے لئے ذہن بنانا	48
ویران مسجد	7	(۲) نظم وضبط	49
بوڑھا رونے لگا	8	(۳) مدنی مشورہ	51
درد بھرے مکتوب کی پکار	8	(۴) شرکائے قافلہ سے اچھا برتاؤ	53
اِن سب کی جہالت کا ذمہ دار کون؟	9	مدنی قافلے کو سفر کروانے کے مدنی پھول	55
ماں! اسلام کیا ہے؟	9	سفر سے قبل مدنی پھول	55
آہ! اسلام سے دُوری	10	دورانِ سفر مدنی پھول	58
آہ! سارا گوٹھ ہی داڑھی منڈا	12	مقامِ تربیت کے مدنی پھول	61
افسوس! نماز کے لئے کوئی بھی نہ آیا	12	واپسی کے مدنی پھول	64
راہِ خدا میں سفر کی ترغیب پر مشتمل روایات وحکایات	16	احترامِ مسجد کے مدنی پھول	65
		مسجد کے متعلق 19 مدنی پھول	68
فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم	16	مدنی قافلے سے متعلق چند ضروری سوال جواب	73
اقوالِ صحابہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم	26	حلال وحرام کے مسائل کا سیکھنا فرض ہے	73
اقوالِ بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالٰی	27	قافلے والوں کا مدرسہ کے مطبخ سے کھانا پکانا	73
واقعات	28	قافلے والوں کا فنائے مسجد میں کھانا پکانا	74
31 فرامینِ امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی	29	کیا مدنی قافلے والے جامعۃ المدینہ کا کھانا کھاسکتے ہیں؟	74
علاقے میں مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے	35		
قافلہ سے قافلے کیسے سفر کروائیں؟	41	مدرّسے کے کمبل دوسرا کوئی استعمال	

کرسکتا ہے یا نہیں؟	74	شیطان سے دھوکا نہ کھانا	90
مَدَنی قافلے کے اَخراجات کے بارے میں سُوال جواب	75	تربیتی بیان کا آخری حصہ	93
		امیر کی اطاعت	93
قافلے میں سب یکساں رقم جمع کروائیں	76	شیطان کے حملوں سے دفاع کی ترکیب	95
رقم یکساں ہو مگر خوراک سب کی یکساں نہیں ہوتی.....؟	76	صبر	97
		مساجد کا ادب واحترام	98
مدنی قافلہ اور مہمانوں کی خیر خواہی	77	مدنی قافلے میں سفر کرنے کی 72 نیتیں	101
اختتام قافلہ پر بچی ہوئی رقم کا مصرف کیا؟	77	**دوسرا تربیتی بیان**	104
دوسرے کے خرچ پر سفر کیا، رقم بچ گئی، کیا کرے؟	78	مدنی قافلے کا مختصر جدول وسامان مدنی قافلہ	114
		سامانِ مدنی قافلہ کی فہرست	120
آدھی زندگی، آدھی عقل اور آدھا علم!	79	مدنی قافلے کے جدول کی تفصیل	121
غریبوں کیلئے رقم ملی، مالداروں پر خرچ کردی، اب کیا کرے؟	80	جدول اور اعلانات کی دہرائی، مشورے کا حلقہ	121
مَدَنی قافلے کیلئے ملی ہوئی رقم دوسرے دینی کاموں میں.....؟	81	اب امیر قافلہ اعلانات کی دُہرائی کی ترکیب بتائے	126
مالداروں کو چندہ سے اجتماع میں لے جانا کیسا؟	82	اعلان کرنے کی فضیلت	126
		اعلان کے مدنی پھول	127
باب 2: مدنی قافلے کا جدول	83	اعلانِ فجر واعلانِ عصر	128
مدنی قافلے کے جدول پر عمل کی برکتیں	83	اعلانِ مغرب	129
مدنی قافلے میں سفر کی ابتداء	85	ذمہ داریاں تقسیم کرنا	129
تربیتی بیانات برائے روانگیٔ مدنی قافلہ	86	مشورے کا طریقۂ کار	130
پہلا تربیتی بیان	86	اسلامی بھائیوں کی ذمہ داری	133

مدنی مقصد کا حلقہ	133	سیکھنے سکھانے کی ترتیب	157
رسائل امیرِ اہلسنت سے مدنی قافلوں میں بیانات کی ترکیب	134	پہلے بارہ دن میں	157
		دوسرے بارہ دن	157
3 دن کے مدنی قافلے میں ترتیب	134	وقفۂ طعام و چوک درس	158
12 دن کے مدنی قافلے میں ترتیب	135	درسِ فیضانِ سنت	160
30 دن کے مدنی قافلے میں ترتیب	135	نماز سیکھنے کا حلقہ	160
انفرادی عبادت کا حلقہ	136	ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں "نماز کے احکام" سے سکھانے کا 12 ماہ کا جدول	160
نیکی کی دعوت کا حلقہ	136		
انفرادی کوشش کا طریقہ	136	12 دن کے مدنی قافلے میں سکھانے کی ترتیب	166
انفرادی کوشش کے مدنی پھول	137	30 دن کے مدنی قافلے میں سیکھنے سکھانے کی ترتیب	168
انفرادی کوشش کا حلقہ	140		
انفرادی کوشش کے لئے ترغیبات	141	پہلے بارہ 12 دن میں	168
پہلی ترغیب: راہِ خدا میں قربانیاں	141	دوسرے بارہ 12 دن میں	169
دوسری ترغیب: وقت کی قدر	144	درس و بیان سیکھنے کا حلقہ	171
تیسری ترغیب: نیکی کی دعوت	147	دعائیں یاد کرنے کا حلقہ	172
چوتھی ترغیب: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری	150	ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں دُعائیں سیکھنے کے 12 ماہ کا جدول	172
سنتیں سیکھنے کا حلقہ	153	12 دن کے مدنی قافلے میں دُعائیں سیکھنے سکھانے کی ترتیب	175
ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سنتیں اور آداب سیکھنے کے 12 ماہ کا جدول	154	30 دن کے مدنی قافلے میں دُعائیں سیکھنے سکھانے کی ترتیب	175
12 دن کے مدنی قافلے میں سنتیں سیکھنے سکھانے کی ترتیب	156	پہلے 12 دن میں	175
30 دن کے مدنی قافلے میں سنتیں		دوسرے 12 دن میں	176

نیکی کی دعوت (مختصر)	177	فیضانِ سنّت سے درس دینے کا طریقہ	199
عصر تا مغرب مسجد میں (فیضانِ سنّت سے) درس کی ترکیب	178	درس کے آخر میں ترغیب	200
		دعائے عطّار	203
3 دن کے مدنی قافلے میں ترتیب	178	بیان کی اہمیت	204
12 دن کے مدنی قافلے میں ترتیب	179	بیان کے مقاصد	205
30 دن کے مدنی قافلے میں ترتیب	180	بیان کرنے سے پہلے چند احتیاطیں	209
پہلے 12 دن میں ترتیب	180	بیان کی اقسام (1 تنظیمی 2 اصلاحی)	211
دوسرے 12 دن میں ترتیب	181	بیان تیار کرنے کا طریقہ	214
بعد نمازِ مغرب (اعلان و بیان)	182	مبلغ کے مدنی پھول	216
بعد نمازِ عشاء (درس)	183	**فجر کے بیانات**	221
دُہرائی کا حلقہ	184	**بیان نمبر 1:** فیضانِ ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ	221
اَخلاقی نکھار کیلئے	185	نفلی عبادات سے عاجز ہونے والا	224
صدائے مدینہ	187	ہر بھلائی لے گئے	224
صدائے مدینہ کا طریقہ	188	**بیان نمبر 2:** فیضانِ تلاوت	228
صدائے مدینہ کے اشعار	190	روزانہ ایک بار ختم قرآنِ پاک	228
باب 3: درس و بیان	191	قرآنِ پاک کے ایک حرف پڑھنے کا ثواب	230
درس کی اہمیت	191	بہترین شخص	230
درس کی برکات	192	قرآنِ پاک شفاعت کرے گا	231
درس دینے والے کو کھلی آنکھوں سے مرشد کا دیدار	193	قرآنِ مجید کی ایک آیت سکھانے کی فضیلت	232
درسِ فیضانِ سنّت کے مدنی پھول	194	تلاوتِ قرآن کے مختلف مدنی پھول	232
مسجد میں درس دینے کے مقاصد	197	**بیان نمبر 3:** فیضانِ نوافل	238

تَحِيَّةُ الْمَسْجِد	239	افضل عمل	259
تَحِيَّةُ الْوُضُو	240	جو بھلائی مانگے عطا کی جائے	260
نمازِ اشراق	241	جنت میں داخلہ	260
نمازِ چاشت	241	اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے	260
ہر جوڑ کے بدلے صَدَقہ	241	ذکر کرنے والے سبقت لے گئے	261
نمازِ سفر	242	روزِ قیامت بلند رتبہ والے	261
نمازِ واپسیِ سفر	242	بغیر ذکر گزرنے والی گھڑی پر افسوس	262
صلاۃُ اللَّیل	243	قلم کا قط	262
نمازِ تَہَجُّد	243	ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر	263
جنت میں سلامتی سے داخلہ	244	بیان نمبر 6: فیضانِ صلوٰۃ وسلام	266
بیان نمبر 4: نفلی روزوں کے فضائل	249	باکمال مدنی منّی	266
جنت کا انوکھا درخت	250	باکمال فرشتہ	270
دوزخ سے 50 سال مسافت دُوری	251	پل صراط پر نور	271
محشر میں روزہ داروں کے مزے	251	سایۂ عرش	271
سفر کرو مال دار ہو جاؤ گے	251	سونے کے دینار	272
شیطان کی پریشانی	252	رحمتوں کا نزول	272
روزہ کی حالت میں مرنے کی فضیلت	253	دن اور رات کے گناہ معاف ہوں	273
نیک کام کے دوران موت کی سعادت	253	شفاعت کا مژدہ	273
کالو چاچا کی ایمان افروز موت	254	نفاق اور جہنم سے آزادی	273
بیان نمبر 5: ذِکْرُ اللہ کے فضائل	257	جنت میں اپنا مقام دیکھنے کا نسخہ	274
دن کی ابتدا	258	اچھی صحبت اچھی موت	276
جنت کی ضمانت	259	بیان نمبر 7: فیضانِ بِسْمِ اللہ	279

قبر سے عذاب اٹھ گیا	279	قحط سالی دور	290
76 ہزار نیکیاں	280	گھر دوکان میں خوب برکت ہو	290
اُنیس حروف کی حکمتیں	281	منکر نکیر کا معاملہ آسان ہو	291
پانچ مدنی پھول	282	بطورِ تعویذ کوئی آیت یا عبارت لکھے	291
بِسْمِ اللّٰہ درست پڑھیے	282	کپڑے تبدیل کرتے وقت	291
ادھورا کام	283	سرکش جنات سے حفاظت	291
زہر قاتل بے اثر ہو گیا	283	مُہلک مرض سے نجات	292
موٹا تازہ شیطان	284	بیان نمبر 8: ذکر کی فضیلت	294
جنّات سے سامان کی حفاظت کا طریقہ	284	نورِ عرش میں ڈوبا ہوا شخص	295
گھریلو جھگڑوں کا علاج	285	ذکر کرنے والے ہر بھلائی لے گئے	295
فرشتے نیکیاں لکھتے رہتے ہیں	285	کثرتِ ذکر	296
نیکیاں ہی نیکیاں	286	ممتاز لوگ	297
قیامت کے لیے زرّیں سند	286	اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بچانے والا عمل	297
تو عذاب سے بچ گیا	287	سب سے افضل مال	297
میت کی پیشانی اور سینہ پر لکھنے	287	اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے کا طریقہ	299
بِسْمِ اللّٰہ لکھنے کی فضیلت	288	کرم والے لوگ	299
عمدگی سے پڑھنے کی فضیلت	288	موتیوں کے منبروں پر بیٹھنے والے	300
برکتیں ہی برکتیں	289	گناہ نیکیوں میں بدلے جائیں	301
ہر طرح کی آفت و بلا سے محفوظ	289	ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب	301
شَر سے بچا رہے	289	درخت لگا رہا ہوں	301
امیر و کبیر ہونے کا نسخہ	289	گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر	302
حافظہ مضبوط	290	ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں	303

سرکار علیہ السلام کی شفاعت پانے والا	303	کتنا وقت دیتے ہیں؟	331
سب سے افضل ذکر	303	پُل صراط کی دہشت	332
اپنے ایمان کی تجدید کرلیا کرو	304	اَمر بالْمَعْرُوْف کی صورتیں	333
سو مرتبہ کلمہ طیبہ	304	بیان نمبر2: نیکی کی دعوت	336
آگ پر حرام ہے	305	بحری جہاز کے مسافر	336
کلمہ طیبہ کا ورد کرتے کرتے!	306	یا شیخ اپنی اپنی دیکھ! کی سوچ غلط ہے	337
بیان نمبر9: مدنی انعامات پر عمل کا طریقہ	308	رُعب جاتا رہے گا	338
فکرِ مدینہ پر استقامت کا آسان طریقہ	315	برائیوں سے نہ روکنے والا ہی اَب نیک سمجھا جانے لگا ہے!	338
ایک وقت میں دو جگہ جلوہ نمائی	317		
باب4: علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت	319	پیشاب میں خون	340
علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی اہمیت	319	برائی کو برائی سمجھنا ضروری ہے	340
علاقائی دورہ میں ذمہ داریاں	322	جنت کی کیاریاں	342
نیکی کی دعوت کے آداب	323	بیان نمبر3: نیکی کی دعوت	343
نیکی کی دعوت سے پہلے کی دعا	324	بھلائی کا دروازہ	343
نیکی کی دعوت سے واپسی کے بعد کی دعا	325	بہترین کون؟	344
نیکی کی دعوت کا طریقۂ کار	326	عرش کا سایہ کس کو ملے گا	344
بیاناتِ عصر	328	جنت الفردوس کس کے لئے؟	345
بیان نمبر1: نیکی کی دعوت	328	مریض طبیب بن گیا	345
ناپسندیدہ اعمال	328	مسجدوں کے اوتاد	347
بُرائی کو کم از کم بُرا تو جانو	329	بیان نمبر4: نیکی کی دعوت	348
نیکی کی دعوت دینا ہر شخص کی ذمہ داری ہے	329	قابلِ رشک لوگ	348
ہم نیکی کی دعوت کے عظیم کام کو کتنا		سرخ اونٹوں سے بہتر	349

نیکی کی ترغیب دینے کا فائدہ	350	برائی سے روکنے کا عظیم جذبہ	375
دعا قبول نہ ہوگی	350	اطمینان وسکون کا نزول	378
آہ! مسلمان کی بربادی	351	**بیاناتِ مغرب**	379
جنت کی بشارت	352	**بیان نمبر 1:** حلم وبردباری	379
بیان نمبر 5: نیکی کی دعوت	353	بُرائی کے بدلے بھلائی	380
نوجوان راہِ راست پر آگیا	353	عزت میں اضافہ	380
نیک شخص بھی عذاب میں	357	امن وہدایت والے	381
جنت کی کیاریاں	358	معاف کرو، مغفرت پاؤ!	381
بیان نمبر 6: نیکی کی دعوت	359	بردباری کی اعلیٰ مثال	382
تین مدنی فیسیں	359	پیشگی معاف کرنے کی فضیلت	383
نیکی کی دعوت دینا صدقہ ہے	362	دل میں نورِ ایمان پانے کا ایک سبب	383
نیک لوگوں کی ہلاکت کی وجہ	362	**بیان نمبر 2:** راہِ خدا میں خرچ کے فضائل	387
کیا ہم ناگواری محسوس کرتے ہیں؟	363	گُم شدہ ہوا آٹا دے دیا	387
مالک بن دینار رحمۃ اللہ کی فکرمندی	363	صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا	388
قبر کی روشنی	364	صدقہ آگ سے پردہ ہے	390
بیان نمبر 7: نیکی کی دعوت	365	صدقہ گناہوں کو مٹاتا ہے	390
میٹھے بول کی برکت	365	قبر میں راحت، قیامت میں سایہ	390
جنت کی بشارت	368	برائی کے ستر دروازے بند	391
بیان نمبر 8: نیکی کی دعوت	369	صبح سویرے صدقہ دو	391
ایک سال کی عبادت کا ثواب	372	بُری موت سے حفاظت	391
ہزار رکعت سے بہتر	373	مسلمان کا صدقہ	392
بیان نمبر 9: نیکی کی دعوت	374	کچھ نہ کچھ صدقہ کریں	392

کئی اللہ عزوجل کے قریب ہے	393	گریہ عثمانی	415
ہر مسلمان پر صدقہ ہے	393	سب سے ہولناک منظر	416
اہل پر خرچ کرنا صدقہ ہے	393	پڑوسی مُردوں کی پکار	416
صدقہ بھی اور صلۂ رحمی بھی	394	میرے اہل وعیال کہاں ہیں؟	417
کنویں سے بھرنے سے پانی بڑھتا ہے	394	قابلِ رشک کون؟	417
بیان نمبر 3: دنیا کی مذمّت	397	نیک شخص کی نشانی	418
ویران محل	397	ابھی سے تیاری کر لیجئے!	418
عبرت ہی عبرت	400	محمد احسان عطاری کا لاشہ	420
دنیا کا دھوکہ	401	**بیان نمبر 5:** اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر	423
بانس کی جھونپڑی	402	تین عیوب کی نحوست	423
سب سے بہتر زادِ راہ	402	ایک شیخ کا برا خاتمہ	425
دنیا برباد ہو کر رہے گی	403	فرشتوں کا ساتھ استاذ	426
دنیا آخرت کی تیاری کیلئے مخصوص ہے	404	شیطان والدین کے روپ میں	426
بیان نمبر 4: قبر کی پکار	409	موت کی تکالیف کا ایک قطرہ	427
عبرت کے مَدَنی پھول	409	شیطان دوستوں کی شکل میں	427
قبر روزانہ یہ کرتی ہے پکار	411	ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے رہیے	428
روح کی دردناک باتیں	412	ہمارا کیا بنے گا؟	429
جنت کا باغ	413	سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی گریہ وزاری	429
قبر کی یاد!	414	آگ کے صندوق	430
بے شمار لوگ مغموم ہیں	414	اچھے خاتمے کیلئے مدنی پھول	431
قبر کی ڈانٹ	414	مدنی چینل کی مدنی بہار	432
بیکسی کا دن	415	**بیان نمبر 6:** مُحاسَبۂ نفس	435

انوکھا حساب	435	کر بھلا ہو بھلا	454
مُحاسَبہ کسے کہتے ہیں	436	نرمی زینت بخشتی ہے	455
بچپن کی خطا یاد آگئی	437	پیٹھ پیچھے مُعاف کرنے کی فضیلت	455
نیکی کر کے بھول جاؤ	437	بلا حساب جنت میں داخلہ	456
آج ''کیا کیا'' کیا؟	438	**بیان نمبر 8 :** علمِ دین	459
فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عاجزی	438	میں نے علم کے لیے وطن چھوڑا	459
قیامت سے پہلے حساب	439	جنت کے باغات	460
چراغ پر انگوٹھا	439	بہترین عبادت	460
جہنم کے دروازے پر نام	441	افضل صدقہ	461
نادانی کی انتہا	443	دو جنتی ہے	461
اللہ عزوجل بے نیاز ہے	443	گزشتہ گناہوں کا کفارہ	461
سُدھرنے کیلئے توبہ کر لیجئے	444	دو حریص	462
مدنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت	446	بروزِ محشر سب سے زیادہ حسرت	462
بیان نمبر 7 : عفو و درگزر کی فضیلت	448	شہداء تمنا کریں گے	462
مدنی آقا علیہ الصلاۃ والسلام کا عفو و درگزر	448	بھوکے طلبہ کی فریاد	463
شانِ مصطفٰی علیہ الصلاۃ والسلام	450	سوروٹیاں	466
حساب میں آسانی کے تین اسباب	450	اِلرجی کا مرض ٹھیک ہو گیا	467
معزز کون؟	451	گناہوں کی بخشش	469
روزانہ ستر بار مُعاف کرو	451	جوانی و بڑھاپے میں قرآن پاک سیکھنا	469
نمک زیادہ ڈال دیا	452	تربیتی کورس میں اَخلاقی تربیت	469
معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے	452	**بیان نمبر 9 :** جود و سخا	472
جوابی کارروائی پر شیطان کا آجانا	453	سخاوت کرو مزید عطا کئے جاؤ گے	474

اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے	475	سب سے زیادہ وزن دار نیکی	498
سخی اللہ عزوجل کے قریب ہے	476	''اچھے اخلاق'' گناہ مٹا دیتے ہیں	498
سخی سے محبت	476	حُسنِ اَخلاق کسے کہتے ہیں؟	498
سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت	478	تشریف آوری کا مقصد	499
بیان نمبر 10: مقصدِ حیات	482	گھروں میں مدنی ماحول نہ ہونے	
زندگی کے لمحات انمول ہیرے	483	کی ایک وجہ	500
زندگی کا وقت تھوڑا ہے	484	اہلِ خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں!	500
سانس کی مالا	484	جنت و دوزخ	501
''دن'' کا اعلان	485	حج مبرور کا ثواب	502
جناب یا مرحوم!	486	اولاد کو ادب سکھایئے	503
پانچ کو پانچ سے پہلے	486	رشتہ داروں کا احترام	503
دو نعمتیں	487	ناراض رشتے داروں سے صلح کر لیجئے	504
حُسنِ اسلام	487	پڑوسیوں کی اہمیت	504
انمول لمحات کی قدر	488	اعلیٰ کردار کی سند	505
وقت کے قدردانوں کے ارشادات و منقولات	488	ماتحتوں کے بارے میں سوال ہوگا	505
نظامُ الاوقات کی ترکیب بنا لیجئے	490	دل نہ دُکھایئے	505
صبح کی فضیلت	491	کر بھلا ہو بھلا	506
60 سال کی عبادت سے بہتر	493	دعوتِ اسلامی کیا چاہتی ہے	506
مدنی انعامات کے رسالے کی برکت	494	اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں بدل گیا!	507
بیان نمبر 11: حُسنِ اَخلاق	496	**باب 5** دعائیں، سنتیں اور آداب	509
آقا کا پسندیدہ	497	دعا کی اہمیت	509
بہترین چیز	498	دعا مومن کا ہتھیار ہے	509

دعا دافعِ بلا ہے	509	کسی نے کھلایا ہو تو یہ دعا بھی پڑھے	516
عبادات میں دعا کا مقام	510	آئینہ دیکھتے وقت کی دعا	516
دعا کے تین فائدے	510	چھینک آنے پر دعا	517
مَدَنی قافلے کے جدول میں شامل دعائیں	511	چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے والے کیلئے دعا	517
جنازہ دیکھ کر پڑھے	511		
قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دعا	511	چھینک کا جواب دینے والے کیلئے دعا	517
قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا	511	ادائے قرض کی دعا	517
بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دُعا	511	غیبت سے بچنے کی دعا	518
بیت الخلا سے باہر آنے کے بعد کی دعا	512	دودھ پینے کے بعد کی دعا	518
شیطان سے بچنے کا عمل	512	سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعا	518
لباس پہنتے وقت کی دعا	512	سواری پر اطمینان سے بیٹھ جانے پر دُعا	519
سرمہ لگاتے وقت کی دعا	513	گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا	519
مسلمان کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دعا	513	گھر سے نکلتے وقت کی دعا	519
عطر لگا کر دینے کی دعا	513	سوتے وقت کی دعا	519
آبِ زم زم پیتے وقت کی دعا	513	نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی دعا	520
مسجد میں داخل ہونے کی دعا	513	جل جانے پر پڑھنے کی دعا	520
مسجد سے نکلتے وقت کی دعا	514	سانپ، بچھو وغیرہ موذیات سے پناہ کی دعا	520
مجلس کے اختتام پر پڑھنے والی دعا	514	سخت خطرے کے وقت کی دُعا	521
بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا	514	عیادت کرتے وقت کی دُعا	521
بازار میں نقصان نہ ہو بلکہ فائدہ ہو	515	وسعتِ رزق	521
کھانے سے پہلے کی دعا	516	بالغ مرد و عورت کے جنازہ کی دعا	521
کھانے کے بعد کی دعا	516	نابالغ لڑکے کے جنازہ کی دعا	522

نابالغ لڑکی کے جنازہ کی دعا	522	راہِ خدا میں سفر کرنے کا ثواب	573
ایمانِ مُفَصَّل	523	قافلے میں چلو (اشعار)	578
ایمانِ مُجْمَل	523	سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب	580
شُش کلمے	523	سوتے وقت سرمہ لگانا سنت ہے	580
اوّل کلمہ طیب	523	سرمہ اثمد بہتر ہے	581
دوسرا کلمہ شہادت	524	سرمہ لگانے کا طریقہ	582
تیسرا کلمہ تمجید	524	سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول	583
چوتھا کلمہ توحید	524	چھینکنے کی سنتیں اور آداب	585
پانچواں کلمہ استغفار	525	چھینکنے کے آداب کے 17 مَدَنی پھول	586
چھٹا کلمہ ردِّ کفر	525	ناخن، حجامت، موئے بغل وغیرہ سے متعلق سنتیں اور آداب	589
سنتیں اور آداب	527		
سلام کرنے کی سنتیں اور آداب	527	ناخن کاٹنے کے 9 مَدَنی پھول	593
سلام کے 11 مَدَنی پھول	539	زُلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب	596
مصافحہ اور معانقہ کی سنتیں اور آداب	542	زُلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کے 22 مَدَنی پھول	598
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرکارِ مدینہ ﷺ کے مقدس ہاتھ پاؤں چومتے تھے	546	تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب	603
ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول	549		
بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب	552	تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے 19 مَدَنی پھول	603
بات چیت کرنے کے 12 مَدَنی پھول	554		
گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب	557	زینت کی سنتیں اور آداب	609
گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول	565	خوشبو لگانا سنت ہے	613
سفر کی سنتیں اور آداب	568	خوشبو کا تحفہ رد نہ کریں	615

خوشبو لگانے کی 47 نیتیں	619	مسواک کے 20 مدنی پھول	653
کھانے کی سنتیں اور آداب	621	قبرستان کی حاضری کے 16 مدنی پھول	656
کھانے کی "40" نیتیں	626	استنجا کا طریقہ اور آداب	660
پانی پینے کی سنتیں اور آداب	628	آبِ زم زم سے استنجا کرنا کیسا؟	662
پانی پینے کی "15" نیتیں	629	استنجا خانے کا رُخ دُرست رکھئے	663
چائے پینے کی "6" نیتیں	629	استنجا کے بعد قدم دھو لیجئے	663
پانی پینے کے 12 مدنی پھول	630	بل میں پیشاب کرنا	663
چلنے کی سنتیں اور آداب	632	حمام میں پیشاب کرنا	663
چلنے کے 15 مدنی پھول	633	استنجا کے ڈھیلوں کے اَحکام	664
بیٹھنے کی سنتیں اور آداب	637	مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب	667
لباس پہننے کے آداب	640	مہمان باعثِ خیر و برکت ہے	668
لباس کے 14 مَدَنی پھول	640	مہمان میزبان کے گناہ معاف ہونے کا سبب ہوتا ہے	668
مَدَنی خلیہ	643		
عمامے کے 17 مَدَنی پھول	644	دس فرشتے سال بھر تک گھر میں رحمت لٹاتے ہیں	668
جوتا پہننے کی سنتیں اور آداب	646		
جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول	647	مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنا سنت ہے	669
سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب	649		
سونے جاگنے کے 15 مَدَنی پھول	650	آہ! مدنی قافلہ اب جا رہا ہے لوٹ کر	670

تعلیمِ قرآن کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم میں بہتر وہ شخص ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(صحیح البخاری ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷) (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۴۸)

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 208 کُتُب ورسائل مع عنقریب آنے والی 18 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتُب اعلیٰ حضرت﴾

اردو کُتُب:

01.....راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (زَادُ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

02.....کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (بَحْثُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قَرَاطِيْسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات:199)

03.....فضائلِ دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَ ذَيْلِ الْمِدْغَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:326)

04.....عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْجِيْدِ) (کل صفحات:55)

05.....والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) (کل صفحات:125)

06.....الملفوظ المعروف بہ "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" (مکمل چار حصے) (کل صفحات:581)

07.....شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَّعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

08.....ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَانْبُوْعَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات:60)

09.....معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

10.....اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات:100)

11.....حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَلْعَجَبُ الْاُمْدَاد) (کل صفحات:47)

12.....ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال) (کل صفحات:63)

13.....اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات:31)

14.....ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

15.....اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة (کل صفحات:46)

عربی کُتُب:

16,17,18,19,20.....جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَار (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات:570، 672، 713، 650، 483)

21 ..... اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضَوِي عَلٰى صَحِيْحِ الْبُخَارِي (کل صفحات:458)

22 ..... كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم (کل صفحات:74) 23 ..... اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)

24 ..... اَلْاُمْزِمَةُ الْفَمَرِيَّة (کل صفحات:93) 25 ..... اَلْفَصْلُ الْمَوْهِبِي (کل صفحات:46)

26 ..... تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان (کل صفحات:77) 27 ..... اَجْلَى الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

28 ..... اِقَامَةُ الْقِيَامَة (کل صفحات:60)

عنقریب آنے والی کُتُب

01 ..... بہارِ شریعت جلد ۵، ۶، ۷

﴿شعبہ تراجم کُتُب﴾

01 ..... اللہ والوں کی باتیں (جلد اول) (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء) (کل صفحات:685)

02 ..... مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاهِرُ فِيْ حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر) (کل صفحات:112)

03 ..... سایۂ عرش کس کس کو ملے گا..؟ (تَمْهِيْدُ الْفَرْشِ فِي الْحِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش) (کل صفحات:28)

04 ..... نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:142)

05 ..... نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (اَلْمَوَاعِظُ فِي الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّة) (کل صفحات:54)

06 ..... جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَنْجَحُ الرَّابِحُ فِيْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح) (کل صفحات:743)

07 ..... امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی وصیتیں (وَصَايَا اِمَامِ اَعْظَمِ عَلَيْهِ الرَّحْمَة) (کل صفحات:46)

08 ..... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (اَلزَّوَاجِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْكَبَائِر) (کل صفحات:853)

09 ..... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد دوم) (اَلزَّوَاجِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْكَبَائِر) (کل صفحات:1012)

10 ..... نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَر) (کل صفحات:98)

11 ..... فیضانِ مزاراتِ اولیاء (كَشْفُ النُّوْرِ عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر) (کل صفحات:144)

12 ..... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّهْدُ وَقِصَرُ الْاَمَل) (کل صفحات:85)

13 ..... رہنمائے علم (تَعْلِيْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيْقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)

14 ..... عُيُوْنُ الْحِكَايَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات:412)

15 ..... عُيُوْنُ الْحِكَايَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)

16 ..... احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْيَاء) (کل صفحات:641)

17.....حکایتیں اور نصیحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق) (کل صفحات:649)

18.....اچھے برے عمل (رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ) (کل صفحات:122)

19.....شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ) (کل صفحات:122)

20.....حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:102)

21.....آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوْع) (کل صفحات:300)

22.....آدابِ دین (اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن) (کل صفحات:63)

23.....شاہراہ اولیا (مِنْہَاجُ الْعَارِفِیْن) (کل صفحات:36)

24.....بچے کو نصیحت (اَیُّہَا الْوَلَد) (کل صفحات:64) 24.....اَلدَّعْوَۃ اِلَی الْفِکْر (کل صفحات:148)

25.....اصلاحِ اعمال جلد اول (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ شَرْحُ طَرِیْقَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ) (کل صفحات:866)

26.....عاشقانِ حدیث کی حکایات (اَلرِّحْلَۃ فِی طَلَبِ الْحَدِیْث) (کل صفحات:105)

عنقریب آنے والی کُتُب

01.....قوت القلوب جلد اول 02.....احیاء العلوم جلد اول 03.....اللہ والوں کی باتیں جلد دوم

﴿شعبہ درسی کُتُب﴾

01.....مراح الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح (کل صفحات:241)

02.....الاربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ (کل صفحات:155)

03.....اتقان الفراسۃ شرح دیوان الحماسۃ (کل صفحات:325)

04.....اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:299)

05.....نور الایضاح مع حاشیۃ النور والضیاء (کل صفحات:392)

06.....شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد (کل صفحات:384)

07.....الفرح الکامل علی شرح مئۃ عامل (کل صفحات:158)

08.....عنایۃ النحو فی شرح ہدایۃ النحو (کل صفحات:280)

09.....صرف بہائی مع حاشیۃ صرف بنائی (کل صفحات:55)

10.....دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ (کل صفحات:241)

11---مقدمة الشيخ مع التحفة المرضية (کل صفحات:119)

12---نزهة النظر شرح نخبة الفكر (کل صفحات:175)

13---نحو میر مع حاشیۃ نحو میر (کل صفحات:203)

14---تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات:144) 15---نصاب النحو (کل صفحات:288)

16---نصاب اصولِ حدیث (کل صفحات:95) 17---نصاب التجوید (کل صفحات:79)

18---المحادثة العربية (کل صفحات:101) 19---تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)

20---خاصیات ابواب (کل صفحات:141) 21---شرح مئة عامل (کل صفحات:44)

22---نصاب الصرف (کل صفحات:343) 23---نصاب المنطق (کل صفحات:168)

24---انوار الحدیث (کل صفحات:466)

عنقریب آنے والی کُتُب

01---انوار الحرمین حاشیۃ جلالین (جلد ۱)

﴿شعبہ تخریج﴾

01---صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عشقِ رسول (کل صفحات:274)

02---بہارِ شریعت، جلد اوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات:1360)

03---بہارِ شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات:1304)

04---اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن (کل صفحات:59)

05---عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)

06---گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات:244)

07---بہارِ شریعت (سولہواں حصہ، کل صفحات 312) 08---تحقیقات (کل صفحات:142)

09---اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56) 10---جنتی زیور (کل صفحات:679)

11---بہارِ شریعت حصہ ۱۵ (کل صفحات:219) 12---علم القرآن (کل صفحات:244)

13---بہارِ شریعت حصہ ۱۴ (کل صفحات:243) 14---سوانح کربلا (کل صفحات:192)

15---بہارِ شریعت حصہ ۱۳ (کل صفحات:201) 16---اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)

17---بہارِ شریعت حصہ ۸ (کل صفحات:206) 18---کتاب العقائد (کل صفحات:64)

19.....بہارِ شریعت حصہ ۷ (کل صفحات:133)
20.....منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)
21.....بہارِ شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات:169)
22.....اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
23.....بہارِ شریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات:222)
24.....آئینہ قیامت (کل صفحات:108)
25.....بہارِ شریعت حصہ ۹ (کل صفحات:218)
26تا32.....فتاویٰ اہل سنت (سات حصے)
33.....بہارِ شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات:260)
34.....حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)
35.....بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
36.....جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
37.....کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)
38.....اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
39.....سیرتِ مصطفیٰ (کل صفحات:875)
40.....آئینہ عبرت (کل صفحات:133)
41.....بہارِ شریعت جلد سوم (3) (کل صفحات : 1332)

عنقریب آنے والی کُتُب

01.....مدنی گلدستہ

﴿ شعبہ اِصلاحی کُتُب ﴾

01.....غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات (کل صفحات:106) 02.....تکبر (کل صفحات:97)
03.....40 فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم (کل صفحات:87) 04.....بدگمانی (کل صفحات:57)
05.....رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255) 06.....نور کا کھلونا (کل صفحات:32)
07.....اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49) 08.....فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
09.....امتحان کی تیاری کیسے کریں؟! (کل صفحات:32) 10.....ریاکاری (کل صفحات:170)
11.....تومہ چنات اور امیر اہلسنت (کل صفحات:262) 12.....عشر کے احکام (کل صفحات:48)
13.....توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات:124) 14.....فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)
15.....احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66) 16.....تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
17.....کامیاب طالبِ علم کون؟ (کل صفحات:63) 18.....ٹی وی اور ٹی وی (کل صفحات:32)
19.....طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30) 20.....مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
21.....فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120) 22.....شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)
23.....نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39) 24.....خوفِ خدا (کل صفحات:160)

25.....تعارف امیر اہلسنّت (کل صفحات:100) 26.....انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
27.....آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62) 28.....نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:725)
29.....فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325) 30.....ضیائے صدقات (کل صفحات:408)
31.....جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152) 32.....کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)
33.....تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33) 34.....قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات:115)

عنقریب آنے والی کُتُب

01.....قسم کے احکام 02.....حسد 03.....جلد بازی
04.....فیضانِ دعا (غار کے قیدی) 05.....بخل 06.....فیضانِ اسلامی

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

01.....سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات:49)
02.....مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:48)
03.....اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات:32)
04.....25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات:33)
05.....دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
06.....وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)
07.....تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط سوم (سنّتِ نکاح) (کل صفحات:86)
08.....آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)
09.....بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48) 10.....قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
11.....پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48) 12.....گونگا مبلغ (کل صفحات:55)
13.....دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220) 14.....گمشدہ دولہا (کل صفحات:33)
15.....میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33) 16.....جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)
17.....تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط (2) (کل صفحات:48) 18.....غافل درزی (کل صفحات:36)
19.....مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33) 20.....مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)

21 ..... تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط (1) (کل صفحات: 49) 22 ..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)
23 ..... تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط 4) (کل صفحات: 49) 24 ..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)
25 ..... چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات: 32) 26 ..... بدنصیب دولہا (کل صفحات: 32)
27 ..... معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32) 28 ..... بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)
29 ..... عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات: 24) 30 ..... ہیرو بچی کی توبہ (کل صفحات: 32)
31 ..... نومسلم کی دردبھری داستان (کل صفحات: 32) 32 ..... مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32)
33 ..... خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات: 32) 34 ..... فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات: 32)
35 ..... ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات: 32) 36 ..... قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
37 ..... فیضانِ امیر اہلسنّت (کل صفحات: 101) 38 ..... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32)
39 ..... ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات: 32) 40 ..... کرسچین کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 32)
41 ..... صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ (کل صفحات: 33) 42 ..... کرسچین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)
43 ..... میوزکل شو کا متوالا (کل صفحات: 32) 44 ..... نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات: 32)
45 ..... آنکھوں کا تارا (کل صفحات: 32) 46 ..... ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات: 32)
47 ..... بابرکت روٹی (کل صفحات: 32) 48 ..... اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات: 32)
49 ..... میں نیک کیسے بنا (کل صفحات: 32) 50 ..... شرابی مؤذن کیسے بنا (کل صفحات: 32)
51 ..... بدکردار کی توبہ (کل صفحات: 32) 52 ..... خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات: 32)
53 ..... ناکام عاشق (کل صفحات: 32) 54 ..... نادان عاشق (کل صفحات: 32)
55 ..... چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات: 32)

عنقریب آنے والی کُتُب

01 ..... اجنبی کا تحفہ 02 ..... جیل کا گویا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

''دنیا بھر میں ہوجائے اے کاش! دھوم دھام
امیرِ اہلسنّت کے مدنی انعامات ہوں خوب عام''

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مجلس مدنی انعامات سے متعلق 92 مدنی پھول

﴿مدنی انعامات﴾ ﴿22 مدنی پھول﴾

{1} مجھے مدنی انعامات سے بے حد پیار ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۹ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۷)

{2} اگر کوئی صحیح معنوں میں مدنی انعامات پر عمل کرے تو وہ نیک و پرہیزگار بن جائے گا۔ (مدنی مذاکرہ، ۹ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۳) (آف ایئر)

{3} مدنی انعامات، جنت میں جانے کا فارمولا ہے، ان پر عمل کرنے والے کا کردار ستھرا ہوجائے گا اور وہ نمازی و پرہیزگار بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ (مدنی مذاکرہ، ۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۵)

{4} مدنی انعامات، روحانیت پانے کا نسخہ ہیں، ان پر عمل کرنے سے خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ حاصل ہوتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۲)

{5} مدنی انعامات کا حقیقی عامل، ہزاروں لاکھوں میں پہنچانا جاتا ہے، کیونکہ وہ نکھرا نکھرا نظر آتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ربیع الاول ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۴)

{6} مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزاریں۔ (مدنی مذاکرہ، ۹ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ)

{7}مدنی انعامات کے بغیر آدمی ادھورا ہے۔(مدنی مذاکرہ،۷محرم الحرام ۱۴۳۶ھ،مدنی پھول نمبر۱۶)

{8}مدنی انعامات پر عمل کرتے رہیں۔ (مدنی مذاکرہ،۲۸رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ)

{9}۱۲ماہ سفر کیئے ہوئے طالب علم کا اوڑھنا بچھونا مدنی انعامات کے مطابق ہو۔

(مدنی مذاکرہ،۳۰شوال المکرم ۱۴۳۵ھ،مدنی پھول نمبر۴۲)(آف ایئر)

{10}بڑی بڑی باتیں کرنے کی بجائے آپ دعوت اسلامی میں عملی طور پر آ کے دیکھیں،مدنی انعامات اپنا کر دیکھیں۔ (مدنی مذاکرہ،۱۶رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ)

{11}جو مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں وہ بہترین مسلمان ہیں۔

(مدنی مذاکرہ،۱۷رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ)

{12}مدنی انعامات نہ صحت تباہ کرتے ہیں،نہ آخرت۔

(مدنی مذاکرہ،۲۳رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ)

{13}جو سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرنے والا ہوگا اس کا گھرامن کا گہوارہ بن جائے گا۔ (مدنی مذاکرہ،۲۴رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ)

{14}حرمین طیبین میں بھی اپنے اوقات حتی الامکان مدنی انعامات کے مطابق گزاریئے۔ (مدنی مذاکرہ،۲۱ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ،مدنی پھول نمبر۶)

{15}اگر آپ مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزاریں گے تو معاشرے میں اچھے مسلمان بن کر اُبھریں گے۔اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(مدنی مذاکرہ،۹صفر المظفر ۱۴۳۷ھ،مدنی پھول نمبر۱)

{16} مدنی انعامات پر عمل کرنا، اسلامی زندگی گزارنے کا بہترین فارمولا اور نسخہ ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۳ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ، مدنی پھول نمبر ۷)

{17} اگر سدھرنا چاہتے ہیں تو مدنی انعامات کو تھام لیجئے۔

(مدنی مذاکرہ، ۲۲ صفر المظفر ۱۴۳۷ھ، مدنی پھول نمبر ۹)

{18} اسلامی زندگی کیسے گزارنی ہے؟ اس کی معلومات کے لیے مدنی انعامات کا رسالہ پڑھئے اور اس کے مطابق زندگی گزاریئے۔

(مدنی مذاکرہ، ۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ، مدنی پھول نمبر ۳)

{19} اگر آپ نیک بننا چاہتے ہیں تو مدنی انعامات پر عمل کیجئے۔

(مدنی مذاکرہ، ۴ رمضان ۱۴۳۷ھ)

{20} جو اخلاص کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل کرے گا وہ باعمل بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (مدنی مذاکرہ، ۲۶ رمضان ۱۴۳۷ھ)

{21} مدنی انعامات نیک بننے کا بہترین نسخہ ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۶ رمضان ۱۴۳۷ھ)

{22} مدنی انعامات ہماری نفسیات کے مطابق ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، ۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۷ھ، مدنی پھول نمبر ۱۳)

﴿فکر مدینہ﴾ ﴿4 مدنی پھول﴾

{23} جو روزانہ فکر مدینہ کر کے چاند رات یا یکم تاریخ کو مدنی انعامات کا رسالہ جمع کروا دے، تو میرا جی چاہتا ہے کہ میں اسے ''چل مدینہ'' کر دوں۔

(مدنی مذاکرہ، ۲ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۲)

{24}ہر روز فکرِ مدینہ کر کے ہر مہینے اپنے ذمہ دار کو مدنی انعامات کا رسالہ جمع کروایئے،اس سے استقامت ملے گی۔اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

(مدنی مذاکرہ،۱۲ربیع الاول ۱۴۳۶ھ،مدنی پھول نمبر۳)

{25}ہر روز فکرِ مدینہ کر کے مدنی انعامات کے رسالے کے خانے پُر کریں اور ذمہ دار کو ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو جمع کروادیں۔۱۰تاریخ کا انتظار نہ کریں۔

(مدنی مذاکرہ،۳۰شوال المکرم ۱۴۳۵ھ،مدنی پھول نمبر۱۲)

{26}روزانہ پابندی سے فکرِ مدینہ نہ کرنے والا مکمل دعوتِ اسلامی والا نہیں البتہ آدھا دعوتِ اسلامی والا تسلیم کرلیتا ہوں۔

(مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ،16فروری2005،مدنی پھول۱۳)

﴿زبان کا قفلِ مدینہ﴾ ﴿26مدنی پھول﴾

{27}اگر ہم کماحقہ فضول باتوں سے بچنے میں کامیاب ہوجائیں،تو یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نعمت ہے۔ (مدنی مذاکرہ،۹ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ،مدنی پھول نمبر۲۹)(آف ایئر)

{28}قفلِ مدینہ میں سنجیدہ ہوجائیں،یومِ قفلِ مدینہ پوری زندگی منانا ہے۔

(مدنی مذاکرہ،۸ربیع الاول ۱۴۳۶ھ،مدنی پھول نمبر۹)

{29}اگر فضول باتوں کی عادت ختم ہوجانے تو امن قائم ہوجائے۔

(مدنی مذاکرہ،۱۵محرم الحرام ۱۴۳۶ھ،مدنی پھول نمبر۲۰)(آف ایئر)

{30}خاموش رہنے میں دنیا و آخرت کے فوائد ہیں۔(مدنی مذاکرہ،۷صفر المظفر ۱۴۳۶ھ)

{31} فضول باتوں سے دل سخت ہو جاتا ہے، دل کا سخت ہونا بہت بری بات ہے۔ ایسا شخص اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۷ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ)

{32} کاش! ایسا ہو جائے کہ جب ہم بولنا چاہیں تو تھوڑا سا رُک جائیں، سوچیں پھر بولیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۸ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ)

{33} گناہوں بھری باتوں سے ہر وقت بچنا واجب ہے۔

(مدنی مذاکرہ، ۱ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۱۳)

{34} تمام اسلامی بھائی یوم قفل مدینہ منائیں۔

(مدنی مذاکرہ، ۱۴ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۳۳)

{35} فضول بات کی تعریف یہ ہے کہ ایسی بات جس میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۴ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۲۱)

{36} اللہ عزوجل ہمیں ہر عضو کا قفل مدینہ نصیب فرمائے۔

(مدنی مذاکرہ، ۱۳ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۱۷)

{37} کاش زبان پر حقیقی قفل مدینہ لگ جائے۔

(مدنی مذاکرہ، ۳۰ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۱۱)

{38} ہم نے گناہوں بھری باتوں سے بچانے کے لئے قفل مدینہ کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۰ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۱۴)

{39} زبان، آنکھ کا قفل مدینہ لگانے والے اسلامی بھائی مسکرانے کی عادت بنائیں

تاکہ لوگ آپ کے قریب آئیں۔ (مدنی مذاکرہ، یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۵)

{40} اپنی گفتگو پر غور و فکر کیا کریں کہ میں نے کیا اور کیوں بولا؟

(مدنی مذاکرہ، ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۲) (آف ائیر)

{41} اللہ عزوجل کی رحمت سے قفل مدینہ لگانے والے طلباء پڑھتے بھی ہیں اور مدنی کام بھی کرتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۱)

{42} بہترین گفتگو وہ ہے جو مختصر اور پُر دلیل ہو۔

(مدنی مذاکرہ، ۶ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۴)

{43} لکھ کر گفتگو کرنے کے لیے قفل مدینہ پیڈ اور قلم رکھنے کی حاجت ہوتی ہے، اس لیے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ اپنے کُرتے میں جیب بھی رکھا کریں۔ (مدنی مذاکرہ، ۵ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۵)

{44} اللہ تعالیٰ ہمیں ذکر کرنے والی زبان اور فکر کرنے والی خاموشی عطا فرمائے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۰ شوال المکرم ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۱۱)

{45} 95% گناہ زبان کے غلط استعمال سے ہوتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۱)

{46} غمِ رمضان باقی رکھنا چاہتے ہیں تو فضول نہ بولئے۔

(مدنی مذاکرہ، ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۹)

{47} خاموش طبیعت کی اپنی ہیبت ہوتی ہے، رسالہ ''خاموش شہزادہ'' کا مطالعہ

فرمائیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۳ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۱۴)

{48} اللہ کرے ہم بولنے سے پہلے تولنے کی عادت بنائیں۔

(مدنی مذاکرہ، ۲۸ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۱۶)

{49} تمام مسلمان فضول باتوں اور گناہوں سے بچیں تو عالم اسلام میں امن آجائے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱ محرم ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۱۴)

{50} جو کم بولتا ہے، اسے مطالعہ کا وقت زیادہ ملتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، یکم ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۱۴)

{51} مسجد میں بھی زبان کا قفلِ مدینہ نہیں لگائیں گے تو کہاں لگائیں گے۔

(مدنی مذاکرہ، ۱۱ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۸)

{52} زبان کا قفل مدینہ دعوت اسلامی کی اصطلاح ضرور ہے مگر خاموش رہنے کی تلقین تو احادیث مبارکہ میں بھی موجود ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱ رمضان ۱۴۳۷ھ)

﴿آنکھوں کا قفل مدینہ﴾ ﴿5 مدنی پھول﴾

{53} نگائیں جھکا کر بات کرنے کی عادت اپنے اوپر نافذ کرلیں اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ لطف آئے گا۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۵ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۲) (آنکھ کا بیر)

{54} بدنگائی اور فضول نگائی سے بچنے کے لئے درس و بیان کرتے ہوئے نگائے نیچی رکھنے کی مشق کریں۔ یاد رکھیں! قیامت کے روز فضول نظری کا بھی حساب ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۹ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۷)

{55} نگاہوں کی حفاظت کے لئے کوشش تیز تر کردیں۔

(مدنی مذاکرہ، ۱۸ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۹)

{56} نیچی نظر رکھنے میں دنیا و آخرت کے فوائد ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ)

{57} کم گو اور نیچی نظر رکھنے والے سنتوں کے پیکر اسلامی بھائی مجھے اچھے لگتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۴ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۲۷) (آف ایئر)

﴿پیٹ کا قفل مدینہ﴾ ﴿4 مدنی پھول﴾

{58} کم کھانے کی تحریک کو سارا سال زندہ رکھنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل

(مدنی مذاکرہ، ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ)

{59} روٹی کم کھانے کی تحریک میں آدھی روٹی کھانے والے ممتاز، پون روٹی والے بہتر اور پوری روٹی والے مناسب درجے والے ہیں۔ روٹی سے مراد "نارمل روٹی" ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۳ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۷)

{60} اللّٰہ عزوجل کی رضا کے لیے کم کھانا عبادت ہے۔

(مدنی مذاکرہ، ۳ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۸)

{61} مٹی کے برتن میں کھانا ثواب کا کام ہے۔

(مدنی مذاکرہ، ۲۴ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۸)

﴿مستقل قفل مدینہ﴾ ﴿2 مدنی پھول﴾

{62} مستقل قفل مدینہ لگانے سے سکون قلب نصیب ہوگا۔

(مدنی مذاکرہ، ۳۰ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۱۵)

{63} مستقل قفل مدینہ پر خصوصی توجہ دیں۔ مستقل قفل مدینہ والوں میں اپنا نام لکھوا دیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل اس سے استقامت ملے گی۔

(مدنی مذاکرہ، ۳۰ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۱۳)

﴿نفل روزوں کی مدنی تحریک﴾ ﴿4 مدنی پھول﴾

{64} روزے کی روح تقویٰ ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۲)

{65} روزہ بہت بڑی نعمت ہے، اس کا ثواب بلاحساب ہے۔

(مدنی مذاکرہ، ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۳)

{66} روزہ تحریک پمفلٹ شائع ہوگیا ہے، اسے اپنی ڈائری میں چسپاں کرلیں اور اس کی مدد سے اسلامی بھائیوں کو نفلی روزہ تحریک میں شامل ہونے کی ترغیب دلائیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۱ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول ۵)

{67} نفل عربی لفظ ہے، جب کہ نفلی اردو، معنی ایک ہی ہیں بہتر ہے نفلی کی بجائے نفل کہا جائے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۳ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۱۳)

﴿ہفتہ وار اجتماع رات اعتکاف﴾ ﴿3 مدنی پھول﴾

{68} تمام ذمہ داران ہفتہ وار اجتماع میں جمعرات مغرب تا جمعہ اشراق و چاشت، شرکت کو لازماً اپنا معمول بنالیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۳ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۱۰)

{69} ہفتہ وار اجتماع کے بعد مدنی حلقوں میں شرکت اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہوکر جلد سو جایئے، تاکہ نماز تہجد کے لئے اٹھنے میں سہولت ہو۔

(مدنی مذاکرہ، ۲۳ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۱۱)

{70} سب اسلامی بھائی ہفتہ وار اجتماع کے بعد رات اعتکاف کی ترکیب فرمایا کریں۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۰ ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول ۹) (آف ایئر)

﴿مدنی حلیہ﴾ ﴿6 مدنی پھول﴾

{71} مجھے سفید کپڑے کی ٹوپی (جو سر پر چپکی ہوئی ہو) پسند ہے۔

(مدنی مذاکرہ، ۱۹ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۱۱) (آف ایئر)

{72} سفید چادر اوڑھنے سے چونکہ چہرے پر جاذبیت و خوبصورتی کے آثار بڑھنے اور زینت حاصل ہوتی ہے، لہٰذا اس نیت سے چادر اوڑھیں کہ نماز کے لئے زینت حاصل کرتا ہوں۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۶ ذوالحجہ الحرام ۱۴۳۵ھ، مدنی پھول نمبر ۱۰)

{73} جو عمامہ شریف پر سفید چادر اوڑھتا ہے میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔

(مدنی مذاکرہ، ۲۴ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۸)

{74} اپنی جیب میں پلاسٹک کی تھیلی (شاپر وغیرہ) رکھیں، مسجد میں تنکا، بال وغیرہ دیکھیں تو اُٹھا کر اس میں ڈال دیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۴)

{75} سر بند سنت ہے، اللہ عزوجل کے نیک بندے (مدنی انعامات پر عمل کرنے والے) اسے استعمال کرتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۵ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۱)

{76} عمامے پر سفید چادر اور پردے میں پردے والی چادر ڈالنا، مجھے اچھا لگتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۵ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ، مدنی پھول نمبر ۸)

﴿مجلس مدنی انعامات﴾ ﴿4 مدنی پھول﴾

{77} سالانہ مدنی انعام "ایک ماہ کا مدنی قافلہ" میں ۱۲ روزہ مدنی کورس شامل کر دیا گیا ہے، ایک ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول پہلے یہ

کورس کریں گے، پھر سنتوں کی دھومیں مچانے کے لئے بقیہ ایام، مدنی قافلے میں گزاریں گے۔ (مدنی مذاکرہ، ۶ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۱۷) (آف ایئر)

{78} حاجی زم زم عطاری رحمہ اللہ علیہ میرے قریب ترین رفقاء میں سے تھے اور مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۳ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۸)

{79} الحمد اللہ عزوجل مجلس مدنی انعامات سر بند کی سنت عام کرنے میں مصروف عمل ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۹)

{80} مجلس مدنی انعامات نے طے کیا ہے کہ مدنی چینل پر سورۂ ملک سن لی تو مدنی انعام نمبر 3 کے ایک حصے پر عمل مانا جائے گا۔

(مدنی مذاکرہ، ۲۴ جمادی الاخری ۱۴۳۷ھ، مدنی پھول نمبر ۱۱)

﴿نیتیں﴾ ﴿4 مدنی پھول﴾

{81} ہمارے ہزاروں اچھے کام، ثواب کی نیت نہ کرنے کی وجہ سے محض مباح ہوتے ہیں (یعنی وہ کار ثواب نہیں بنتے)۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۵ جمادی الآخر ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۲)

{82} عام طور پر نیتیں کرنے کا ذہن نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ، ۱۰ شوال المکرم ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۳)

{83} مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ ''ثواب بڑھانے کے نسخے'' بار بار پڑھئے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۰ شوال المکرم ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۱۸)

{84} بغیر نیت کے ثواب نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۸)

﴿متفرق مدنی انعامات﴾ ﴿8 مدنی پھول﴾

{85} احیاء العلوم انسان بنانے والی کتاب ہے۔

(مدنی مذاکرہ، ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۱۵) (آف ایئر)

{86} تہجد پڑھنے سے چہرے پر ایسی نورانیت آتی ہے جو قبر میں بھی ساتھ رہے گی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (مدنی مذاکرہ، ۷ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۱)

{87} اذان کا احترام کرتے ہوئے گفتگو موقوف کر دینا چاہیے۔

(مدنی مذاکرہ، ۷ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۱)

{88} گھور کر دیکھنا، بے موقع مسکرانا، طنز کرنا، مذاق اڑانا، دل آزاری کا باعث ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول ۴)

{89} یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو روزانہ دو درس دیں یا سنیں وہ مرنے سے پہلے مدینہ دیکھیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۷ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ مدنی پھول نمبر 24) (آف ایئر)

{90} میرا جی چاہتا ہے کہ ہر شے کا رخ قبلے کی طرف کیا کروں۔

(مدنی مذاکرہ، یکم ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، مدنی پھول نمبر ۱۸)

{91} ہر عاشق رسول کو چاہیے کہ مدنی انعام نمبر 23 (کیا آج آپ نے دعوت اسلامی کے مدنی کاموں مثلاً انفرادی کوشش، درس و بیان، مدرسۃ المدینہ بالغان وغیرہ پر کم از کم 2 گھنٹے صرف کیے؟) پر عمل کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے روزانہ 2 گھنٹے ضرور دے۔ (مدنی مذاکرہ، ۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۷ھ، مدنی پھول نمبر ۵)

{92} وہ دعوتِ اسلامی والے جو مدنی انعامات پر عمل کا ذہن رکھتے ہیں وہ قہقہہ نہیں لگاتے۔ کیونکہ قہقہہ لگانا سنت نہیں، البتہ قہقہہ لگانا گناہ بھی نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، ۱ رمضان ۱۴۳۷ھ)

﴿کتب مدنی انعامات﴾

آیئے غور کریں!

کہیں ایسا تو نہیں! کہ ہم جس مقصد کو لے کر اس مَدَنی ماحول کے قریب ہوئے تھے، آج نادانستہ اپنے اس مقصد کو بھولتے جا رہے ہوں۔ کہیں ہمیں **دوبارہ** وابستہ ہونے کی ضرورت تو نہیں؟ کیونکہ وابستہ کہلانا اور ہے اور وابستہ ہونا اور.....

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی یوں کہے کہ **نیکیوں** میں دل نہیں لگتا، نمازوں میں لطف نہیں آتا، **تلاوت** کی طرف دل مائل نہیں ہوتا۔ **سنتوں** پر عمل میں سُستی رہتی ہے۔ نہ **مَدَنی قافلوں** میں سَفَر ہوتا ہے نہ ہی **مدرسے** میں مزہ آتا ہے۔ **نمازِ فجر** کے لیے اُٹھا نہیں جاتا، **اِجتماع** میں بھی زبردستی آتا ہوں، آہ! روحانیت نام کی کوئی شے میں اپنے اندر نہیں پاتا۔ پہلے نیکیوں میں لذّت ملتی تھی اب نہیں ملتی۔ پہلے نعتوں میں خوب روتا تھا مگر اب دل کی سختی کے باعث رونا بھی نہیں آتا..... یا بعض اسلامی بھائیوں کا، مسجد میں مَدَنی سبق نہ لگنے یا **تعداد** کم ہوجانے پر تو دل اُداس ہو مگر نماز میں دل نہ لگنے یا **جماعت** چُھوٹنے پر کم ہونے والی نیکیوں پر کوئی رَنج طاری نہ ہو۔ حلقے میں **بَدْمَزَگی** ہوجانے پر فکرمند ہوں مگر زبان سے **فُضول باتیں** نکلیں یا (مَعاذَ اللہ عزوجل) **بدنگاہی** کی آفت میں جا پڑیں تو فکر تو دُور کی بات **ماتھے پر شِکَن** بھی نہ آئے۔ **مَدَنی کاموں** کی کمی پر رنجیدہ تو ہوں مگر عمل میں **سُستی** سے ہونے والی **بربادی** اور **تباہی** پر دھیان نہ ہو، کوئی ذِمّہ دار **ناراض** ہوجائے تو پریشان ہوں، مگر اللہ عزوجل اور اسکے پیارے محبوب صلی

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ناراضگی کے خوف سے خود کو محروم پائیں تو کہیں ایسا تو نہیں کہ دینی کاموں کی گہما گہمی میں ہم نے مَدَنی ماحول سے وابستگی کے اصل مقصد کو بھلا دیا ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علاقے میں مَدَنی کام کم ہونے کے باعث دل کڑھنا یقیناً سعادت ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ اپنے مَدَنی مقصد کی جانب بھی دھیان رکھنا ضروری ہے، جسے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے ایک جملے میں سمو دیا ہے (یعنی) **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** (اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل)

ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ نیک بنانے کا جذبہ تو برقرار رہے، مگر نیک بننے کا جذبہ کم ہو جائے۔ (جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص ۲۳)

ہر ایک کے لئے عمل کرنا آسان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کے پاس کوئی دینی منصب ہو یا نہ ہو، آپ نے داڑھی، عمامہ اور مَدَنی لباس اپنایا ہو یا نہیں یا آج پہلی مرتبہ ہی **"اِن مَدَنی انعامات"** کے ذریعے **"دعوتِ اسلامی"** کے مَدَنی ماحول سے متعارف ہو رہے ہوں آپ بھی **"مَدَنی انعامات"** کے مطابق آسانی سے عمل کر سکتے ہیں، یاد رکھیے، ہم کتنے بھی مصروف ہوں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل **"مَدَنی انعامات"** کے مطابق عمل کرنے سے نہ ہمارے دنیوی کام کاج متاثر ہوں گے نہ

ہی **تعلیم** میں حرج ہوگا اور نہ ہی ہمارے گھر بار اور **کاروبار** کے معاملات میں رکاوٹیں ہوں گی بلکہ رکاوٹیں دور ہوں گی، کیونکہ ''**مَدَنی انعامات**'' کے مطابق عمل کرنے والوں کو **امیرِ اہلِ سنّت** دامت برکاتہم العالیہ اس طرح اپنی دعاؤں سے نواز رہے ہیں:

دعائے عطار: اللہ عزوجل آپ کو مدینہ منورہ کے سدا بہار پھولوں کی طرح مسکراتا رکھے کبھی بھی آپ کی خوشیاں ختم نہ ہوں، حیات و ممات (موت)، برزخ و سکرات (حالتِ نزع) اور قیامت کے جاں سوز لمحات میں ہر جگہ مَسَرَّتیں اور شادمانیاں نصیب ہوں، اللہ عزوجل آپ کی اور تمام قبیلے کی مغفرت کرے، جنّتُ الفِردوس میں آپ کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جوار عطا فرمائے۔ (امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کا ''**مَدَنی انعامات**'' پر عمل ہے تو دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو جاتا ہے۔ یا سنتا ہوں کہ فلاں نے زبان اور آنکھوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا ''قفلِ مدینہ'' لگایا ہے تو عجیب کیف و سُرور حاصل ہوتا ہے۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی دعا اور آپ کی ترغیب کا انداز دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ دنیا اور **آخرت** کی **بہتری** کے خواہش مند ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان **مَدَنی انعامات** پر عمل کرنے والا بن جائے۔ (جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ ص ۳۲)

مدنی انعامات پر عمل کرنے کا فرضی و مختصر جدول

﴿صبح دو گھنٹے کا جدول﴾

فجر کا وقت شروع ہونے سے قبل 20 منٹ پہلے بیدار ہو جایئے۔ اگر وقت فجر 5 بجے شروع ہو رہا ہے تو آپ 4:40 پر بیدار ہو جایئے۔

5:00تا4:40	(1) اچھی اچھی نیتیں (20) تحیۃ الوضو (19) تہجد (39) باوضو
5:05تا5:00	(5) اوراد و وظائف
5:17تا5:05	(14) ۱۲ منٹ مطالعہ
5:30تا5:17	(4) اذان کا جواب (27) قبلہ رخ (39) باوضو
5:35تا5:30	(35) صدائے مدینہ (36) نگاہ جھکا کر چلنا
5:40تا5:35	(18) سنتیں قبلیہ
6:00تا5:40	(2) باجماعت نماز (3) نماز کے بعد کے وظائف (44) دعا (6) سلام (9) سلام کا جواب
6:20تا6:00	(21) تین آیات (14) 4 صفحات
6:30تا6:20	(5) 313 بار درود پاک
6:40تا6:30	(19) اشراق و چاشت

یوں آپ کا 17 مدنی انعامات پر عمل ہو جائے گا۔

﴿مغرب کی نماز کے بعد جدول﴾ اگر مغرب کی نماز 6 بجے ہے۔

6:15تا6:00	(2)نماز باجماعت (18)نوافل بعدیہ
6:30تا6:15	(19)اوابین (3)سورۃ الملک (12)مدنی درس
6:35تا6:30	(15)فکر مدینہ
7:48تا6:35	(47)مدنی چینل (11)مٹی کے برتن، پیپے کا قفل مدینہ

یوں آپ کا 21 مدنی انعامات پر عمل ہو جائے گا۔

﴿عشاء کی نماز سے 2 گھنٹے کا جدول﴾

8:00تا7:48	(4)اذان کا جواب (18)سنتیں قبلیہ
8:25تا8:00	(2)نماز باجماعت (18)بعد نوافل
9:06تا8:25	(13)مدرسۃ المدینہ برائے بالغان
9:20تا9:06	(22)دو پہر انفرادی کوشش (40)نگاہ گاڑے بغیر گفتگو (10)اصلاحات کا استعمال
9:40تا9:20	(12)گھر میں مدنی درس (16)صلوۃ التوبہ (23)دو گھنٹے مدنی کام
9:50تا9:40	(17)سنت بکس، چٹائی آرام

یوں آپ کا 29 مدنی انعامات پر عمل ہو جائے گا۔

وہ مدنی انعامات جن کو آپ اپنی عادات میں شامل فرمالیجئے:

☆(7)گھر میں آپ، جی کہ کر گفتگو ☆(8)اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل کا استعمال ☆(24)شوریٰ، جو آپ کے نگران ہیں ان کی اطاعت ☆(25)دوسروں

سے چیزیں مانگنے سے بچنا☆(26) تنظیمی طور پر مسئلہ حل☆(28) غصہ کا علاج ☆(29) فضول سوالات سے بچنا☆(30) نامحرم سے شرعی پردہ☆(31) فلمیں ڈراموں سے بچنا☆(32) گھر میں مدنی ماحول کی ترکیب☆(33) تہمت، گالی گلوچ سے بچنا ☆(34) بات کاٹنے سے بچنا ☆(37) گھروں میں جھانکنے سے بچنا☆(38) جھوٹ، غیبت سے بچنا☆(41) قرض کی وقت پر ادائیگی☆(42) عیوب کی پردہ پوشی☆(43) یکساں تعلقات☆(45) ریاکاری سے بچنا☆(48) مذاق مسخری سے بچنا☆(49) فضول گفتگو پر نادم ہو کر درود پاک پڑھنا☆(50) مدنی حلیہ اپنانا یوں آپ کا 50 مدنی انعامات پر با آسانی عمل ہو سکتا ہے۔ ﴿مکتب مدنی انعامات﴾

مدنی انعامات پر عمل کرنے کا فرضی و مختصر جدول

﴿ہفتہ وار مدنی انعامات﴾

(جمعرات کی مغرب سے لے کر پیر کی مغرب تک کا جدول)

جمعرات	(51) ہفتہ وار اجتماع، رات اعتکاف (52) چار پر انفرادی کوشش
جمعہ	(53) عیادت (بعد عشاء 12 منٹ)
ہفتہ	(56) مسجد اجتماع یا مدنی مذاکرہ (بعد عشاء)
اتوار	(54) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت (بعد عصر تا مغرب)، (55) جو آتے تھے اب نہیں آتے سے ملاقات (بعد عشاء 26 منٹ)
پیر	(56) مکتوب تحریر و روانہ (عصر تا مغرب)، (58) پیر شریف کا روزہ

﴿ماہانہ مدنی انعامات﴾

(مدنی ماہ کی پہلی تاریخ و پہلی پیر شریف کا جدول)

پہلی تاریخ	(59) مدنی انعامات کا رسالہ جمع (60) 3 دن مدنی قافلہ کی نیت و عمل
پہلی پیر	(60) یوم قتل مدینہ (61) رابطہ اسلامی بھائی مدنی قافلے میں سفر، مدنی انعامات رسالہ جمع (62) امام و موذن پیش 112 روپے (63) دہرائی دعائیں (64) دہرائی آخری دس سورتیں

﴿سالانہ مدنی انعامات﴾

(محرم الحرام تا ذوالحجۃ الحرام کا جدول)

محرم تا ذوالحجۃ الحرام	(70) اگر روزانہ 19 آیات کی تلاوت کی جائے تو یوں سال میں ناظرہ ختم فرمالیں گے۔
محرم تا ربیع الاول (۳ ماہ)	(72) نماز کے احکام و نماز و وضو و غسل درست و دہرائی
ربیع الآخر (ماہ)	(69) بہار شریعت کا مطالعہ
جمادی الاول (ماہ)	(67) ایک ماہ کا مدنی قافلہ
جمادی الآخر (ماہ)	(68) منہاج العابدین مطالعہ
رجب تا شعبان (۲ ماہ)	(71) کفریہ کلمات و چندے کے بارے میں سوال و جواب کا مطالعہ
رمضان تا ذوالحجہ (۴ ماہ)	(66،65) امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے تمام رسائل و پمفلٹ کا مطالعہ

﴿مکتب مدنی انعامات﴾

یومِ قُفلِ مدینہ

فُضول بات کرنے میں گناہ نہیں مگر فُضول بولتے بولتے گناہوں بھری باتوں میں جا پڑنے کا سخت اندیشہ رہتا ہے اس لئے فُضول گوئی سے بچنے کی عادت بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں ہر مہینے کی پہلی پیر شریف (یعنی اتوار مغرب تا پیر مغرب تک) ''یومِ قفلِ مدینہ'' منانے کی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے ترغیب ہے، اس کا لُطف تو وہی سمجھ سکتا ہے جو یہ دن مناتا ہے۔ اس میں **مکتبۃ المدینہ** کا رسالہ ''خاموش شہزادہ'' (48 صفحات) ایک بار پڑھنا یا سننا ہے، اکیلے پڑھئے یا آپس میں تھوڑا تھوڑا پڑھ کر سنا دیجئے، اس طرح خاموشی کا جذبہ ملے گا۔ **یومِ قفلِ مدینہ** میں حتَّی الامکان ضرورت کی بات بھی اشارے سے یا لکھ کر کیجئے۔ ہاں جو اشارے وغیرہ نہ سمجھتا ہو یا جہاں بولنا ضروری ہو وہاں زبان سے بولئے مَثَلاً سلام و جوابِ سلام، چھینک پر حمد یا حمد کرنے والے کا جواب، اسی طرح نیکی کی دعوت دینا وغیرہ وغیرہ۔ جو لوگ اشارے نہیں سمجھتے اُن کے ساتھ ضرورتاً زبان سے بات چیت کیجئے اور یہ مَدَنی پھول تو عمر بھر کیلئے قبول فرمالیجئے کہ جب بھی کام کی بات کرنی ہو کم سے کم الفاظ میں نمٹالی جائے، اتنا زیادہ مت بولئے کہ مُخاطب یعنی جس سے بات کر رہے ہیں وہ بیزار ہو جائے۔ بہر حال ہر اُس انداز سے بچئے جو تنفیرِ عوام (یعنی لوگوں میں نفرت پھیلنے) کا باعث ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بعض ایسے بھی ہیں جو ہر ماہ لگاتار تین دن ''یومِ قفلِ مدینہ'' مناتے ہیں۔ کاش! ہم زندگی بھر روزانہ ہی ''یومِ قفلِ مدینہ'' منانے والے بن جائیں۔ کاش! دل کے مَدَنی گلدستے میں عمر بھر کیلئے یہ مَدَنی پھول سج جائے: ''فُضول گوئی سے بچو تاکہ گناہوں بھری باتوں میں پڑ کر جہنّم میں نہ جا پڑو!'' (نیک بننے کا نسخہ، ص ۹)

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے تمام مَدَنی رسائل

مدنی انعام نمبر 65: کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک مرتبہ (امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے) تمام مَدَنی رسائل (جو آپ کو معلوم ہیں) پڑھ یا سن لئے ہیں؟

1	حسینی دولہا	19	بھیانک اونٹ
2	میں سدھرنا چاہتا ہوں	20	غفلت
3	انمول ہیرے	21	خاموش شہزادہ
4	برے خاتمے کے اسباب	22	قومِ لوط کی تباہ کاریاں
5	غصے کا علاج	23	ابوجہل کی موت
6	باحیا نوجوان	24	نیک بننے کا نسخہ
7	ظلم کا انجام	25	وضو اور سائنس
8	بڈھا پجاری	26	قیامت کے امتحان
9	چار سنسنی خیز خواب	27	قبر کے امتحان
10	ٹی وی کی تباہ کاریاں	28	جوشِ ایمانی
11	گانے باجے کے 35 کفریہ اشعار	29	مردے کے صدمے
12	خودکشی کا علاج	30	پراسرار خزانہ
13	سیاہ فام غلام	31	مردے کی بے بسی
14	کرامات فاروقِ اعظم	32	احترامِ مسلم
15	میٹھے بول	33	کربلا کا خونیں منظر
16	کرامات عثمانِ غنی	34	101 مدنی پھول
17	جنتی محل کا سودا	35	پراسرار بھکاری
18	سگِ مدینہ کہنا کیسا؟	36	عفو و درگزر کی فضیلت

37	قبر کی پہلی رات	57	تلاوت کی فضیلت
38	سمندری گنبد	58	خوفناک جادوگر
39	آقا کا مہینا	59	کفن چوروں کے انکشافات
40	قبر والوں کی 25 حکایات	60	کالے بچھو
41	عاشق اکبر	61	تذکرۂ صدر الشریعہ
42	خزانے کی انبار	62	سیدی قطب مدینہ
43	مدینے کی مچھلی	63	ذکر والی نعت خوانی
44	اشکوں کی برسات	64	163 مدنی پھول
45	نہر کی صدائیں	65	نماز عید کا طریقہ
46	کپڑے پاک کرنے کا طریقہ (ناپاک لباس کا پہن)	66	ضیائے درود و سلام
47	ابلق گھوڑے سوار	67	فاتحہ اور ایصال ثواب کا طریقہ
48	جنات کا بادشاہ	68	مدنی وصیت نامہ
49	سانپ نما جن	69	حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول
50	کھانے کا اسلامی طریقہ	70	نورانی چہرہ
51	وسوسے اور ان کا علاج	71	فیضانِ اذان
52	امام حسین کی کرامات	72	قضا نمازوں کا طریقہ
53	تذکرہ امام احمد رضا	73	نماز جنازہ کا طریقہ
54	بریلی سے مدینہ	74	زخمی سانپ
55	صبح بہاراں	75	فرعون کا خواب
56	کفن کی واپسی	76	بیٹا ہوا یا

77	40 روحانی علاج	94	وضو کا طریقہ
78	غسل کا طریقہ	95	زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی
79	وزن کم کرنے کا طریقہ	96	مچھلی کے عجائبات
80	فیضانِ جمعہ	97	ہاتھوں ہاتھ چوپھی سے صلح کرلی
81	استنجا کا طریقہ	98	میتھی کے 50 مدنی پھول
82	مسجد میں خوشبودار رکھئے	99	ثواب بڑھانے کے نسخے
83	منے کی لاش	100	چڑیا اور اژدھا سانپ
84	پان گٹکا	101	بسنت میلا
85	اخبار کے بارے میں سوال جواب	102	کباب سموسے کے نقصانات
86	کرامات شیرِ خدا	103	بیمار عابد
87	28 کلمات کفر	104	جھوٹا چور
88	نعت خواں اور نذرانہ	105	مینڈک سوار بچھو
89	قسم کے بارے میں مدنی پھول	106	دودھ پیتا مدنی منا
90	عقیقے کے بارے میں سوال جواب	107	گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول
91	بجلی استعمال کرنے کے مدنی پھول	108	تذکرۂ مجدد الف ثانی
92	شیطان کے بعض ہتھیار	109	مسواک شریف کی فضائل
93	بادشاہوں کی بڑیاں		

(اپ ڈیٹ: 20 دسمبر 2016ء)

﴿مکتب مدنی انعامات﴾

اجتماعی فکرِ مدینہ کرنے کا طریقہ

(72 مدنی انعامات)

(۱) کیا آج آپ نے اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (۲) پانچوں نمازیں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ پہلی صف میں باجماعت ادا کیں؟ (۳) ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی، تسبیح فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)، سورۂ اخلاص اور رات میں سورۂ ملک پڑھی؟ (۴) اذان واقامت کا جواب دیا؟ (۵) شجرے کے کچھ نہ کچھ اوراد اور 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (۶) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (۷) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (۸) جائز بات کے ارادے پر اِنْ شَاءَ اللّٰہ، نعمت دیکھ کر مَاشَاءَ اللّٰہ کہا؟ (۹) سلام اور چھینکنے والے کی حمد کہنے پر جواب دیا؟ (۱۰) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں نیز تلفظ کی درستی کی کوشش کی؟ (۱۱) پردے میں پردہ کئے مٹی کے برتن میں بھوک سے کم کھانے کی کوشش کی؟ (۱۲) دو درس دیئے یا سنے؟ (۱۳) مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھایا پڑھایا؟ (۱۴) 12 منٹ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کسی اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے 4 صفحات پڑھے؟ (۱۵) فکرِ مدینہ کی؟ (۱۶) صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟ (۱۷) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (۱۸) سنتِ قبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (۱۹) تہجد، اشراق و چاشت اور اوابین کی نماز ادا کی؟ (۲۰) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (۲۱) کنز

الایمان سے تین آیات مع ترجمہ وتفسیر پڑھیں؟ (۲۲) انفرادی کوشش کرتے ہوئے کم از کم دو کو مدنی قافلے اور مدنی انعامات کی ترغیب دلائی؟ (۲۳) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (۲۴) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (۲۵) دوسروں سے چیزیں مانگ کر استعمال تو نہیں کیں؟ (۲۶) کسی سے برائی صادر ہو تو تحریری طور پر یا براہِ راست اصلاح کی کوشش کی، بلا اجازتِ شرعی اس کا کسی پر اظہار تو نہیں کیا؟ (۲۷) پردے میں پردہ کیا، بیٹھنے میں قبلہ کی سمت رخ کیا؟ (۲۸) غصہ کا علاج کرتے ہوئے درگزر سے کام لیا؟ (۲۹) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (۳۰) نامحرم رشتے داروں سے پردہ کیا؟ (۳۱) فلمیں، ڈرامے، گانے باجوں سے بچے؟ (۳۲) گھر میں مدنی ماحول بنانے کے لئے 19 مدنی پھولوں پر عمل کیا؟ (۳۳) تہمت، گالی گلوچ تو نہیں کی؟ (۳۴) دوسروں کی بات کاٹ کر اپنی بات تو شروع نہیں کی؟ (۳۵) صدائے مدینہ لگائی؟ (۳۶) نگاہیں نیچی رکھتے ہوئے چلنے کی کوشش کی؟ (۳۷) دوسروں کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچے؟ (۳۸) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (۳۹) اکثر دن کا حصہ باوضو رہے؟ (۴۰) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ (۴۱) وقت پر قرض ادا کیا؟ (۴۲) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (۴۳) یکساں تعلقات رکھے؟ (۴۴) نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کیا؟ (۴۵) عاجزی

کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن سے جھوٹ اور ریاکاری کا ارتکاب ہو؟ (۴۶) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے اور چار بار لکھ کر گفتگو کی؟ (۴۷) ایک بیان، مدنی مذاکرہ یا مدنی چینل دیکھا؟ (۴۸) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ سے بچے؟ (۴۹) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟ (۵۰) سارا دن عمامہ، زلفیں، سر بند، داڑھی، کرتا، مسواک اور ٹخنوں سے اونچے پائنچے رکھے؟

لکھ کر بات کرنے کی عادت بنانے کا طریقہ

روزانہ بعدِ مغرب یا کسی بھی وقتِ مقررہ پر فکرِ مدینہ کرنے کے بعد یہ چار جملے لکھنے کا معمول بنا لیجئے۔

۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ 4 جنوری 2015ء بروز اتوار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

یا مرشد پاک کرم فرمائیے صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿1﴾ کیا آج آپ نے فکرِ مدینہ کر لی؟ ﴿2﴾ کیا ہر دوسرے دن تحریری گفتگو کیلئے تاریخ لکھ لیتے ہیں؟ ﴿3﴾ کم از کم چار بار لکھ کر گفتگو کی؟ ﴿4﴾ اگر نہیں تو فوراً ترکیب بنا لیجئے۔ ﴿5﴾ ۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے میٹھے میٹھے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: غریب آباد نمبر ۱ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرگودھا: فیصل پارک۔ فون: 041-2633625
- کشمیر: پاک شیوالہ پونچھ۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آصفی تلاب۔ فون: 022-2620122
- ملتان: اندرون پاک گیٹ۔ فون: 061-4511192
- فیصل آباد: کچہری روڈ۔ فون: 041-2550767
- راولپنڈی: فیضانِ مدینہ کمیٹی چوک۔ فون: 051-5553765
- چشتیاں: فیضانِ مدینہ گھنٹہ گھر نمبر ۲۔ فون: 0606-550123
- خان پور: اڈا پل چوک۔ فون: 068-5571666
- نواب شاہ: پکا قلعہ۔ MCB۔ فون: 0244-362145
- نکسر: فیضانِ مدینہ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ۔ فون: 055-4225653
- بہاولپور: فیضانِ مدینہ۔ فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net